

قرآنی آیات کے
شانِ نزول
(مکمل)

www.KitaboSunnat.com

تالیف

محمد طارق شمشی
فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

بن

حضرت مولانا
شمس الحق خان صاحب

سابق استاذ حدیث جامعہ دارالعلوم کراچی

(ناشر)

مکتبہ شمشیہ
کورنگی کراچی ۷۵۱۸۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی اربنہ

معدت البریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

MFN
6025

قرآنی آیات کے شان نزول



مکمل

www.KitaboSunnat.com

مبیس

محمد طارق شمشی
فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

بن

حضرت مولانا
شمس الحق خان صاحب

سابق استاذ حدیث جامعہ دارالعلوم کراچی

(ناشر)

مکتبہ شمشیہ
کورنگی کراچی ۷۵۱۸۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(جمہد حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں)

نام کتاب:	_____	قرآنی آیات کے شان نزول (مکمل)
مؤلف:	_____	مولانا حافظ محمد طارق شمس
ناشر:	_____	مکتبہ شمسیہ کورنگی، کراچی ۷۵۱۸۰
تاریخ طبع تاثر:	_____	ماہ جولائی ۲۰۰۵ء
تعداد:	_____	ایک ہزار
قیمت:	_____	

_____ : ملنے کے پتے: _____

۱- محمد طارق شمس مدرس مدرسہ ثانویہ جامعہ دارالعلوم - کراچی

۲- مظہر بیک ڈپو: دوکان نمبر ۷ - محبوب کارنر، سیکٹر E/2، ST-2
نزد گول مارکیٹ، ناظم آباد ۷۷ - کراچی ۷۵
پوسٹ کوڈ: ۷۴۶۰۰

24/18

انتساب

اپنے والدین اور اساتذہ کے نام

جنہوں نے

میری بہتر تعلیم و تربیت کیلئے

اپنے سکون و آرام

کو قربان کر دیا

خدا تعالیٰ ان کو دنیا و آخرت

کی تمام بھلائوں

سے سرفراز فرمادے

آمین



24/18

پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَجِیْدِ الْمُنِجِدِ الْمُنْعِمِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ الْحَامِدِ الْمُتَحَمِّدِ
الْمُنْعِمِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ آمَنَّا بِعَدَدِ

جب سے اللہ جل شانہ نے درس نظامی کی تکمیل کی سعادت نصیب فرمائی
اس وقت سے یہ فکر دامن گیر رہی کہ اللہ جل شانہ دین متین کی خدمت کی توفیق عطا
فرمائیں اپنی تم مائیں علم کے باوجود جامعہ دارالعلوم کراچی کی علمی فضا کی بدولت اللہ
رب العزت نے خدمت قرآن کریم کے ایک عظیم کام کیلئے شرح صدر اور ہمت عطا
فرمائی۔

نصابی کتب پر علمی و تحقیقی کام کا ذوق زمانہ طالب علمی سے رہا۔ چنانچہ
”رسالہ لامیہ“ الحصون الحمیدیہ، خاصیات فصول اکبری، اور الکافی فی العروض
والقوانی پر بھی احقر نے بحمد اللہ تعالیٰ و حسن توفیقہ تحقیقی کام کیا۔ جو طلباء کیلئے نہایت
مفید ثابت ہوا۔

درس نظامی سے فراغت کے بعد احقر نے ”علم اسباب النزول“ پر کام
کرنے کا مصمم ارادہ کیا اور یہ محسوس کیا کہ اس فن میں جو علمی مواد اس وقت موجود
ہے وہ بیشتر عربی میں یا پھر اردو تفاسیر میں منتشر طور پر ملتا ہے۔ لہذا طلبہ مدارس عربیہ
اور ہر خاص و عام کے افادہ کیلئے آیات قرآنیہ کے بالترتیب شان نزول کو اردو میں
ایک مستقل کتابی شکل میں مرتب کرنے کیلئے احقر نے اپنے والد گرامی قدر سے

مشورہ کیا تو انہوں نے نہ صرف میری رائے کی تصویب فرمائی بلکہ وقتاً فوقتاً مفید مشوروں کے ذریعہ میری رہنمائی بھی فرماتے رہے۔

اللہ جل شانہ کا بے پایاں فضل و کرم ہے کہ محض اس کی توفیق سے قارئین تک پہنچانے کی ہمت کر رہا ہوں۔

آخر میں قارئین و اہل علم سے گزارش ہے کہ زیر نظر کتاب کی ترتیب و تالیف میں اگر کسی سموپر مطلع ہوں تو اپنے مفید مشورے کے ساتھ نشانہ ہی فرمائیں تاکہ آئندہ اس کا عادیہ نہ ہو۔

خدائے بزرگ و برتر کے حضور بصدِ عجز و نیاز دعا گو ہوں کہ وہ میری اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائیں اور ہر خاص و عام کیلئے مفید بنائیں۔ آمین۔

فقط

محمد طارق شمشی

تقریظ

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب شیخ الحدیث و مستم

جامعہ فاروقیہ کراچی

صدر۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

باسمہ الحکیم

قرآن مجید اللہ جل شانہ کا آخری پیغام ہدایت ہے اور قرآن مجید ہی تمام اچھائیوں کا منبع و مصدر ہے۔ اسی سے نیکیوں اور انسانی زندگی کی روشنیوں کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ اسی میں دلوں کی شفا، بیماریوں کا دوا اور مومنین کے لئے رحمت کا سامان ہے۔ اور یہی وہ مقدس کتاب ہے جو لوگوں کو بحر ظلمات سے نکال کر نور اسلام کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

اپنے اس آخری اور لافانی پیغام کی حفاظت اللہ جل شانہ نے خود اپنے ذمہ لی ہے۔ فرمایا انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحفظون

چنانچہ اللہ جل شانہ اس کی حفاظت کے لئے ہر زمانہ میں مخصوص لوگ پیدا فرماتے رہے ہیں جو اپنے وقت کے مخصوص حالات اور تقاضوں کے پیش نظر قرآنی علوم میں سے کسی ایک کو اپنے لئے منتخب کرتے رہے اور خدمت کا حق ادا کرتے رہے۔ اس طرح ہمیشہ قرآن اور اس کے علوم کی حفاظت ہوتی رہی ہے۔ اور یہ نہ ختم ہونے والا سلسلہ قیامت تک رہے گا۔

قرآن مجید سمجھنے کیلئے جن علوم کا جاننا ضروری ہے ان میں ایک ”علم

اسباب النزول“ ہے۔ جس میں آیات کا شان نزول ماحول نہیں منظر اور نزول وحی کے ظاہری سبب اور واقعہ کو بیان کیا جاتا ہے، قرآن فہمی کیلئے ”اسباب النزول“ سے واقفیت اس لئے ضروری ہے کہ اس سے نزول آیات کے وقت کا ماحول اور نقشہ انسان کے سامنے آجاتا ہے اس موضوع پر علماء نے مستقل کتابیں بھی لکھی ہیں۔ جیسے واحدی کی ”اسباب النزول“ اور مفسرین نے اپنی تفسیر میں شان نزول سے متعلقہ آیات کے ذیل میں اس سے تفصیلی بحث کرتے ہیں۔

عزیز مولوی محمد طارق ششی سلمہ نے معتبر و مستند ماخذ کو سامنے رکھ کر آیات قرآنیہ کے شان نزول کے واقعات کو جمع کیا ہے اللہ سے دعا ہے کہ وہ ان کی یہ خدمت قبول فرمائیں اس کو انکی علمی ترقی کا سبب بنائیں اور طالبین علم کیلئے اس کو مفید بنائیں۔ آمین

سلیم اللہ خان

جامعہ فاروقیہ کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریظ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم العالی
نائب رئیس الجامعہ دارالعلوم کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد:

مختلف کاوش

برادر عزیز و گرامی قدر جناب مولانا محمد طارق شمس سلمہ کی کتاب ”قرآنی آیات کے شان نزول“ نظر سے گزری۔ کتاب کا صرف نام دیکھ کر ہی سرت ہوئی کہ ایک ایسے موضوع پر کتاب سامنے آئی ہے جس پر اردو زبان میں احقر کے علم کی حد تک کوئی مستقل کتاب موجود نہیں۔ قرآنی آیات کے شان نزول، ایک ایسا موضوع ہے جو قرآن کریم کے صحیح فہم کے لئے انتہائی ضروری بلکہ ناگزیر ہے۔ مختلف قرآنی آیات واقعات کے جس پس منظر میں نازل ہوئیں، ان کو جاننا قرآن کریم کی صحیح مراد معلوم کرنے کے لئے نہ صرف ضروری ہے بلکہ بہت سی آیات میں اگر یہ پس منظر معلوم نہ ہو تو قرآن کریم کا صحیح مفہوم سمجھنے میں شدید غلط فہمیاں اور بعض اوقات گمراہیاں بھی پیدا ہو سکتی ہیں۔ چنانچہ تفسیر کی مستند کتابوں میں آیات کا شان نزول بیان کرنے کا پورا اہتمام کیا گیا ہے۔ اور بعض علماء نے صرف شان نزول ہی کے بیان کے لئے مستقل کتابیں بھی تالیف فرمائی ہیں۔ جن میں امام واحدی کی ”اسباب النزول“ خاص طور پر معروف اور سہ اول ہے۔

میں نے عزیز موصوف کی یہ کتاب جتہ جتہ مقالمات سے دیکھی اور الحمد للہ یہ دیکھ کر اطمینان ہوا کہ انہوں نے ہر آیت کے تحت مستند کتب تفسیر کے حوالے سے شان نزول کے بیان کرنے کا اہتمام کیا ہے ہر روایت کے نیچے اس کے مانند کا حوالہ موجود ہے۔ زیادہ تر روایات تفسیر ابن کثیر تفسیر مظہری اور امام واحدی کی ”اسباب النزول“ سے لی گئی ہیں۔ پہلی جلد میں سورہ توبہ کے آخر تک کی آیات کا شان نزول بیان کیا گیا ہے جو کسی

خاص پس منظر میں نازل ہوئیں۔ (۱۰) (۱۰)

امید ہے کہ انشاء اللہ اردو میں اپنی نوعیت کی یہ پہلی کتاب ماسن کے لئے نہایت مفید ہوگی۔

دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کام کو اپنی رضا کے مطابق بعافیت پایہ تکمیل تک پہنچائیں اور اس کے فاضل مولف کی عمر اور علم میں برکت عطا فرمائیں اور ان کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت فرما کر دین و دنیا میں اس کی بہترین جزا عطا فرمائیں۔ آمین۔

محمد تقی عثمانی
۲۲ محرم ۱۴۱۵ھ

فہرست

نمبر شمار	آیت نمبر	صفحہ	نمبر شمار	آیت نمبر	صفحہ
۱	۱۰۶	۳	۲۸	۱۰۶	۴
۲	۱۰۸	۴	۲۹	۱۰۸	۴
۳	۱۰۹	۵	۳۰	۱۰۹	۵
۴	۱۱۲	۶	۳۱	۱۱۲	۶
۵	۱۱۲	۱۱	۳۲	۱۱۲	۱۱
۶	۱۱۵	۲۵	۳۳	۱۱۵	۲۵
۷	۱۱۶	۲۶	۳۴	۱۱۶	۲۶
۸	۱۱۹	۲۷	۳۵	۱۱۹	۲۷
۹	۱۲۰	۲۸	۳۶	۱۲۰	۲۸
۱۰	۱۲۰	۲۸	۳۷	۱۲۰	۲۸
۱۱	آیت ۱۲۱	۲۹	۳۸	آیت ۱۲۱	۲۹
۱۲	۱۲۰	۲۹	۳۹	۱۲۰	۲۹
۱۳	۱۲۲	۳۰	۴۰	۱۲۲	۳۰
۱۴	۱۲۵	۳۱	۴۱	۱۲۵	۳۱
۱۵	۱۲۸	۳۲	۴۲	۱۲۸	۳۲
۱۶	۱۳۲	۳۳	۴۳	۱۳۲	۳۳
۱۷	۱۳۳	۳۳	۴۴	۱۳۳	۳۳
۱۸	۱۳۳	۳۳	۴۵	۱۳۳	۳۳
۱۹	۱۳۵	۳۴	۴۶	۱۳۵	۳۴
۲۰	۱۳۶	۳۵	۴۷	۱۳۶	۳۵
۲۱	۱۵۲	۳۸	۴۸	۱۵۲	۳۸
۲۲	۱۵۸	۳۹	۴۹	۱۵۸	۳۹
۲۳	۱۵۹	۴۰	۵۰	۱۵۹	۴۰
۲۴	۱۶۲	۴۱	۵۱	۱۶۲	۴۱
۲۵	۱۶۲	۴۲	۵۲	۱۶۲	۴۲
۲۶	۱۶۸	۴۳	۵۳	۱۶۸	۴۳
۲۷	۱۶۸	۴۳	۵۴	۱۶۸	۴۳

صفحہ	آیت نمبر	نمبر شمار	صفحہ	آیت نمبر	نمبر شمار
۷۹	آیت ۲۲۰	-۸۲	۵۸	۱۷۷	-۵۵
۸۰	۲۲۱	-۸۲	۵۹	۱۷۸	-۵۶
"	۲۲۲	-۸۲	۶۰	۱۸۶	-۵۷
۸۱	۲۲۳	-۸۵	"	۱۸۷:۲	-۵۸
۸۲	۲۲۴	-۸۶	۶۱	۱۸۷:۲	-۵۹
۸۳	۲۲۶	-۸۷	۶۲	آیت ۱۸۸	-۶۰
"	۲۲۹:۲	-۸۸	۶۳	۱۸۹:۲	-۶۱
۸۴	۲۲۹:۲	-۸۹	"	۱۸۹:۲	-۶۲
"	آیت ۲۳۲	-۹۰	۶۴	آیت ۱۹۰	-۶۳
۸۵	۲۳۸	-۹۱	۶۵	۱۹۳	-۶۴
۸۶	۲۴۵	-۹۲	۶۶	۱۹۵	-۶۵
۸۷	۲۵۱	-۹۳	۶۷	جزد ۱۹۶	-۶۶
۸۸	۲۶۲	-۹۴	۶۸	۱۹۶:۲	-۶۷
"	۲۶۷	-۹۵	"	آیت ۱۹۷	-۶۸
۸۹	۲۷۱	-۹۶	۶۹	۱۹۸	-۶۹
۹۰	۲۷۲	-۹۷	۷۰	۱۹۹	-۷۰
۹۱	۲۷۴	-۹۸	"	۲۰۰	-۷۱
"	۲۷۸	-۹۹	۷۱	۲۰۲	-۷۲
۹۳	۲۸۰	-۱۰۰	۷۲	۲۰۷	-۷۳
"	۲۸۱	-۱۰۱	۷۳	۲۰۸	-۷۴
۹۴	۲۸۵	-۱۰۲	۷۴	۲۱۳	-۷۵
۹۵	۱۰۳-سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۲	"	"	۲۱۴	-۷۶
۹۶	۱۲	-۱۰۴	۷۵	۲۱۵	-۷۷
۹۸	۱۸	-۱۰۵	۷۶	۲۱۷	-۷۸
۹۹	۱۹	-۱۰۶	"	۲۱۸	-۷۹
۱۰۰	۲۳	-۱۰۷	۷۷	۲۱۹:۲	-۸۰
۱۰۱	۲۶	-۱۰۸	۷۸	۲۱۹:۲	-۸۱

صفحہ	آیت نمبر	نمبر شمار	صفحہ	آیت نمبر	نمبر شمار
۱۲۵	۱۴۴	" -۱۲۶	۱۰۳	۲۸	" -۱۰۹
۱۲۶	۱۵۱	" -۱۲۷	۱۰۳	۲۱	" -۱۱۰
۱۲۷	۱۵۲	" -۱۲۸	۱۰۵	۵۸-۹	" -۱۱۱
۱۲۸	۱۶۱	" -۱۲۹	"	۶۱	" -۱۱۲
۱۲۹	۱۶۵	" -۱۳۰	۱۰۷	۶۲	" -۱۱۳
۱۳۰	۱۶۹	" -۱۳۱	۱۰۸	۶۵	" -۱۱۴
۱۳۱	۱۷۰	" -۱۳۲	"	۶۸	" -۱۱۵
۱۳۲	۱۷۱	" -۱۳۳	۱۰۹	۶۹	" -۱۱۶
"	۱۷۱-۱۷۲	" -۱۳۴	۱۱۰	۷۱	" -۱۱۷
۱۳۵	۱۷۳	" -۱۳۵	"	۷۵	" -۱۱۸
"	۱۷۳	" -۱۳۶	۱۱۱	۷۷	" -۱۱۹
۱۳۶	آیت ۱۸۰	" -۱۳۷	۱۱۲	۷۹	" -۱۲۰
۱۳۷	۱۸۱	" -۱۳۸	۱۱۳	۸۲	" -۱۲۱
"	۱۸۲	" -۱۳۹	"	۸۶	" -۱۲۲
۱۳۸	۱۸۶	" -۱۴۰	۱۱۴	۹۳	" -۱۲۳
۱۳۹	۱۸۸	" -۱۴۱	۱۱۵	۹۶	" -۱۲۴
۱۴۰	۱۹۰-۲	" -۱۴۲	۱۱۶	۹۷	" -۱۲۵
۱۴۱	۱۹۵	" -۱۴۳	"	۱۰۱	" -۱۲۶
۱۴۲	۱۹۶	" -۱۴۴	۱۱۸	۱۱۰	" -۱۲۷
"	۱۹۹	" -۱۴۵	"	۱۱۱	" -۱۲۸
۱۴۳	سورۃ النساء آیت نمبر ۱۰۶	" -۱۴۶	۱۱۹	۱۱۲	" -۱۲۹
۱۴۴	۲	" -۱۴۷	"	۱۱۸-۱۱۹	" -۱۳۰
۱۴۵	۶	" -۱۴۸	۱۲۱	۱۲۲	" -۱۳۱
۱۴۶	۷	" -۱۴۹	"	۱۲۸	" -۱۳۲
۱۴۷	۱۱	" -۱۵۰	۱۲۲	۱۳۰	" -۱۳۳
۱۴۸	۱۱۱-۱۱۲	" -۱۵۱	۱۲۳	۱۳۵	" -۱۳۴
۱۴۹	۲۲	" -۱۵۲	۱۲۴	۱۴۰	" -۱۳۵

مکتبہ

صفحہ	آیت نمبر	نمبر شمار	صفحہ	آیت نمبر	نمبر شمار
	۱۵۰۲۱	" -۱۹۰	۱۵۰	۲۳	" -۱۶۲
۱۴۵	۸۴	" -۱۹۱	۱۵۱	۲۴	" -۱۶۳
۱۴۶	۸۸	" -۱۹۲	۱۵۲	۲۲	" -۱۶۵
۱۴۷	۸۹	" -۱۹۳	۵	۲۳ و ۲۴	" -۱۶۶
۱۴۸	۹۰	" -۱۹۴	۱۵۳	۲۳ و ۲۴	" -۱۶۷
۱۴۹	۹۱	" -۱۹۵	۱۵۳	آیت ۲۵	" -۱۶۸
۱۸۰	۹۲	" -۱۹۶	۷	۲۸	" -۱۶۹
۷	۹۳	" -۱۹۷	۱۵۶	۲۳ و ۲۴	" -۱۷۰
۱۸۲	۹۴	" -۱۹۸	۷	۲۳ و ۲۴	" -۱۷۱
۱۸۳	۹۵	" -۱۹۹	۷	۲۳ و ۲۴	" -۱۷۲
۱۸۴	۹۷	" -۲۰۰	۱۵۷	آیت ۲۷	" -۱۷۳
۱۸۵	۱۰۰	" -۲۰۱	۱۵۸	۲۸	" -۱۷۴
۷	۱۰۱	" -۲۰۲	۱۵۹	۲۹	" -۱۷۵
۱۸۶	۱۰۲ و ۱۰۳	" -۲۰۳	۱۶۰	۵۱	" -۱۷۶
۱۸۷	۱۰۲ و ۱۰۳	" -۲۰۴	۱۶۱	۵۲	" -۱۷۷
۱۸۸	آیت ۱۰۴	" -۲۰۵	۱۶۲	۵۳	" -۱۷۸
۱۸۹	۱۱۲ و ۱۰۵	" -۲۰۶	۱۶۳	۵۸	" -۱۷۹
۱۹۰	۱۱۶	" -۲۰۷	۱۶۴	۵۹	" -۱۸۰
۷	۱۲۳	" -۲۰۸	۱۶۵	۶۰-۱	" -۱۸۱
۱۹۳	۱۲۷	" -۲۰۹	۱۶۷	۶۲	" -۱۸۲
۱۹۴	۱۲۷ و ۱۲۸	" -۲۱۰	۱۶۸	۶۵	" -۱۸۳
۱۹۵	۱۳۵	" -۲۱۱	۱۶۹	۶۶	" -۱۸۴
۱۹۶	۱۳۶	" -۲۱۲	۱۷۰	۶۹	" -۱۸۵
۱۹۷	۱۳۷	" -۲۱۳	۱۷۱	۷۷	" -۱۸۶
۱۹۸	۱۳۸	" -۲۱۴	۱۷۲	۷۸ و ۷۹	" -۱۸۷
۷	۱۵۳	" -۲۱۵	۱۷۳	۷۸ و ۷۹	" -۱۸۸
۱۹۹	۱۶۳	" -۲۱۶	۷	آیت ۲۱	" -۱۸۹

صفحہ	آیت نمبر	نمبر شمار	صفحہ	آیت نمبر	نمبر شمار
۲۲۷	۸۲	" -۲۴۴	۲۰۰	۱۶۶	" -۲۱۷
۲۲۹	۸۷	" -۲۴۵	"	۱۷۱	" -۲۱۸
"	۸۹	" -۲۴۶	۲۰۱	۱۷۲	" -۲۱۹
۲۳۰	۹۰-۱	" -۲۴۷	۲۰۲	۱۷۷	" -۲۲۰
۲۳۲	۹۲	" -۲۴۸	۲۰۳	۲۲۱-سورۃ الناکہ آیت ہجرا	
"	۹۲	" -۲۴۹	۲۰۴	۲۵۲	" -۲۲۲
۲۳۳	۹۵	" -۲۵۰	۲۰۶	۲۵۲	" -۲۲۳
۲۳۴	۱۰۰	" -۲۵۱	۲۰۷	۲۵۲	" -۲۲۴
"	۱۰۱-۲	" -۲۵۲	"	۲۰۷	" -۲۲۵
۲۳۵	۱۰۲	" -۲۵۳	۲۰۸	آیت ہ	" -۲۲۶
۲۳۶	۱۰۸-۱۰۶	" -۲۵۴	۲۰۹	۵	" -۲۲۷
۲۳۸	۲۵۵-سورۃ الانعام آیت طبرک		۲۱۰	"	" -۲۲۸
۲۳۹	۱۰	" -۲۵۶	۲۱۱	۱۵	" -۲۲۹
"	۱۲	" -۲۵۷	۲۱۲	۱۸	" -۲۳۰
۲۴۰	۱۲	" -۲۵۸	۲۱۳	۱۹	" -۲۳۱
۲۴۱	۱۹	" -۲۵۹	"	۲۲	" -۲۳۲
"	۲۵	" -۲۶۰	۲۱۴	۲۸	" -۲۳۳
۲۴۲	۲۶	" -۲۶۱	۲۱۵	۲۹	" -۲۳۴
۲۴۳	۲۲	" -۲۶۲	"	۲۲-۲۱	" -۲۳۵
۲۴۴	۲۵	" -۲۶۳	۲۱۹	۲۹	" -۲۳۶
۲۴۵	۵۰	" -۲۶۴	۲۲۰	۵۲-۱	" -۲۳۷
۲۴۶	۵۲	" -۲۶۵	۲۲۱	۵۵	" -۲۳۸
۲۴۸	۵۲	" -۲۶۶	۲۲۲	۵۷	" -۲۳۹
"	۵۷	" -۲۶۷	۲۲۳	۵۸	" -۲۴۰
۲۴۹	۶۵	" -۲۶۸	۲۲۴	۵۹	" -۲۴۱
"	۶۹	" -۲۶۹	۲۲۵	۶۲	" -۲۴۲
۲۵۰	۹۱	" -۲۷۰	۲۲۶	۶۷	" -۲۴۳

نمبر شمار	آیت نمبر	صفحہ	نمبر شمار	آیت نمبر	صفحہ
۲۷۱	"	۹۳	۲۵۱	"	۲۷۶
۲۷۲	"	۹۳	"	"	"
۲۷۳	"	۱۰۱	۲۵۲	"	۲۷۷
۲۷۴	"	۱۰۸	"	"	۲۷۸
۲۷۵	"	۱۰۹	۲۵۳	"	۲۷۹
۲۷۶	"	۱۱۳	۲۵۵	"	۲۸۰
۲۷۷	"	۱۱۸	۲۵۶	"	۲۸۱
۲۷۸	"	۱۲۱	"	"	۲۸۲
۲۷۹	"	۱۲۳	۲۵۷	"	۲۸۳
۲۸۰	"	۱۲۴	۲۵۸	"	۲۸۴
۲۸۱	"	۱۲۶	۲۵۹	"	۲۸۵
۲۸۲	"	۱۳۰	۲۶۰	"	۲۸۶
۲۸۳	"	۱۳۱	"	"	۲۸۷
۲۸۴	"	۱۳۱	۲۶۱	"	۲۸۸
۲۸۵	"	۲۸	۲۶۲	"	۲۸۹
۲۸۶	"	۳۱	۲۶۳	"	۲۹۰
۲۸۷	"	۱۴۵-۶	۲۶۴	"	۲۹۱
۲۸۸	"	۱۸۰	۲۶۵	"	۲۹۲
۲۸۹	"	۱۸۷	۲۶۸	"	۲۹۳
۲۹۰	"	۱۸۸	۲۶۹	"	۲۹۴
۲۹۱	"	۲۰۰	۲۷۰	"	۲۹۵
۲۹۲	"	۲۰۲	"	"	۲۹۶
۲۹۳	"	۲۰۲	۲۷۱	"	۲۹۷
۲۹۴	"	۹	۲۷۲	"	۲۹۸
۲۹۵	"	۱۷	۲۷۳	"	۲۹۹
۲۹۶	"	۱۹	۲۷۴	"	۳۰۰
۲۹۷	"	۲۷	۲۷۵	"	۳۰۱

نمبر شمار	آیت نمبر	صفحہ	نمبر شمار	آیت نمبر	صفحہ
۲۲۶	"	۲۹	۲۹۵	"	۹۰
۲۲۷	"	۵۸	"	"	۹۲
۲۲۸	"	۶۰	۲۹۶	"	۹۶
۲۲۹	"	۶۲	۲۹۷	"	۱۰۲
۲۳۰	"	۶۴	۲۹۸	"	۱۰۲
۲۳۱	"	۶۵	"	"	۱۰۲
۲۳۲	"	۷۳	۲۹۹	"	۱۰۶
۲۳۳	"	۷۳	۳۰۱	"	۱۰۷
۲۳۴	"	آیت ۷۵	"	"	۱۰۸
۲۳۵	"	۷۹	۳۰۲	"	۱۱۱
۲۳۶	"	۸۰	۳۰۳	"	۱۱۲
۲۳۷	"	۸۱	"	"	۱۱۵
۲۳۸	"	۸۲	۳۰۴	"	۱۲۲

نمبر شمار	آیت نمبر	صفحہ	نمبر شمار	آیت نمبر	صفحہ
۳۵۲	سورۃ یونس آیت ۲	۳۲۱	۳۶۲	سورۃ الرعد آیت ۱۰	"
۳۵۳	"	"	۳۶۳	"	۱۲
۳۵۴	"	۱۵	۳۶۴	"	۳۰
۳۵۵	"	۸۷	۳۶۵	بخش	۳۱
۳۵۶	سورۃ ہود آیت ۵	۳۲۲	۳۶۶	بخش	۳۱
۳۵۷	"	۸	۳۶۷	آیت	۳۶
۳۵۸	"	۱۱۴	۳۶۸	"	۳۸
۳۵۹	سورۃ یوسف آیت ۱	۳۲۶	۳۶۹	سورۃ الحجر آیت ۲۲	۳۳۲
۳۶۰	"	۳	۳۷۰	"	۴۵
۳۶۱	"	۱۰۴	۳۷۱	"	۴۷

نمبر شمار	آیت نمبر	نمبر شمار	آیت نمبر	نمبر شمار	آیت نمبر
۳۲۶	۲۹	۳۹۲	"	۲۹	سورة الرعد آیت
۳۲۷	۴۵	۳۹۳	۳۲۳	۸۷	"
"	۵۳	۳۹۴	۳۲۵	۹۵	"
۳۲۸	۵۶	۳۹۵	"	۱	سورة النحل آیت
۳۲۹	۵۹	۳۹۶	۳۲۶	۲	"
"	۶۰	۳۹۷	"	۵۵	"
۳۵۰	۶۱	۳۹۸	۳۲۷	۳۸	"
"	۷۳	۳۹۹	۳۲۸	۴۱	"
۳۵۱	۷۶	۴۰۰	"	۴۳	"
۳۵۲	۸۰	۴۰۱	۳۲۹	۶۷	"
"	۸۵	۴۰۲	۳۳۰	۹۰	"
۳۵۳	۸۸	۴۰۳	"	۹۱	"
۳۵۴	۹۰	۴۰۴	۳۳۱	۱۰۱	"
۳۵۶	۱۱۰	۴۰۵	"	۱۰۳	"
۳۵۶	۱۱۰	۴۰۶	۳۳۲	۱۰۶	سورة النحل
۳۵۷	۱	۴۰۷	۳۳۳	۱۱۰	"
۳۵۸	۶	۴۰۸	۳۳۴	۱۲۵	"
۳۵۹	۲۴-۲۳	۴۰۹	"	۱۲۶	"
"	۲۸	۴۱۰	۳۳۵	۱۵	سورة بنی اسرائیل
۳۶۰	۲۸	۴۱۱	"	۲۸	"

صفحہ نمبر	آیت نمبر	بشارت	صفحہ نمبر	آیت نمبر	بشارت
۳۷۳	۲۷	• •	۳۳۲	۳۶۱	آیت • •
•	۳۰	• •	۳۳۳	•	۸۴ • •
۳۷۴	۳۷	• •	۳۳۴	۳۶۲	۱۰۹ • •
۳۷۵	۳۹	• •	۳۳۵	•	۱۱۰ • •
•	۴۶	• •	۳۳۶	۳۶۳	۶۴ سورۃ مریم
۳۷۶	۵۲	• •	۳۳۷	•	۶۶ • •
•	۶۷	• •	۳۳۸	۳۶۴	۶۶ • •
۳۷۷	۷۵	• •	۳۳۹	۳۶۵	۹۶ • •
۳۷۸	۲-۱	سورۃ المؤمنون	۳۴۰	•	۲-۱ سورۃ طہ
•	۶-۵	• •	۳۴۱	۳۶۶	۱۰۵ • •
•	۱۴	• •	۳۴۲	•	۱۳۱ • •
۳۸۰	۶۷	• •	۳۴۳	۳۶۷	۶ سورۃ الانبیاء
•	۷۶	• •	۳۴۴	۳۶۸	۳۳ • •
۳۸۱	۳	سورۃ النور	۳۴۵	•	۳۶ • •
۳۸۲	۶	سورۃ النور	•	۳۶۹	۱۰ سورۃ الانبیاء آیت
۳۸۲	۱۱	• •	۳۴۶	۳۷۰	۲-۱ سورۃ الحج
۳۸۳	۱۶	• •	۳۴۷	•	۳ • •
۳۸۵	۲۲	• •	۳۴۸	۳۷۱	۱۱ • •
۳۸۶	۲۷	• •	۳۴۹	•	۱۵ • •
•	۲۹	• •	۳۵۰	۳۷۲	۱۹ • •

نمبر شمار	آیت بز	نمبر شمار	آیت بز
۳۵۱	• • جزو ۲۱	۳۶۶	۳۸۷
۳۵۲	• • جزو ۲۱	۳۶۷	۳۸۸
۳۵۳	• • جزو ۲۲	۳۶۸	۳۸۹
۳۵۴	• • جزو ۲۳	۳۶۹	۳۹۰
۳۵۵	• • آیت ۲۷	۳۷۰	۳۹۱
۳۵۶	• • " ۲۷	۳۷۱	۳۹۲
۳۵۷	• • " ۲۸	۳۷۲	۳۹۳
۳۵۸	• • " ۵۰	۳۷۳	۳۹۴
۳۵۹	• • " ۵۵	۳۷۴	۳۹۵
۳۶۰	• • جزو ۵۸	۳۷۵	۳۹۶
۳۶۱	• • جزو ۶۱	۳۷۶	۳۹۷
۳۶۲	• • جزو ۶۱	۳۷۷	۳۹۸
۳۶۳	• • ۶۳ تا آخر	۳۷۸	۳۹۹
۳۶۴	• • سورة المشقرن آیت ۱۰	۳۷۹	۴۰۰
۳۶۵	• • سورة المشقرن آیت ۲۰	۳۸۰	۴۰۱
۳۹۴	• • " ۲۷	۳۹۵	۴۰۲
۳۹۵	• • " ۲۸	۳۹۶	۴۰۳
۳۹۶	• • " ۲۹	۳۹۷	۴۰۴
۳۹۷	• • " ۳۰	۳۹۸	۴۰۵
۳۹۸	• • " ۳۱	۳۹۹	۴۰۶
۳۹۹	• • " ۳۲	۴۰۰	۴۰۷
۴۰۰	• • " ۳۳	۴۰۱	۴۰۸
۴۰۱	• • " ۳۴	۴۰۲	۴۰۹
۴۰۲	• • " ۳۵	۴۰۳	۴۱۰
۴۰۳	• • " ۳۶	۴۰۴	۴۱۱
۴۰۴	• • " ۳۷	۴۰۵	۴۱۲
۴۰۵	• • " ۳۸	۴۰۶	۴۱۳
۴۰۶	• • " ۳۹	۴۰۷	۴۱۴
۴۰۷	• • " ۴۰	۴۰۸	۴۱۵
۴۰۸	• • " ۴۱	۴۰۹	۴۱۶
۴۰۹	• • " ۴۲	۴۱۰	۴۱۷
۴۱۰	• • " ۴۳	۴۱۱	۴۱۸
۴۱۱	• • " ۴۴	۴۱۲	۴۱۹
۴۱۲	• • " ۴۵	۴۱۳	۴۲۰
۴۱۳	• • " ۴۶	۴۱۴	۴۲۱
۴۱۴	• • " ۴۷	۴۱۵	۴۲۲
۴۱۵	• • " ۴۸	۴۱۶	۴۲۳
۴۱۶	• • " ۴۹	۴۱۷	۴۲۴
۴۱۷	• • " ۵۰	۴۱۸	۴۲۵
۴۱۸	• • " ۵۱	۴۱۹	۴۲۶
۴۱۹	• • " ۵۲	۴۲۰	۴۲۷
۴۲۰	• • " ۵۳	۴۲۱	۴۲۸
۴۲۱	• • " ۵۴	۴۲۲	۴۲۹
۴۲۲	• • " ۵۵	۴۲۳	۴۳۰
۴۲۳	• • " ۵۶	۴۲۴	۴۳۱
۴۲۴	• • " ۵۷	۴۲۵	۴۳۲
۴۲۵	• • " ۵۸	۴۲۶	۴۳۳
۴۲۶	• • " ۵۹	۴۲۷	۴۳۴
۴۲۷	• • " ۶۰	۴۲۸	۴۳۵
۴۲۸	• • " ۶۱	۴۲۹	۴۳۶
۴۲۹	• • " ۶۲	۴۳۰	۴۳۷
۴۳۰	• • " ۶۳	۴۳۱	۴۳۸
۴۳۱	• • " ۶۴	۴۳۲	۴۳۹
۴۳۲	• • " ۶۵	۴۳۳	۴۴۰
۴۳۳	• • " ۶۶	۴۳۴	۴۴۱
۴۳۴	• • " ۶۷	۴۳۵	۴۴۲
۴۳۵	• • " ۶۸	۴۳۶	۴۴۳
۴۳۶	• • " ۶۹	۴۳۷	۴۴۴
۴۳۷	• • " ۷۰	۴۳۸	۴۴۵
۴۳۸	• • " ۷۱	۴۳۹	۴۴۶
۴۳۹	• • " ۷۲	۴۴۰	۴۴۷
۴۴۰	• • " ۷۳	۴۴۱	۴۴۸
۴۴۱	• • " ۷۴	۴۴۲	۴۴۹
۴۴۲	• • " ۷۵	۴۴۳	۴۵۰
۴۴۳	• • " ۷۶	۴۴۴	۴۵۱
۴۴۴	• • " ۷۷	۴۴۵	۴۵۲
۴۴۵	• • " ۷۸	۴۴۶	۴۵۳
۴۴۶	• • " ۷۹	۴۴۷	۴۵۴
۴۴۷	• • " ۸۰	۴۴۸	۴۵۵
۴۴۸	• • " ۸۱	۴۴۹	۴۵۶
۴۴۹	• • " ۸۲	۴۵۰	۴۵۷
۴۵۰	• • " ۸۳	۴۵۱	۴۵۸
۴۵۱	• • " ۸۴	۴۵۲	۴۵۹
۴۵۲	• • " ۸۵	۴۵۳	۴۶۰
۴۵۳	• • " ۸۶	۴۵۴	۴۶۱
۴۵۴	• • " ۸۷	۴۵۵	۴۶۲
۴۵۵	• • " ۸۸	۴۵۶	۴۶۳
۴۵۶	• • " ۸۹	۴۵۷	۴۶۴
۴۵۷	• • " ۹۰	۴۵۸	۴۶۵
۴۵۸	• • " ۹۱	۴۵۹	۴۶۶
۴۵۹	• • " ۹۲	۴۶۰	۴۶۷
۴۶۰	• • " ۹۳	۴۶۱	۴۶۸
۴۶۱	• • " ۹۴	۴۶۲	۴۶۹
۴۶۲	• • " ۹۵	۴۶۳	۴۷۰
۴۶۳	• • " ۹۶	۴۶۴	۴۷۱
۴۶۴	• • " ۹۷	۴۶۵	۴۷۲
۴۶۵	• • " ۹۸	۴۶۶	۴۷۳
۴۶۶	• • " ۹۹	۴۶۷	۴۷۴
۴۶۷	• • " ۱۰۰	۴۶۸	۴۷۵



نمبر شمار	آیت نمبر	صفحہ نمبر	نمبر شمار	آیت نمبر	صفحہ نمبر
۴۸۲	سورۃ عبکوت ۱-۲	۴۰۵	۵۰۰	۱۸-	۴۱۴
۴۸۳	" " " "	"	۵۰۱	۲۸-	۴۱۵
۴۸۴	" " " "	۴۰۶	۵۰۲	۲۵-	۴۱۶
۴۸۵	" " " "	"	۵۰۳	۲۶-	"
۴۸۶	" " " "	۴۰۷	۵۰۴	۲۷-	۴۱۷
۴۸۷	" " " "	"	۵۰۵	۲۸-	۴۱۸
۴۸۸	سورۃ روم ۲۷-	۴۰۸	۵۰۶	۲۹-	"
۴۸۹	" " " "	"	۵۰۷	۳۰-	۴۱۹
۴۹۰	سورۃ لقمن ۶-	۴۰۹	۵۰۸	۳۱-	۴۲۰
۴۹۱	" " " "	"	۵۰۹	۳۲-	۴۲۱
۴۹۲	" " " "	۴۱۰	۵۱۰	۳۳-	"
۴۹۳	سورۃ بقرہ ۱۸-	"	۵۱۱	۳۴-	"
۴۹۴	" " " "	۴۱۱	۵۱۲	۳۵-	۴۲۲
۴۹۵	سورۃ احزاب ۱-	۴۱۲	۵۱۳	سورۃ براء ۲۴-	"
۴۹۶	" " " "	"	۵۱۴	" " " "	۴۲۳
۴۹۷	" " " "	۴۱۳	۵۱۵	سورۃ فاطر ۸-	۴۲۴
۴۹۸	" " " "	"	۵۱۶	" " " "	"
۴۹۹	" " " "	"	۵۱۷	۲۲-	"
			۵۱۸	سورۃ یسین ۱-۲	۴۲۵

صفحہ نمبر	آیت نمبر	نمبر شمار	صفحہ نمبر	آیت نمبر	نمبر شمار
۲۲۸	۵۱-	" "	۲۲۵	۸-	" "
"	زخرف-۱۹	" "	۲۲۶	۶۹-	" "
۲۲۹	۲۱-	" "	"	۷۷-	" "
"	۵۷-	" "	۲۲۷	اصف-۶۲	" "
۲۳۰	۸۰-	" "	"	۱۷۶-	" "
"	دخان-۱۰	" "	۲۲۸	صافات-۸	" "
۲۳۱	۲۲-۲۲	" "	"	۲۹-	" "
۲۳۲	جاثیہ-۱۲	" "	۲۲۹	الزمر-۹	" "
"	۲۲-	" "	۲۳۰	۱۷-	" "
۲۳۳	احقاف-۲۹	" "	"	۲۲-	" "
"	محمد-۱۲	" "	۲۳۱	۲۸-	" "
۲۳۴	۱۶-	" "	۲۳۲	۵۲-	" "
"	الفتح-۵	" "	"	۶۲-	" "
۲۳۵	۱۷-	" "	۲۳۳	۶۷-	" "
"	۲۲-	" "	"	مومن-۵۶	" "
۲۳۶	حجرات-۱	" "	۲۳۴	۶۶-	" "
"	۲-	" "	"	حم سجدہ-۲۲	" "
۲۳۷	۲-	" "	۲۳۵	۲۲-	" "
۲۳۸	۶-	" "	۲۳۶	شوریٰ-۱۶	" "
۲۳۹	۹-	" "	"	۱۸-	" "
۲۴۰	۱۱-	" "	۲۳۷	۲۵-	" "
"	۱۱-	" "	"	۲۷-	" "
۲۴۱	۱۲-	" "			

نمبر شمار	آیت نمبر	صفحہ نمبر	نمبر شمار	آیت نمبر	صفحہ نمبر
۳۶۵	الممتحنہ-۱	" ۵۸۵	۳۵۲	۱۳-	" ۵۶۳
۳۶۶	" "	" ۵۸۶	۳۵۲	۱۴-	" ۵۶۴
۳۶۷	۹-۸-	" ۵۸۷	"	۱۶-	" ۵۶۵
"	۱۰-	" ۵۸۸	۳۵۲	ق-۲۸	" ۵۶۶
۳۶۸	۱۱-	" ۵۸۹	"	الذریعہ-۵۵	" ۵۶۷
"	۱۲-	" ۵۹۰	۳۵۵	الطور-۲۰-۲۱	" ۵۶۸
۳۶۹	القف-۲	" ۵۹۱	"	النجم-۲۱	" ۵۶۹
۳۷۰	الجمعة-۱۱	" ۵۹۲	۳۵۶	"	" ۵۷۰
"	المنفقون-۲	" ۵۹۳	"	القرآن-۲	" ۵۷۱
۳۷۱	۶-۵-	" ۵۹۴	۳۵۷	رضن-۲۶	" ۵۷۲
"	مقائین-۱۳-۱۵	" ۵۹۵	۳۵۸	واقعة-۲۷	" ۵۷۳
۳۷۲	۱۶-	" ۵۹۶	"	حدید-۱۶	" ۵۷۴
"	الطلاق-۱	" ۵۹۷	۳۵۹	"	" ۵۷۵
۳۷۳	"	" ۵۹۸	"	مجادلہ-۲	" ۵۷۶
"	التحریم-۱	" ۵۹۹	۳۶۰	"	" ۵۷۷
۳۷۴	۵-	" ۶۰۰	۳۶۱	"	" ۵۷۸
۳۷۵	الملک-۱۳	" ۶۰۱	"	"	" ۵۷۹
"	الجن-۶	" ۶۰۲	۳۶۲	"	" ۵۸۰
۳۷۶	"	" ۶۰۳	"	"	" ۵۸۱
"	"	" ۶۰۴	۳۶۳	حشر-۵	" ۵۸۲
"	"	" ۶۰۵	۳۶۴	"	" ۵۸۳
۳۷۷	المدثر-۲	" ۶۰۶	"	"	" ۵۸۴
"	"	" ۶۰۷	"	"	" ۵۸۵

صفحہ نمبر	آیت نمبر	نمبر شمار	صفحہ نمبر	آیت نمبر	نمبر شمار
۴۹۰	"عاریات-مکمل	۶۳۰	۴۷۹	۲۱-	۶۰۸
"	"کافرون-۱-۲	۶۳۱	"	۵۲-	۶۰۹
۴۹۱	"عمرہ-مکمل	۶۳۲	۴۸۰	قیامہ-۲	۶۱۰
"	"الماعون-مکمل	۶۳۳	"	۱۶-	۶۱۱
۴۹۲	"کوثر-مکمل	۶۳۴	۴۸۱	الدھر-۸	۶۱۲
"	"کافرون-مکمل	۶۳۵	"	۲۴-	۶۱۳
۴۹۳	"منصر-مکمل	۶۳۶	۴۸۲	المرسلات-۴۸	۶۱۴
"	"طلب-مکمل	۶۳۷	"	"التازعات-۱۲	۶۱۵
۴۹۴	"اخلاص-مکمل	۶۳۸	۴۸۳	۴۲-	۶۱۶
"	"علق الناس-مکمل	۶۳۹	"	۴۴-	۶۱۷
			"	میس-۱-۲	۶۱۸
			۴۸۴	کورت-۲۹	۶۱۹
			۴۸۵	تلفیف-۱-۲	۶۲۰
			"	الطارق-۱-۵	۶۲۱
			۴۸۶	غاشیہ-۷	۶۲۲
			"	الفجر-۲۷	۶۲۳
			۴۸۷	اللیل-۱۹	۶۲۴
			۴۸۸	"الضحیٰ-مکمل	۶۲۵
			"	العلق-۱-۵	۶۲۶
			۴۸۹	۱۷-	۶۲۷
			"	"التقدر-مکمل	۶۲۸
			۴۹۰	زلزال-۷	۶۲۹

آیت: ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“

ترجمہ: ”شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔“

شان نزول: - قراءتِ مدینہ و بصرہ اور حضرت امام ابو حنیفہ وغیرہ فقہائے کوفہ کا یہ مذہب ہے کہ ”بِسْمِ اللّٰهِ“ نہ سورہ فاتحہ کا جزو ہے اور نہ کسی اور سورت کا بلکہ تبرکاً یا دو سورتوں کو جدا کرنے کے لئے ہر سورت کا آغاز اس سے ہوا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو سورتوں کا فصل معلوم نہ فرماتے تھے یہاں تک کہ ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ نازل ہو جاتی۔
حاکم نے اس روایت کی تصحیح کرتے ہوئے کہا کہ یہ روایت شیخین کی شرائط پر ہے اور ابوداؤد نے اس روایت کا مرسل ہونا صحیح قرار دیا ہے۔

(فصل منہجی (اردو ج ۲) ص ۲)

سورة الفاتحة

آیت: ”الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ (الخ)
(مکمل سورہ فاتحہ)

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو پالنے والا ہے تمام جہان کا“ (الخ)

شان نزول: - حضرت عمرو بن شریل سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب میں تمہا ہوتا ہوں تو ایک آواز سنتا ہوں

جس سے مجھے (طبعی) خوف محسوس ہوتا ہے کہ بہت بڑی بات ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اللہ کی پناہ! اللہ تعالیٰ یہ نہیں چاہتے کہ آپ ﷺ کو تکلیف پہنچے۔ آپ امانتیں ادا کرتے ہیں، صلہ رحمی فرماتے ہیں اور سچ بولتے ہیں۔

پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور حضور ﷺ نہیں تھے۔ تو حضرت خدیجہ نے یہ واقعہ آپ ﷺ سے بیان کیا اور فرمایا کہ محمد ﷺ کے ساتھ ورقہ بن نوفل کے پاس چلے جائیں۔

جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا دست مبارک پکڑا اور عرض کیا کہ ورقہ کے پاس چلتے ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ آپ کو کس نے خبر دی تو آپ ﷺ نے عرض کیا کہ خدیجہ نے۔ پھر آپ دونوں ورقہ بن نوفل کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے کہا کہ جب میں اکیلا ہوتا ہوں تو اپنی پشت کی جانب سے یا محمد یا محمد کی آواز سنتا ہوں تو میں جلدی سے زمین پر چلتا ہوں۔ تو حضرت ورقہ نے فرمایا کہ آپ ایسا نہ کریں بلکہ وہیں رک جائیں یہاں تک کہ آپ سن لیں کہ وہ آواز دینے والا کیا کہتا ہے۔ پھر میرے پاس تشریف لائیں اور بتائیں۔

پس جب آپ ﷺ تما ہوئے تو آپ ﷺ کو پکارا یا محمد بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد لله رب العلمین یہاں تک کہ ولأصغالین تک پہنچے۔ اور پھر کہا قل لا إله إلا الله آپ ﷺ حضرت ورقہ کے پاس تشریف لے گئے اور ان کو یہ سارا واقعہ سنایا تو انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ کو خوشخبری ہو پھر خوشخبری ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ وہی ہیں جن کی بشارت عیسیٰ ابن مریم نے دی۔ اور آپ ﷺ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر آنے والے فرشتہ کی طرح فرشتہ وحی لاتا ہے اور آپ ﷺ اللہ کے بھیجے ہوئے نبی ہیں۔ (الدر المنثور من مصنف ابی حنیفہ ج ۱ ص ۲۰۲-۲۰۳)

☆-----☆-----☆

آیت: «الْم ذَلِیْلِ الْکِتَابِ» (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۰۲-۱۰۱)

ترجمہ: ”م اس کتاب میں کچھ شک نہیں“

شان نزول :- حضرت مجاہد کے قول کے مطابق الم سے اُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ تک آیات کا نزول مومنین کے حق میں ہوا۔ اور اس کے بعد کی دو آیات کافروں سے متعلق نازل ہوئیں۔ جب کہ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ سَعَى عَلِيٍّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تک آیات کا نزول منافقین کے بارے میں ہوا۔ ۱۲

(اسباب النزول للواحدی ص ۱۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ“ (الخ)
(سورۃ البقرہ آیت ۶ پ ۱)

ترجمہ: ”بے شک جو لوگ کافر ہو چکے برابر ہے ان کو“ (الخ)

شان نزول :- امام ضحاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت ابو جہل اور ان کے گھر کے دیگر پانچ افراد کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ (اسباب النزول للواحدی ص ۱۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَ اِذْ اَلْقَوْا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا“ (الخ)
(سورۃ البقرہ آیت ۱۴ پ ۱)

ترجمہ: ”اور جب ملاقات کرتے ہیں مسلمانوں سے“ (الخ)

شان نزول :- امام کلبی رضی اللہ عنہ نے ابو صالح سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اس آیت کا نزول رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی اور

اس کے ساتھیوں کے متعلق ہوا ہے۔

اور وہ اس طرح کہ ایک مرتبہ یہ لوگ جارہے تھے کہ راستے میں نبی کریم ﷺ کے چند صحابہ کرام سے سامنا ہوا۔ عبداللہ بن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم دیکھو میں (معاذ اللہ) ان بے وقوفوں کو کیسے دور کرتا ہوں۔ تو وہ گیا اور حضرت صدیق اکبر ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا کہ اے صدیق اے نبی تمیم کے سردار اسلام کے شیخ یار عار اپنی جان و مال کو اسلام کی خاطر خرچ کرنے والے! خوش آمدید۔

اور پھر حضرت عمرؓ کا ہاتھ پکڑا اور کہا بنو عدی بن کعب کے سردار دین کے معاملہ میں انتہائی طاقتور اپنی جان و مال رسول کے واسطے خرچ کرنے والے خوش آمدید۔ پھر حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑا اور کہا اے رسول ﷺ کے چچا زاد اے داماد رسول ﷺ اے بنو ہاشم کے سردار خوش آمدید۔

پھر یہ سب علیؓ علیہ السلام ہو گئے تو عبداللہ بن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم نے دیکھا! میں نے کیسے انہیں (العیاذ باللہ) بے وقوف بتایا؟ جب تم انہیں دیکھو تو تم بھی ایسا ہی کرو جیسا میں نے کیا۔

پھر جب مسلمان سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ عرض کیا تو اللہ جل شانہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (سب اللہوں للواحدیٰ ص ۱۲-۱۳)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ“ (الخ)
(سورہ البقرہ آیت ۲۱ پ ۱)

ترجمہ: ”اے لوگو! بندگی کرو اپنے رب کی“ (الخ)

شان نزول :- حضرت علیؓ کا قول ہے کہ ہر وہ آیت جو کہ ”يَا أَيُّهَا النَّاسُ“ سے شروع ہو تو وہ مکی ہے اور جو ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا“ سے شروع ہو تو وہ مدنی ہے۔
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ سے اُعدت للكافرين تک مشرکین کو خطاب

ہے اور ان کی سزا کا ذکر ہے۔ پھر آگے وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا (الخ) میں مومنین کو خوشخبری سنائی گئی ہے۔ (الواحدی ص ۱۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۶-۱۴)

ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ حیا نہیں کرتے چھوٹی چھوٹی مثالیں دینے سے (اگرچہ وہ چھمکی ہو)“ (الخ)

شان نزول: سابقہ جریہ میں نے سدی کبیر سے بسند معتبر روایت کیا ہے کہ جب اللہ نے یہ آیت مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْ اَقْدَنَارًا (الخ) اور اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ (الخ) نازل فرمائیں (ان میں منافقین کی دو مثالیں بیان فرمائی ہیں) تو یہ آیت سن کر منافقین کہنے لگے اور ہڈیاں سرائی کی کہ اللہ تعالیٰ تو نہایت اعلیٰ و ارفع شان والا ہے تو ایسی حقیر مثالیں کیوں بیان فرمائیں۔ اس وقت اللہ نے ان کے گستاخانہ کلمات کے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی۔

(مطری ص ۱۶۷ فقیران کثیر ص ۸۴-۱۷۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْفُرُوا بِالْحَقِّ“

ترجمہ: ”اور نہ ملاؤ حق کو جھوٹ کے ساتھ اور حق بات نہ چھپاؤ“

(سورۃ البقرہ آیت ۲۲-۱۴)

شان نزول :- مقاتل نے فرمایا کہ توراہ میں جو سرور کائنات خلاصہ موجودات محمد ﷺ کی صفت اور نعت وارد ہوئی تھی اس میں سے یہود نے بعض چیزوں کا تزار کیا اور بعض --- کو چھپالیا اور یہ کام انہوں نے اس لئے کیا تاکہ اپنا کام بھی ہو جائے اور خدا کے دربار میں جھوٹے بھی نہ ہوں تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مطری ص ۵۰۵ ج ۱ ابن کثیر ص ۶۰۶ ج ۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اتَّامُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ
أَنفُسَكُمْ“ (الغ)

(سورۃ بقرہ آیت ۲۲۲ پ ۱)

ترجمہ: نہ دیکھتے تم لوگوں کو نیک کام کا حکم کرتے ہو اور اپنے آپ کو
بھولتے ہو۔“ (الغ)

شان نزول :- علامہ بغوی نے فرمایا کہ یہ آیت علماء یہود کے بارے میں
نازل ہوئی ہے۔ شان نزول یہ ہے کہ یہود میں سے کچھ لوگ مسلمان ہو گئے تھے۔
اور اپنے غیر مسلم یہودی اعراء اور اقرباء سے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں دریافت
کیا کرتے تھے کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ کیا یہ دین حق ہے یا نہیں؟ تو ان کے اعزہ و
اقرباء کہتے کہ تم جس دین پر ہوجے رہو۔ جو کچھ محمد ﷺ کہتے ہیں وہ سب حق اور سچ
ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطری (اردو) ص ۶۰۶ ج ۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا
عَدْلٌ“ (الغ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۸۸ پ ۱)

ترجمہ: ”اور نہ شفاعت قبول ہوگی اور نہ ان سے کوئی بدلہ لیا جائے گا۔“ (الخ)

شان نزول: اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ یہودی یہ دعویٰ کیا کرتے تھے کہ ہمارے باپ دادا ہماری سفارش و شفاعت کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس گمان باطل کو رد فرمادیا۔ اور یہ آیت نازل ہوئی۔ (سنہری (اردو) ص ۱۱۲ ج ۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”انَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا“ (الخ)
(سورۃ البقرہ آیت ۶۲ پ ۱)

ترجمہ: ”بے شک جو لوگ مسلمان ہوئے اور جو یہودی ہوئے“

شان نزول: امام سدی نے بیان کیا ہے کہ یہ آیت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کے متعلق نازل ہوئی کہ جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اپنے ساتھیوں کی عبادت اور ریاضت کے بارے میں ذکر کیا اور عرض کیا کہ وہ لوگ نماز پڑھتے تھے اور روزہ رکھتے تھے اور آپ ﷺ پر ایمان لائے تھے اور یہ گواہی دے رہے تھے کہ آپ ﷺ نبی برحق ہیں۔ جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ان کی تعریف سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے سلمان! وہ تو جنسی ہیں۔ امام مجاہد کی روایت کے مطابق حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر عرض کیا کہ پھر تو یہ زمین مجھ پر تاریک ہوگئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت نازل فرمائی۔ (لواحدی ص ۱۵-۱۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "اَفَتَطْمَعُونَ اَنْ يُّؤْمِنُوا بِالْكُمْ" (الغ)
(سورۃ البقرہ آیت ۷۵ پ ۱)

ترجمہ: وہ کیا تم اے مسلمانو! توقع رکھتے ہو کہ وہ مانیں تمہاری بات" (الغ)

شان نزول :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اور امام مقاتل رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت ان ستر (۷۰) افراد کے بارے میں نازل ہوئی تھی جنہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھ کوہ طور پر لے گئے تھے۔ جب انہوں نے اللہ کا کلام (اوامر و نواہی) سنا اور اپنی قوم کے پاس آئے تو ان میں سے جو بچے اور ایمان والے تھے انہوں نے جو کچھ سنا تھا وہی اپنی قوم سے پورا پورا بیان کر دیا۔

دوسرے ایک گروہ نے کہا کہ ہم نے اللہ کے یہ الفاظ بھی سنے کہ "اگر تم ان احکام پر عمل کر سکتے ہو تو کرو اور اگر نہیں کر سکتے تو کوئی حرج نہیں۔" یہودی سابقہ حالت کو بیان کر کے اللہ نے یہ واضح کر دیا کہ یہ قوم (یہود) آپ پر ایمان نہیں لائیں گے۔

البتہ اکثر مفسرین کے نزدیک یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے رجم کی آیت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف میں ترمیم و تحریف کر دی تھی۔
(الواحدی ص ۱۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ
بَايْدِيهِمْ" (الغ)

(سورۃ البقرہ آیت ۷۹ پ ۱)

ترجمہ: وہ سو خرابی ہے ان کو جو لکھتے ہیں کتاب اپنے ہاتھ

شان نزول :- یہ آیت ان علمائے یہود کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے اوصاف میں تحریف کر دی تھی۔ امام کلبی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ احبار اور علمائے یہود جو اپنے متعین یہودیوں سے اپنے لئے اکل و شرب کی اشیاء کا انتظام کرتے تھے انہیں خطرہ لاحق ہوا کہ حضور ﷺ پر ایمان لانے اور ان کے صحیح اوصاف بیان کرنے سے ہماری عیش و عشرت ختم ہو جائے گی۔ اس بناء پر انہوں نے اپنی (آسانی) کتابوں میں آپ ﷺ کے اوصاف و خصوصیات میں تحریف کر دی۔ اس پر اللہ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ (لواء احدی ص ۱۶-۱۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت : "قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلَفَ
اللّٰهُ عَهْدَةً" (النح)

(سورۃ البقرہ آیت ۸۰ پ ۱)

ترجمہ : "دیکھا لیا ہے تم نے اللہ سے کوئی عہد کہ ہرگز اللہ اپنے عہد کے خلاف نہ کرے گا۔" (النح)

شان نزول :- (۱) حسن اور ابوالعالیہ رحمہما اللہ نے فرمایا کہ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم پر ایک امر کے بارے میں عتاب فرمایا تھا اور یہ قسم کھائی تھی کہ چالیس دن ان کو عذاب دوں گا (اور یہ امر عتاب کا اشارہ اس طرف تھا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر کتاب سماوی کے لئے تشریف لے گئے تھے اور ان کے پیچھے بنی اسرائیل نے گوسالہ کی عبادت شروع کر دی تھی جو کہ چالیس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے آنے تک جاری رہی تھی یہ اشارہ اس طرف ہے) اس لئے اللہ تعالیٰ ہم کو قسم پوری کرنے کے واسطے صرف چالیس دن عذاب دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تکذیب

کے لئے آیت نازل فرمائی۔ (عمری (اردو) ج ۱ ص ۱۵۰ ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۶)

(۲) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہودی یہ کہا کرتے تھے کہ دنیا کی کل مدت ۷ ہزار سال ہے اور ہر سال کے بدلہ ہمیں ایک دن عذاب ہو گا تو اس طرح ہمیں صرف سات دن جہنم میں رہنا ہو گا۔ اس کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(الرواحی ص ۱۷۱ ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۱۲۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "ثُمَّ أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ
وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِّنْكُمْ
مِّن دِيَارِهِمْ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۸۵ پ ۱)

ترجمہ: ”پھر وہی ہو تم کہ خون کرتے ہو آپس میں اور نکال دیتے
ہو اپنے ایک فریق کو اس کے وطن سے۔“ (الخ)

شان نزول :- سدی نے فرمایا کہ اللہ نے توراہ میں بنی اسرائیل سے یہ عہد
لیا تھا کہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل نہ کریں اور ایک دوسرے کو جلا وطن نہ
کریں اور جو غلام یا باندی بنی اسرائیل میں سے کہیں ملے تو اسے خرید کر آزاد
کر دیں۔ اس پر جو کچھ انہوں نے عمل کیا اس کا قصہ یہ ہے کہ بنو قریظہ اوس کے
حلیف تھے اور بنو نضیر خزرج کے حلیف تھے۔ اور بنو قریظہ اور ان کے حلیف بنو نضیر
اور نضیر کے حلیفوں سے قتال کرتے اور جب ایک دوسرے پر غالب آجاتے تو
گھروں کو برباد کرتے اور گھروالوں کو جلا وطن کرتے۔ لیکن اگر کسی اور موقع پر دونوں
گروہوں میں سے کسی گروہ کا کوئی آدمی قید ہو جاتا تو مال جمع کرتے اور فدیہ دیکر اس کو
دونوں گروہ چھڑا لیتے۔ اس پر اہل عرب نے ان کو طعن دینے اور کہتے کہ تم ان سے

قال بھی کرتے ہو اور پھر فدیہ دے کر چھڑاتے بھی ہو۔ تو جواب میں کہتے کہ ہمیں اللہ کا حکم ہوا ہے کہ فدیہ دے کر چھڑالو۔

تو اہل عرب کہتے کہ پھر قال کیوں کرتے ہو۔ تو کہتے کہ ہم اس بات سے شرماتے ہیں کہ ہمارے حلیف ذلیل ہوں۔ ہم اپنے حلیف کی نصرت کے لئے قال کرتے ہیں۔ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطری (اردو) ج ۱ ص ۱۵۵ ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۱۳۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنفُسُكُمْ“ (الفتح)

(سورۃ البقرہ آیت ۸۷ پ ۱)

ترجمہ: ”جب بھی لایا تمہارے پاس کوئی رسول حکم تو تم نے ناپسند کیا۔“ (الفتح)

شان نزول: علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب یہود نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر سنا تو انہوں نے کہا کہ معجزات عیسیٰ علیہ السلام اور جو دیگر انبیاء کے قصے آپ ہم کو سناتے ہیں، ہم تو آپ کو جب سچا مانیں گے کہ جب اسی قسم کے افعال اور معجزات آپ بھی لائیں۔ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(مطری (اردو) ج ۱ ص ۱۵۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَكَانُوا مِن قَبْلِ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا“ (الفتح)

(سورۃ البقرہ آیت ۸۹ پ ۱)

ترجمہ: وہ پہلے سے فتح مانگتے تھے کافروں پر،“ (الخ)

شان نزول :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ خیبر کے یہود کی جنگ ہوتی قبیلہ غطفان کے ساتھ۔ پس جب بھی مقابلہ ہوتا تھا تو یہود خیبر کو شکست ہو جاتی تھی۔ تو یہود نے ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگی: (کہ اے اللہ ہم آپ سے اس نبی امی کا واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں جس کا آپ نے وعدہ فرمایا کہ آخر زمانے میں نبی بن کر آئیں گے۔ آپ اس (قبیلہ غطفان) کے خلاف ہماری مدد فرمائیں۔“

اس دعا کے بعد جب جنگ ہوئی تو قبیلہ بنو غطفان کو شکست ہوئی۔ پھر جب حضور ﷺ کی بعثت ہوئی تو یہ یہود آپ ﷺ پر ایمان نہیں لائے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (لواء ص ۱۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ“ (الخ)

(سورہ البقرہ آیت ۹۷)

ترجمہ: وہ آپ کہیں کہ جو کوئی دشمن ہو جبرائیل کا، پس اس نے اتارا ہے یہ کلام آپ کے دل پر۔“ (الخ)

شان نزول :- ابن حاتم اور ابن جریر نے بطریق مختلفہ شعبی سے اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب یہود کے پاس تشریف لے جاتے اور تورات سنتے تو خوش ہوتے اور تعجب فرماتے کہ یہ قرآن کریم کی تصدیق کرتی ہے۔

ایک مرتبہ حسب دستور یہود توراہ پڑھ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اس

طرف تشریف لے گئے۔ حضرت عمرؓ نے سب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ سچ بتاؤ کہ تم جانتے ہو کہ یہ رسول ﷺ ہیں ان میں سے جو عالم تھا اس نے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ اللہ کے رسول ہیں۔ تو پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ پھر تم اتباع کیوں نہیں کرتے؟ کہا گیا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے ان سے پوچھا کہ وحی کون لاتا ہے؟ تو معلوم ہوا کہ جبرئیل علیہ السلام وحی لاتا ہے اور وہ ہمارا دشمن ہے کیونکہ وہی شدت و ہلاکت اور عذاب لاتا تھا۔ تو حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا کہ ملا کہ میں سے کس سے تمہاری صلح ہے؟ جواب دیا میکائیل علیہ السلام سے کیونکہ وہ بارش اور رحمت لاتے ہیں۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ حق تعالیٰ کے ہاں ان دونوں کا رتبہ کیا ہے؟ کہا کہ ایک اللہ کے دائیں اور دوسرا بائیں۔ میں نے کہا کہ جب ان کے قرب اور مرتبہ کی یہ کیفیت ہے تو جبرائیل کو گوارہ نہیں کہ میکائیل سے عداوت کرے اور نہ میکائیل کو یہ گوارہ ہے کہ جبرائیل کے دشمن سے صلح رکھے اور میں بیشک اس کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ اور جبرائیل اور میکائیل سے جو صلح رکھے اس سے یہ بھی صلح رکھتے ہیں۔ اور جو ان کو دشمن رکھے اس کے یہ بھی دشمن ہیں۔

اور پھر حضرت عمرؓ وہاں سے حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور ارادہ کیا کہ اس واقعہ کی خبر دوں اس سے پہلے ہی آپ نے فرمایا کہ اے عمر! آج جو آیات نازل ہوئی ہیں کیا تمہیں ان کی خبر نہ دوں۔ یہ فرما کر حضور ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔

(عمری (رد) ج ۱ ص ۱۷۵ ابن کثیر (رد) ج ۱ ص ۱۴۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ مَّبِينَاتٍ وَمَا

يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ“ (النخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۹۹ پ ۱)

ترجمہ: ”اور ہم نے انہیں آپ کی طرف کھلی نشانیاں اور نہ انکار کہیں انکا گروہی جو نافرمان ہیں۔“ (الخ)

شان نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن صوریہ یودی نے آپ ﷺ سے کہا تھا کہ آپ ﷺ کوئی ایسی نشانی تو اپنی نبوت کی لاتے نہیں جسے ہم بھی پہچان لیں۔ تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(ظہری (اردو) ج ۱ ص ۸۷، ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۱۵۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”أَوْ كَلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا نَّبَذَهُ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۰۰ اپ ۱)

ترجمہ: ”اور جب کبھی کوئی عہد کیا کرتے ہیں تو پھینک دیا اور توڑ دیا اس عہد کو ان میں سے ایک گروہ نے۔“ (الخ)

شان نزول: ابن حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جناب سرکارِ دو عالم ﷺ نے مالک بن حنیف یودی سے فرمایا کہ دین محمدی کے بارے میں تم سے عہد لیا گیا ہے کہ جب وہ دین ظاہر ہو تو اس کا اتباع کرنا۔ مالک نے سن کر کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ ہم سے ہرگز اس قسم کا عہد نہیں لیا گیا ہے۔ اس کی تکذیب میں اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(ظہری (اردو) ج ۱ ص ۸۷، ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۱۵۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَاتَّبِعُوا مَا تَلُوا الشَّيْطَانِ عَلَىٰ مَلِكٍ“

(سورۃ البقرہ آیت ۱۰۲-۱۰۱)

ترجمہ: ”اور پیچھے ہوئے اس علم کے جو پڑھتے تھے شیطان،
سلیمان کی بادشاہت کے وقت۔“ (الخ)

شان نزول :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ شیاطین آسمانوں پر جا کر چوری چوری باتیں سنتے تھے۔ پھر اگر لوگوں سے کہتے تھے۔ اس طرح جب کسی ایک پر کسی بات کو سچ آزماتے تھے تو پھر آئندہ اس کے ساتھ بہت سے جھوٹ ملادیتے تھے۔ اس طرح لوگوں کو گمراہی کی طرف لاتے تھے۔

جب سلیمان علیہ السلام کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے ان کو پکڑا اور اپنے تخت کے نیچے دفن کر دیا۔ پس جب سلیمان علیہ السلام کا انتقال ہوا تو ایک شیطان نے لوگوں سے کہا کہ کیا میں تمہیں سلیمان علیہ السلام کا ایسا خزانہ نہ بتاؤں کہ اس کی طرح کسی کا خزانہ نہ ہو۔ لوگوں نے کہا ہاں بتاؤں۔ تو اس نے تخت کے نیچے سے وہ مد فون شیاطین نکال کر کہا کہ ان کے ذریعہ سلیمان علیہ السلام جادو کرتے تھے۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی براءت بیان کر دی۔ (لواء صدی ص ۲۰-۲۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا
وَقُولُوا انظُرْنَا“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۰۲-۱۰۱)

لہ اس کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں۔

ترجمہ: ”اے ایمان والو! تم ”راعی“ مت کہا کرو بلکہ ”م نظر“ کہا کرو۔“

شان نزول :- ”راعی“ کے معنی لغت میں دوسرے کی مصلحت کی نگہداشت کرنے کے ہیں لیکن اہل یہود کے ہاں ایک بخش گالی کے معنی ہیں یہ لفظ استعمال ہوتا تھا۔ یہود نے یہ بات جب حضور ﷺ کی خدمت میں سنی کہ حضور کے اصحاب یہ کلمہ بولتے ہیں تو یہود بھی اس کلمہ کو معنی فاسدہ لیکر بولنے لگے اور حضور ﷺ کا مذاق اڑاتے تھے۔

ایک روز حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ان کی اس کلمہ کے بولنے میں نیت فاسدہ کو پہچان گئے تو فرمایا کہ اب اگر میں نے تم سے یہ کلمہ حضور ﷺ کی جانب کہتے ہوئے سنا تو یا در کھنا گردن اڑا دوں گا۔ تو وہ کہنے لگے کہ تم بھی تو بولتے ہو۔ تو اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (خص مٹری (رد) ج ۱ ص ۱۹۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

**آیت: ”مَآيُودُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ
الْكِتَابِ“ (الْح)**

(سورۃ البقرہ آیت ۵-۱۰ ا)

ترجمہ: ”وہ دل نہیں چاہتا ان لوگوں کا جو کافر ہیں اہل کتاب میں سے“ (الْح)

شان نزول :- مفسرین نے بیان کیا ہے کہ جب مسلمان اپنے یہودی خلفاء سے کہتے کہ محمد ﷺ پر ایمان لے آؤ تو وہ جواب میں کہتے تھے کہ (العیاذ باللہ) یہ جس کی طرف تم ہمیں ایمان لانے کی دعوت دیتے ہو ہم اس سے زیادہ بہتری میں ہیں۔

اللہ نے ان کی کھد سب کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔ (لواءِ سعید ص ۲۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”مَا نَسَخَ مِنْ آيَةٍ أَوْ نَسِهَانَاتٍ بِخَيْرٍ مِنْهَا
أَوْ مِثْلَهَا“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۰۶-۱۰۷)

ترجمہ: ”جو منسوخ کر دیتے ہیں ہم کوئی آیت یا بھلا دیتے ہیں تو
نازل کر دیتے ہیں اس سے بہتر یا اس جیسی
آیت۔“ (الخ)

شان نزول :- مشرکین کما کرتے تھے کہ محمد ﷺ اپنے اصحاب کو ایک شے کا
حکم کرتے ہیں پھر اسی بات سے منع کرتے ہیں اور اس کے خلاف کا حکم کرتے ہیں۔
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ یہ کہتے ہیں اپنی طرف سے کہتے ہیں۔

اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عمری (رد) ج ۱ ص ۱۹۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”أَمْ تَرِيدُونَ أَنْ
رَسُولَكُمْ“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۰۸-۱۰۹)

ترجمہ: ”کیا تم یہ چاہتے ہو کہ سوال کرو اپنے رسول ﷺ
سے“ (الخ)

شان نزول :- (۱) ابن ابی حاتم نے بطریق سعید اور عکرمہ بن عباس رضی اللہ عنہما

سے روایت کیا ہے کہ رافع بن حرملہ اور وہب بن زید یہودی نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر آپ سچے رسول ہیں تو ہمارے پاس آسمان سے کوئی کتاب لے آؤ تاکہ ہم اس کو پڑھیں۔ یا زمین سے جتنے جاری کر دو۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو ہم سب آپ کا اتباع کرس گے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(۲) علامہ بغوی نے اس کا شان نزول اس طرح بیان کیا ہے کہ آپ آسمان سے ساری (کھل) کتاب ایک دفعہ لے آئیں جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام توراہ لائے تھے۔

تو اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطری (رد) ج ۱ ص ۱۹۴)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَدُّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُّدُونَكُمْ مِّنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا“ (النخ)
(سورہ بقرہ آیت ۱۰۹ پ ۱)

ترجمہ: ”اور چاہتے ہیں بہت سے اہل کتاب کہ تم کو پھر دوبارہ بتائیں مومن ہونے کے بعد کافر“ (النخ)

شان نزول :- (۱) ابن ابی حاتم نے اس کا شان نزول یہ بیان کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جی اور ابویاسرا خطب یہودی کے بیٹے عرب سے اسوجہ سے حسد کرتے تھے کہ ان میں پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیوں ہوئے اور رات دن لوگوں کو اسلام سے پھیرنے کی کوشش میں لگے رہتے تھے۔ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(ابن کثیر (رد) ج ۱ ص ۱۹۶)

(۲) علامہ بغوی نے فرمایا کہ جب غزوہ احد ہو چکا تو چند یہودیوں نے حذیفہ بن الیمان اور یاسر بن عمار سے کہا کہ اگر تم حق پر ہوتے تو تم ہرگز شکست نہ

کھاتے۔ اس لئے اب مناسب یہ ہے کہ ہمارے دین میں آجاؤ۔ کیونکہ ہماری راہ راہ ہدایت ہے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (نظری (اردو) ج ۱ ص ۱۹۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَقَالَتِ الْيَهُودُ دُلَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ“ (الفتح)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۱۳ پ ۱)

ترجمہ: ”اور یہود تو کہتے ہیں کہ نصاریٰ نہیں کسی راہ پر“

شان نزول: یہ آیت یہود مدینہ اور نصاریٰ نجران کے بارے میں نازل ہوئی کہ جب نجران کا وفد حضور ﷺ کی خدمت میں آیا تو ان کے پاس علمائے یہود آئے اور باہم مناظرہ ہونے لگا یہاں تک کہ باہم آوا نانس بلند ہو گئیں تو یہود نے حضرت عیسیٰ ﷺ اور انجیل کا انکار کرتے ہوئے کہا کہ تمہارے دین کی اصل حقیقت کوئی نہیں ہے۔ اور عیسائیوں نے حضرت موسیٰ ﷺ اور تورات کا انکار کرتے ہوئے کہا کہ تمہارے دین کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (الواحدی ص ۲۴)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا“ (الفتح)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۲۴ پ ۱)

ترجمہ: ”اور اس سے بڑا عالم کون ہے جس نے منع کیا کہ اللہ کی مساجد میں لیا جائے نام اس کا“ اور کوشش کی ان کے اجاڑنے میں“ (الخ)

شان نزول :- (۱) یہ آیت ایک خاص واقعہ کے متعلق نازل ہوئی۔ واقعہ یہ ہوا کہ زمانہ اسلام سے پہلے جب یہودیوں نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو قتل کر ڈالا تو روم کے نصاریٰ نے ان سے انتقام لینے کی خاطر عراق کے ایک مجوسی بادشاہ کے ساتھ مل کر اپنے بادشاہ طیبوس کی سرکردگی میں شام کے بنی اسرائیل پر حملہ کر کے ان کو قتل و غارت کیا اور توراہ کے نسخے جلا دیئے۔ اور بیت المقدس میں نجاست اور خنزیر ڈالے، اس کی عمارت کو خراب اور ویران کر دیا۔ بنی اسرائیل کی قوت اور شوکت کو پامال اور ختم کیا۔ آپ ﷺ کے زمانہ تک بیت المقدس اسی طرح ویران اور منہدم رہا۔

رومی نصاریٰ کی اس گستاخانہ حرکت پر کہ توراہ کو جلا یا اور بیت المقدس کو خراب و ویران کیا اور بے حرمتی کی۔ (اس واقعہ کو بتانے کے لئے یہ آیت نازل کی گئی۔ یہ قول مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے۔)

(۲) حضرت ابن زید وغیرہ نے اور دوسرے مفسرین نے اس آیت کا شان نزول یہ بتایا ہے کہ جب مشرکین مکہ نے حضور ﷺ کو مقام حدیبیہ پر روک کر مسجد حرام میں داخل ہونے اور طواف کرنے سے روکا تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (معارف القرآن ج ۱ ص ۲۹۸ مطبوعہ اردو) ج ۱ ص ۱۹۹ (اردو) ج ۱ ص ۱۶۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُولَّوْا
فَتَمَّ وَجْهُ اللَّهِ“ (الخ) (سورۃ البقرہ آیت ۱۱۵ ا)

ترجمہ: ”اور اللہ کا ہی ہے مشرق و مغرب، تم جہاں بھی منہ کرو پس
ادھر ہی خدا کا سامنا ہے۔“ (النخ)

شان نزول :- ترمذی، دارقطنی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے کہ ربیعہ
ؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ اندھیری رات میں بحالت سفر حضور ﷺ کے ہمراہ
تھے۔ نماز کے وقت یہ نہ جانا کہ قبلہ کس طرف ہے۔ ہر شخص نے اپنے خیال کے
مطابق نماز پڑھ لی۔ جب صبح حضور ﷺ سے ہم نے ذکر کیا تو یہ آیت اللہ نے نازل
فرمائی۔ (طبرن (اردو) ج ۱ ص ۲۰۲، ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۱۷۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَہُ“ (النخ)
(سورۃ البقرہ آیت ۱۱۶ پ ۱)

ترجمہ: ”اور وہ کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے اللہ پاک ہے (اس
امر سے)“ (النخ)

شان نزول :- مدینہ کے یہود کہا کرتے تھے کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور
نجران کے نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کہتے تھے کہ یہ اللہ کے بیٹے ہیں اور
مشرکین عرب یہ بکواس کرتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ ان سب کے رد میں
حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری (اردو) ج ۱ ص ۲۰۲، ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۱۷۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَا تُسْئَلُ عَنْ أَصْحَابِ
الْجَحِيمِ“ (النخ) (سورۃ البقرہ آیت ۱۱۹ پ ۱)

ترجمہ: اور تجھ سے پوچھ نہیں دوزخ میں رہنے والوں کی،“ (الخ)

شان نزول :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کاش! مجھے معلوم ہو جائے کہ میرے والدین کے ساتھ کیا کیا معاملہ ہوا۔
تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (لواء احدی ص ۲۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَنْ تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصْرَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مَلَّتَهُمْ“ (الخ)
(سورۃ البقرہ آیت ۱۲۰ ج ۱ ص ۱۲۰)

ترجمہ: اور ہرگز خوش نہ ہوں گے آپ سے یہودی اور نہ عیسائی حتیٰ کہ آپ ان کے دین کا اتباع نہ کریں،“ (الخ)

شان نزول :- طلحہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے تو مدینہ کے یہود اور نجران کے نصاریٰ اس امید میں تھے کہ آپ ہم سے آئیں گے اور جب کعبہ کو قبلہ بنا دیا گیا تو ناامید ہو گئے۔

اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطری (ردود) ج ۱ ص ۲۰۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”قُلْ إِنْ هَدَىٰ اللَّهُ هُوَ الْهُدَىٰ“ (الخ)
(سورۃ البقرہ آیت ۱۲۰ ج ۱ ص ۱۲۰)

ترجمہ: ”وآپ کہہ دیں کہ اللہ کی ہدایت وہی ہدایت ہے۔“

شان نزول: اس آیت میں آپ ﷺ کو اہل کتاب کے اسلام لانے سے نہایت نامیدی دلائی گئی کہ ان کا یہ ارادہ ہو رہا ہے کہ آپ ان کے دین کا اتباع کریں پھر یہ آپ کا کیسے اتباع کر لیں گے اور شاید ایسا ہوا ہو کہ اہل کتاب نے اس مضمون کو کہا ہو۔

اسی واسطے اللہ نے آپ کو اس کا جواب اس آیت کریمہ میں ارشاد فرمایا۔

(طبری (رد) ج ۱ ص ۲۰۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۲۱ پ ۱)

ترجمہ: ”وہ لوگ جن کو دئی ہم نے کتاب وہ اس کو پڑھتے ہیں جو حق ہے اس کے پڑھنے کا۔“ (الخ)

شان نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما امام عطاء رحمہ اللہ اور امام کلبی رحمہ اللہ کی روایت کے مطابق یہ آیت ان چالیس افراد کے بارے میں نازل ہوئی جو ملک شام اور حبشہ سے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے ساتھ کشتی میں سوار ہو کر ایمان قبول کرنے آئے تھے۔

امام ضحاک رحمہ اللہ کے قول کے مطابق یہ ان یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے ایمان قبول کیا تھا۔ (لواحدی ص ۲۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمَنْ يَرْغَبْ عَنْ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ“ (الخ)
(سورۃ البقرہ آیت ۱۲۰ پ ۱)

ترجمہ: ”اور کون ہے جو پسند نہیں کرتا دین ابراہیم کو۔“ (الخ)

شان نزول :- ابن عساکر فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے سلمہ اور ماجری یعنی اپنے بھتیجیوں سے کہا کہ تم مسلمان ہو جاؤ۔ تم خوب جانتے ہو کہ اللہ نے توراہ میں فرمایا کہ میں اسماعیل رضی اللہ عنہ کی اولاد میں ایک نبی پیدا کروں گا اور ان کا نام احمد ہے ہو گا جو ان پر ایمان لائے گا وہ ہدایت پر ہو گا اور جو ان پر ایمان نہیں لائے گا وہ ملعون ہو گا۔ سلمہ تو چچا کی یہ نصیحت سن کر مسلمان ہو گیا اور ماجری نے صاف انکار کر دیا۔

اس کے بارے میں اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (منظری (ردد) ج ۱ ص ۲۶۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتَ“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۲۲ پ ۱)

ترجمہ: ”کیا تم موجود تھے یعقوب کی موت کے وقت۔“ (الخ)

شان نزول :- یہود نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ یعقوب رضی اللہ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت اپنے بیٹوں کو یہودیت پر قائم رہنے کی وصیت کی تھی۔ اب اس یہودیت سے تم ہمیں علیحدہ کرنا چاہتے ہو؟ تو اس کے جواب میں اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (منظری (ردد) ج ۱ ص ۲۲۹ پ ۱ نیز (ردد) ج ۱ ص ۱۹۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَى تَهْتَدُوا“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۵ تا ۱۳۱)

ترجمہ: ”اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم یہودی ہو جاؤ یا عیسائی ہو جاؤ تو راہِ راست پر آ جاؤ گے۔“ (الخ)

شانِ نزول: علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مدینہ کے بڑے بڑے یہود اور نجران کے بڑے بڑے نصاریٰ جمع ہوئے اور مسلمانوں سے دین کے بارے میں مناظرہ شروع کیا۔ اور ہر ایک فریق نے اپنے مذہب اور کتاب کی حقانیت ثابت کی مثلاً یہود نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور توراہ کو افضل و اعلیٰ قرار دیا۔ اسی طرح نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کو اچھا اور برتر ہونے کو ثابت کیا۔

اسی طرح ہر ایک نے اپنے دین کو تمام ادیان پر فائق قرار دیا۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن و دیگر کتب کا ذکر کیا۔ اور پھر ہر فریق نے مسلمانوں سے کہا کہ تم ہمارے دین پر آ جاؤ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(مطری (رد) ج ۱ ص ۲۲۱ ابن کثیر (رد) ج ۱ ص ۱۹۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۸ تا ۱۳۱)

ترجمہ: ”اور ہم نے قبول کر لیا رنگِ اللہ کا اور کس کا رنگ بہتر ہے

اللہ کے رنگ سے۔“ (الخ)

شان نزول :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب نصاریٰ کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا تھا تو وہ پانی میں سات رنگ ڈال کر اس رنگین پانی میں جسے وہ معبودی کہتے تھے اس بچہ کو نہلاتے تھے۔ ختنہ کی بجائے یہ عمل کرتے تھے۔ اور کہتے کہ صحیح معنی میں اب یہ نصرانی بن گیا ہے۔

اس کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (لواء احدی ص ۲۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ“ (الخ)
(سورۃ البقرہ آیت ۲۲-۲۳)

ترجمہ: ”اب کہیں گے بے وقوف لوگ“ (الخ)

شان نزول :- یہ آیت تحویل قبلہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو سولہ یاسترہ مہینے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی جائے۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت **قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ تَاوِيلًا** نازل فرمائی۔ تو یہودی یہو قوف کہنے لگے کہ کس چیز نے ان کے چہرے کو اس قبلہ سے پھیر دیا جس پر عمل پیرا تھے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(لواء احدی ص ۲۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ

۵۱

بِالنَّاسِ لِرَمُوفٍ رَحِيمٍ“ (الفتح)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۲۴-۱۲۵)

ترجمہ: ”اور اللہ ایسا نہیں کہ ضائع کرے تمہارا ایمان بیشک اللہ لوگوں پر بہت شفیق نہایت مہربان ہے۔“

شان نزول :- صحیحین میں حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تحویل قبلہ سے قبل بہت سے آدمی مر گئے اور شہید ہو گئے تھے اور ہم کو ان کے بارے میں کوئی علم نہ تھا کہ انہوں نے جو نماز پڑھیں وہ ضائع ہو س یا ان کو ان کا ثواب ملے گا۔

تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطری (رد) ج ۱ ص ۲۲۲، طس ابن کثیر ج ۱ ص ۲۲۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ“ (الفتح)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۲۲-۱۲۳)

ترجمہ: ”ہم دیکھ رہے ہیں آپ کے منہ کا آسمان کی طرف پھر جانا۔“ (الفتح)

شان نزول :- علامہ بغوی فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے اور جب ہجرت مدینہ ہوئی تو بیت المقدس کا حکم ہوا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف رکھتے تھے تو یہودی کہا کرتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دین میں تو ہماری مخالفت کرتے ہیں مگر اتباع ہمارے قبلہ کی کرتے

ہیں۔ اس پر آپ یہ چاہتے تھے کہ بیت اللہ قبلہ ہو جائے۔

چنانچہ حضور ﷺ نے حضرت جبرئیل سے اپنی یہ تمنا ظاہر کی کہ بیت اللہ چونکہ میرے باپ ابراہیم کا قبلہ ہے اس لئے میری خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبلہ بنا دے۔ حضرت جبرائیل نے عرض کیا کہ میں تو آپ کے مثل ایک بندہ ہوں۔ آپ اللہ کے بزرگ اور مقرب ہیں آپ خود اللہ سے دعا کرس تو حضور ﷺ نے دعا کی، اور اکثر حکم الہی کے انتظار میں آسمان کی طرف دیکھتے رہتے پھر اللہ نے آپ کی یہ دعا قبول کی اور یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطہری (اردو) ج ۱ ص ۲۴۵، ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۵ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَنْ آتِيَنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ
مَاتَبِعُوا قِبْلَتَكَ“ (الْح)

(سورۃ بقرہ آیت ۱۴۵ پ ۲)

ترجمہ: اور اگر آپ لے بھی آئیں تمام دلائل ان لوگوں کے پاس جن کو کتاب ملی ہے تب بھی وہ پیروی نہ کرس گے آپ کے قبلہ کی۔“

شان نزول: - تحویل قبلہ پر یہود و نصاریٰ نے جناب سرور دو عالم ﷺ سے یہ کہا کہ آپ کے پاس کیا دلیل ہے کہ بیت اللہ قبلہ ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی۔

(مطہری (اردو) ج ۱ ص ۲۴۸، ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۵ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”الَّذِينَ اتَيْنَهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ“ (الخ)
(سورۃ البقرہ آیت ۶۱-۶۲)

ترجمہ: ”جن کو ہم نے دی ہے کتاب پہچانتے ہیں اس کو۔“

شان نزول :- یہ آیت ایماندار اہل کتاب عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی کہ یہ لوگ اپنی کتابوں میں حضور ﷺ کے اوصاف و خصوصیات اور بحث کو اس طرح پہچانتے تھے جس طرح کوئی شخص بچوں کے ساتھ اپنے بچے کو دیکھ کر با آسانی فوراً پہچان لیتا ہے۔ چنانچہ عبد اللہ بن سلام ﷺ نے فرمایا کہ حضور ﷺ کے بارے میں میری معرفت مجھے میرے بیٹے کی معرفت سے زیادہ ہے۔ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے سوالاً عرض کیا کہ وہ کیسے؟ تو عبد اللہ بن سلام ﷺ نے جواب دیا کہ میں یقینی طور پر یہ گواہی دے سکتا ہوں کہ محمد رسول ﷺ برحق ہیں۔ مگر میں اپنے بیٹے کے بارے میں یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا ہوں کہ وہ میرا ہی بیٹا ہے اس لئے کہ مجھے معلوم نہیں کہ عورتوں نے کیا کیا ہے؟ تو حضرت عمر ﷺ نے فرمایا کہ اے ابن سلام اللہ آپ کو توفیق دے۔

(واحدی ص ۲۹-۳۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
أَمْوَاتٌ، بَلْ أَحْيَاءُ“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۵۴-۲)

ترجمہ: ”اور نہ کہو کہ جو لوگ مارے جائیں اللہ کی راہ میں کہ وہ

مردہ ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں۔“ (الخ)

شان نزول :- یہ آیت شہداء بدر کے بارے میں نازل ہوئی۔ شہدائے بدر میں چھ آدمی تو مجاہدین میں سے تھے اور انصار سے آٹھ تھے۔ لوگ ان کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ فلاں شخص مر گیا اور دنیا کی نعمت اس سے چھوٹ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس گمان کے ازالہ اور ان کے درجات پر آگاہ کرنے کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عمری (ردو) ج ۱ ص ۲۶۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اِنَّ الصِّفَا وَالْمَرُوَّةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۵۸ پ ۲)

ترجمہ: بے شک صفا اور مروہ نشانیوں میں سے ہیں اللہ کی۔“ (الخ)

شان نزول :- اس کے شان نزول میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے جو روایات مروی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں مقام صفا اور مروی پر بت رکھے ہوئے تھے۔ مشرکین ان کا طواف کرتے تھے۔ زمانہ اسلام میں وہ بت تو زدیں گئے۔ مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صفا اور مروی میں تردد رہتا تھا کیونکہ یہ جاہلیت کے شعار میں سے تھا۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے تردد کو ختم کرنے کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔

(واحدی ص ۲۰-۲۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”ان الذین یکفون ما انزلنا من البینت
والهدی“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۵۹ پ ۲)

ترجمہ: بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں (ان کو) جو کچھ ہم نے
اتاریں کھلی کھلی نشانیاں (حکم) اور ہدایت کی
باتیں،“ (الخ)

شان نزول: ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت کیا ہے کہ معاذ بن جبل اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما نے علماء یہود سے کوئی توراہ کا
مضمون دریافت کیا۔ انہوں نے اس کو چھپایا اور بتلانے سے صاف انکار کر دیا۔
اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (معمری (اردو) ج ۱ ص ۲۷۲، طبع ابن کثیر
ج ۱ ص ۱۵ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”والہکم الہ واحد، لا الہ الا
هو“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۶۲ پ ۲)

ترجمہ: اور تمہارا معبود وہی خدائے واحد ہے اس کے سوا کوئی
معبود نہیں۔“ (الخ)

شان نزول: علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کفار قریش نے یہ کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آپ اپنے رب کی صفت اور نسب بیان کیجئے۔“

اس پر اللہ تعالیٰ نے سورہ اخلاص اور یہ آیت نازل فرمائی۔

(عقلمی (ردو) ج ۱ ص ۲۴۴)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۶۴)

ترجمہ: ”اور بیشک آسمان اور زمین کے پیدا کرنے میں“ (الخ)

شان نزول :- (۱) ابوہریرہؓ اور ترمذی نے روایت کیا ہے کہ جب یہ آیت
الْهُكْمُ وَاللّٰهُ وَاحِدٌ نَّازِلٌ هُوَتْیَ تَوَشْرِكِيْنَ كُوْبَسْتِ نَجْبٌ هُوَا اُوْر بُوْلُوْا كِه اَكْر سَبُوْد
ایک ہے تو اس کی دلیل کیا ہے؟

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عقلمی (ردو) ج ۱ ص ۲۴۵)

(۲) عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مشرکین نے حضور ﷺ سے یہ

خواہش ظاہر کی کہ کوہ صفا کو سونے میں تبدیل کر دیں تو ہم ایمان لے آئیں گے لہذا
آپ دعا کس اور حضور ﷺ اس دعا کے لئے تیار بھی ہو گئے۔ لیکن حضرت جبرئیل
ﷺ تشریف لائے اور کہا کہ دعا تو قبول ہو جائے گی مگر یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں
لائیں گے اور ایمان نہ لانے پر دردناک عذاب ہو گا جو کہ کبھی نہ ہوا ہے اس پر
حضور ﷺ ڈر گئے اور پھر دعائیں کی۔ تو پھر یہ آیت نازل ہوئی۔

(ابن کثیر (ردو) ج ۱ ص ۲۴۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي
الْأَرْضِ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۶۸ پ ۲)

ترجمہ مذمے لوگو! کھاؤ ان چیزوں میں سے جو زمین میں ہیں حلال
اور ستھری" (الخ)

شان نزول: جب قبائل ثقیف و خزاعہ عامر بن صعصعہ اور بنی مہلج نے
اپنے اوپر بہت سی چیزیں جیسے حرث انعام، بحیرہ، سائبہ، حام، اور وید
وغیرہ حرام کر لئے تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (سعدی (۱) ج ۱ ص ۲۸۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ
الْكِتَابِ وَيَشْتُرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا" (الخ)
(سورۃ البقرہ آیت ۱۷۵ پ ۲)

ترجمہ مذہبیک جو لوگ چھپاتے ہیں وہ آیتیں جو اتالیس اللہ نے

۱۔ اس جانور کو کہتے ہیں جس کا دودھ بچوں کے نام پر وقف کر دیا جاتا تھا۔ ۱۲
۲۔ اس جانور کو کہتے ہیں جو بچوں کے نام پر بھوڑ دیا کرتے تھے (وقف کر دیا کرتے تھے)۔
۳۔ (ذکر) زناوت جو ایک خاص حد سے چھٹی کر چکا ہو اسے بھی بچوں کے نام پر وقف
کر دیتے تھے۔
۴۔ جو اونٹنی مسلسل (سونٹ) مادہ بچے پیدا کرے اور درمیان میں (ذکر) زچہ پیدا نہ ہو تو
اسے بھی بچوں کے نام پر وقف کرتے تھے۔ ۱۲ (معارف القرآن ج ۲ ص ۲۴۶)

کتاب میں اور لیتے ہیں ان کے بدلے کچھ معمولی پیسے۔“ (الخ)

شان نزول :- اس آیت کا نزول اس طرح ہوا کہ یہود کے رؤسا اور علماء غریب عوام سے مختلف طرق سے ہدایا اور اشیائے خورد و نوش لیتے تھے۔ اور ان کو یہ گمان تھا کہ آخری نبی ہمارے میں سے ہوں گے۔

لیکن انکا یہ گمان جب غلط ہوا تو بہت پریشان ہوئے اور یہ سوچا کہ اگر ہم ان پر ایمان لے آئے تو ہماری یہ آمدنی بند ہو جائے گی۔ تو پھر انہوں نے یہ حرکت کی کہ حضور ﷺ کی وہ صفات جو سابقہ کتب سماویہ میں ذکر تھیں ان کو تبدیل کر دیا۔ اور ان تغیر صفات کو عوام کے سامنے پیش کیا تاکہ یہ معلوم ہو کہ یہ وہ نبی نہیں ہیں جن کا کتب سماویہ میں ذکر ہے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(خص منطری (اردو) ج ۱ ص ۲۹۶ میں کتبہ ص ۲۲ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت :- "لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تُولُوا وَجُوهَكُمْ قَبْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ" (الخ)
(سورۃ البقرہ آیت ۱۷۷ پ ۲)

ترجمہ: "جوئیگی ہی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لیا کرو۔" (الخ)

شان نزول :- عبدالرزاق نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ

یہود، مغرب یعنی بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے اور نصاریٰ مشرق کی طرف منہ کر کے پڑھتے تھے۔ اس لئے اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ یہ کوئی خوبی نہیں ہے۔ کیونکہ انکا دین منسوخ ہے اور قبلہ بھی منسوخ ہے۔ لہذا اس طرف منہ کر کے نماز پڑھنا یہ کوئی نیکی کی بات نہیں ہے۔

(طہ صغریٰ (اردو) ج ۱ ص ۲۹۸، ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۲۲۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ“ (الخ)
(سورۃ البقرہ آیت ۱۷۸، ۱۷۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر لازم کیا جاتا ہے کہ برابری کرو مقتولوں میں“ (الخ)

شان نزول: امام شعبی رحمہ اللہ امام کلبی رحمہ اللہ اور حضرت قتادہ رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ زمانہ اسلام سے کچھ ہی پہلے عرب کے دو قبیلوں (اوس اور خزرج) میں خوب قتل و قتل ہوا اور آپس میں ایک دوسرے کے ذمہ بہت سے خون ہوئے اور جب اسلام کا عہد برکت آیا تو اللہ نے ان آیات کو نازل فرما کر ایک اصول بیان کر دیا۔

(ایک قول کے مطابق وہ دو قبیلے بنو قریظہ اور بنو نضیر تھے)۔

(طہ صغریٰ (اردو) ج ۱ ص ۲۰۶، ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۲۲۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ“ (الفتح)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۸۶ پ ۲)

ترجمہ: اور جب میرے بندے سوال کریں میرے بارے میں سو میں تو قریب ہوں۔“ (الفتح)

شان نزول: ابن جریر ابن ابی حاتم ابن مردویہ اور ابوالشیخ وغیرہم نے بطریق جریر بن عبد الحمید السجستانی سے اور انہوں نے صلت بن حکیم بن معاویہ بن جبیر سے اور انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ ایک اعرابی آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ یا رسول اللہ! ہمارا پروردگار کہاں ہے۔ اگر قریب ہے تو اس سے چپکے چپکے دعا کریں اور اگر دور ہے تو اسے پکارتیں۔

حضور ﷺ نے یہ سن کر سکوت فرمایا اور اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔

(مطبری (اردو) ج ۱ ص ۲۴۲ ابن کثیر ج ۱ ص ۲۳۸ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَا تَبْشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ“ (الفتح)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۸۷ پ ۲)

ترجمہ: اور تم صحبت نہ کرو جب کہ تم اعتکاف میں بیٹھے ہوئے ہو

مسجدوں میں“ (الحج)

شان نزول :- علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ آیت چند صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ وہ حضرات مسجد میں اعتکاف کرتے تھے اور جب کسی کو ان میں سے اپنی زوجہ کے پاس جانے کی ضرورت ہوتی تو اعتکاف سے نکل کر اس سے صحبت کرتے اور پھر غسل کر کے مسجد میں آجاتے تھے پھر اس آیت کے نازل ہونے سے رات اور دن میں اعتکاف سے فارغ ہونے تک عورت کے پاس جانا حرام ہو گیا۔ (مطہری (رد المحتار) ج ۱ ص ۲۵۲، فیضانِ کتب ص ۱۳۱ ج ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ“ (الحج)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۸۷ ج ۲)

ترجمہ: ”مذبحال ہوا تم کو روزہ کی رات میں بے حجاب ہونا اپنی عورتوں سے“ (الحج)

شان نزول :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور براء ابن عازب کی روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ روزے کی فرضیت کے ابتدائی دور میں حکم یہ تھا کہ اظہار کے بعد (مغرب کے وقت) جب تک کوئی سو نہ جاتا اس وقت تک تو اکل و شرب اور مباشرت کی اجازت ہوتی تھی۔ اور جب کوئی شخص سو جاتا تو اس کے بعد سے ہی روزہ شروع ہو جاتا تھا۔ اور اگلے دن غروب آفتاب تک روزہ رہتا تھا۔ اس حکم کی وجہ سے صحابہ کرام کئی دشواریاں پیش آئیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر

سولت فرمادی کہ صبح صادق سے غروب آفتاب تک روزہ رہے گا۔

(لواحدی ص ۲۲-۲۳)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ
وَتُدْثَلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لَتَأْكُلُوا أَفْرِيقًا
مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ
تَعْلَمُونَ“ (الحج) (سورۃ البقرہ آیت ۱۸۸) ۲

ترجمہ: اور نہ کھاؤ مال ایک دوسرے کا آپس میں ناحق اور نہ
پہنچاؤ ان کو حاکموں تک کہ کھا جاؤ کوئی حصہ لوگوں کے مال
میں سے ظلم کر کے (ناحق) اور تم کو معلوم ہے۔“

شان نزول: - یہ آیت ایک خاص واقعہ میں نازل ہوئی۔

واقعہ یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرامؓ میں سے دو صاحبوں کا آپس میں ایک
زمین پر جھگڑا ہوا۔ مقدمہ رسول اللہ ﷺ کی عدالت میں پیش ہوا۔ مدعی کے پاس گواہ
نہ تھے۔ آنحضرت ﷺ نے شرعی ضابطہ کے مطابق مدعا علیہ کو حلف کا حکم دیا۔ وہ حلف
پر آمادہ ہو گیا۔ اس وقت آپ ﷺ نے بطور نصیحت ان کو یہ آیت سنائی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَشْتَرُوْنَ بَعْدَ اللّٰهِ وَاِيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا جِسْمٍ مِّنْ اَمْوَالِكُمْ حٰصِلًا مِّنْ اَمْوَالِكُمْ
وَعِيْدًا كُوْرًا هِيَ۔

صحابی نے جب یہ آیت سنی تو قسم کھانے کو ترک کر دیا اور زمین مدعی کے
حوالہ کر دی۔ تو پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ (سارف القرآن ج ۱ ص ۲۶۰ من روح المعانی)

تفسیر مظہری نے ان صاحب معاملہ حضرات کے نام ذکر کئے ہیں امراء

اور ربیعہ بن عبدان حضرمی، موخر الذکر نے دعویٰ دائر کیا۔ رضی اللہ عنہم۔

(مطری (رد) ج ۱ ص ۲۵۷، قصص ابن کثیر (رد) ج ۱ ص ۲۶۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْاَهْلَةِ“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۸۹ ص ۲)

ترجمہ: ”آپ ﷺ سے پہلی رات کے چاندوں کا حال پوچھتے ہیں۔“

شان نزول :- حضرت معاذ بن جبل ﷺ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فرمایا کہ یہ کیا بات ہے کہ ہلال (چاند) اول تو باریک ہوتا ہے پھر بالکل بھر جاتا ہے اور پورا ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد پھر باریک ہوتا ہے حتیٰ کہ ویسا ہی ہو جاتا ہے جیسا اول تھا ایک حالت پر نہیں رہتا۔؟

تو اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(مطری (رد) ج ۱ ص ۲۵۹، قصص ابن کثیر ج ۱ ص ۲۶۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۸۹ ص ۲)

ترجمہ: ”فرمادیجئے کہ یہ وقت ہیں لوگوں کے (معاملات) کے لئے اور حج کے واسطے۔“

شان نزول :- ابن ابی حاتم نے ابوالعالیہ سے روایت کیا ہے کہ صحابہ رض

نے سوال کیا، یا رسول اللہ ﷺ یہ چاند کیوں پیدا کیا گیا ہے؟

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری (رد) ج ۱ ص ۲۵۹، طبرانی کبیر (رد) ج ۱ ص ۲۳۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۷۷ ج ۱ ص ۱۸۹)

ترجمہ: ”اور نیکی یہ نہیں کہ گھروں میں آؤ ان کی پشت کی طرف سے۔“ (الخ)

شان نزول: حضرت ابراہیم عازب علیہ السلام کی روایت ہے کہ انصار جب حج کے لئے احرام باندھ لیتے تو وہ اپنے گھروں میں دروازوں کی طرف سے داخل نہیں ہوتے تھے بلکہ وہ پشت سے نقب لگا کر یا کسی اور طرح داخل ہوتے اس دوران ایک شخص دروازے سے داخل ہوا جسے انہوں نے ناپسند کیا۔

اللہ تعالیٰ نے انصار کے اس عمل کی تردید کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔

(باصحی ص ۲۵۵-۲۶۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۹۰ ج ۱ ص ۲۶۱)

ترجمہ: ”اور لڑو اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جو لڑتے ہیں تم سے۔“

شان نزول: حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ یہ آیت صلح حدیبیہ

کے بعد نازل ہوئی۔ وہ اس طرح جب حضور ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضاً کو ۶ھ میں بیت اللہ جانے سے روکا گیا تو آپ ﷺ نے اس مقام حدیبیہ پر ہی ہدی زبح کرادی۔ پھر مشرکین نے اس بات پر صلح کی کہ آئندہ سال تشریف لائیں۔ تین دن تک آپ کے لئے مکہ خالی کریں گے آپ بیت اللہ کا طواف کریں اور جو کرنا چاہیں کریں۔

آپ ﷺ نے اس کو قبول کیا۔ اور جب آئندہ سال آپ ﷺ اور صحابہ ﷺ نے عمرہ قضا کی تیاری مکمل کی تو صحابہ کو یہ خطرہ ہوا کہ ممکن ہے قریش وعدہ خلافی کریں اور مسجد سے روکیں اور قتال کریں۔ صحابہ کو اشعر حرم میں قتال ٹاپسند تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی۔ (وادئ ص ۲۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ
وَالْحُرْمَاتُ قِصَاصٌ" (النخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۹۲-۲)

ترجمہ: حرمت کا مہینہ، حرمت کے مہینہ کے بدلہ میں اور
حرمت کی چیزوں میں برابری ہے۔" (النخ)

شان نزول :- ابن جریر رحمہ اللہ نے قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ اپنے صحابہ کے ہمراہ بہ نیت عمرہ مدینہ سے ۶ھ ذیقعدہ میں چلے اور ہدی ان کے ساتھ تھی اور جب مقام حدیبیہ پر پہنچے تو حضور ﷺ کو مشرکین نے روک لیا۔ آخر کار اہل مکہ سے اس بات پر مصالحت ہوئی کہ اس سال آپ ﷺ واپس مدینہ تشریف لے جائیں اور آئندہ سال آئیں تو پھر حضور ﷺ مدینہ چلے گئے اور اگلے سال ۷ھ میں مکہ تشریف

لاسٹے ابور عمرہ وافرمایا اور مکہ معظمہ میں تین شب قیام فرمایا۔
 مشرکین مکہ آپ کو اس روکنے پر فخر کرتے تھے تو اس پر اللہ نے یہ آیت
 نازل فرمائی (سطنبری (اردو) ج ۱ ص ۲۶۶ ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۲۵۱ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَأَنْفَقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَلْآتِلْقُوا
 بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ“ (الخ)
 (سورۃ البقرہ آیت ۱۹۵ پ ۲)

ترجمہ: اور خرچ کرو اللہ کی راہ میں اور نہ ڈالو اپنے آپ کو ہلاکت
 میں“ (الخ)

شان نزول: - (۱) طبرانی نے بسند صحیح نعمان بن بشیر سے روایت کیا ہے کہ
 لوگوں کی حالت یہ تھی کہ جب کسی سے کوئی گناہ ہو جاتا تھا تو وہ یہ کہتے تھے بس اللہ
 تعالیٰ ہم کو نہیں بخشیں گے۔
 اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(طنبری (اردو) ج ۱ ص ۲۶۸ ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۲۵۲ پ ۲)

(۲) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور ﷺ کی صحبت حاصل
 کی اور مسلمان ہوئے اور حضور ﷺ کے ساتھ ہر وقت اور ہر کام میں شریک رہے اور
 جنگ و جہاد میں بھی اور مدد میں بھی شریک رہے۔

اور اب اسلام پھیل گیا ہے اور مسلمان غالب آگئے اور لڑائی ختم ہو گئی
 ہے۔ اس وقت ہم نے نہ اپنے اہل و عیال کی خبر گیری کی اور نہ کھیتوں اور باغوں کا
 خیال کیا۔ لہذا اب ہم خانگی معاملات کی طرف توجہ دیں۔ یہ بات باہم انصاریوں

میں ہوئی۔

تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (بن کثیر (ردو) ج ۱ ص ۲۵۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ، فَإِنْ أُخْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۹۶ ص ۲)

ترجمہ: ”اور پورا کرو حج اور عمرہ اللہ کے واسطے۔ پھر اگر تم روک دیئے جاؤ تو تم پر ہے کہ جو کچھ میسر ہو قربانی سے اور حجامت نہ کرو اپنے سروں کی جب تک نہ پہنچ چکے قربانی اپنے ٹھکانے پر۔“

شان نزول :- یہ آیت واقعہ حدیبیہ میں نازل ہوئی ہے جس میں آپ اور صحابہ کرام نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا۔ کفار مکہ نے مکہ میں داخل ہونے اور عمرہ ادا کرنے سے روک دیا۔ اس پر یہ حکم نازل ہوا کہ احرام کا فدیہ یہ ایک قربانی دینا ہے، بکری، گائے اونٹ وغیرہ کی جو آسان ہو۔ قربانی دے کر احرام کھول دیں۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی بتلادیا کہ احرام کھولنا جس کی شرعی صورت سر کے بال منڈوانا یا کٹوانا ہے اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ محرم کی قربانی اپنے موقع پر پہنچ کر ذبح نہ ہو جائے۔ (معارف القرآن ج ۱ ص ۲۸۱ صفحہ ۲۷۷ (ردو) ج ۱ ص ۲۷۷ (معارف) ج ۱ ص ۲۷۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ آذَى مِّن رَّأْسِهِ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۷۶ و ۱۷۷ پ ۲)

ترجمہ: "پھر جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اس کو تکلیف ہو سر کی" (الخ)

شان نزول :- حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی۔ میرے سر میں دوران حج جو نہیں نکل آئیں۔ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بال صاف کراؤ اور اس کے بدلہ بطور نقد یہ تین دن کے روزے یا قربانی کرو۔ یا ہر مسکین کے لئے ایک صاع کے لحاظ سے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کلاؤ۔ (ماحدی ص ۳۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۹۷ پ ۲)

ترجمہ: "مذمور زاد راہ لے لیا کرو بے شک بہتر فائدہ زاد راہ کا پھینکا ہے سوال سے" (الخ)

شان نزول :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اہل یمن جب حج کرنے

آتے تو اپنے ساتھ کھانے وغیرہ نہیں لاتے تھے اور کہتے کہ ہم متوکل ہیں۔ اور جب مکہ مکرمہ پہنچتے تو پھر لوگوں سے مانگتے پھرتے تھے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (واحدی ص ۴۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَبِّكُمْ“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۶۸ پ ۲)

ترجمہ: ”تم پر کچھ گناہ نہیں کہ تلاش کرو فضل اپنے پروردگار کا۔“ (الخ)

شان نزول :- (۱) امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں تین بازار تھے۔ عکاظ، مجنہ اور ذوالحجاز۔ جب اسلام کا زمانہ آیا تو لوگ گناہ سمجھ کر ان بازاروں میں جانے سے رک گئے۔ تو اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(۲) امام احمد رحمہ اللہ ابن ابی حاتم رحمہما اللہ ابن جریر اور حاکم وغیرہم نے روایت کیا ہے کہ ابو امامہ تمیمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ ہم لوگ مکہ تک سواریاں کرائے پر چلاتے ہیں۔ اب لوگ کہتے ہیں کہ تمہارا حج ادا نہیں ہوتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کیا تم لوگ احرام نہیں باندھتے اور طواف رومی وغیرہ نہیں کرتے؟ تو ابو امامہ نے جواب دیا کہ ہم تمام ارکان ادا کرتے ہیں۔

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا، بس حج ادا ہو گیا۔ اس کے بعد

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اسی طرح حضور ﷺ سے کسی نے سوال کیا۔ اور حضور ﷺ نے سکوت اختیار فرمایا حتیٰ کہ حضرت جبرئیل یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔
(منظری (ردو) ج ۱ ص ۲۹۵، ابن کثیر (ردو) ج ۱ ص ۲۶۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ
النَّاسُ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۹۹ پ ۲)

ترجمہ: "پھر طواف کے لئے پھرو جہاں سے سب لوگ پھریں"
(الخ)

شان نزول :- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اہل عرب عرفات جایا کرتے تھے جب کہ قریش اور ان کے متبعین صرف مشعر حرام جایا کرتے تھے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (واحدی ص ۴۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "فَإِذَا قَضَيْتُمْ مَنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا
اللَّهَ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۰۰ پ ۲)

ترجمہ ”پھر جب پورے کر چکوا اپنے حج کے کام کو تو اللہ کو یاد کرو۔“ (النح)

شان نزول :- حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ زمانے جاہلیت میں جب لوگ حج کے موقع پر جمع ہوتے تو اپنے آباؤ اجداد اپنی لڑائیوں اور نسب و حسب کا ذکر کر کے فخر کرتے تھے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (واحدی ص ۴۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت : ”وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا“ (النح)

(سورۃ بقرہ آیت ۲۰۴ ص ۲)

ترجمہ ”اور ایسا آدمی ایسا ہے کہ تم کو پسند آتی ہے اس کی بات دنیا کی زندگی میں اور اپنے دل کی بات پر گواہ بتاتا ہے اللہ کو حالانکہ وہ سخت جھگڑا لو ہے۔“

شان نزول :- امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت کلبی رحمۃ اللہ علیہ و مقاتل رحمۃ اللہ علیہ و عطا فرمایا کہ احنس بن شریف بنی زہرہ کا حلیف تھا۔ احنس اس کو اس لئے کہتے تھے کہ ”حنس“ لغت میں الگ ہو جانے کو کہتے ہیں چونکہ احنس بھی یوم بدر میں تین سوا اشخاص کو لے کر جناب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت سے ہٹ گیا تھا اس لئے کو احنس کہا گیا۔

یہ شخص بہت شیوس کلام خوبصورت بلیغ تھا اور حضور ﷺ کی خدمت میں اگر بیٹھتا تھا اور باتیں کرتا اور قسمیں کھا کھا کر کہتا کہ مجھے آپ سے بہت ہی محبت ہے۔ اور حضور ﷺ بھی اس سے ملاطفت فرماتے۔ حالانکہ وہ منافق تھا اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (مٹھی (اردو) ج ۱ ص ۲۰۹ ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۲۶۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ
مَرْضَاتِ اللَّهِ، وَاللَّهُ رَءُوفٌ
بِالْعَبَادِ“ (الخ)

” (سورۃ البقرہ آیت ۲۰۷) ”

ترجمہ: ”مرد لوگوں میں ایک شخص وہ ہے کہ بیچتا ہے اپنی جان کو اللہ کی رضا جوئی میں“ اور اللہ نہایت مہربان ہے اپنے بندوں پر۔“

شان نزول :- یہ آیت حضرت صہیب رومی ؓ کے اس واقعہ میں نازل ہوئی ہے کہ جب وہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ کے لئے روانہ ہوئے تو راستہ میں کفار قریش کی ایک جماعت نے راستہ روک لیا یہ دیکھ کر حضرت صہیب رومی اپنی سواری سے اتر کر کھڑے ہو گئے اور ان کے ترکش میں جتنے تیر تھے سب نکال لئے اور قریش کی اس جماعت سے خطاب کیا کہ: اے قبیلہ قریش! تم سب جلنٹے ہو کہ میں تیرا ندازی میں تم سب سے زیادہ ماہر ہوں۔ میرا تیر کبھی خطا نہیں کرتا، اہل اہل اب میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ تم میرے پاس اس وقت تک نہیں پہنچ سکو گے جب تک میرے ترکش میں ایک تیر بھی باقی ہے۔ اور تیروں کے بعد میں تلوار سے کام لوں گا

جب تک مجھ میں دم رہے گا۔ پھر جو تم چاہو کر لینا اور اگر تم نفع کا سودا چاہتے ہو تو میں تمہیں اپنے مال کا پتہ دیتا ہوں، جو مکہ مکرمہ میں رکھا ہے تم وہ مال لے لو اور میرا راستہ چھوڑ دو۔

اس پر قریش کی جماعت راضی ہو گئی اور حضرت صہیب رومی نے صحیح سالم آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر واقعہ سنایا تو آپ ﷺ نے دو مرتبہ یہ فرمایا:

”ربح البیع ابایحی ربح البیع ابایحی“

”تمہارا بیوپار نفع بخش رہا، تمہاری بیع نفع بخش رہی۔“

اسی واقعہ میں آیت مذکورہ کے نزول نے اس کلام کی تصدیق کر دی جو آپ کی زبان مبارک سے نکلا تھا۔ اور بعض مفسرین نے کچھ دوسرے صحابہ کرام کے ایسے ہی واقعات کو اس آیت کا شان نزول بتایا ہے۔

(معارف القرآن ج ۱ ص ۹۷ من منطری منطری (اردو) ج ۱ ص ۱۱۱ ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۷۲ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً“ (النخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۰۸ پ ۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! داخل ہو جاؤ اسلام میں پورے کے پورے۔“

شان نزول: ابن جریر نے عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ یہود میں سے جو لوگ مسلمان ہو گئے تھے ان میں سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور ثعلبہ رضی اللہ عنہ وغیرہ

نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم ہفتہ کے دن کی تعظیم کرتے تھے اور توراہ کو ہم رات میں کھڑے ہو کر پڑھا کرتے تھے اب بھی آپ ہمیں اجازت دیدیں آخر وہ بھی تو اللہ کی کتاب ہے۔

اور علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس میں یہ شامل تھا کہ یہ لوگ اونٹنی کے دودھ اور گوشت کو حرام جانتے تھے۔ تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(مطہری (اردو) ج ۱ ص ۱۱۵، مضمون کثیر ج ۱ ص ۷۲ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”زِينَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَا“ (النَّح)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۱۲ پ ۲)

ترجمہ: ”دنیا کی زندگی خوشنما کر دی گئی ان لوگوں کے لئے جنہوں
نے کفر کیا۔“ (النَّح)

شان نزول:۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت عرب کے مشرکین اور
ابو جہل وغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ (مطہری (اردو) ج ۱ ص ۲۱۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ وَلَمَّا
يَاْتِكُمْ“ (النَّح)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۱۴ پ ۲)

ترجمہ مذکور کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ تم یونہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے،“ (الخ)

شان نزول :- اس کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت جنگ احزاب کے دن نازل ہوئی۔ اور ایک قول کے مطابق جنگ احد میں نازل ہوئی۔

حضرت عطاء کہتے ہیں جب حضور ﷺ مدینہ میں ہجرت کر کے پہنچے تو آپ کے اصحاب رضاً پر بہت تنگی ہونے لگی۔ چونکہ وہ بالکل خالی تھے۔ اور مال وغیرہ مشرکین مکہ کے قبضہ میں تھا۔ اور پھر مدینہ کے یہودی بھی عداوت ظاہر کرنے لگے۔

تو پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عمری (۱) ج ۱ ص ۲۲۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۱۵)

ترجمہ مذکور ہے محمد ﷺ! آپ سے (یہ لوگ) دریافت کرتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کرس۔“ (الخ)

شان نزول :- ابن منذر نے ابی حبان رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ عمرو بن جوح نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم کس کس قسم کے مال کو کہاں کہاں خرچ

کرس۔

تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (عمری ج ۱ ص ۲۲۶ ابن کثیر ج ۱ ص ۲۷۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۱۷-۲۱۸)

ترجمہ: ”اے محمد ﷺ! آپ سے یہ لوگ ماہ حرام میں جنگ کرنے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔“ (الخ)

شان نزول :- حضور ﷺ نے اپنی ایک جماعت کافروں کے مقابلہ میں بھیجی، انہوں نے کافروں کو مارا اور مال لوٹ لائے۔ مسلمان تو جانتے تھے کہ وہ جمادی الثانی کا آخری دن ہے اور وہ رجب کا غرہ تھا جو کہ اشہر حرم میں داخل ہے۔ کافروں نے اس پر بہت طعن کیا کہ محمد ﷺ نے حرام کو بھی حلال کر دیا اور اپنے لوگوں کو ماہ حرام میں لوٹ مار کی اجازت دیدی مسلمانوں نے حاضر ہو کر آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم سے شب میں یہ کام ہوا ہے اس کا کیا حکم ہے؟ تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(ابن کثیر ص ۹۷۲ تفسیر عثمانی ص ۲۲۲ ج ۵)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”انَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۱۸)

ترجمہ: ”بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی

اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔“ (الخ)

شان نزول :- آپ ﷺ کے لشکریوں نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا ہمارے اس سفر کا ہمیں اجر ملے گا اور کیا یہ جہاد شمار ہوگا۔ ۲۸ اس وقت اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(یہ واقعہ ایک سفر سے واپسی کا ہے جو کہ آیت نمبر ۲۸ کے شان نزول کے ذیل میں گزرا ہے۔)

(مشرقی اردو ج ۱ ص ۲۲۸ میں کثیر (رد) ج ۸ ص ۲۳۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا آثَمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ، وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا“ (الخ)

(سورۃ بقرہ آیت ۲۱۹ ص ۲۳۷)

ترجمہ: ”آپ سے پوچھتے ہیں حکم شراب اور جوئے کا کہیں ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور فائدے بھی لوگوں کو ہیں اور انکا گناہ امت بڑا ہے ان کے فائدے سے۔“

شان نزول :- یہ آیات با اتفاق امت کئی ہیں۔ اور شراب کی حرمت اس کے بعد مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔ نزول آیت کے وقت اگرچہ شراب حلال تھی اور مسلمان عام طور پر پیتے تھے مگر اس وقت بھی اس آیت میں اشارہ اس طرف کر دیا گیا کہ اس کا پینا چھان نہیں ہے۔ اور بعد میں صراحتاً شراب کو شدت کے ساتھ حرام

کرنے کے لئے قرآنی احکام نازل ہو گئے۔

(معارف القرآن ج ۱ ص ۵۳۱ من نفس مانی الہامس۔ والقرطبی)

تفسیر مظہری کے مطابق یہ ہے کہ :

امام احمد رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو اس وقت مدینہ کے باشندے شراب پیتے تھے اور جو کھیتے تھے۔ ان دونوں کے بارے میں خود انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو یہ آیت نازل ہوئی۔
(مظہری (اردو ج ۱ ص ۲۳۹)

ابن کثیر کے مطابق یہ ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! شراب کے بارے میں اس سے زیادہ اور واضح حکم فرمادے تو پھر سورہ النساء کی آیت یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوٰۃ و انتم سُکْرٰی نازل ہوئی۔ تو پھر یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنائی۔ تو پھر آپ نے یہ دعا کہ اے اللہ! اور واضح کر دے۔ تو پھر سورہ مائدہ کی یہ آیت اِنَّمَا الْعَمْرُ وَالْمَيْسِرُ نَازِلٌ هُوَ۔ اور آخری الفاظ فہل انتم متتھون نازل ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اِنْتَهَيْنَا اِنْتَهَيْنَا ہم باز آگئے باز آگئے۔ (مشاہیر ابن کثیر ص ۲۳۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ، قُلِ الْعَفْوَ“ (الخ)

(سورہ البقرہ آیت ۲۱۹ پ ۲)

ترجمہ: ”اور سوال کرتے ہیں آپ سے (خدا کی راہ میں) کیا خرچ کس؟ آپ کہیں جو حاجت سے زیادہ ہو۔“

شان نزول: ابن ابی حاتم نے سعید اور عکرمہ کے طریق سے انہوں نے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جب صحابہ کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم ہوا تو چند صحابہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ خرچ سے کیا مراد ہے یعنی ہم کیا خرچ کرس؟

اور بعض نے یہ فرمایا کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ثعلبہ رضی اللہ عنہ دونوں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس چند غلام اور چند گھر کے لوگ ہیں۔ اب ہم اپنے مالوں میں سے کیا خرچ کرس۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطریح اس ۲۵۱، ابن کثیر ص ۲۷۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ“ (الخ)
(سورۃ البقرہ آیت ۲۲۰)

ترجمہ: ”اور تجھ سے پوچھتے ہیں یتیموں کا حکم“ (الخ)

شان نزول :- حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کا خلاصہ ہے کہ جب ”وَلَا تَقْرَبُوا أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ“ اور ”الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ“ نازل ہوئیں تو جس کے پاس کوئی یتیم تھا اس نے اس کے کھانے پینے اور ہر چیز کو الگ کر دیا جو کہ مشکل ہوتا تھا اس یتیم پر۔ اس کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (داعی ص ۴۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَا تَنْكُحُوا الْمُشْرِكَةَ حَتَّىٰ تُؤْمِنُ“
وَلَامَةٌ مَوْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ

أَعَجَبْتَكُمْ“ (الخ) (سورۃ البقرہ آیت ۲۲۱)۔
 ترجمہ: ”اور نکاح مت کرو مشرک عورتوں سے جب تک ایمان
 نہ لے آئیں، اور البتہ لو تھی مسلمان بہتر ہے مشرک
 عورت سے اگرچہ وہ تم کو بھلی لگے۔“

شان نزول: یہ آیت ایک خاص واقعہ میں نازل ہوئی۔

زمانہ جاہلیت میں حضرت مرثد بن ابی مرثد غنوی ؓ کے، عناق نامی ایک
 عورت سے تعلقات تھے۔ اسلام لانے کے بعد یہ مدینہ چلے آئے اور وہ عورت مکہ
 مکرمہ میں رہ گئی۔ ایک مرتبہ حضرت مرثد ؓ کسی کام سے مکہ تشریف لے گئے تو عناق
 نامی عورت نے انہیں گناہ کی دعوت دی۔ حضرت مرثد ؓ نے صاف انکار کر کے
 فرمایا کہ اسلام میرے اور تمہارے درمیان حائل ہو چکا ہے لیکن اگر تم چاہو تو میں
 آپ ؐ سے اجازت کے بعد تم سے نکاح کر سکتا ہوں۔

مدینہ طیبہ واپس تشریف لاکر حضرت مرثد ؓ نے آپ ؐ سے نکاح کی
 اجازت چاہی اور اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس میں
 مشرک عورتوں سے نکاح کی ممانعت کر دی۔

(حدیث القرآن ج ۱ ص ۲۹، مسابغ النزول للواحدی ص ۲۸، مطہری ج ۱ ص ۵۶، فخر ابن کثیر ج ۱ ص ۲۸۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ“ (الخ)
 (سورۃ البقرہ آیت ۲۲۲)

ترجمہ: ”اور لوگ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے

ہیں۔“

شان نزول: بخاری، مسلم اور ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ یہود کی یہ عادت تھی کہ جب ان میں سے کسی عورت کو ایام حیض شروع ہوتے تو وہ لوگ اس عورت کو نہ کچھ کھلاتے اور نہ اپنے گھر میں رکھتے۔ تو اس کے بارے میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہ دریافت کرنے والے ظلت و حداح

تھے۔ (عشر ج ۱ ص ۲۵۸، کنز الخیر ص ۲۸۵)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”نَسَأْتِكُمْ حُرَّتْ لَكُمْ فَاتُوا حُرَّتِكُمْ اِنِّی
شِئْتُمْ“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۲۲)

ترجمہ: ”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں پس آؤ اپنی کھیتی میں
جہاں سے چاہو۔“

شان نزول: ہجرت مدینہ سے قبل مدینہ میں اہل کتاب کے یہاں یہ رواج تھا کہ وہ اپنی عورتوں سے صحبت صرف ایک طرح یعنی سیدھا لٹا کر کرتے تھے اور اس میں عورت کے لئے پردہ بھی زیادہ ہے۔ ہجرت مدینہ کے بعد ایک ماجر صحابی کا ایک اہل کتابیہ عورت سے نکاح ہو گیا۔ اور ان ماجر صحابی نے مختلف طرق سے صحبت کی اور چونکہ مکہ میں اسی طرح رواج تھا کہ سیدھا، لٹا غرض ہر طرح سے

صحبت کرنے کا رواج تھا۔ اور ان صحابی نے بھی رواج اہل مکہ پر عمل کیا جس کو اس اہل کتابیہ نے برا سمجھ کر انکار کیا۔

اور یہ قصہ لوگوں میں مشہور ہوا اور حضور ﷺ تک یہ بات پہنچی تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

(قصہ منبری ج ۱ ص ۲۶۸، قصص ابن کثیر ج ۱ ص ۲۸۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً
لِّأَيْمَانِكُمْ“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۲۲)

ترجمہ: ”اور اللہ کو اپنی قسم کی آڑ نہ بناؤ“ (الخ)

شان نزول: علامہ بغوی نے ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن رواحہ اور ان کے بہنوئی بشیر بن نعمان انصاری کے درمیان کسی بات پر اختلاف ہوا تو اس پر عبداللہ نے یہ قسم کھائی کہ میں نہ تو بشیر سے بات کروں گا اور نہ ان کے پاس جاؤں گا۔ اور نہ ان کے مخالف کے درمیان صلح کراؤں گا اور جب کوئی ان سے اس بارے میں سوال کرنا تو وہ یہی جواب دیتے۔ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور بعض کا قول ہے کہ یہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی کہ جس وقت آپ نے قسم کھائی مطح کے بارے میں کہ ان سے میں کبھی حسن سلوک نہ کروں گا کیونکہ اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی تھی۔ یہ روایت ابن جریر نے ابن جریر سے نقل کی ہے۔ (منبری ج ۱ ص ۲۷۱-۲۷۲، ابن کثیر ج ۱ ص ۲۹۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "لِّلَّذِينَ يُؤْتُونَ مِن نِّسَائِهِمْ" (الخ)
(سورۃ البقرہ آیت ۲۲۶-۲۲۷)

ترجمہ: نذ جو لوگ قسم کھالیتے ہیں اپنی عورتوں کے پاس جانے سے۔" (الخ)

شان نزول: - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں ایلاء سال دو سال یا اس سے بھی زیادہ ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس کے لئے چار ماہ کی حد مقرر کر دی۔ (واحدی ص ۵۳)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

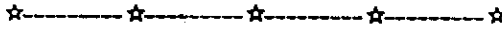
آیت: "الطَّلَاقُ مَرَّتَيْنِ فَاِمْسَاكٌ
بِمَعْرُوفٍ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۲۹-۲۳۰)

ترجمہ: نذ طلاق رجعی ہے دو بار تک اس کے بعد رکھ لینا موافق دستور کے۔" (الخ)

شان نزول: - حضرت ہشام ابن عروہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دیتا اور عدت پوری ہونے سے پہلے رجوع کر لیتا۔ اگرچہ وہ ہزار مرتبہ طلاق دے چکا ہو۔ اس طرح مرد عورتوں کو پریشان رکھتے تھے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر طلاق کا اصول بیان فرمادیا۔ (ماہی ص ۵۵)



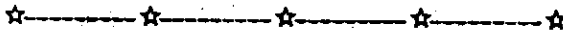
آیت: "وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا
اٰتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۲۹ و ۲۳۰)

ترجمہ: "اور جو تم انہیں دے چکے ہو اس میں سے کچھ لینا تمہارے
لئے جائز نہیں۔" (الخ)

شان نزول: - ابو داؤد نے ناخ منسوخ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت نقل کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ پہلے لوگوں کی یہ حالت تھی کہ جو مال اپنی بیوی کو
دیتے یا اسی کا ہوتا تو اس مال کو استعمال کرنا کھانا حلال سمجھتے تھے اور گناہ تصور نہیں
کرتے تھے۔ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(مطری ج ۱ ص ۵۰۲، خص ابن کثیر ج ۱ ص ۲۹۹)



آیت: "وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَّغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا
تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا
تَرَاضَوْا بَيْنَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۲۲)

ترجمہ: "اور جب طلاق دی تم نے عورتوں کو پھر پورا کر چکیں اپنی
عدت کو تو اب نہ روکو ان کو اس سے کہ نکاح کر لیں اپنے

انہی خاوندوں سے جب کہ راضی ہو جاویں آپس میں
موافق دستور کے۔“

شان نزول :- صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن
کی شادی ایک شخص کے ساتھ کر دی تھی۔ اس نے طلاق دیدی اور عدت بھی
گذر گئی۔ اس کے بعد یہ شخص اپنے فعل پر پشیمان ہوا اور چاہا کہ دوبارہ نکاح کر لیں۔
اس کی بیوی یعنی معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بہن بھی اس پر آمادہ ہو گئی۔ لیکن جب اس شخص
نے معقل سے اسکا ذکر کیا تو ان کو طلاق دینے پر غصہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے
تمہارا اعزاز کیا۔ اپنی بہن تمہارے نکاح میں دیدی تم نے اس کی یہ قدر کی کہ اس کو
طلاق دیدی اب پھر تم میرے پاس آئے ہو کہ دوبارہ نکاح کروں۔ خدا کی قسم اب
وہ تمہارے نکاح میں نہ لوٹے گی۔

اسی طرح کا ایک واقعہ جابر بن عبد اللہ کی چچا زاد بہن کا پیش آیا تھا۔ ان
واقعات پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں معقل اور جابر کے اس رویہ کو ناپسند اور
ناجائز قرار دیا گیا۔ حضرت معقل نے جب یہ آیت سنی تو انکا سارا غصہ ٹھنڈا ہو گیا،
اور خود جا کر اس شخص سے بہن کا دوبارہ نکاح کر دیا۔ اور قسم کا کفارہ ادا کیا۔ اسی
طرح حضرت جابر بن عبد اللہ نے بھی تعمیل فرمائی۔

(معارف القرآن ج ۱ ص ۵۷۷ سٹری ج ۱ ص ۵۱۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ
الْوُسْطَىٰ“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۳۸ پ ۲)

ترجمہ: ”حفاظت کرو تمام نمازوں کی اور درمیانی نماز کی“ (الخ)

شان نزول :- اس آیت کے شان نزول کے بارے میں مختلف اقوال ہیں چند اقوال شان نزول کے متعلق درج ذیل ہیں :

(۱) بعض نے کہا کہ ظہر کی نماز حضور ﷺ عین دھوپ کے وقت پڑھایا کرتے تھے اور اس وقت نماز کا پڑھنا بعض پر بہت گراں گذرتا تھا۔ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۲) اور بعض نے کہا کہ ظہر کی نماز عین دھوپ کے وقت ہوتی تھی تو اس وقت بعض لوگ آرام کرتے اور بعض تجارت میں لگے رہتے تھے۔ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۳) اور بعض نے کہا کہ یہ جنگ احزاب سے متعلق ہے۔ کہ جنگ احزاب کے دن حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے گھروں کو اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے جیسا کہ انہوں نے ہمیں صلوة وسطیٰ سے روک دیا۔ یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔

تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (شمسی ج ۲ ص ۴۴۲ ابن کثیر ج ۱ ص ۱۱۵ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا
حَسَنًا“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۴۵ پ ۲)

ترجمہ: ”وہ ہے کوئی شخص جو اللہ کو قرض دے قرض حسنہ“ (الخ)

شان نزول :- امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح بخاری میں اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت مثل الذین یُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلٍ (الخ) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے پروردگار! میری امت کو اور زیادہ دے۔ تو اس وقت اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(مطری ج ۱ ص ۵۵۶ امین کتب خانہ ص ۱۲۲ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت : «لَا آخِرَ لَهُ فِي الدِّينِ» (الخ)
(سورہ بقرہ آیت ۵۶ پ ۲)

ترجمہ : دین میں کسی طرح کا جبر نہیں (الخ)

شان نزول :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ قبیلہ سالم بن عوف کے انصاریوں میں سے حسین نامی ایک شخص مسلمان تھا لیکن اس کے دو بیٹے عیسائی تھے۔ حسین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ میرے دونوں بیٹے عیسائی ہیں کیا میں ان کو جبراً مسلمان بنا لوں۔ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس آیت کے شان نزول میں مفسرین نے مختلف واقعات ذکر کئے ہیں۔

(مطری ج ۲ ص ۲۲۲ امین کتب خانہ ص ۳۸ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت : «الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ

لَا يَتَّبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مِّنْ أَوْ لَّا أَدَّىٰ (الخ)
(سورۃ البقرہ آیت ۲۶۲ پ ۲)

ترجمہ: جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے اموال کو اللہ کی راہ میں پھر
خرچ کرنے کے بعد کسی قسم کا حسان نہیں رکھتے ہیں اور نہ
دکھ کی کوئی بات کہتے ہیں۔“ (الخ)

شان نزول :- غزوہ تبوک کی تیاری کے موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک
ہزار دینار لاکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں ڈال دیئے۔ اور پھر آپ اپنا دست مبارک اس
میں ڈالتے اور فرماتے کہ آج کے بعد عثمان جو بھی عمل کرے گا اس کو کسی عمل سے
ضرر نہیں ہوگا۔ اور آپ ان دیناروں کو الٹ پلٹ کرتے اور مسرت کا ظہار کرتے
تھے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عشری (رد) ج ۲ ص ۵۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ
مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ
الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ
وَلَسْتُمْ بِأَخْذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا
فِيهِ“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۶۷ پ ۲)

ترجمہ مذمے ایمان والو! خرچ کرو ستمی چیزیں اپنی کمائی میں سے اور اس چیز میں سے جو ہم نے پیدا کی تمہارے واسطے زمین سے اور قصد نہ کرو گندی چیز کا اس میں سے کہ اس کو خرچ کرو۔ حالانکہ تم اس کو کبھی نہ لو گے مگر یہ کہ چشم پوشی کر جاؤ۔“

شان نزول :- روح المعانی میں بحوالہ ابن عساکر نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے چالیس ہزار دینار اللہ کی راہ میں اس طرح خرچ کئے کہ دس ہزار دن میں دس ہزار رات میں دس ہزار خفیہ اور دس ہزار علانیہ۔

بعض مفسرین نے اس آیت کا شان نزول اسی واقعہ صدیق اکبر ؓ کو لکھا ہے۔ اس کے شان نزول کے متعلق اور بھی مختلف اقوال ہیں۔ (سداق القرآن ج ۱ ص ۶۲۲) اور آیت نمبر ۷۷ کا بھی یہی شان نزول ہے۔ اور بعض نے کہا کہ مذکورہ آیت کا شان نزول یہ ہے کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں بعض لوگ عشر بزیہ اور صدقہ زکوٰۃ وغیرہ میں ادنیٰ درجہ کامل دیا کرتے تھے اور کوشش کرتے تھے کہ گھنیا درجہ کا مال دے دیا جائے اور بعض لوگ خراب چیزیں لے آتے۔ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(سداق القرآن ج ۱ ص ۶۲۹، طبرسی ج ۲ ص ۶۹، ابن کثیر ج ۱ ص ۷۱۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”ان تبدوا الصدقات فنعماًھی“ (الخ)
(سورۃ بقرہ آیت ۷۱ ص ۲)

ترجمہ: ”مگر ظاہر کر کے دو خیرات تو کیا اچھی بات ہے۔“

شان نزول: - امام کلبی نے فرمایا کہ جب آیت ”وَمَا أَنْفَقْتُمْ“ نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! پوشیدہ طور پر صدقہ کرنا افضل ہے یا علانیہ طور پر؟

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (واحدی ص ۶۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ“ (الخ)

(سورہ بقرہ آیت ۱۲۹ پ ۲)

ترجمہ: ”خدا آپ پر انکا ہدایت یافتہ ہو جانا لازم نہیں بلکہ اللہ جس کو چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں۔“ (الخ)

شان نزول: - نسائی، طبرانی، بزار اور حاکم وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ لوگ اپنے رشتہ دار مشرکوں کو کچھ دینا پسند نہیں کرتے تھے۔ تو یہ بات جب آپ ﷺ سے دریافت کی گئی تو آپ ﷺ نے رشتہ دار مشرکوں کو دینے کی اجازت دیدی۔

اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ (مطریح ص ۲۵، ابن کثیر ص ۲۰ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”الَّذِينَ يَنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ“

(سورۃ البقرہ آیت ۲۷۷-۲۷۸)

ترجمہ: ”جو لوگ راہِ خدا میں اپنا مال دن رات پوشیدہ اور ظاہری طور پر خرچ کرتے ہیں۔“

شانِ نزول :- اس آیت کے شانِ نزول میں مختلف اقوال ہیں۔ یہاں صرف دو اقوال قابلِ ذکر ہیں۔

(۱) ایک قول کے مطابق یہ آیت حضرت علیؑ کے حق میں نازل ہوئی کہ ان کے پاس چار درہم تھے۔ آپ نے ایک درہم دن میں ایک رات میں ایک خفیہ اور ایک علانیہ طور پر خرچ کیا تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔

(۲) ایک قول کے مطابق یہ آیت حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کے بارے میں نازل ہوئی کہ آپ نے بہت سارے دینار اصحابِ صفہ کو بھیجے تھے اور حضرت علیؑ نے ایک درمیانی رات میں ایک دستِ چھوارے بھیجے تھے تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (تلمیذین ص ۸۰ ابنِ جریر ص ۲۲۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ“
(النخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۷۷-۲۷۸)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے اور چھوڑ دو جو کچھ باقی رہ گیا سو اگر تم کو یقین ہے اللہ کے فرمان کا۔“

شان نزول :- سود کی حرمت نازل ہونے سے پہلے عام عرب میں سود کا رواج پھیلا ہوا تھا۔ آیات مذکورہ سے پہلی آیتوں میں اس کی ممانعت آئی تو حسب عادت تمام مسلمانوں نے سود کے معاملات ترک کر دیئے۔ لیکن کچھ لوگوں کے مطالبات سود کی بقایا رقبوں کے دوسرے لوگوں پر تھے۔

اسی میں یہ واقعہ پیش آیا کہ بنو ثقیف اور بنو مخزوم کے آپس میں سودی معاملات کا سلسلہ تھا۔ اور بنو ثقیف کے لوگوں کا کچھ سودی مطالبہ مخزوم کی طرف تھا۔ بنو مخزوم مسلمان ہو گئے تو اسلام لانے کے بعد انہوں نے سود کی رقم واکر ناجائز نہیں سمجھا۔ ادھر بنو ثقیف کے لوگوں نے مطالبہ شروع کیا کیونکہ یہ لوگ مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ مگر مسلمانوں سے مصالحت کر لی تھی۔ بنو مخزوم کے لوگوں نے کہا کہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد ہم اسلانی کمان کو سود کی ادائیگی میں خرچ نہ کریں گے۔

یہ جھگڑا مکہ مکرمہ میں پیش آیا اس وقت مکہ فتح ہو چکا تھا اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مکہ کے امیر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور دوسری روایت میں عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے اس جھگڑے کا قضیہ آپ ﷺ کی خدمت میں بغرض دریافت حکم لکھا بھیجا۔ اس پر قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی۔ خلاصہ جس کا یہ ہے کہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد سود کے تمام سابقہ معاملات ختم کر دیئے جائیں پچھلا سود بھی وصول نہ کیا جائے۔ صرف اس المال (یعنی اصل مال) وصول کیا جائے۔

اس پر یہ دو آیات نازل ہوئی۔

(معارف القرآن ج ۱ ص ۶۵۴ مفسر ج ۲ ص ۱۰۵ ابن کثیر ج ۱ ص ۲۶ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۸۰ پ ۲)

ترجمہ: ”اور اگر تنگ دست ہے تو مہلت دینی چاہئے کشائش ہونے تک“ (الخ)

شان نزول :- امام کلیبی نے بیان کیا ہے کہ بنو عمرو بن عمیر نے بنی مغیرہ سے کہا کہ ہمارا اس المال دے دو اور ہم سود معاف کر دیتے ہیں تو بنی مغیرہ نے کہا کہ ہم ابھی تنگ دست ہیں ہمیں مہلت دے دو پھل آنے تک۔ بنو عمرو نے مہلت دینے سے انکار کر دیا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (واحدی ص ۶۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَآتَقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَىٰ اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۸۱ پ ۲)

ترجمہ: ”اور ڈرتے رہو اس دن سے جس دن لوٹائے جاؤ گے اللہ کی طرف پھر پورا دیا جائے ہر شخص کو جو کچھ اس نے کمایا۔ اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔“

شان نزول: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ آیت نزول کے اعتبار سے آخری آیت ہے اس کے بعد کوئی آیت نازل نہیں ہوئی۔ اس کے اکتیس دن بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔ اور بعض روایات میں صرف نو دن بعد وفات مذکور ہے۔ (سارف القرآن ج ۱ ص ۶۵۸)

مظہری کے مطابق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ یہ آیت نزول کے اعتبار سے سورہ بقرہ کی آخری آیت ہے۔
تفسیر مظہری میں اکیس دن کی روایت ہے اور ایک روایت کے مطابق سات رات حیات طیبہ حاصل ہوئی اور وفات مبارک بروز پیر بعد زوال ۱۱ھ میں ہوئی۔ (مضامین ج ۲ ص ۱۱۰، تفسیر ج ۱ ص ۲۸۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "أَمِنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ
وَالْمُؤْمِنُونَ" (النخ)
(سورۃ بقرہ آیت ۸۵ ص ۲)

ترجمہ: رسول اور مومن ان پر ایمان رکھتے ہیں جو آیات رسول کے رب کی طرف سے اتاری گئی ہیں۔ (النخ)

شان نزول: بخاری مسلم اور امام احمد رضی اللہ عنہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اور مسلم وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت:

"وَأَنْ تَبْذُؤْا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تَخْفَوْهُ يَحْسِبْكُمْ بِهِنَّ اللَّهُ" نازل ہوئی تو

صحابہ پر یہ آیت بہت شاق گذری اور حضور ﷺ سے عرض کیا کہ نماز 'روزہ' جماد' خیرات وغیرہ کا ہم کو حکم ہوا تو اس کی ہم میں طاقت تھی لیکن اس کی ہم میں طاقت نہیں کیونکہ ہم نفسانی اور قلبی خطرات پر کس طرح قابو پائیں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ "سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا" جیسا کہ گذشتہ اہل کتاب نے کہا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کہو بلکہ یوں کہو کہ:

سَمِعْنَا وَاطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ

حسب الحکم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ آیت پڑھتے رہے اور جب زبانوں پر خوب

رواں ہو گئی تو پھر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (عشر، ج ۲، ص ۱۵۶، ابن کثیر، ص ۶۶، ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

سورہ ال عمران

آیت: "إِلَهٌ مِّثْلُ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ" (الخ)

(سورہ آل عمران آیت ۲)

ترجمہ: "خدا مِثْلُ اللہ کے نہیں ہے اس کے سوا کوئی معبود ہی زندہ اور قائم رہنے والا ہے۔" (الخ)

شان نزول :- ابن ابی حاتم نے بروایت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ بیان کیا ہے کہ کچھ عیسائی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ سے مناظرہ کریں تو اس پر اللہ نے اس سورہ کی تقریباً اسی آیات نازل فرمائیں۔ مناظرے کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

نجران کا ایک وفد آپ ﷺ کے پاس آیا جن کی تعداد ساٹھ تھی۔ اور اس پوری جماعت کے چودہ سردار تھے اور ان میں بھی تین لیڈر تھے۔ اس میں پدری اور مذہبی عالم بھی شامل تھے۔ یہ لوگ منقش کپڑے کے چوٹے اور خوبصورت مردانہ چادروس اوڑھے ہوئے تھے اور بہت بھلے معلوم ہوتے تھے۔

بعد نماز عصر مسجد میں داخل ہوئے اور پھر انہوں نے بھی نماز ادا کی اور اس کے بعد آپ ﷺ سے گفتگو شروع ہوئی اور آپ ﷺ نے اسلام کی دعوت دی۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم آپ ﷺ سے کمال اسلام لاپچھے ہیں تو اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ غلط کہتے ہو۔ تم کو اسلام سے روکنے والی چیزیں یہ ہیں۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کو اللہ کا بیٹا قرار دینا۔ صلیب کی پرستش کرنا، خنزیر کے گوشت کو حلال سمجھنا تو پھر وہ کہنے لگے کہ یہ بتاؤ کہ اگر عیسیٰ خدا کے بیٹے نہیں تو ان کا باپ کون ہے؟

حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم ناواقف ہو کہ ہمارا رب زندہ ہے جس کو موت نہیں اور عیسیٰ ﷺ کو موت آئے گی اور ہمارا رب ہر چیز پر قادر ہے، مگر ان کل رازق کل عالم کائنات ہے۔ ہمارا رب نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے تو کیا تم یہ اوصاف حضرت عیسیٰ ﷺ کے بارے میں مانتے ہو۔ وفد نے کہا کہ نہیں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ عام بچوں کی طرح ماں کے پیٹ میں رہے اور ان کو غذا بھی دی گئی اور وہ کھاتے پیتے بھی تھے اور پانچ دنہ پیشاب بھی کرتے تھے۔ تو کیا اس کا انکار کرتے ہو؟ وفد نے کہا نہیں بلکہ ہم اس کو مانتے ہیں۔

پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ ﷺ خدا کے بیٹے کیسے ہوئے؟ اس کے بعد اہل وفد خاموش ہو گئے تو اللہ نے اس سورہ کی آیتیں نازل فرمائیں۔

(طہ ص ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳،

آیت: "قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا سَوَابٌ مِّمَّا سَوَّوْنَا لَهُمْ وَأَسْفَلُ مَا فِي جَهَنَّمَ لَئِنْ رَأَوْا مَاءً سَاكِبًا فَسَخَّرُوهُ نَارًا يَحْمُونَ" (سورہ بقرہ آیت ۲۴)

وَتُحْشَرُونَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ (الخ)

(سورہ بقرہ آیت ۲۴)

ترجمہ: "مذکورہ کافروں سے یعنی ان یہودیوں سے کہہ دو کہ عنقریب تم مغلوب ہو گے۔" (الخ)

شان نزول :- کئی نے بروایت ابوصالح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ جب بدر کے دن مشرکین کو شکست ہوئی تو مدینہ کے یہودیوں نے کہا خدا کی قسم یہ تو وہی نبی ہیں جن کی بشارت موسیٰ نے دی تھی۔ چنانچہ یہودیوں نے ان کی اتباع کا ارادہ کر لیا۔ مگر پھر بعض لوگوں نے کہا ابھی جلدی نہ کرو اور ایک واقعہ اور دیکھ لو اس کے بعد جب احد کی لڑائی ہوئی تو صحابہ کو جنگ میں شکست ہوئی تو یہودی شک میں پڑ گئے اور مسلمان نہ ہوئے۔ اور ان یہودیوں سے مسلمانوں کا ایک مدت مقررہ کے لئے معاہدہ تھا انہوں نے وہ بھی ختم کر دیا۔ اور پھر کعب بن اشرف ساٹھ سواروں کو لیکر مکہ مکرمہ پہنچا اور اہل مکہ کو چڑھائی کرنے کے لئے ترغیب دی اور سب باتفاق رائے آپ سے لڑنے کے لئے تیار ہو گئے اس پر اللہ نے یہ آیت نازل

کی۔ (مشتری (رد) ج ۲ ص ۱۸۷، ابن کثیر (رد) ج ۱ ص ۲۲۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ

وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ، لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (الرح)

(سورہ آل عمران آیت ۱۸ پ ۲)

ترجمہ: خداوند نے گواہی دی کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی، وہی حاکم انصاف والا ہے کسی کی بندگی نہیں، سوائے اس کے زبردست اور حکمت والا ہے۔“

شان نزول: امام تفسیر علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل لیا ہے کہ یہود کے دو بڑے عالم، ملک شام سے مدینہ طیبہ میں وارد ہوئے۔ مدینہ کی بستی کو دیکھ کر آپس میں مذکرہ کرنے لگے کہ یہ بستی تو اس طرح کی ہے جس کے لئے توراہ میں پیشگوئی آئی ہے کہ اس میں نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم قیام پذیر ہوں گے۔ اس کے بعد ان کو اطلاع ملی کہ یہاں کوئی بزرگ ہیں جن کو لوگ نبی کہتے ہیں۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر پڑتے ہی وہ تمام صفات سامنے آئیں جو توراہ میں آپ کے لئے بتلائی گئی تھیں۔

حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ پھر عرض کیا کہ آپ احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں، میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں میں احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ پھر عرض کیا کہ ہم آپ سے ایک سوال کرتے ہیں۔ اگر آپ اس کا صحیح جواب دیں تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دریافت کرو۔

انہوں نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سب سے بڑی شہادت کونسی ہے؟ اس سوال کے جواب میں یہ آیت شہادت نازل ہوئی۔

آپ ﷺ نے ان کو پڑھ کر سادی۔ یہ دونوں اسی وقت مسلمان ہو گئے۔

(ساری القرآن ج ۲ ص ۲۵۲ مطبوعہ (اردو) سن ۲۰۰۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا
مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ“
(الخ)

(سورہ آل عمران آیت ۱۹ پ ۲)

ترجمہ: ”اور مخالف نہیں ہوئے اہل کتاب مگر جب ان کو معلوم
ہو چکا آپس کی ضد اور حسد۔“

شان نزول :- ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن جعفر رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے
کہ اس آیت کا نزول نجران کے عیسائیوں کے متعلق ہوا تھا۔ یعنی جن کو انجیل دی
انہوں نے حضرت عیسیٰ کے معاملہ میں اختلاف نہیں کیا۔ حتیٰ کہ یہودیوں کے مقابلہ
میں حضرت عیسیٰ رحمہ اللہ کو خدا کا بیٹا کہا۔

باوجود اس کے کہ اللہ ایک ہے وہ کسی کا باپ نہیں اور حضرت عیسیٰ رحمہ اللہ
اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ محض یہودیوں کے عناد اور انکار کی وجہ سے اختلاف
کیا۔

دوسری طرف یہودیوں نے حضرت عیسیٰ رحمہ اللہ کی نبوت کا انکار کیا اور
آپ کی والدہ پر تہمت لگائی، باوجود یہ کہ ان کو حقیقت معلوم تھی اور اس کا بھی علم
تھا کہ عیسیٰ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اسی عناد اور محض انکار کی وجہ سے حضرت

عیسیٰ کو ابن اللہ کہنا شروع کر دیا۔ عیسائیوں نے یہود کے انکار کی بناء پر ابن اللہ کہنا شروع کیا حالانکہ ان کو مظلوم تھا کہ یہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (عمری ج ۲ ص ۲۰۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”الْم تَرَّ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ“ (الخ)
(سورہ آل عمران آیت ۲۲ پ ۲)

ترجمہ: ”کیا نہ دیکھا تو نے ان لوگوں کو جن کو کچھ ملا ایک حصہ کتاب کا“، (الخ)

شان نزول:۔ زمانہ جاہلیت میں اہل کتاب (یہودی و نصاریٰ) کے یہاں اس بات پر تعامل تھا کہ اگر ان کے ہاں کوئی زنا کاری میں مبتلا ہوتا تھا تو اولاً زانی کو دیکھتے تھے کہ یہ آدمی کیسا ہے۔

یعنی اگر زانی یا زانیہ عالی مرتبہ اور دولت مند ہوتا تو اس کی سزا معاف کر دیتے اور سنگسار نہ کرتے۔ اور اگر وہ زانی یا زانیہ کچھ کم تر اور غریب ہوتے تو ان پر اپنی شریعت کے مطابق سزا جاری کرتے تھے۔ اسی طرح کا معاملہ ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اور حضور ﷺ نے سنگسار کا حکم دے دیا۔ لیکن چونکہ صاحب معاملہ اہل کتاب کو آپ ﷺ سے تخفیف سزا کی امید تھی۔

اور آپ کا فیصلہ ان کی امید کے خلاف ہوا تو انہوں نے انکار کیا اس پر آپ نے توراہ منگوائی اور ان کے ایک بڑے عالم کو بلوایا اور اس حصہ کو پڑھنے کے لئے کہا جس میں رجم کا حکم تھا۔ لیکن جب وہ رجم والی آیت آئی تو انہوں نے اس کو

ہاتھ سے چھپایا اور دو سہری آیت پڑھی۔ لیکن ایک صحابی نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ یہ چھپا رہے ہیں اور ان صحابی نے از خود وہ آیت رجم حضور ﷺ کو اور یہودیوں کو پڑھ کر سنائی جس میں رجم کا حکم تھا پھر آپ ﷺ نے رجم کا حکم صادر فرمادیا۔ وہ یہودی عالمہا بن صوریہ تھا اور وہ صحابی جنہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا تھا وہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔ (المسئری (رد المحتار) ج ۲ ص ۲۰۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "قُلِ اللَّهُمَّ مَلِكُ الْمَلِكِ تُؤْتِي الْمَلِكَ مِنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمَلِكَ مِنْ تَشَاءُ، وَتُعْزِزُ مَنْ تَشَاءُ وَتُذَلِّمُ مَنْ تَشَاءُ، بِيَدِكَ الْخَيْرُ، إِنَّكَ عَلِيُّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ"

(سورہ ہال عمران آیت ۲۶ پ ۲)

ترجمہ: "اے آپ کہیں کہ یا اللہ! آپ مالک ہیں سلطنت کے جس کو چاہیں سلطنت دیں اور جس سے چاہیں سلطنت چھین لیں اور جس کو چاہیں عزت دیں اور جس کو چاہیں ذلیل کر دیں (اے اللہ!) تیرے ہاتھ میں سب خوبی ہے بیشک تو ہر شے پر قادر ہے۔"

شان نزول :- بدر واحد میں مشرکین مکہ کی مسلسل شکست اور مسلمانوں کے خلاف ہر جدوجہد میں ناکامی کے ساتھ مسلمانوں کی مسلسل ترقی اور اسلام کی روز افزوں اشاعت نے قریش مکہ اور تمام غیر مسلموں میں ایک بوکھلاہٹ پیدا کر دی تھی

جس سے وہاں مناسب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو رہے تھے۔ جس کا نتیجہ ایک عام سازش کی صورت میں یہ ظاہر ہوا کہ مشرکین عرب اور یہود و نصاریٰ سب کا ایک متحدہ محاذ مسلمانوں کے خلاف بن گیا۔ اور سب نے مل کر مدینہ پر یکبارگی حملہ اور فیصلہ کن جنگ کی ٹھان لی۔ اور ان کا بے پناہ لشکر اسلام اور مسلمانوں کو دنیا سے مٹانے کا عزم لے کر مدینہ پر چڑھ آیا۔ جس کا نام قرآن میں غزوہ احزاب اور تاریخ میں غزوہ خندق ہے۔

کیونکہ اس میں آپ ﷺ نے صحابہ کے مشورہ سے یہ طے فرمایا کہ غنیم کے راستے میں مدینہ سے باہر خندق کھودی جائے۔ بیہقی اور ابو نعیم و ابن خزیمہ کی روایت میں ہے کہ خندق کھودنے کا کام مجاہدین اسلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سپرد ہوا۔ چالیس چالیس ہاتھ لمبی خندق دس دس آدمیوں کے سپرد تھی۔ یہ خندق کئی میل لمبی اور خاص طور پر گہری اور چوڑی تھی جس کو نعیم عبور نہ کر سکے۔

کھدائی کی تکمیل جلد کرنا تھی اس لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم محنت سے مشغول تھے حتیٰ کہ ضروریات انسانی کے لئے وقت نکالنا مشکل تھا۔ مسلسل بھوکے رہ کر یہ کام انجام دیا جا رہا تھا۔ مگر یہاں پر ایمانی طاقت کام کر رہی تھی جس نے باآسانی تکمیل کرادی۔ خود سید الانبیاء ﷺ بھی اس کام میں ایک فرد کی حیثیت سے شریک تھے۔ اچانک اس کھدائی کے دوران ایک چٹان آگئی۔ اور قوت و ہمت کے باوجود یہ چٹان کام میں حائل ہو گئی اور صحابہ کرام اس کو توڑنے سے عاجز ہو گئے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا گیا کہ آپ کا کیا حکم ہے۔

آپ ﷺ جو ایک دوسری جگہ کام میں مصروف تھے اسی وقت تشریف لے آئے، آپ ﷺ نے کدال لے کر اپنے دست مبارک سے ضرب لگائی تو اس چٹان کے ٹکڑے ہو گئے اور ایک روشنی ظاہر ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس روشنی

میں مجھے حیرہ ملک فارس کے محلات اور عمارتیں دکھائی گئیں۔ دوسری ضرب لگائی تو پھر روشنی ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس روشنی میں رومیوں کے سرخ محلات دکھلائے گئے۔

پھر تیسری ضرب لگائی تو پھر روشنی ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس روشنی میں مجھے صنعاء و یمن کے محلات دکھلائے گئے۔ اور فرمایا کہ میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ مجھے جبرئیل نے خبر دی ہے کہ میری امت ان تمام ممالک پر غالب آئے گی۔

مناقین مدینہ نے جب یہ سنا تو ان کو استہزاء و تسخر کا موقع ہاتھ آگیا، انہوں نے مسلمانوں کا مذاق اڑایا کہ دیکھو ان لوگوں کو جو اپنے حریف و مقابل کے خوف سے خندق کو ہونے میں اس طرح مشغول ہیں کہ ان کو اپنی ضروریات کا بھی ہوش نہیں۔ اپنی جانوں کی حفاظت ان کو مشکل ہو رہی ہے۔ سلک فارس، روم اور یمن کی فتوحات کے خواب دیکھ رہے ہیں۔

حق تعالیٰ نے ان بے خبر ظالموں کے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی۔ (سورۃ القرآن ج ۲ ص ۲۲ مطہری (ردو) ج ۲ ص ۲۰۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "لَا يَتَّخِذُ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ

دُونِ الْمُؤْمِنِينَ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۲۸ پ ۲)

ترجمہ: "نہ بنائیں مومن دوست کافروں کو اہل ایمان کو چھوڑ کر" (الخ)

شان نزول :- ابن جریر نے سعید اور عکرمہ کی روایت سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ حجاج بن عمرو جو کہ عمرو بن اشرف کا حلیف تھا اور ابن ابی الحقیق اور قیس بن زید تینوں نے انصار کے چند آدمیوں سے اندرونی دوستی لگائی تاکہ ان کو دین سے ہٹائیں۔

رفاعہ بن منذر، عبد اللہ بن جبیر اور سعید بن خبیثہ نے انصار سے کہا کہ آپ لوگ ان یہودیوں سے بچتے رہیں کہیں وہ آپ کو دین سے نہ ہٹادیں۔ تو انصار نے اندرونی دوستی ترک کرنے سے انکار کیا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(ظہری (اردو) ج ۲ ص ۲۱۲ میں کثیر (اردو) ج ۱ ص ۵۲ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

**آیت : "قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ
فَاتَّبِعُونِي" (الح)**

(سورہ آل عمران آیت ۳۲ پ ۲)

ترجمہ :- "آپ کہیں کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو پس میری اتباع کرو۔" (الح)

شان نزول :- ابن جریر اور ابن منذر نے حسن بھری رضی اللہ عنہ کی مرسل روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کچھ لوگوں نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! خدا کی قسم ہم اپنے رب سے محبت رکھتے ہیں۔ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(ظہری (اردو) ج ۲ ص ۲۱۸ میں کثیر (اردو) ص ۵۲ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: (۱) ”ذَلِكُمْ نَقَلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْآيَاتِ“ (الخ)
 (۲) ”أَنَّ مَثَلِ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ
 آدَمَ“ (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۵۸، ۵۹، ۶۰)

ترجمہ: ”(۱) جو جو ہم تم کو پڑھ کر سنا رہے ہیں یہ معجزات میں سے
 ہیں۔

(۲) بیشک اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی عجیب حالت آدم کی
 عجیب حالت کی طرح ہے“ (الخ)

شان نزول: سہن ابی حاتم نے حسن بصری رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ نبیان
 کے دراب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سوال کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا باپ
 کون تھا؟ آپ نے عادت شریفہ کے مطابق اللہ کے حکم سے قبل کوئی جواب نہ دیا۔
 حتیٰ کہ یہ دونوں آیات ۵۸، ۵۹ نازل ہوئیں اور وہ دونوں راہب لاجواب ہو گئے۔

(مشرقی (رد) ج ۲ ص ۲۵۲ ابن کثیر (رد) ج ۱ ص ۶۶۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنْ
 الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَابْنَاءَكُمْ
 وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا
 وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَى
 الْكَاذِبِينَ“ (الخ) (سورۃ آل عمران آیت ۶۱، ۶۲)

ترجمہ: ”پھر جو کوئی تم سے جھگڑا کرے اس قصہ میں اس کے بعد کہ
 آپکی ہے تمہارے پاس سچی خبر تو کہہ دو کہ آؤ بلائیں ہم اپنے
 بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں
 اور اپنی جان اور تمہاری جان، پھر اللہ کا جس سب اور لعنت
 کہ جس اللہ کی ان پر جو کہ جھوٹے ہیں۔“

شان نزول: اس آیت کا پس منظر یہ ہے کہ آپ ﷺ نے نجران کے
 نصاریٰ کی جانب ایک فرمان بھیجا جس میں تین چیزیں ترتیب وار ذکر کی گئی تھیں۔
 (۱) اسلام قبول کرو۔ (۲) یا جزیہ ادا کرو۔ (۳) یا جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔
 نصاریٰ نے آپس میں مشورہ کر کے شرحیل، عبداللہ بن شرحیل اور جبار بن فیض کو
 آپ ﷺ کے پاس بھیجا۔ ان لوگوں نے اگر مذہبی امور پر بات چیت شروع کی۔ یہاں
 تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت ثابت کرنے میں ان لوگوں نے انتہائی بحث و
 تکرار سے کام لیا۔

اتنے میں یہ آیت مہلہ نازل ہوئی اس پر آپ ﷺ نے نصاریٰ کو مہلہ
 کی دعوت دیدی اور خود بھی حضرت فاطمہ، حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت
 حسین کو ساتھ لیکر تشریف لے آئے۔ شرحیل نے یہ دیکھ کر اپنے ساتھیوں سے کہا کہ
 یہ اللہ کا نبی ہے اور نبی سے مہلہ کرنے میں یقینی ہلاکت ہے اس لئے میری رائے میں
 نجات اور عافیت دو سرے راستہ میں ہے۔ اور میرے نزدیک بہتر صورت نبی کی
 رائے کے موافق صلح کی جائے۔

چنانچہ اسی پر سب کا اتفاق ہوا اور آپ ﷺ نے ان پر جزیہ مقرر کر کے صلح

کردی جس کو انہوں نے بھی منظور کر لیا۔ (یہ آیت، آیت مہبلہ کہلاتی ہے۔)

(سارف القرآن ج ۲ ص ۸۵، طبع شمسی (اردو) ج ۲ ص ۲۵۳، ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۶۷۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى
كَلِمَةٍ“ (النخ)

(۲۷۱، ۲۷۲ آیت ۲)

ترجمہ: ”آپ کہیں کہ اے اہل کتاب آئیے بات کی طرف
آجاؤ“ (النخ)

شان نزول :- مفسرین نے لکھا ہے کہ نجران کا ایک وفد مدینہ میں آیا اور
اس کی ملاقات یہودیوں سے ہوئی۔ ان دونوں کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق
ایک مناظرہ ہوا۔ عیسائی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نصرانی ثابت کرتے اور یہودی
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہودی قرار دیتے اور ثابت کرتے اور اپنے مذہب کو ان کے
مذہب کے قریب قرار دیتے۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ ”دونوں گروہوں سے
حضرت ابراہیم اور ان کے دین کا کوئی تعلق نہیں۔“ ابراہیم علیہ السلام تو ہر طرف سے
کٹ کر اللہ ہی کے ہو گئے تھے اور اللہ کے فرمانبردار تھے، میں ان کے دین کا پیرو کار
ہوں۔ لہذا تم سب ابراہیم علیہ السلام کے دین یعنی اسلام کا اتباع کرو۔ تو یہودی بولے
آپ تو یہ چاہتے ہیں جیسے عیسائیوں نے عیسیٰ کو رب بنا لیا اسی طرح ہم بھی آپ کو
رب بنا لیں۔ عیسائی یہ کہنے لگے آپ یہ چاہتے ہیں جیسے یہودیوں نے جو بات عزیر
کے بارے میں کہی تھی وہی ہم آپ کے متعلق کہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
نازل کی۔ (شمسی (اردو) ج ۲ ص ۲۵۸، ابن کثیر (اردو) ج ۲ ص ۶۷۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ” يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي
إِبْرَاهِيمَ“ (الخ)

(سورہ آل عمران آیت ۶۵-۶۴)

ترجمہ: ”اے اہل کتاب! تم ابراہیمؑ کے بارے میں باہم کیوں
جھگڑتے ہو۔“

شان نزول: - ابن اسحاق نے اپنی مکرر سند سے حضرت ابن عباسؓ کا
قول نقل کیا ہے کہ نجران کے عیسائی اور یہودی علماء آپ ﷺ کی خدمت میں جمع
ہوئے۔ یہودیوں نے کہا کہ ابراہیم تو یہودی ہی تھے اور عیسائیوں نے کہا کہ ابراہیم
تو عیسائی تھے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

(عظری (اردو) ج ۲ ص ۲۳۳ میں لکھے (اردو) ج ۱ ص ۴۲۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”انَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ
اتَّبَعُوهُ“ (الخ)

(سورہ آل عمران آیت ۶۸-۶۷)

ترجمہ: ”خوب لوگوں سے زیادہ ابراہیمؑ سے نزدیک تو وہ لوگ
ہیں جنہوں نے اٹا کھانا مانا۔“ (الخ)

شان نزول :- اس آیت کا شان نزول واقعہ ہجرت حبشہ ہے (مختصر عرض ہے)۔

صحابہ رسول ﷺ نے پریشان ہو کر مشرکین مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا اور شاہ حبشہ کے پاس پہنچے، لیکن مشرکین مکہ نے وہاں بھی صحابہ کو تنگ کرنے کی سازش کی۔ مگر اللہ نے شاہ حبشہ کے دل کو نرم کر دیا اور حضرت جعفرؓ کی تقریر نے اثر دکھایا جس کی بناء پر شاہ حبشہ نے اصحاب رسولؐ کی خوب ممان نوازی کی اور عزت و امن و امان سے رہنے کی اجازت دیدی۔ اور مشرکین مکہ وہاں سے خائب و خاسر لوٹے۔ اسی روز مکہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(تفسیر کے لئے ملاحظہ فرمائیں طبری ج ۲ ص ۶۵ تا ۶۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَدَّتْ طَائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يُضِلُّوكُمْ“ (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۶۹ پ ۲)

ترجمہ ”اہل کتاب میں سے ایک جماعت چاہتی ہے کہ تمہیں گمراہ کر دیں۔“ (الخ)

شان نزول :- حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت حذیفہ بن یمانؓ اور حضرت عمار بن یاسرؓ کو یہودیوں نے اپنے مذہب کی دعوت دی۔ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری (رد المحتار) ص ۲۶۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَلْبَسُونَ الْحَقَّ
بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ“ (النح)

(سورہ آل عمران آیت ۷۵ پ ۲)

ترجمہ: ”اے اہل کتاب! تم کیوں حق کو باطل کے ساتھ مخلوط کرتے ہو اور حق کو چھپاتے ہو۔“

شان نزول :- محمد بن اسحاق نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ (مشرکین نے) عبد اللہ بن حنیف اور عدی بن زید وغیرہ نے باہم مشورہ کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ اتارا گیا ہے اس کو ہم اول نماز مان لیں اور آخر نماز اس کا انکار کریں۔ اس تدبیر سے مسلمانوں کو شبہ پڑ جائے گا اور شاید وہ اپنے مذہب سے لوٹ جائیں۔ انہی کے بارے میں یہ آیت اِنَّ اللّٰهَ وَاَسْعَ عَلِيمٌ تک نازل ہوئی۔ (طبری ج ۲ ص ۲۶۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِنْ تَأْمَنَهُ بِقِنطَارٍ
يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ“ (النح)

(سورہ آل عمران آیت ۷۵ پ ۲)

ترجمہ: ”اور بعض اہل کتاب ایسے ہیں کہ اگر تو انہیں خزانہ کا امیر بنا دے تو بھی وہ تجھے واپس کر دیں۔“ (النح)

شان نزول :- بنو بنی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے

حضرت عبداللہ بن سلام کے پاس بارہ سو (۱۲۰۰) وقیعہ امانت رکھے اور پھر انہوں نے وہ امانت پوری پوری ادا کر دی۔ (گویا یہ آیت حضرت عبداللہ بن سلام کی توصیف میں نازل ہوئی۔)

(مطری (اردو) ج ۲ ص ۲۷۲ میں کثیر (اردو) ج ۱ ص ۳۷۵ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ
ثَمَنًا قَلِيلًا“ (الخ)

(سورہ آل عمران آیت پ ۲)

ترجمہ: ”بیک وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو اور اپنے ایمان کو تھوڑی تھوڑی قیمت پر بیچ دیتے ہیں۔“ (الخ)

شان نزول:۔ صحیحین میں حضرت عبداللہ کی روایت منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کا مال چھوٹی قسم سے حاصل کرے تو اس کی پیشی اللہ کے سامنے ایسی حالت میں ہوگی کہ اللہ اس پر غصبتاک ہو گا۔ اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(مطری (اردو) ج ۲ ص ۲۷۲ میں کثیر (اردو) ج ۱ ص ۳۷۵ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُوتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ
وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ، ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ

كُونُوا عِبَادًا لِّىْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ
 كُونُوا رَبَّانِيْنَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبِ
 وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ

(سورہ بقرہ آیت ۱۷۶-۱۷۷)

ترجمہ: ”وہی بشر کا کام نہیں کہ اللہ اس کو کتاب اور حکمت اور پیغمبری دے، پھر وہ کے لوگوں کو کہ تم میرے بندے ہو جاؤ اللہ کو چھوڑ کر، لیکن یوں کہ تم اللہ والے ہو جاؤ جیسے کہ تم سکھاتے تھے کتاب اور جیسے کہ تم خود بھی پڑھتے تھے اے۔“

شان نزول: - وفدِ نجران کی موجودگی میں یہود و نصاریٰ میں سے بعض نے کہا کہ اے محمد ﷺ! کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ہم تمہاری اسی طرح پرستش کرس جیسے نصاریٰ عیسیٰ بن مریم کو پوجتے تھے؟
 آپ ﷺ نے فرمایا کہ معاذ اللہ! ہم غیر اللہ کی بندگی کرس یا دوسروں کو اس کی دعوت دس۔ حق تعالیٰ نے ہم کو اس کام کے لئے نہیں بھیجا۔
 اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(معارف القرآن ج ۲ ص ۹۶ مطبوعہ دارالحدیث، ج ۸ ص ۲۷۸، تفسیر (رد) ج ۱ ص ۷۶ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اَفَغَيِّرُ دِيْنَ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ“ (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۳۸۲-۳)

ترجمہ: ”وہ آپ کوئی اور دین ڈھونڈتے ہیں دین اللہ کے
سوا۔“ (الخ)

شان نزول :- حضرت امین عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اہل کتاب کے دو فرقے
ہاہم جھگڑالے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ اور ہر فریق کا یہ دعویٰ تھا کہ وہ دین
ابراہیمی کے زیادہ قریب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں فریق دین ابراہیمی
سے دور ہو اس پر ان کو غصہ آیا اور کہنے لگے کہ ہم آپ کے فیصلے اور آپ کے
دین کو قبول نہیں کرتے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی۔ (واحدی س ۸۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ
إِيمَانِهِمْ“ (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۸۱-۲)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کیسے ہدایت دے ان لوگوں کو جو ایمان لانے
کے بعد انکار کریں۔“ (الخ)

شان نزول :- ابن حبان اور حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ
ایک انصاری مسلمان ہونے کے کچھ مدت بعد مرتد ہو گیا۔ لیکن پھر اسے پشیمانی ہوئی
اور اس نے اپنے خاندان والوں کے ذریعہ معلوم کروایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم

کہیں کہ اب میرے لئے توبہ کی گنجائش ہے یا نہیں؟
تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(مطری (اردو) ج ۲ ص ۲۸۷ ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۴۸۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حَلَالًا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَّا
مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَى نَفْسِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ
تَنْزَلَ التَّوْرَةُ“ (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۹۳ پ ۴)

ترجمہ: مذہب کھانے کی چیزیں حلال تھیں بنی اسرائیل کو مگر وہ جو
حرام کر لی تھیں اسرائیل نے اپنے اوپر توریت نازل ہونے
سے پہلے۔“

شان نزول: - روح المعانی میں بروایت واحدی کلبی سے منقول ہے کہ
جب حضور ﷺ نے اپنا ملت ابراہیمی پر ہونا باعتبار تمام اصول شرعیہ اور اکثر فروع کے
بیان فرمایا تو یہود نے اعتراضاً کہا کہ آپ اونٹ کا گوشت اور دودھ کھاتے ہیں جبکہ
حضرت ابراہیم علیہ السلام پر حرام تھا آپ ﷺ نے جواب دیا کہ نہیں ان پر یہ حلال تھا۔
یہود نے کہا جتنی چیزیں ہم حرام سمجھتے ہیں یہ سب حضرت نوح علیہ السلام و حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے وقت سے حرام چلی آئی ہیں۔ یہاں تک کہ ہم تک وہ تحریم پہنچی تو اللہ نے
یہ آیت نازل فرمائی یہود کی تکذ سب کے لئے جس میں فرمایا کہ توریت کے نزول
سے قبل حضرت یعقوب علیہ السلام نے ایک خاص وجہ سے اونٹ کے گوشت کو اپنے لئے

حرام قرار دیا تھا۔ اور پھر وہ ان کی اولاد میں حرام چلا آیا۔ اور باقی تمام چیزیں خود بنی اسرائیل پر بھی حلال تھیں۔

اور اونٹ کے گوشت کو حرام کرنے کا واقعہ یہ پیش آیا کہ حضرت یعقوب عليه السلام کو عرق النساء کا مرض تھا تو آپ نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ اس مرض سے مجھے شفاء دیدے تو سب سے زیادہ جو کھانا مجھ کو محبوب ہے اس کو چھوڑ دوں گا۔ تو ان کو شفاء ہو گئی اور سب سے زیادہ محبوب آپ کو اونٹ کا گوشت تھا آپ نے اس کو ترک کر دیا۔ پھر یہی تحریم جو نذر سے ہوئی تھی بنی اسرائیل میں بحکم وحی باقی رہ گئی۔ اس کے علاوہ باقی تمام اشیاء حلال تھیں۔

(معارف القرآن ج ۲ ص ۱۱۲ ستمبری (اردو) ج ۲ ص ۲۹۵، قصص ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۲۴۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ“ (الخ)

(سورہ بکراہ آیت ۹۶ ص ۲)

ترجمہ: ”بے شک سب سے پہلا گھر جو مقرر ہوا لوگوں کے واسطے یہی ہے جو مکہ میں ہے۔“

شان نزول: امام مجاہد کا قول ہے کہ مسلمان اور یہود کا باہم اختلاف ہوا۔ یہودیوں کا کہنا تھا کہ بیت المقدس چونکہ انبیاء کی ہجرت گاہ ہے جو ارض مقدس ملک شام میں واقع ہے لہذا وہ خانہ کعبہ سے افضل و محترم ہے۔ جب کہ مسلمان خانہ کعبہ کو افضل و محترم قرار دے رہے تھے۔ انہی کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (امدی ص ۸۴)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا، وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ“

(سورۃ آل عمران آیت ۹۷، ۹۸)

ترجمہ: ”اور اللہ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پاسکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے اور جو کوئی کفر کرے تو خدا تمام دنیا سے بے پروا ہے۔“

شان نزول: ابن جریر نے ضحاک کا قول نقل کیا ہے کہ جب شروع آیت اِلَيْهِ سَبِيْلًا تک نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مختلف مذاہب والوں کو جمع کر کے ایک تقریر کی اور فرمایا کہ تم پر حج فرض کیا گیا ہے اس لئے تم حج کرو۔ یہ سن کر مسلمانوں نے تو حکم مان لیا۔ لیکن دوسرے پانچ مذاہب والوں نے اس کا انکار کر دیا۔ یعنی یہودیوں، عیسائیوں، مشرکوں، صابہوں اور مجوسیوں نے نہ مانا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(مطری (رد) ج ۲ ص ۱۰۰-۱۰۱ میں تیسرے (رد) ج ۱ ص ۶۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”قُلْ يَاۡهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِآيٰتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ شَهِيدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ“ (الفتح)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۰۱، ۱۰۲)

ترجمہ ”آپ کہیں کہ اے اہل کتاب! کیوں منکر ہوئے ہو اللہ کے کلام سے اور اللہ کے سامنے ہے جو تم کرتے ہو۔“

شان نزول: ان آیات کا تعلق ایک خاص واقعہ ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ ایک یہودی شام بن قیس مسلمانوں سے بہت کینہ رکھتا تھا اس نے ایک مجلس میں انصار کے دو قبیلوں اوس و خزرج کو ایک جگہ مجتمع و متفق دیکھ کر حسد سے بے چین ہو گیا اور ان میں تفریق ڈالنے کی فکر میں لگ گیا۔ آخر یہ تجویز اختیار کی ایک شخص سے کہا کہ ان دونوں قبیلوں میں اسلام سے قبل جو ایک بڑی رنجش عرصہ دراز تک رہ چکی ہے اور اس کے متعلق فریقین کے فخریہ اشعار ہیں وہ اشعار ان کی مجلس میں پڑھ دیئے جائیں۔

چنانچہ اشعار کا پڑھنا تھا کہ فوراً ایک آگ سی بھڑک اٹھی اور آپس میں چٹا چٹا ہونے لگی۔ یہاں تک کہ لڑائی کا وقت اور موقع مقرر ہو گیا اس بات کی خبر جب آپ ﷺ کو ہوئی تو آپ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا اندھیر ہے؟ میرے ہوتے ہوئے اور پھر مسلمان ہونے اور باہم متفق اور مانوس ہونے کے بعد یہ کیا جمالت ہے؟ کیا تم اسی حالت میں کفر کی طرف عود کرنا چاہتے ہو۔ سب متنبہ ہوئے اور سمجھا کہ یہ شیطانی حرکت تھی۔ اور ایک دوسرے کے گلے لگ کر بہت روئے اور توبہ کی۔

اس واقعہ میں یہ آیات نازل ہوئیں۔

(سارف القرآن ج ۲ ص ۱۲۳، قصص مفسر (اردو) ج ۱ ص ۱۳۴ تا ۱۳۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ" (الخ)
(سورہ آل عمران آیت ۱۱۰ پ ۲)

ترجمہ: "تم بہتر ہو تمام امتوں سے جو بھیجی گئی ہو عالم کے لئے۔" (الخ)

شان نزول:۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ و مقاتل رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق یہ آیت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ابی بن کعب، معاذ بن جبل اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی۔

وہ اس طرح کہ مالک بن الضیف اور وہب بن یسودا دونوں یہودیوں نے درج بالا صحابہ کرام سے کہا جس دین پر ہم عمل کر رہے ہیں وہ اس سے بہتر اور افضل ہے جس کی طرف تم ہمیں دعوت دیتے ہو اور ہم تم سے افضل و بہتر ہیں۔
اس کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی کہ دین اسلام اور مسلمان ہی افضل اور بہتر ہیں۔ (واحدی ص ۸۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "لَنْ يَضُرَّكُمْ وَلَا أَذَىٰ" (الخ)
(سورہ آل عمران آیت ۱۱۱ پ ۲)

ترجمہ: "نہیہ تمہیں ستانے کے سوا اور کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے ہیں۔" (الخ)

شان نزول :- مقاتل کھلیان ہے کہ جب سرداران یہود نے مسلمانان اہل کتاب جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ کو ضرر (تکلیف) پہنچانے کا ارادہ کیا تو اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (مطہری (اردو) ج ۲ ص ۲۰۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”لَيْسُوا سَوَاءً مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ“ (الفتح)
(سورۃ آل عمران آیت ۱۱۳ پ ۲)

ترجمہ ”یہ تمام کے تمام برابر نہیں بلکہ ان اہل کتاب میں ایک جماعت قائم رہنے والی بھی ہے (حق پر)۔“

شان نزول :- نسائی نے ابن مسعود کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نماز عشاء کے لئے کافی تاخیر سے تشریف لائے اور صحابہ منتظر تھے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ خبردار ہو جاؤ کہ اس وقت کسی مذہب کا کوئی شخص تمہارے سوا اللہ کی یاد نہیں کرتا۔

اور پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطہری (اردو) ج ۲ ص ۲۲۲ ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۷۷ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بَطَانَةً مِّنْ دُونِكُمْ لَا يَأْمُرُونَكُمْ بِالْحَبَالِ“ (الفتح)
(سورۃ آل عمران آیت ۱۱۸ تا ۱۲۰ پ ۲)

ترجمہ نمبر ۲۶۷ ایمان والو! نہ بناؤ بھیدی کسی کو اپنوں کے سوا۔ وہ کسی نہیں کرتے تمہاری خرابی ہیں۔“

شان نزول :- شان نزول اس آیت کا یہ ہے کہ مدینہ کے اطراف میں جو یہودی آباد تھے ان کے ساتھ اوس اور خزرج کے لوگوں کی زمانہ قدیم سے دوستی تھی۔ انفرادی طور پر بھی ان قبیلوں کے افراد ان کے افراد سے دوستانہ تعلقات رکھتے تھے اور قبائلی حیثیت سے بھی یہ اور یہود ایک دوسرے کے حلیف اور ہمسایہ تھے۔

جب اوس اور خزرج کے قبیلے مسلمان ہو گئے تو اس کے بعد بھی وہ یہودیوں کے ساتھ پرانے تعلقات نبھاتے رہے اور ان کے افراد اپنے سابق یہودی دوستوں سے اسی محبت و خلوص سے ملتے رہے۔ لیکن یہودیوں کو آپ ﷺ سے اور آپ ﷺ کے دین سے جو عداوت تھی اس کی وجہ سے کسی ایسے شخص سے خلوص کے ساتھ محبت رکھنے کے لئے تیار نہ تھے جو اس دعوت کو قبول کر کے مسلمان ہو گیا ہو۔ انہوں نے انصار کے ساتھ ظاہر میں وہی تعلقات رکھے جو پہلے سے چلے آ رہے تھے مگر دل میں اب وہ ان کے دشمن ہو چکے تھے۔

اور اسی ظاہری دوستی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ہر وقت اس کوشش میں لگے رہتے تھے کہ کسی طرح مسلمانوں کی جماعت میں اندرونی فساد برپا کریں اور ان کے راز معلوم کر کے ان کے دشمنوں تک پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ یہاں ان کی اس منافقانہ روش سے مسلمانوں کو محتاط رہنے کی ہدایت فرما رہے ہیں۔

(سارف القرآن ج ۲ ص ۱۵۷، افس مٹری (اردو) ج ۲ ص ۲۵، ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۸۱، ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اذ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ اَللّٰهُ يَكْفِيْكُمْ اَنْ يُعِدَّكُمْ“ (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۲۴۲)۔

ترجمہ: ”جب آپ مومنین کو تسلی دے رہے تھے کہ کیا آسمان سے تین ہزار فرشتے اتار کر اللہ کا تمہاری مدد کرنا کافی نہ ہو گا۔“

شان نزول :- ابن ابی حاتم نے شعبی کا قول نقل کیا ہے کہ بدر کے دن آپ ﷺ اور مسلمانوں کو اطلاع ملی کہ کراہین جابر مغربی مشرکوں کی مدد کرنا چاہتا ہے۔ یہ بات مسلمانوں پر شاق گذرتی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(عسکری (اردو) ج ۲ ص ۵۵۳، ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۲۲۲)۔

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَانَّهُمْ ظَلِمُوْنَ“

(سورۃ آل عمران آیت ۲۸)۔

ترجمہ: ”تیرا اختیار کچھ نہیں اللہ تعالیٰ یا ان کو توبہ (کی توفیق) عطا کرے یا ان کو عذاب دے کہ وہ ناحق ہیں۔“

شان نزول :- (۱) اس آیت کا سبب نزول یہ ہے کہ غزوہ احد میں آپ

ﷺ کے دندان مبارک جو کہ سامنے کے دواپر اور نیچے کے دانتوں کی کروٹوں میں چار دانت ہوتے ہیں دواپر دائیں اور بائیں، دو نیچے دائیں اور بائیں ان چاروں میں سے نیچے دائیں طرف کا دانت شہید ہو گیا اور چہرہ مبارک زخمی ہوا۔ تو آپ کی زبان مبارک پر یہ کلمات آگئے کہ ایسی قوم کو کیسے فلاح ہوگی جو اپنے نبی کے ساتھ ایسا کرے۔ حالانکہ وہ نبی ان کو خدا کی طرف بلا رہا ہے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

(۲) بخاری سے ایک قصہ اور بھی نقل کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے بعض کفار کے لئے بد دعا بھی فرمائی تھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں آپ ﷺ کو صبر و تحمل کی تعلیم دی گئی۔

(معارف القرآن ج ۲ ص ۷۷، اسٹوری (اردو) ج ۲ ص ۵۹، ابن کثیر ج ۱ ص ۲۲۳، ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا
أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُونَ“

(سورۃ آل عمران آیت ۳۰، ۳۱)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! مت کھاؤ سود دو گنے پر دو گنا اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔“

شان نزول: اس آیت کے نزول کا ایک خاص واقعہ ہے۔

جاہلیت عرب میں سود خوری کا عام طور پر یہ طریقہ تھا کہ ایک خاص میعاد

معین کیلئے ادھار سود پر دیا جاتا تھا اور جب وہ میعاد پوری ہو جاتی اور قرضدار اس کی ادائیگی پر قادر نہ ہوتا تو اس کو مزید مہلت اس شرط پر دی جاتی تھی کہ سود کی مقدار بڑھادی جائے۔

اسی طرح اگر دو سری میعاد پر بھی ادائیگی نہ ہوتی تو مقدار سود اور بڑھادی جاتی۔ یہ واقعہ عام کتب تفسیر میں بالخصوص باب المتقول میں بروایت مجاہد مذکور ہے۔

جاہلیت عرب کی اس ملت کش رسم کو مٹانے کے لئے یہ آیت نازل ہوئی۔

اس کے یہ معنی نہیں کہ اضغاف و مضاعف نہ ہو تو حرام بھی نہیں۔ بلکہ ربو کی حرمت تو سورۃ البقرہ اور سورۃ النساء میں صاف صاف مذکور ہے۔

وَاحْلُ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا (البقرہ: ۲۷۵)

يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ (البقرہ: ۲۷۶)

وَأَخَذَهُمُ الرِّبَا وَقَدْنُهُ أَعْتَهُ (النساء: ۱۶۱)

(سارف القرآن ج ۱ ص ۶۰-۶۱ مطبری (رد) ج ۲ ص ۶۱۱ کنز الخیر ج ۱ ص ۲۲۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ“ (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۵ ص ۱۳)

ترجمہ ”جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ

ہو جائے۔“ (الخ)

شان نزول :- (۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مسلمانوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم سے تو بنی اسرائیل ہی اللہ کی نظر میں زیادہ عزت والے تھے۔ ان میں سے اگر کوئی (رات کو) گناہ کر لیتا تھا تو صبح کو دروازہ کی چوٹ پر اس کا کفارہ لکھا ہوا ہوتا تھا کہ اپنی ناک یا کان کاٹ لے، یا ایسے کر لے۔ حضور ﷺ یہ سن کر خاموش ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔
(مطرز ج ۱ ص ۶۶)

(۲) حضرت عطا فرماتے ہیں کہ اس آیت کا نزول نبیہاں خرمہ فروش کے حق میں ہوا جس کی کنیت ابو معبد تھی۔ قصہ یہ ہوا کہ ایک خوبصورت عورت چھوڑے خریدنے اس کے پاس آئی۔ نبیہاں نے کہا یہ چھوڑے اچھے نہیں ہیں گھر کے اندر اس سے اچھے موجود ہیں۔ چنانچہ وہ اس عورت کو لے کر گھر کے اندر گیا اور اندر جا کر اس کو چٹا لیا اور بوسہ لیا۔ عورت نے کہا اللہ سے ڈر۔ نبیہاں نے فوراً چھوڑ دیا۔ اور اس حرکت پر پشیمان ہوا۔ اور آپ ﷺ کی خدمت میں جا کر قصہ عرض کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطری (رد) ج ۲ ص ۲۶۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَاتَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ
الْأَعْلَوْنَ“ (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۳۰ پ ۲)

ترجمہ: تم نہ سستی کرو اور نہ غمگین ہو، تم غالب

رہو گے،“ (الخ)

شان نزول :- کلبی کلہیان ہے کہ جنگ احد میں مسلمانوں کو زخمی ہونے کی تکلیف ہوئی۔ لیکن باوجود زخمی ہونے کے آپ ﷺ نے ان کو دشمن کے تعاقب کا حکم دیا، یہ حکم مسلمانوں پر بارگزار اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(شمس ابن کثیر (ردود) ج ۲ ص ۸۰ پ ۲ صفحہ ۳ ص ۲۱)

جب مسلمان دکھ اور رنج کے ساتھ احد کی لڑائی سے واپس ہوئے تو مسلمانوں کو تسلی دینے اور کافروں کے مقابلہ میں حوصلہ بڑھانے کے لئے مذکورہ بالا آیت کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔

اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ (سورۃ ال عمران : ۱۴۰) پ

(۴)

(مطہری (ردود) ج ۲ ص ۲۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت : ”وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهٖ
الرُّسُلُ“ (الخ)

(سورۃ ال عمران آیت ۴ پ ۲)

ترجمہ : ”حضرت محمد (ﷺ) صرف رسول ہی ہیں ان سے پہلے بھی
بہت سے رسول گذر چکے ہیں۔“ (الخ)

شان نزول :- جنگ احد میں جب یہ غلط افواہ پھیل گئی کہ حضور ﷺ شہید

ہو گئے تو صحابہ بھی پست ہمت ہونے لگے۔ لیکن ان میں بعض حوصلہ مند تھے۔ انہوں نے دوسروں کو ہمت دلائی۔ سہر حال پھر حضور ﷺ کے بارے میں معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ شہید نہیں ہوئے اور صحابہ کرامؓ نے ایک دوسرے کو بشارت اور خوشخبری سنائی۔

اس موقع پر بعض صحابہ میدان جنگ چھوڑ کر ہٹ گئے تھے تو اس پر حضور ﷺ نے ان کو ملامت کیا تو صحابہ غضب نے عرض کیا کہ ہمارے دل خوف زدہ ہو گئے تھے تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(طبرستان ج ۲ ص ۲۸۲ تا ۲۸۳ مکتبہ ج ۱ ص ۲۰۲ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ
بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ“ (النحل)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۵۱ پ ۲)

ترجمہ: ”مومنوں کے قلوبوں میں رعب ڈال دیں گے،
اس وجہ سے کہ یہ خدا کے ساتھ ان چیزوں کو شریک کرتے
ہیں جس کی خدا نے کوئی دلیل نہیں اتاری۔“

شان نزول: جنگ احد سے جب مشرکین مکہ واپس مکہ کی طرف روانہ ہوئے تو ان کو راستہ میں پشیمانی ہوئی کہ ہم نے کچھ مسلمانوں کو مار دیا اور کچھ کو بھگا دیا۔ لہذا اب واپس جا کر انکا بالکل صفایا کر دیں۔

ابھی ان کے دل میں یہ خیال ہی آیا تھا کہ اللہ نے ان کے دلوں میں مسلمانوں کی طرف سے رعب ڈال دیا۔ اور وہ اپنے ارادہ سے باز آگئے۔ تو اللہ نے یہ آیت نازل کی۔

(طہ صغریٰ (ردد) ج ۲ ص ۸۶ تا ۸۷ ابن کثیر ج ۱ ص ۳۲۲)

اس مذکورہ آیت کے بعد یہ درج ذیل آیت نازل ہوئی۔

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ (النح)

(سورہ آل عمران: ۱۵۴)

وجہ اس کی یہ ہے کہ جنگ احد کے بعد بعض صحابہ کرام نے آپ ﷺ سے کہا کہ اللہ نے تو فتح یاب ہونے کا ہم سے وعدہ کیا تھا تو پھر یہ کیا ہوا۔ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(طہ صغریٰ (ردد) ج ۲ ص ۸۶ تا ۸۷ ابن کثیر (ردد) ج ۱ ص ۳۲۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُم مِّن بَعْدِ الْغَمِّ“ (النح)

(سورہ آل عمران آیت ۱۵۴)

ترجمہ: ”پھر اس نے اس غم کے بعد تم پر امن نازل کیا اور تم میں سے ایک جماعت کو امن کی نیند آنے لگی۔“

شان نزول: ابن راہویہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی روایت سے بیان کیا ہے کہ حضرت زبیر بن عوام نے فرمایا کہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ خوف کی

حالت میں تھے کہ اللہ نے ہمیں اس جنگ احد کے دن خوف کے اندر بھی نہیں مسلط کر دی اور ہم سب اونگھ رہے تھے۔ پھر فرمایا کہ ایسی حالت میں میں نے حضرت معویہ بن قیس کا قول سنا لو کہ اِنَّا لَنَمِنُ بِالْأَمْرِ سَيِّئٍ مَا قَلَّمَا هَهُنَا
اسی کے متعلق اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(قصہ مطہری (اردو) ج ۲ ص ۹۲ ابن کثیر ج ۸ ص ۲۸ پ ۴)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يَغُلَّ، وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ
بِمَا غُلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ
مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ“

(سورہ آل عمران آیت ۱۶۱ پ ۴)

ترجمہ: ”اور نبی کا کام نہیں کہ چھپائے رکھے اور جو کوئی چھپائے
گا وہ چیز لائے گا قیامت کے دن، پھر پورا پائے گا قیامت
کے دن ہر کوئی جو اس نے کمایا اور ان پر ظلم نہ ہو گا۔“

شان نزول :- یہ آیت ایک خاص واقعہ کے متعلق ہے۔

واقعہ حسب روایت ترمذی یہ ہے کہ غزوہ بدر میں مال غنیمت میں سے
ایک چادر گم ہو گئی۔ بعض لوگوں نے کہا کہ شاید آپ ﷺ نے لے لی ہو۔ یہ کہنے
والے اگر منافق تھے تو کوئی بعید بات نہیں تھی اور ممکن ہے کہ کوئی نا سمجھ مسلمان ہی

ہو۔ اور اس نے یہ سمجھا ہو گا کہ آپ ﷺ کو اس طرح کا اختیار ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ کسی نبی کے متعلق یہ گمان کرنا کہ اس نے ایسا کیا ہو گا نہایت بیہودہ جسارت ہے۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام ہر گناہ سے معصوم ہوتے ہیں۔

(معارف القرآن ج ۲ ص ۲۲۲ صفحہ ۲۹۹ ابن کثیر ج ۱ ص ۴۲ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”أَوْلَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا“ (النح)

(سورہ آل عمران آیت ۱۶۵ پ ۲)

ترجمہ: نوذ کیا جب کسی تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو تم اس جیسی دو چند پہنچا چکے ہو تو کہتے ہو کہ یہ کہاں سے آئی ہے۔“

شان نزول :- ابن ابی حاتم نے حضرت عمر بن خطاب کا قول نقل کیا ہے کہ مسلمانوں کو جو احد کے دن سزا دی گئی یہ اس جرم کی سزا تھی جو انہوں نے بدر کے قیدیوں کے ساتھ حرکت کی تھی کہ ان سے فدیہ لیکر انکو رہا کر دیا تھا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ احد کے دن ستر مسلمان شہید ہوئے اور صحابہ کو شکست ہوئی رسول اللہ ﷺ کا اگلا دانت شہید ہو گیا اور سر مبارک پر خود ٹوٹ کر گڑ گیا اور چہرہ مبارک خون آلود ہو گیا۔ تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(مفسر صفحہ ۲ ص ۲۰۶ ابن کثیر ج ۱ ص ۴۲ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
أَمْوَاتًا“ (الخ)

(سورہ آل عمران آیت ۱۶۹ پ ۲)

ترجمہ: ”جو لوگ خدا کی راہ میں شہید کئے گئے انہیں ہرگز مردہ
مت سمجھو۔“ (الخ)

شان نزول :- حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے
ملے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جابر! کیا بات ہے کہ میں تمہیں شہید دیکھ رہا ہوں۔ تو
انہوں نے فرمایا کہ میرا باپ شہید ہو گیا ہے اور اس کے بچے ہیں اور اس پر قرض بھی
ہے۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تجھے بشارت نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے
باپ سے کیسے ملاقات کی تو حضرت جابر نے فرمایا کہ ضرور بتائیں۔ تو آپ ﷺ نے
فرمایا کہ اللہ نے جب بھی کسی سے کلام کیا تو پردہ کی آڑ میں کلام کیا مگر تیرے باپ
سے روبرو ہو کر اللہ نے کلام کیا اور پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے جو کے گا دوں گا۔ تو
تیرے باپ نے کہا یارب! تو پھر مجھے زندہ کر دے تاکہ میں پھر تیری راہ میں مارا
جاؤں۔ تو اللہ نے فرمایا کہ میرا فیصلہ پہلے ہو چکا ہے کہ مرنے کے بعد پھر وہ نہیں زندہ
ہوں گے۔

راوی کلیمان ہے کہ پھر ان شہداء کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(فہم مطری ج ۲ ص ۲۰۹)

صاحب تفسیر ابن کثیر نے اس آیت کا شان نزول پیڑموند کے واقعہ کو قرار دیا ہے۔ (آیت نمبر ۱۷ میں یہ واقعہ موجود ہے)

(ابن کثیر ج ۱ ص ۴۳۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ“ (الخ)
(سورہ آل عمران آیت ۱۷۱ اپ ۲)

ترجمہ: خوشی کرتے ہیں اس پر جو دیا اللہ نے ان کو اپنے فضل سے۔“

شان نزول :- اس آیت کا شان نزول جو ابو داؤد نے باسناد صحیح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ جب واقعہ احد میں تمہارے بھائی شہید ہوئے تو اللہ نے ان کی ارواح کو بنبر پر بندوں کے جسم میں رکھ کر آزاد کر دیا۔ وہ جنت کی شہروں اور باغات کے پھولوں سے اپنا رزق حاصل کرتے ہیں اور پھر ان قدیلوں میں آجاتے ہیں جو ان کے لئے عرش رحمن کے نیچے معلق ہیں۔ جب ان لوگوں نے اپنی راحت و عیش کی یہ زندگی دیکھی تو کہنے لگے کہ (ہمارے متعلقین دنیا میں ہمارے مرنے سے غمگین ہیں) کیا کوئی ہمارے حالات کی خبر ان کو پہنچا سکتا ہے تاکہ وہ ہم پر غم نہ کر س اور وہ بھی جہاد میں کوشش کرتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ ہم یہ خبر پہنچا دیتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(سارف القرآن ج ۲ ص ۲۲۷ من قرطبی مطبوعہ ۱۳۲۸ھ ابن کثیر ج ۱ ص ۴۳۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ
وَفَضْلٍ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۷۱، ۱۷۲)

ترجمہ: "وہ خوش ہوتے ہیں اللہ کی نعمت اور اس کے فضل سے۔"

شان نزول: ایک قول کے مطابق یہ آیت شہداء بدر کے متعلق نازل ہوئی جن کی تعداد ۴۰ تھی۔ آٹھ انصاری اور چھ ماجر ہنجر یہ روایت ضعیف ہے۔

البتہ بخاری نے عروۃ کی روایت سے نقل کیا ہے کہ کچھ لوگوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ ہم مسلمان ہیں ہمارے ساتھ کچھ لوگ بھیج دیں کہ جو قاری ہوں اور ہم کو قرآن و سنت کی تعلیم دیں۔ حضور ﷺ نے ان کے ساتھ ستر انصاری جو قاری کہلاتے تھے روانہ کر دیئے۔

بیتر معونہ کے مقام پر پہنچنے سے پہلے ہی ان لوگوں نے ان قاریوں کو شہید کر دیا۔ شہداء نے دعا کی کہ اے اللہ یہ خبر حضور تک پہنچادے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ (فہم عمری ج ۲ ص ۴۱۷، ابن کثیر ص ۴۲۷، ۴۲۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ
مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴)

ترجمہ ”وہ جن لوگوں نے حکم مانا اللہ اور رسول کا بعد اس کے کہ
 پہنچ چکے تھے ان کو زخم۔“

شان نزول: یہ واقعہ چند آیات میں بیان کیا گیا ہے۔

واقعہ یہ ہوا کہ جب کفار مکہ میدان احد سے واپس ہوئے تو راستہ میں ان کو
 یہ افسوس ہوا کہ ہم تو غالب آنے کے باوجود بلا وجہ واپس آگئے۔ اگر ایک اور پہلہ
 بول کر تمام مسلمانوں کو ختم کر دیتے تو اچھا تھا۔ دوبارہ مدینہ کی طرف ارادہ ہوا۔ مگر
 اللہ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا تو وہ مکہ واپس چلے گئے اور مدینہ کا رخ نہ
 کیا۔ لیکن مدینہ کی طرف جانے والے مسافروں سے یہ کہہ گئے کہ کسی طرح
 مسلمانوں کے دلوں میں ہمارا رعب ڈال د کہ وہ پھر واپس آرہے ہیں۔

مگر آپ ﷺ کو بذریعہ وحی یہ تمام بات معلوم ہو گئی۔ تو آپ ﷺ ان کے
 تعاقب میں مقام حراء الاسد تک پہنچے۔ (ابن جریر کذا فی الروح)

قرطبی میں ہے کہ آپ ﷺ نے احد کے دوسرے دن مشرکین کے تعاقب
 کے لئے اعلان فرمایا تو اس اعلان پر دوسو مجاہدین کھڑے ہو گئے۔ اور صحیح بخاری میں
 ہے کہ اس اعلان پر ستر صحابہ کھڑے ہوئے۔ اور ان میں وہ لوگ بھی تھے جو پہلے دن
 لڑائی میں شدید زخمی تھے اور دوسرے کے سہارے پر چلتے تھے۔

یہ حضرات مشرکین کے تعاقب میں روانہ ہوئے اور مقام حراء الاسد پر پہنچ
 کر نعیم بن مسعود نے خبر دی کہ ابوسفیان مزید لشکر کے ساتھ مدینہ پر چڑھائی کا ارادہ
 کر رہا ہے۔ جب تعاقب کرنے والے صحابہ کرام نے سنا تو یک زبان ہو کر بولے ہم
 اس کو نہیں جانتے اور کہا حسبنا اللہ و نعم الوکیل۔

ایک طرف تو مسلمانوں کو مرعوب کرنے کے لئے یہ خبر ملی اور دوسری طرف ایک شخص معبد خزاعی جو قبیلہ بنی خزاعہ کا ایک آدمی تھا اگرچہ یہ مسلمان نہیں تھا مگر مسلمانوں کا خیر خواہ تھا۔ یہ مدینہ سے مکہ کی طرف جا رہا تھا کہ راستہ میں ابوسفیان کو دیکھا کہ وہ مدینہ سے واپسی پر پشیمان ہے اور دوبارہ مدینہ پر حملہ کرنے کی فکر میں ہے تو اس نے ابوسفیان سے کہا کہ تم دھوکے میں ہو کہ مسلمان کمزور ہیں وہ تو تمہارے تعاقب میں ہیں۔ میں نے ان کو مقام حراء الاسد میں چھوڑا ہے۔ اس خبر نے ابوسفیان کو مرعوب کر دیا اور وہ مکہ واپس چلا گیا۔ یہ ان آیات کا شان نزول تھا۔

(معارف القرآن ج ۲ ص ۲۲۹ مطبوعہ ۲۲۵ء ابن کثیر ج ۱ ص ۳۹ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ“ (الخ)

(سورہ آل عمران آیت ۷۷ و ۷۸ پ ۲)

ترجمہ: ”خود اللہ وہ نہیں کہ چھوڑ دے مسلمانوں کو“ (الخ)

شان نزول :- (۱) امام سدی نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس طرح آدم ﷺ مجھ پر پیش کئے گئے تھے اسی طرح میری امت مجھ پر اپنی صورتوں کے ساتھ پیش کی گئی ہے۔ اور مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون نہیں لائے گا۔ جب یہ بات منافقین کو معلوم ہوئی تو وہ بطور استہزاء کہنے لگے کہ محمد ﷺ اپنے اوپر ایمان لانے والوں اور نہ لانے والوں کو جلتے ہیں حالانکہ ہم ان کے ساتھ رہتے ہیں ہمارے بارے میں ان کو علم نہیں ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل

فرمائی۔ (واحدی ص ۹۷)

(۲) امام کلیبی کے قول کے مطابق شان نزول اس طرح ہے کہ قریش کئے گئے اے محمد ﷺ آپ کا یہ خیال ہے کہ جو آپ کی مخالفت کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوں گے اور وہ جہنم میں جائے گا اور جو آپ ﷺ کی اور آپ ﷺ کے دین کی اتباع کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو گا اور وہ جنت میں جائے گا۔ تو آپ ﷺ ہمیں یہ بتلاؤ کہ کون آپ پر ایمان لائے گا اور کون نہیں لائے گا۔؟

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (واحدی ص ۹۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ
وَلَكِنَّ اللَّهَ يَخْتَصِبِي مِنْ رَسُولِهِ“ (الأنج)
(سورۃ آل عمران آیت ۹۷ و ۹۸ ص ۴)

ترجمہ: ”اور نہ خدا ایسا ہے کہ تمہیں غیب سے آگاہ کر دے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے انتخاب کر لیتا ہے۔“ (الأنج)

شان نزول: بخوی نے بروایت سدی لکھا ہے کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت اپنی اپنی شکلوں میں میرے سامنے لائی گئی اور مجھے یہ بتایا گیا کہ ان میں کون مومن اور کون غیر مومن ہو گا۔ جب یہ خبر منافقین کو ملی تو وہ حضور ﷺ کا مذاق اڑانے لگے اور کہنے لگے کہ ہم ان کے ساتھ رہتے ہیں ہماری تو ان کو خبر نہیں ہے۔ جب منافقوں کا یہ قول حضور ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے ممبر پر

تشریف لاکر فرمایا کہ لوگ میرے علم پر کس وجہ سے طنز کرتے ہیں۔ تم اپنے زمانے سے قیامت تک کہ جو چیز مجھ سے پوچھو گے بتاؤں گا۔

تو اس پر عبد اللہ بن خزافہ سہمی نے کھڑے ہو کر پوچھا کہ میرا باپ کون ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ”خزافہ“ اس کے بعد فوراً حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور کہا کہ ہم ایمان لاتے ہیں آپ معاف کر دیں تو یہ آیت نازل ہوئی۔

(فصل نظری ج ۲ ص ۲۲۲ ابن کثیر ج ۱ ص ۵۲ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ (النح)

(سورہ آل عمران آیت ۱۸۰ پ ۲)

ترجمہ: جو عنقریب یہ قیامت کے دن اپنی تجوی کی چیزوں کے طوق ڈالے جائیں گے۔“

شان نزول: اس آیت کا نزول زکوٰۃ نہ دینے والوں کے بارے میں ہوا ہے حضرت ابن مسعودؓ، حضرت ابن عباسؓ، ابو وائلؓ، شعبیؓ اور سدی کا یہی قول ہے۔

(نظری ج ۲ ص ۲۲۵ ابن کثیر ج ۱ ص ۵۲ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "لَقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ
فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ" (الخ)

(سورہ آل عمران آیت ۱۸۱ پ ۲)

ترجمہ: "پس اللہ نے انکا قول بھی سنا جنہوں نے کہا اللہ فقیر ہے
اور ہم غنی (میر) ہیں۔" (الخ)

شان نزول: - ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ
یہودیوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ اللہ فقیر ہے ہم سے قرضہ مانگتا
ہے۔ یہ بات انہوں نے اس وقت کہی جب یہ آیت من ذالذی یقرض اللہ قرضاً
حسناً نازل ہو چکی تھی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(طبری ج ۲ ص ۲۲۷ ابن کثیر ج ۱ ص ۲۵۵ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ عَهْدَ الْيَنَّا" (الخ)

(سورہ آل عمران آیت ۱۸۲ پ ۲)

ترجمہ: "وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم سے کہہ رکھا
ہے" (الخ)

شان نزول: - امام کلبی نے بیان کیا ہے کہ آیت کعب بن اشرف، مالک بن

وہ بن یسود اور زید بن تابوہ وغیرہ یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی کہ یہ لوگ آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ ﷺ کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہماری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے اور آپ ﷺ پر کتاب نازل فرمائی۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے توریت میں معاہدہ کیا ہے کہ ہم کسی بھی مدعی نبوت پر ایمان نہ لائیں یہاں تک کہ وہ ایسی قربانی پیش کرے جسے آگ کھالے۔ اگر آپ ﷺ ایسی قربانی پیش کریں تو ہم آپ کی تصدیق کریں گے ورنہ نہیں۔ اس کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (مادی ص ۹۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "لَتُبْلَوْنَ فِيْ
أَمْوَالِكُمْ
وَأَنْفُسِكُمْ" (الْح)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۸۶ ص ۲)

ترجمہ: "تمہاری آزمائش ہوگی تمہاری جانوں اور مالوں میں"

شان نزول :- (۱) یہ آیت ایک خاص واقعہ میں نازل ہوئی۔ قرآن کریم میں آیت من ذالذی یقرض اللہ قرضاً حسناً جب نازل ہوئی تو ایک جاہل معاند یہودی نے سن کر یہ الفاظ کہے ان اللہ فقیر و نحن اغنیاء اس پر حضرت ابو بکر صدیق ؓ کو غصہ آیا اور اسے ایک طمانچہ رسید کیا۔ اس پر یہودی نے آپ ﷺ سے شکایت کی تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (معارف القرآن ج ۲ ص ۲۵۵)

(۲) عکرمہ، مقاتل وغیرہ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر ﷺ کو بنو قریظہ کے سردار فحاص بن عازورہ کے پاس کچھ مالی امداد کے لئے بھیجا اور آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر ﷺ سے فرما دیا کہ میرے بغیر تیزی میں کچھ حرکت نہ کر بیٹھا بلکہ واپس آ جانا۔ جب آپ ﷺ اس کے پاس پہنچے تو اس نے یہ کہا کہ تمہارا رب ہماری مدد کا محتاج ہو گیا۔ تو آپ کو حضور ﷺ کی وہ بات یاد آئی ورنہ آپ ﷺ اس کا کام تمام کر دیتے تو پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری ج ۲ ص ۲۲۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا
آتَوْا" (النخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۸۸ ص ۴)

ترجمہ: "وہ لوگ جو اپنے کرتوتوں پر خوش ہیں اور چاہتے ہیں کہ
جو انہوں نے نہیں کیا ہے اس پر بھی ان کی تعریف کی
جائے۔" (النخ)

شان نزول :- شیخین نے حضرت ابو سعید خدری ﷺ کی روایت سے نقل کیا
ہے کہ کچھ منافق ایسے تھے کہ جب حضور ﷺ کسی جہاد پر جاتے تھے تو وہ رہ جاتے تھے
اور جہاد پر نہیں جاتے تھے اور اپنے رکن جانے سے خوش ہوتے تھے۔ لیکن جب
حضور ﷺ واپس آتے تو یہ لوگ قسمیں کھا کر معذرت پیش کرتے تھے اور ناکردہ نیکی
پر تعریف کے خواستگار ہوتے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(طہری ج ۲ ص ۲۵۰ ابن کثیر ج ۱ ص ۵۹ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَ اٰخْتِلَافِ الْاَيْلِ وَالنَّهَارِ“ (الْخ)

(سورہ آل عمران آیت ۲-۱۹۰ پ ۲)

ترجمہ: فوڈیک آسمان وزمین کا بنانا و ررات دن کا آنا جانا میں
نشانیوں میں عقل والوں کے لئے۔“

شان نزول :- (۱) اس آیت کے شان نزول سے متعلق ابن حبان اپنی صحیح
میں اور محدث ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے کہ عطاء بن ابی رباح حضرت
عائشہ کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا کہ حضور ﷺ کی کوئی خاص حالت مجھے بتائیں۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ ﷺ کی کس شان کو پوچھتے ہو۔ آپ ﷺ کی
تو ہر شان عجیب تھی۔ ہاں ایک عجیب واقعہ سناتی ہوں۔ آپ ایک رات میرے پاس
تشریف لائے اور میرے ساتھ لٹخاف میں لیٹ گئے۔ پھر فرمایا کہ اجانت دو کہ میں
اپنے پروردگار کی عبادت کروں۔ اور بستر سے اٹھے و شو فرمایا اور نماز کے لئے
کھڑے ہو گئے۔ اور قیام میں اس قدر روئے کہ آپ کے آنسو سینہ مبارک پر بہ
گئے۔ اور پھر اسی طرح رکوع اور سجدے میں روئے اور پھر سر اٹھایا اور مسلسل روتے
رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اگر نماز کی اطلاع دی۔ حضرت
بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ آپ اس قدر کیوں روتے ہیں؟ اللہ نے

آپ ﷺ کے تمام گناہ معاف کر دیئے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں اور شکر میں کیوں نہ روں جبکہ اللہ نے آج کی شب مجھ پر یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی ہے۔ (سارف القرآن ج ۲ ص ۲۶۱)۔

(۲) طبرانی اور ابن ابی حاتم نے اس قول کی نسبت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف کی ہے کہ قریش یہود کے پاس گئے اور حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کے معجزات کے بارے میں پوچھا اور پھر عیسائیوں کے پاس گئے اور عیسیٰ رضی اللہ عنہ کی کیفیت پوچھی تو بجایا کہ مادر زاد اندھوں اور برص زدہ بیمار کو تندرست کرتے اور مردوں کو زندہ کرتے تھے اور موسیٰ رضی اللہ عنہ کو عصا اور ید بیضاء حاصل تھا۔ پھر وہ اہل قریش آپ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے یہ مطالبہ کیا کہ دعا کس کے کوہ صفا ہمارے لئے سونے کا بن جائے۔

تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (عربی ج ۲ ص ۲۵۱ ابن کثیر ج ۱ ص ۲۶۰)۔

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ“ (الفتح)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۹۵ ص ۲)

ترجمہ: خود پھر قبول کی ان کی دعا ان کے رب نے، (الفتح)

شان نزول :- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے عورتوں کی ہجرت کے بارے میں اللہ کا کوئی پیغام اب تک نہیں سنا۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل ہوئی۔ (احادیث ص ۱۰۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”لَا يَغْرَنكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي
الْبِلَادِ“ (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۶۶ پ ۴)

ترجمہ: خود تجھ کو دھوکا نہ دے چلنا پھرنا کافروں کا شہروں
میں“ (الخ)

شان نزول :- حضرت سفیان سے مروی ہے کہ یہ آیت مشرکین مکہ کے
متعلق نازل ہوئی کہ وہ عیش و عشرت کی زندگی گزارتے تھے۔ تجارت کرتے تھے،
خوب دولت تھی۔ تو بعض اہل ایمان کہنے لگے کہ یہ اللہ کے دشمن (کفار و مشرکین)
ہم سے دنیوی اعتبار سے کتنے عیش میں ہیں اور ہم بھوک اور مشقت سے مر رہے
ہیں۔

اس پر یہ آیت نازل فرما کر مسلمانوں کو تسلی دی گئی۔ (احادیث ص ۱۰۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ
وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُمْ“ (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۹۹ پ ۴)

ترجمہ: ”یقیناً اہل کتاب میں بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور جو تمہاری طرف اترا۔“

شان نزول: سنائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابن جریر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے لکھا ہے کہ جب نجاشی کی وفات کی خبر حضور ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی نماز پڑھو۔ کسی نے کہا یا رسول اللہ! ہم ایک حبشی غلام کی نماز پڑھیں؟ یہ آیت اس پر نازل ہوئی۔

ایک قول کے مطابق یہ آیت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اور مجاہد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ آیت ان تمام اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی جو ایمان لائے تھے۔

(خصطریٰ ۲/۲۶۶، خصصین کثیر ۱/۲۶۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

سورة النساء

آیت: ”وَآتُوا الْيَتَامَىٰ أَمْوَالَهُمْ“ (الخ)

(سورة النساء آیت ۲/۲۶۶)

ترجمہ: ”اور یتیموں کو ان کے مال دے دیا کرو“ (الخ)

شان نزول :- مقاتل اور کلبی کا بیان ہے کہ ایک غطفلی آدمی کے پاس اس کے یتیم بچے کا بہت مال تھا۔ جب یتیم بالغ ہو گیا تو اس نے اپنے چچا سے مال طلب کیا۔ چچا نے دینے سے انکار کر دیا۔ یہ دونوں مقدمہ لیکر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطری ج ۲ ص ۴۲، ابن کثیر ج ۱ ص ۴۲، ۴۳)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "فَانكحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مِمَّنِّي وَثَلَاثَ وَّرُبَاعًا" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۳۲)

ترجمہ: نوپس نکاح کر لو جو تم کو اچھی لگیں عورتوں میں سے دو دو، تین تین اور چار چار سے۔" (الخ)

شان نزول :- (۱) صاحب تفسیر مظہری نے فرمایا کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ اس آیت کا نزول قیس بن حارث کے متعلق ہوا۔ بغوی نے لکھا ہے کہ قیس بن حارث کی آٹھ بیویاں تھیں۔ اس آیت کے نزول کے بعد آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ان میں سے چار کو رکھو اور چار کو چھوڑ دو۔ قیس کا بیان ہے کہ میں نے ان چار بیویوں کو رکھا جن سے اولاد تھی اور ان چار بیویوں کو چھوڑ دیا جن سے اولاد نہیں تھی۔

(۲) صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

عند رسالت میں ایک واقعہ پیش آیا کہ ایک شخص کی ولایت میں ایک یتیم لڑکی تھی اور اس کا ایک باغ تھا جس میں یہ لڑکی بھی شریک تھی۔ اس شخص نے اس یتیم لڑکی سے خود نکاح کر لیا اور بجائے اس کے کہ مرد وغیرہ اس کو دیتا اس کے باغ کا حصہ بھی اپنے قبضہ میں کر لیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (سورۃ القرآن ص ۲۸۵)

اور زمانہ جاہلیت میں اس قسم کے واقعات ہوا کرتے تھے۔

(فص نظر ج ۲ ص ۹-۲۷۲ ابن کثیر ج ۵-۲۷۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

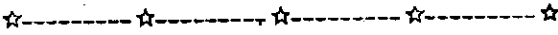
آیت: ”وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ“ (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۶)

ترجمہ نمبر ۲۰۰۰ اور سدھاتے رہو یتیموں کو جب تک پانچویں نکاح کی عمر کو، (الخ)

شان نزول :- یہ آیت ثابت بن رفاعہ رضی اللہ عنہ اور ان کے چچا کے متعلق نازل ہوئی۔ وہ اس طرح کہ حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ ان کا بیٹا حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نابالغ تھا۔ تو ان کے چچا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرا بھتیجا میرے پاس یتیمی کی حالت میں ہے تو میرے لئے اس کے مال میں سے کیا کچھ حلال ہے؟ اور میں اس کا مال کب اس کے حوالے کر دوں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (باعدی ص ۱۰۶)



آیت: ”لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ
وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ
الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ،
نَصِيبًا مَّفْرُوضًا“ (الخ)

(سورہ النساء آیت ۷ پ ۲)

ترجمہ: ”مردوں کا بھی حصہ ہے جو چھوڑے ہوئے ماں باپ اور
قربت والے اور عورتوں کا بھی حصہ ہے اس میں جو چھوڑے
ہوئے ماں باپ اور قربت والے، تھوڑا ہو یا بہت حصہ
مقرر کیا ہوا ہے۔“

شان نزول :- رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک واقعہ پیش آیا کہ
اوس بن ثابت کا انتقال ہوا اور دو لڑکیاں اور ایک نابالغ لڑکا اور ایک بیوی وارث
چھوڑے۔ مگر عرب کے قدیم دستور کے مطابق ان کے دو چچا زاد بھائیوں نے اگر
مردوں کے تمام مال پر قبضہ کر لیا اور اولاد و بیوی میں سے کسی کو کچھ نہ دیا۔ کیونکہ
عورت ان کے نزدیک مستحق وراثت ہی نہیں سمجھی جاتی تھی خواہ بالغ ہو یا نابالغ اس لئے
بیوی اور لڑکیاں یوں محروم ہو گئیں۔ اور لڑکا بوجہ نابالغ ہونے کی وجہ سے محروم
کر دیا گیا۔ لہذا تمام مال چچا زاد بھائی کے قبضہ میں آ گیا۔

اوس بن ثلثت کی بیوہ نے یہ بھی چاہا کہ یہ چچا زاد قابض ان لڑکیوں سے شادی بھی کر لے تاکہ یہ فکر بھی ختم ہو مگر انہوں نے یہ بھی قبول نہ کیا۔ تو اوس بن ثلثت کی بیوہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں جا کر تمام حال عرض کیا اپنی اور اپنے بچوں کی بیکی اور محرومی کی شکایت کی۔ اس وقت تک چونکہ قرآن میں آیت میراث نازل نہیں ہوئی تھی اس لئے آپ نے جواب دینے میں توقف فرمایا اور آپ ﷺ کو اطمینان تھا کہ اس ظالمانہ قانون کو ضرور بدلا جائے گا۔ چنانچہ اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

اس کے بعد دوسری آیت وراثت نازل ہوئی جس میں حصوں کی تفصیلات ہیں اور اس سورہ کا دوسرا رکوع انہی تفصیلات پر مشتمل ہے۔

(سورہ القرآن ج ۲ ص ۲۰۹، صفحہ مطبوعہ ج ۲ ص ۲۹۲، ابن کثیر ج ۱ ص ۲۸۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ
حَظِّ الْإُنثَىٰ“ (الخ)

(سورہ النساء آیت ۱۱ ص ۲)

ترجمہ: نو حکم کرتا ہے تم کو اللہ تمہاری اولاد کے حق میں کہ ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر“ (الخ)

شان نزول :- حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ کی خدمت میں اسواف قبیلہ کی ایک انصاری عورت اپنی دو لڑکیوں کو لیکر آئی اور کہا کہ اے اللہ کے نبی!؟

یہ دونوں لڑکیاں (میرے شوہر) ثلث بن قیس کی ہیں جو کہ آپ ﷺ کے ساتھ غزوہ احد میں شہید ہو گئے ہیں اور ان لڑکیوں کے چچا نے ان کے تمام مال پر قبضہ کر لیا ہے اور ان کے لئے کچھ نہیں چھوڑا۔ آپ اس معاملہ میں کیا فرماتے ہیں۔ خدا کی قسم اگر ان لڑکیوں کے پاس مال نہ ہو گا تو ان سے کوئی نکاح بھی کرنے کے لئے تیار نہ ہو گا۔

آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیرے حق میں فیصلہ کر دے گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر جب سورہ النساء کی یہ مذکورہ آیت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس عورت کو اور اس کے دیور کو بلاؤ۔ (جس نے مال پر قبضہ کر لیا تھا) پھر آپ ﷺ نے لڑکیوں کے چچا سے فرمایا کہ لڑکیوں کو کل مال کا دو تہائی حصہ دو اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ اور جو بچے تم رکھ لو۔

(معارف القرآن ج ۲ ص ۲۲۲، مفسر مٹھی ج ۲ ص ۵۰۰، ابن کثیر ج ۱ ص ۸۲ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا
النِّسَاءَ كَرِهًا“ (النخ)

(سورۃ النساء آیت ۱۹-۲۱ پ ۲)

ترجمہ: مومنو! ایمان والو! حلال نہیں تم کو کہ میراث میں لے لو
عورتوں کو زبردستی، (النخ)

شان نزول :- ان آیات میں ان مظالم کی روک تھام ہے جو اسلام سے قبل
صنف نازک پر روار کئے جاتے تھے۔

ان میں سے ایک سب سے بڑا ظلم یہ تھا کہ مرد عورتوں کو اور ان کے

شان نزول :- جاہلیت کے زمانہ میں اس کام میں کوئی عیب نہیں تھا کہ باپ کے مرنے کے بعد بیٹا اس کی بیوی یعنی اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کر لے۔ اس آیت میں اللہ پاک نے اس بے شرمی اور بے حیائی کے کام سے منع فرمایا اور اس کو موجب غضب یعنی خدائے پاک کی ناراضگی کا سبب بتایا۔ ظاہر ہے کہ یہ اخلاق کی موت اور کردار کی خرابی ہے کہ جس کو ایک عرصہ تک ماں کہتے رہے اس کو باپ کی موت کے بعد بیوی بنا کر رکھ لیا۔

(معارف ج ۲ ص ۲۵۷، تفسیر طبری ج ۲ ص ۵۲۶، ابن کثیر ج ۱ ص ۹۵ پ ۴)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَحَلَّائِلُ أَبْنَابِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْبَابِكُمْ“ (النخ)

(سورہ النساء آیت ۲۲ پ ۴)

ترجمہ: ”اور تمہارے صلیبی سگے بیٹوں کی بیویاں“ (النخ)

شان نزول :- اہل عرب منہ بولے بیٹے کو بھی بیٹا ہی کہا کرتے تھے۔ ابن جریر نے لکھا ہے کہ ابن جریر کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے اس آیت کی تشریح معلوم کی۔ تو عطاء نے جواب دیا کہ ہم آپس میں کہتے تھے کہ حضور ﷺ نے جب زید بن حارثہ کی بیوی سے نکاح کر لیا تو مشرکین چہ میگوئیاں کرنے لگے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ (سورہ احزاب آیت ۴ پ ۲۱) اور وَمَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ (احزاب آیت ۴۰ پ ۲۲) بھی نازل ہوئیں۔

(مطریح ۲ ص ۵۵۸ ابن کثیر ج ۱ ص ۹۹ پ ۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ“ (الخ)
(سورۃ النساء آیت ۲۴ پ ۵)

ترجمہ: ”اور حرام کر دی گئی ہیں شوہروں والی عورتیں۔“

شان نزول :- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اس آیت کا نزول ان مہاجر عورتوں کے متعلق ہوا ہے جو خود بغیر شوہر کے مسلمان ہو کر ہجرت کر کے آجاتی تھیں اور بعض مسلمان ان سے نکاح کر لیتے تھے اور پھر جب ان کے شوہر مسلمان ہو کر ہجرت کرتے اور مدینہ آجاتے۔ تو ایسی عورتوں سے نکاح کی ممانعت کے لئے یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطریح ۲ ص ۱۷)

مندرجہ ذیل واقعہ مذکورہ آیت کے دو سراحصہ الأماملکت ایمانکم کا شان نزول ہے۔ ابن کثیر نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے لکھا ہے کہ جنگ اوطاس میں قیدی عورتیں آئیں جو خاوندوں والیاں تھیں۔ تو ہم نے ان کی بابت حضور ﷺ سے سوال کیا جس کی بابت یہ آیت نازل ہوئی اور ان سے ملنا حلال کیا گیا۔ (ترمذی ابن ماجہ مسلم ابن کثیر ج ۱ ص ۱۸ پ ۵ مطریح ۲ ص ۱۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ، لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا كَتَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا كَتَبْنَ“ (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۵۲)

ترجمہ: ”اور ہوس مت کرو، جس چیز میں بڑائی دی اللہ نے ایک کو ایک پر، مردوں کا حصہ ہے اپنی کمائی میں اور عورتوں کے لئے حصہ ہے ان کی کمائی میں۔“

شان نزول: ایک مرتبہ حضرت ام سلمہؓ نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ ہم کو آدمی میراث ملتی ہے اور بھی فلاں فلاں فرق مردوں میں اور ہم میں ہیں۔

اسی طرح ایک مرتبہ ایک عورت نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ مرد کو میراث میں دو گنا حصہ ملتا ہے اور عورت کی شہادت بھی مرد سے نصف ہے تو کیا عبادت میں بھی ہم کو نصف ثواب ہی ملے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

جس میں دونوں قولوں کا جواب دیا گیا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے قول کا جواب وَلَاتَتَّمَنَّوْا۟ سَنَے دیا گیا اور اس عورت کا جواب لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا دَیَا گیا۔

اس قسم کے سوالات سے مقصد اعتراض کرنا نہیں تھا بلکہ اس بات کی تمنا کی کہ کاش ہم بھی ان کی طرح مرد ہوتے تو یہ تمام فضائل ہمیں بھی حاصل ہوتے۔

(معارف ج ۲ ص ۲۸۸، کنز الدین ص ۱۸، سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۶۱)

آیت: ”الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ“ (الخ)
(سورۃ النساء آیت ۳۴)

ترجمہ: ”مرد عورتوں کے سرپرست ہیں۔“

شان نزول :- ابن ابی حاتم نے حسن کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ایک عورت نے آپ کی خدمت میں دعویٰ کیا کہ میرے شوہر نے مجھے طمانچہ مارا ہے آپ نے فرمایا کہ بدلہ لیا جائے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اور پھر عورت بغیر بدلہ لئے واپس چلی

گئی۔ (طبری ج ۲ ص ۱۶۵ ابن کثیر ج ۱ ص ۲۰۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَالَّتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ
وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ
وَأَضْرِبُوهُنَّ“ (النخ)

(سورۃ نساء آیت ۳۴ ص ۵۲)

ترجمہ: خدا اور جن کی بد خوئی کا تم کو ڈر ہو تو ان کو سمجھاؤ اور جدا کر دو
سونے میں اور ماروان کو۔“ (النخ)

شان نزول :- اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ زید بن زہیرؓ نے اپنی لڑکی حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سعد بن ربیعؓ سے کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد آپس میں میاں بیوی کا اختلاف ہوا تو شوہر نے حبیبہ کے طمانچہ مار دیا۔ حبیبہ نے اپنے والد سے شکایت کی، والد صاحب حضورؐ کی خدمت میں لائے اور واقعہ سنایا۔ آپ نے بدلہ لینے کا حکم دیدیا اسی انداز سے۔ یہ دونوں حکم سن کر بدلہ لینے کے لئے روانہ ہوئے تو اسی وقت یہ آیت نازل ہو گئی۔ تو آپؐ نے ان کو واپس بلوایا اور اللہ کا حکم سنایا اور بدلہ لینے کا حکم منسوخ کر دیا۔

(حارف ج ۲ ص ۲۰۰ ابن کثیر ج ۱ ص ۲۱۵ مطری ج ۲ ص ۷۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”الَّذِينَ يَبْخُلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ
بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ
فَضْلِهِ“ (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۷۵)

ترجمہ: جو کہ بخل کرتے ہیں اور سکھاتے ہیں بخل لوگوں کو اور
چھپاتے ہیں جو ان کو دیا اللہ نے اپنے فضل سے۔“

شان نزول :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ
آیت یسود مدینہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ یہ لوگ زیادہ مغرور تھے۔ بہت ہی
کنجوس تھے، مال خرچ کرنے میں بھی بخل کرتے تھے اور علم کو بھی چھپاتے تھے جو
انہیں اپنی الہامی کتابوں سے حاصل ہوا تھا۔ ان کتابوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت اور
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی علامات کا بھی ذکر تھا ان سب پر یقین کرنے کے بعد بھی بخل سے کام لیا۔
نہ خود اس علم کے تقاضے پر عمل کیا اور نہ دوسروں کو بتلایا کہ وہ عمل کر لیتے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (حارف ج ۲ ص ۱۵۵ ابن کثیر ج ۱ ص ۲۱۵ مطری ج ۲ ص ۷۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَالَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ
النَّاسِ“ (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۲۸)

ترجمہ: اور جو اپنے مال لوگوں کو دکھانے کے لئے صرف کرتے ہیں۔“ (الخ)

شان نزول :- سدی کا قول ہے کہ یہ آیت منافقین کے متعلق نازل ہوئی۔ لیکن بعض علماء کے نزدیک اس آیت کا نزول مکہ کے مشرکین کے حق میں ہوا جو رسول اللہ ﷺ کی دشمنی کے راستوں میں اپنا مال خرچ کرتے تھے۔

(ابن کثیر ج ۱ ص ۸۵۲ طبری ج ۲ ص ۸۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّى تَغْتَسِلُوا“ (الخ)

(سورۃ انشاء آیت ج ۲ ص ۵۰۲)

ترجمہ: اور نہ اس وقت جب جنابت کی حالت ہو مگر راہ چلتے ہوئے حتیٰ کہ غسل کر لو۔“

شان نزول :- ابن جریر نے حضرت زید بن ابی حبیب ؓ کی روایت سے لکھا ہے کہ کچھ انصاریوں کے گھروں کے دروازے مسجد میں کھلتے تھے۔ جب ان کو جنابت ہوتی اور پانی مکانوں کے اندر نہ ہوتا تو ان کو تکلیف اور پریشانی ہوتی کیونکہ گزرنے کا راستہ مسجد میں سے تھا اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(طبری ج ۲ ص ۹۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ

وَأَنْتُمْ سُكَرَىٰ“ (الخ)

(سورہ النساء آیت ۷۳ و ۷۴)

ترجمہ نمونہ ایمان والو! نہ جاؤ نماز کے قریب جس وقت تم نشہ میں ہو یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو۔“

شان نزول :- ترمذی میں حضرت علیؓ کا یہ واقعہ مذکور ہے کہ شراب کی

حرمت سے پہلے ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے بعض صحابہ کرامؓ کی

دعوت کر رکھی تھی۔ اس میں شراب نوشی کا بھی انتظام تھا۔ جب یہ سب حضرات

کھاپی چلے تو مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا۔ اور حضرت علیؓ کو امام بنا دیا گیا۔ ان سے

نماز میں سورہ کافروں کی تلاوت میں نشہ کی وجہ سے سخت غلطی ہو گئی۔ اس پر یہ

آیت نازل ہوئی کہ نشہ کی حالت میں نماز نہ پڑھی جائے۔“

(معارف ج ۲ ص ۲۲۲، ایمن کی شرح ص ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸،

شان نزول :- (۱) ابن ابی حاتم نے مجاہد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک انصاری بیمار تھے۔ نہ خود اٹھ کر وضو کرنے کی طاقت تھی اور نہ کوئی خادم تھا کہ پانی دیکر وضو کرادیا کرے۔ اس کا تذکرہ حضور ﷺ کی خدمت میں کیا گیا اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(۲) اور ایک قول کے مطابق ایک صحابی کو کچھ زخم لگے اور وہ بیہوش ہو گئے اور اسی حالت میں ان کو جنابت لاحق ہو گئی۔ لوگوں نے یہ شکایت آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کی تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطری ج ۲ ص ۱۰۸)

(۲) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ ذات الخیش میں رسول اللہ ﷺ نے آخری شب میں پڑاؤ کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی ساتھ تھیں بی بی کا پوتہ کا ایک قطاری (یعنی) ہار ٹوٹ کر گر گیا۔ ہار کی تلاش کی وجہ سے لوگ روانگی سے رک گئے۔ (اور اسی میں) صبح ہو گئی تو لوگوں کے پاس (وضو کے لئے) پانی نہیں تھا۔ اس پر اللہ نے پاک مٹی سے تطہیر کی اجازت نازل فرمادی۔ ۱۲

(ابن کثیر ج ۱ ص ۳۹۵ مطری ج ۲ ص ۱۱۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بَمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ“ (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۷۷ ص ۵۴)

ترجمہ نومبر ۷۷ ص اہل کتاب! اس قرآن کو مانو جو ہم نے محمد ﷺ

پر نازل کیا ہے وہ تمہاری کتاب کی تصدیق کرتا ہے۔“ (الخ)

شان نزول: ابن اسحاق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے لکھا ہے کہ عبداللہ بن صوریاء کعب بن اسید اور انہی جیسے بعض دوسرے علماء یہود سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گفتگو کی اور فرمایا کہ تم لوگ خوب جانتے ہو کہ جو کچھ میں لیکر آیا ہوں وہ سراسر حق ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اس کو نہیں جانتے (یعنی ہماری کتاب میں اس کے خلاف ہے اور تم وہ نبی نہیں ہو جس کا ذکر تورات میں ہے۔)

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری ۲: ۱۲۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ“ (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۴۸: ۵)

ترجمہ: خود اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرے گا اور شرک کے علاوہ جس کو چاہے گا معاف کر دے گا۔“ (الخ)

شان نزول: طبرانی اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت سے لکھا ہے کہ ایک شخص نے خدمت گرامی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرا

ایک بھتیجا ہے جو ارتکاب ممنوعات سے باز نہیں آتا، فرمایا کہ اس کا دین کیا ہے؟ عرض کیا کہ نماز پڑھتا ہے اور توحید کا قائل ہے پھر فرمایا کہ اس سے کہو کہ وہ تم کو اپنا دین بطور بہہ دیدے اور اگر انکار کرے تو اس سے اس کا دین خریدو۔ اس شخص نے حکم کی تعمیل کی مگر اس نے اپنی دیداری کا سودا کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ شخص پھر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور! دینی معاملہ میں تو میں نے اس کو بڑا حریص پایا ہے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری ج ۳، ص ۱۲۷، ابن کثیر ج ۵، ص ۴۲۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُزَكُّونَ
أَنفُسَهُمْ“ (النح)

(سورۃ النساء آیت ۴۹-۵۰)

ترجمہ: خود کیا تم نے نہیں دیکھا ان کو جو اپنے آپ کو پاکیزہ کہتے ہیں۔“

شان نزول:۔ بنوی اور ثعلبی نے کلبی کا قول نقل کیا ہے کہ کچھ یہودی جن میں بحری بن عمرو، نعمان بن اوفی اور مرحب بن زید تھے اپنے چھوٹے بچوں کو لیکر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا محمد ﷺ! کیا ان پر کوئی گناہ ہو سکتا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں وہ کہنے لگے کہ ہم بھی انہی کی طرح ہیں۔ دن میں ہم جو کچھ کرتے ہیں ان کو رات میں معاف کر دیا جاتا ہے اور رات کو جو کام کرتے ہیں

دن میں انکا کفارہ ہو جاتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطری ج ۲ ص ۱۲۱)
 ابن کثیر نے لکھا ہے کہ یہود اور نصاریٰ کا قول تھا کہ ہم اللہ کی اولاد ہیں اور
 اس کے چہیتے ہیں اور کہتے تھے کہ جنت میں صرف یہود یا نصاریٰ جائیں گے۔ تو اللہ
 نے ان کے اس قول کی تردید میں یہ آیت نازل فرمائی۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۵۴۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”الْم تَرَّ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيْبًا مِّنَ
 الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْحَبِيبِ وَالطَّاعُونَ
 وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَؤُلَاءِ أَهْدَى
 مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيْلًا“ (الخ)
 (سورۃ النساء آیت ۵۴)

ترجمہ: خود کیا تو نے نہیں دیکھا ان کو جن کو ملا ہے کچھ حصہ کتاب کا جو
 ملتے ہیں بتوں اور شیطان کو اور کہتے ہیں کافروں کے
 بارے میں یہ لوگ زیادہ راہ راست پر ہیں مسلمانوں
 سے۔“

شان نزول :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہود کے سردار
 جی بن اخطب اور کعب بن اشرف جنگ احد کے بعد مکہ میں قریش کے پاس ملنے گئے
 اور پھر یہود کا سردار کعب بن اشرف ابوسفیان سے ملنے گیا اور آپس میں آپ ﷺ کے
 خلاف تعاون کا وعدہ کیا۔ اہل مکہ نے کعب بن اشرف سے کہا کہ تم ایک دھوکہ دینے

والی جماعت ہو۔ اگر تم اپنے قول میں سچے ہو تو ہمارے ان دو بتوں (جبت اور طاغوت) کو سجدہ کرو۔ چنانچہ ایسا ہوا۔ اور بالاخر آپ ﷺ کے خلاف ایک حصہ ہماذ قائم ہو گیا۔ اور پھر ابوسفیان نے کعب بن اشرف سے کہا کہ تم اہل علم میں سے ہو اور ہم جاہل ہیں۔ اور تمہارے پاس اللہ کی کتاب ہے تو ہمیں بتائیں کہ ہم حق پر ہیں۔ یا محمد (ﷺ)؟ حق پر ہیں؟

کعب نے کہا تمہارا دین کیا ہے؟ ابوسفیان نے جواب دیا کہ ہم حج کے لئے اونٹوں کو ذبح کر کے گوشت اور دودھ سے مہمانوں کی ضیافت کرتے ہیں اپنے اقرباء کے تعلقات کو قائم کرتے ہیں اور بیت اللہ کا طواف و عمرہ کرتے ہیں۔ برخلاف محمد ﷺ کے کہ انہوں نے اپنے آبائی دین کو ترک کر دیا اور اپنوں سے علیحدہ ہو گئے، اور اس نے (معاذ اللہ) اپنے اور ہمارے قدیم دین کے مقابلے میں ایک نیا دین پیش کیا ہے۔

کعب بن اشرف نے یہ باتیں سن کر کہا کہ تم لوگ حق پر ہو اور (معاذ اللہ) محمد (ﷺ) گمراہ ہو چکے ہیں۔

اس پر یہ آیات نازل فرما کر ان کے دجل و فریب کی مذمت کی۔

(معارف ج ۲ ص ۲۲۲ من روح اللہ ابن کثیر ج ۸ ص ۲۲۸ مطبوعہ مکتبہ المدینہ ج ۱ ص ۱۲۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۵۴)

ترجمہ: "وہی ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی۔" (الخ)

شان نزول :- حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق یہ آیت کعب بن اشرف اور حنی بن اخطب دونوں یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی کہ ان دونوں نے موسم حج میں قریش سے ملاقات کی تو مشرکین نے ان سے کہا کہ دیکھیں ہم حاجیوں کو پانی پلانے کا انتظام کرتے ہیں اور دوسری خدمات انجام دیتے ہیں، حرم کی حفاظت کرتے ہیں۔ تو آپ بتائیں کہ ہم حق پر ہیں یا کہ محمد ﷺ؟ -- یہ دونوں یہودی باوجود اس کے کہ انہیں معلوم تھا کہ محمد ﷺ حق پر ہیں مگر حسد کی وجہ سے کہنے لگے کہ تم مشرکین حق پر ہو۔ اس آیت میں اللہ نے ان پر لعنت فرمائی۔ جب یہ دونوں مدینہ واپس آئے تو ان کی قوم نے ان سے کہا کہ محمد ﷺ تم دونوں کے بارے میں ایسی ایسی آیات بنا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں محمد ﷺ حج فرما رہے ہیں۔ ہم نے حسد، عداوت اور کینہ کی وجہ سے آپ ﷺ کی مخالفت کی تھی۔

(واحدی ص ۱۱۵-۱۱۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت : ”أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ
مِنْ فَضْلِهِ“ (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۵۴-۵۳)

ترجمہ : نو دیا یہ لوگ ان پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو دیا ہے
اپنے فضل سے۔“ (الخ)

شان نزول :- ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے لکھا

ہے کہ اہل کتاب کہتے تھے کہ محمد ﷺ کا دعویٰ تو یہ ہے کہ ان کو جو کچھ ملا ہے وہ عازری اور فروتنی کی وجہ سے ملا ہے حالانکہ ان کی نو مہیساں ہیں۔ کوئی بادشاہ بھی ان سے زیادہ عیش میں کیا ہوگا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (شمی ج ۲ ص ۱۲۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تَتَّوَدُّوا وَاللّٰمِنَاتِ الّٰى
اَهْلِهَآ“ (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۵۸ پ ۵)

ترجمہ: نزدیک اللہ تم کو حکم کرتا ہے کہ ادا کروا مانتیں اہانت والوں
کی۔“ (الخ)

شان نزول: اس آیت کا ایک خاص شان نزول ہے۔ وہ یہ کہ زمانہ جاہلیت میں بیت اللہ کی چابی عثمان بن طلحہ کے پاس ہوتی تھی۔ اور اس کام پر ان کا خاندان مامور تھا۔ اور زمانہ جاہلیت میں بروز پیر اور جمعرات کو بیت اللہ کا دروازہ کھولا جاتا لوگ اندر جاتے اور سعادت حاصل کرتے۔ ہجرت سے قبل آپ ﷺ اور صحابہ بیت اللہ کے اندر جانے لگے تو عثمان بن طلحہ نے آپ ﷺ کو روکا (یہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) اور انتہائی ترش انداز میں دیکھا اور سخت کلمات کہے۔

آپ ﷺ نے صبر و تحمل سے کام لیا اور فرمایا کہ اے عثمان بن طلحہ! ایک دن

یہ چاہی میرے ہاتھ میں دکھو گے۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ اس دن قریش ذلیل اور ہلاک ہو جائیں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں اس دن تو قریش آباد اور عزت والے ہوں گے۔ یہ کہہ کر آپ ﷺ اندر تشریف لے گئے۔

وقت گزرتا رہا۔ بالاخر ایک دن مکہ مکرمہ فتح ہوا تو آپ ﷺ نے بیت اللہ کی چاہی طلب فرمائی۔ عثمان بن طلحہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے دے دی۔ بعض روایات میں ہے کہ یہ بیت اللہ کی چھت پر چڑھ گئے تاکہ چاہی نہ دس۔ لیکن حضرت علی ﷺ نے آپ ﷺ کی تعمیل حکم کرتے ہوئے زبردستی چاہی لے لی اور آپ ﷺ کے حوالہ کی۔ پھر آپ ﷺ اندر تشریف لے گئے اور نماز ادا کرنے کے بعد پھر یہ چاہی حضرت عثمان بن طلحہ ﷺ کے حوالہ کی اور فرمایا کہ اب یہ تمہارے ہی خاندان میں رہے گی اور جو شخص تم سے یہ لے گا وہ ظالم ہوگا۔ پھر فرمایا کہ ہجرت سے پہلے کی میری بات یاد ہے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کا ارشاد پورا ہوا۔ حضرت عثمان بن طلحہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اسی وقت کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ (سنن ابی یوسف ج ۱ ص ۱۰۰)

حضرت عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ اس روز جب آپ ﷺ بیت اللہ سے باہر تشریف لائے تو یہ (مذکورہ) آیت آپ کی زبان مبارک پر جاری تھی۔ اس سے پہلے میں نے یہ آیت کبھی نہیں سنی تھی۔ ظاہر ہے کہ یہ آیت بیت اللہ کے اندر نازل ہوئی تھی۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۲۲۲ من تفسیر سنن ابی یوسف ج ۱ ص ۱۰۰ سنن ابی یوسف ج ۲ ص ۱۲۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا
الرُّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ“ (نخ)
(سورۃ قساء آیت ۵۹-۵۷)

ترجمہ نمبر ۷۰۷ ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول ﷺ کا حکم مانو اور جو تم میں سے حاکم ہو (اس کا حکم مانو)“ (الخ)

شان نزول :- بخاری اور مسلم میں ہے کہ ایک لشکر کا سردار ایک انصاری صحابی کو بنا کر روانہ کیا گیا۔ ایک موقع پر وہ لوگوں پر بہت غصہ ہوئے اور فرمایا کہ کیا حضور ﷺ نے تمہیں میری فرمانبرداری کا حکم نہیں دیا؟ سب نے کہا ہیک دیا ہے۔ پھر فرمایا کہ اچھا لکڑیاں جمع کرو۔ اور آگ جلائی اور حکم دیا کہ آگ میں کود پڑو۔

ایک نوجوان بولا کہ لوگو! آگ سے بچنے کے لئے تو دامن رسول ﷺ پکڑا ہے۔ تم بلدی نہ کرو جب تک حضور ﷺ سے ملاقات نہ ہو جائے۔ اور اگر آپ ﷺ بھی یہی فرمائیں تو بے جھجک کود پڑنا۔

چنانچہ یہ لوگ واپس حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور تمام واقعہ عرض کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم آگ میں چلے جاتے تو ہمیشہ آگ ہی میں رہتے۔ اور فرمایا کہ سناؤ! فرمانبرداروں کی طرف سے یہ ہے۔ (ابن کثیر ص ۵۲۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت : ”الْم تَرَّالِي الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا
بِمَا اُنزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ“
(الخ)

(سورۃ النساء آیت ۶۰-۶۱-۵)

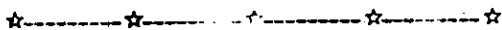
ترجمہ: ”کیا تو نے نہیں دیکھا جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ایمان لے آئے ہیں اس پر جو اتر تیری طرف اور جو اتر تاجھ سے پہلے۔“ (الخ)

شان نزول :- ان آیات کے نزول کا ایک خاص واقعہ ہے۔

بشر نامی ایک منافق کا کسی معاملہ میں ایک یہودی سے جھگڑا ہو گیا۔ یہودی نے کہا کہ فیصلہ کے لئے حضور ﷺ کے پاس چلو۔ لیکن اس پر یہ منافق تیار نہیں تھا۔ ان دونوں میں یہودی حق پر تھا اور منافق حق پر نہیں تھا۔ اور دونوں یہ بھی جانتے تھے کہ حضور ﷺ اس کے حق میں فیصلہ کر دیں گے جو حق پر ہو گا۔ یہودی آپ ﷺ کے پاس جانے کے لئے تیار تھا لیکن منافق اس پر آمادہ نہیں تھا۔ سہ حال کسی نہ کسی طرح آپ ﷺ سے فیصلہ کروانے کے لئے تیار ہو گیا۔ آپ ﷺ نے حق کے مطابق یہودی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ لیکن منافق اس فیصلہ پر راضی نہ ہوا۔ پھر اس منافق نے یہ راہ نکالی کہ اس کا فیصلہ حضرت عمرؓ سے کرائیں۔ دونوں آپ ﷺ کے پاس گئے اور سارا واقعہ آپ کو سنایا اور حضور ﷺ کا فیصلہ بھی سنایا۔

جب حضرت عمرؓ نے یہ سنا کہ آپ ﷺ کے فیصلہ پر یہ منافق راضی نہیں تو آپ نے فرمایا کہ ذرا ٹھہر میں آتا ہوں گھر کے اندر تشریف لے گئے اور تلوار لا کر اس منافق کا کام تمام کر دیا۔ اور فرمایا جو آپ ﷺ کے فیصلہ کو نہ مانے اس کا یہی فیصلہ ہے۔ (روح المعانی بروایت نسفی وابن ابی حاتم من عبد اللہ بن عباسؓ من العارف ص ۵۶)

عام مفسرین لکھتے ہیں کہ بعد ازاں منافقین نے آپ ﷺ پر دعویٰ کر دیا کہ ایک مسلمان کو بلا دلیل شرعی قتل کر دیا۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور اللہ نے معاملہ کی اصل حقیقت سامنے کر دی۔ (عارف ص ۵۶، ابن کثیر ص ۵۶، پ ۵، سقری ص ۲، ص ۵۸)



آیت: ”فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ“ (الخ)
(سورۃ النساء آیت ۶۲ پ ۵)

ترجمہ: خود پھر کیا بات ہے کہ جب ان کے کرتوتوں کے باعث ان پر کوئی مصیبت آتی ہے۔“ (الخ)

شان نزول: روایت میں آتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے جب اس منافق کو قتل کر دیا تو اس کے ورثاء حضورؐ کی خدمت میں خون کا عوض طلب کرنے کے لئے حاضر ہوئے اور قسمیں کھا کر عرض کیا کہ عمرؓ کی طرف مقدمہ لیجانے کی غرض یہ تھی کہ وہ ہمارے آدمی سے کچھ اچھا معاملہ کرے اور فریقین میں صلح کرادے۔ (اور حضورؐ کے فیصلہ کی خلاف ورزی مقصود نہ تھی)

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (متبری ج ۲ ص ۱۵۶ ابن کثیر ج ۱ ص ۵۶ پ ۵)
(یہ وہ منافق تھا جس کا ایک صحابی سے کسی معاملہ پر تنازعہ تھا۔ مگر اس معاملہ میں منافق زیادتی کر رہا تھا صحابی پر اور جب یہ مقدمہ آپؐ کی خدمت میں گیا تو آپؐ نے منافق کے خلاف جو کہ برحق فیصلہ تھا وہ فیصلہ کر دیا۔

منافق اس پر راضی نہ ہوا اور خود ہی حضرت عمرؓ کے پاس گیا اور پورا واقعہ سنایا۔ تو حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ حضورؐ کا یہی فیصلہ ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ حضرت عمرؓ اندر تشریف لے گئے اور تلوار باہر لیکر آئے اور اس منافق کی گردن اڑادی۔ اور فرمایا کہ جو حضورؐ کا فیصلہ نہ مانے اس کا یہی فیصلہ ہے۔ (۱۲)

آیت: ”فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ
يُحَكِّمُوكَ“ (النخ)

(سورہ نساء آیت ۶۵)

ترجمہ: ”پس قسم ہے آپ کے رب کی کہ وہ ایماندار نہیں ہوں
گے یہاں تک کہ وہ آپ کو حکم بتالیں۔“

شان نزول :- صحاح ستہ (بخاری و مسلم وغیرہ) میں مذکور ہے کہ حرہ کے
کسی پہاڑی نالے سے کھیتوں کو پانی دینے کے متعلق حضرت زبیر بن عوام کا کسی
انصاری سے جھگڑا تھا۔ دونوں خدمت گرامی میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے حکم دیا
کہ زبیر! تم (پہلے پانی لے لو) بیچ لو پھر اپنے ہمسایہ کی طرف چھوڑ دو۔ انصاری اس
فیصلہ سے ناراض ہو گیا۔ اور اس نے کہا یا رسول اللہ! اس فیصلہ کی وجہ یہ ہے کہ
زبیر آپ کی پھوپھی کا بیٹا ہے۔

یہ سن کر حضور ﷺ کا رنگ متغیر ہو گیا۔ اور فرمایا کہ زبیر! بیچنے کے بعد اتنا
روکے رکھو کہ پانی مینڈھوں (منڈیر) تک پہنچ جائے۔ شروع میں حضور ﷺ نے ایسا
مشورہ دیا کہ دونوں کا کام ہو جائے لیکن بعد میں حضرت زبیر کو اپنا پورا پورا حق
وصول کرنے کا حکم دیدیا اس معاملہ کے سلسلہ میں اس آیت کا نزول ہوا۔

(ابن کثیر ص ۵۸۵ مطبوعہ ۱۳۵۸ھ)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَوْ اَنَا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنْ اَقْتُلُوا اَنْفُسَكُمْ
 اَوْ اَخْرَجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَا فَعَلُوْهُ الْاَقْلِيلُ
 مِنْهُمْ“ (الخ)

(۳۱/۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵ آیت ۶۶، ۵)

ترجمہ ”اور اگر ہم ان پر حکم کرتے کہ ہلاک کرو اپنی جان یا چھوڑ
 نکلو اپنے گھر سے تو ایسا نہ کرتے مگر تھوڑے ان میں
 سے۔“ (الخ)

شان نزول: اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ جب بشر نامی منافق کا قصہ
 ہوا یعنی یہودی اور اس کے جھگڑے کا کہ جس کا آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا تھا جو منافق
 نے نہ مانا اور حضرت عمرؓ سے فیصلہ کرانے گیا اور انہوں نے اس کو قتل کر دیا تو
 جب یہ تمام قصہ اور قتل کا واقعہ مدینہ کے یہود کو معلوم ہوا تو انہوں نے مسلمانوں کو
 عار دلانے کے لئے کہا کہ تم کیسے لوگ ہو کہ جس کو رسول مانتے ہو اور اس کے اتباع
 کے دعویٰ دار ہو اس کے فیصلوں کو تسلیم نہیں کرتے۔ یہودیوں کو دیکھو کہ جب ان کو
 ان کے گناہوں کی توبہ کے سلسلہ میں یہ حکم ملا تھا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو
 قتل کرو تو ہم نے اس شدید حکم کی بھی تعمیل کی یہاں تک کہ ہمارے ستر ہزار آدمی
 مارے گئے مگر تمہیں ایسا کوئی حکم ملا تو تم کیا کرتے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(معارف ج ۲ ص ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱

آیت: ”وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ
 الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ
 وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ
 وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا“ (الخ)

(سورہ النساء آیت ۶۹ پ ۵)

ترجمہ: اور جو کوئی حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا سو وہ ان
 کے ساتھ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا کہ وہ نبی اور صدیق
 شہداء اور نیک بخت ہیں اور اچھی ہے ان کی رفاقت۔“

شان نزول :- یہ آیت ایک خاص واقعہ کی بنا پر نازل ہوئی جس کو امام تفسیر
 حافظ ابن کثیر نے متعدد اسانید سے نقل کیا ہے۔

واقعہ اس طرح ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن
 ایک صحابی ﷺ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول!
 میرے دل میں آپ ﷺ کی محبت اپنی جان اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھی زیادہ ہے
 بعض مرتبہ میں گھر میں بے چین ہوتا ہوں اور جب تک آپ ﷺ کا دیدار نہ کر لوں
 زیارت نہ کر لوں اس وقت تک سکون نہیں ہوتا ہے۔

لیکن اب مجھے فکر اس بات کی ہے کہ جب آپ ﷺ اس دار فانی سے
 رخصت ہو جائیں گے اور میں بھی اس دنیا سے چلا جاؤں گا۔ تو آپ ﷺ تو انبیاء کے

ساتھ جنت کے درجات عالیہ میں ہوں گے اور میں پتہ نہیں جنت میں جاؤں گا یا نہیں۔ اور اگر چلا گیا تو میرا درجہ بہت نیچے ہو گا تو پھر میں وہاں آپ کی زیارت کیسے کروں گا اور مجھے کیسے صبر آئے گا۔؟

آپ ﷺ نے انکا یہ کلام سنا اور کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ یہ آیت

نازل ہو گئی۔ (معارف ج ۲ ص ۲۶۷ ابن کثیر ج ۱ ص ۶۰ پ ۵ صفحہ ج ۲ ص ۱۶۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”الْم تَرَا إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ
وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا
كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ
يَخْشَوْنَ النَّاسَ“ (النح)

(سورۃ نساء آیت ۷۷ پ ۵)

ترجمہ: نو دیکھا تو نے نہ دیکھا ان لوگوں کو جن کو حکم ہوا تھا کہ ہاتھ روکے رکھو اور قائم کرو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ پھر جب حکم ہوا ان کو لڑائی کا اسی وقت ان میں ایک جماعت ڈرنے لگی لوگوں سے۔“

شان نزول :- ہجرت سے قبل مسلمانان مکہ کو قریش مکہ بہت ستایا کرتے تھے۔ اور مسلمان ان تکالیف کی بناء پر حضور ﷺ کے پاس جاتے اور اس بات کی

اجازت چاہتے کہ ہم کفار سے مقاتلہ کریں اور ظلم کا بدلہ لیں۔ لیکن آپ ﷺ مسلمانوں کو اس مقاتلہ سے روکتے اور فرماتے کہ مجھے قتال کا حکم نہیں ہے بلکہ صبر اور درگزر کرنے کا حکم ہے اور فرماتے کہ نماز و زکوٰۃ کا حکم ہے وہ کرتے رہو۔

کیونکہ جب آدمی اطاعت خداوندی اور نفس کشی کا خوگر نہ ہو تو اس وقت تک یہ کام اس کے لئے دشوار گزار ہوتے ہیں۔ بعد ازاں مسلمان اس کو قبول کرنے لگے۔ اور بالاخر ہجرت کے بعد جہاد اور مقاتلہ کا حکم نازل ہو گیا تو ان کو خوش ہونا چاہئے تھا کہ ہماری درخواست قبول ہو گئی۔ لیکن ان میں سے بعض کچے مسلمان کافروں کے مقاتلہ سے ایسے ڈرنے لگے جیسے کہ اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہئے یا اس سے بھی زیادہ اور آرزو کرنے لگے کہ تھوڑی مدت اور بھی قتال کا حکم نہ آتا اور ہم زندہ رہتے تو اچھا ہوتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(صالح ج ۲، ص ۹۱، منہج، ج ۱، ص ۱۰۰، ح الطلح، ابن اثیر، ص ۶۲، ۵ مطہری ج ۳ ص ۱۷۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اِنَّ مَا تَكُونُوا يَدْرِكُكُمُ الْمَوْتُ
وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشِيدَةٍ“ (اخ)
(سورۃ النساء آیت ۷۸ و ۷۹ ص ۵)

ترجمہ: ”تم جہاں کہیں ہو موت تم کو آپڑے گی اگرچہ تم مضبوط برجوں میں ہو۔“

شان نزول :- شہداء کے متعلق منافقوں نے کہا تھا کہ اگر وہ لوگ ہمارے

ساتھ ہوتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے تو اس کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری (ارو) ج ۲ ص ۱۷۳)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَإِنْ تَصِبْهُمْ حَسَنَةً يَقُولُوا هَذِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَإِنْ تَصِبْهُمْ سَيِّئَةً يَقُولُوا هَذِهِ مِنْ عِنْدِكَ“ (النخ)

(سورۃ النساء آیت ۸۷ پ ۵)

ترجمہ: ”اور اگر اپنے لوگوں کو کچھ بھلائی تو کہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر اپنے ان کو کچھ برائی تو کہیں یہ تمہاری طرف سے ہے۔“

شان نزول :- حضور ﷺ جب مدینہ تشریف فرما ہوئے تو یہودیوں اور منافقوں نے کہا کہ جب سے یہ شخص اور اس کے ساتھی یہاں آئے ہیں ہمارے پھلوں اور کھیتوں میں برابر نقصان ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری (ارو) ج ۲ ص ۱۷۳)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ“ (النخ)

(سورۃ النساء آیت ۸۰ پ ۵)

ترجمہ نمبر ۲۲ اور جو رسول کی اطاعت کرے گا پس اس نے اللہ کی اطاعت کی۔“

شان نزول :- بنوئی نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے جس نے میری اطاعت کی اس نے درحقیقت اللہ کی اطاعت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے بیشک اللہ سے محبت کی اس پر بعض منافق کہنے لگے کہ یہ شخص تو بس ہم سے یہ چاہتا ہے کہ جس طرح عیسائیوں نے مسیح ابن مریم کو رب بنا لیا تھا اسی طرح ہم بھی اس کو اپنا رب بنا لیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (عشری (رد) ج ۲ ص ۱۷۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوْ الْخَوْفِ
أَذَاعُوا بِهِ“ (الخ)

(سورہ النساء آیت ۸۲-۸۵)

ترجمہ نمبر ۲۲ اور جب ان کے پاس پہنچتی ہے کوئی خبر امن کی یا ڈر کی تو اس کو مشہور کر دیتے ہیں۔“ (الخ)

شان نزول :- ابن عباس، ضحاک اور ابو معاذ رضی اللہ عنہم کے نزدیک یہ آیت منافقوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ اور دوسرے اکثر حضرات کے نزدیک یہ آیت ضعیف اور کمزور ایمان والے مسلمانوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (سارف ج ۲ ص ۹۱ عن روح البیان)

علامہ ابن کثیرؒ نے اس آیت سے متعلق واقعات نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ اس آیت کے شان نزول میں حضرت عمرؓ کی حدیث کو ذکر کرنا چاہئے اور وہ یہ ہے۔

جب حضرت عمرؓ کو یہ خبر ملی کہ آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی ہے تو وہ اپنے گھر سے مسجد کی طرف آئے اور جب مسجد کے دروازے پر پہنچے تو آپ ﷺ نے سنا کہ مسجد کے اندر بھی لوگ یہی ذکر کر رہے ہیں تو آپ ﷺ نے کہا کہ اس بات کی تحقیق کرنی چاہئے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور پوچھا کہ کیا آپ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ یہ تحقیق کرنے کے بعد میں مسجد کی طرف واپس آیا اور دروازہ پر کھڑے ہو کر یہ اعلان کیا کہ آپ لوگ یہ جو کہہ رہے ہیں کہ حضور ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی ہے یہ غلط ہے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (سوانح ج ۲ ص ۹۱، ابن کثیرؒ ج ۲ ص ۲۵۵، صفحہ ۱۸۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَتَأْتِكُنَّ الْوَالِدَاتُ الْوَالِدَاتُ
وَحَرِّضَ الْمُؤْمِنِينَ“ (النخ)
(سورۃ النساء آیت ۸۴ ص ۵۴)

ترجمہ: ”مرد پس تو لڑا اللہ کی راہ میں تو ذمہ دار نہیں مگر اپنی جان کا اور تاکید کر مسلمانوں کو۔“ (النخ)

شان نزول :- غزوہ احد کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ذیقعدہ میں کفار کے وعدے کے موافق بدر میں مقابلہ کے لئے جانا چاہا (جس کو مورخین بدر صغریٰ کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس وقت بعض لوگوں نے تازہ زخمی ہونے کی وجہ سے اور بعض افواہی خبروں کی وجہ سے جانے میں تامل کیا تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے صحابہؓ کو حکم دیا تو ستر صحابہ آپ ﷺ کے ہمراہ گئے۔ بدر صغریٰ میں جنگ احد کے بعد اللہ نے ابوسفیان اور قریش کے دلوں میں رعب ڈال دیا اور کوئی مقابلہ نہ ہوا اور اس کے بعد یہ لڑائی بند ہو گئی اللہ کے ارشاد کے مطابق آپ ﷺ بعافیت واپس تشریف لائے۔

(معارف ج ۲ ص ۲۹۵ من ترقی مطری ابن کثیر ص ۷۲ پ ۵ مطری ج ۲ ص ۱۸۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت :- "فَمَالَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ" (الخ)
(سورۃ النساء آیت ۸۸ پ ۵)

ترجمہ نوہمیں کیا ہو گیا کہ منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہو رہے ہو۔“

شان نزول :- بخاری وغیرہ نے زید بن ثابت کی روایت سے لکھا ہے کہ جب رسول اللہ احد کی جانب (قریش سے مقابلہ کرنے) چلے تو ساتھیوں میں کچھ (منافق) لوگ راستہ سے ہی لوٹ آئے۔ لوٹنے والوں کے متعلق صحابہؓ کے دو

فریق ہو گئے ایک فریق کا خیال تھا کہ ہم کو ان سے لڑنا چاہئے۔ دوسرا فریق کہتا کہ لڑنا نہیں چاہئے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطریح ج ۲ ص ۱۸۸ ابن کثیر ج ۵ ص ۵۷)

عبداللہ بن حمید نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ بعض مشرکین مکہ سے مدینہ آئے اور ظاہر کیا کہ ہم مسلمان اور مہاجر ہو کر آئے ہیں۔ پھر مرتد ہو گئے اور حضور ﷺ سے اسباب تجارت لانے کی اجازت لیکر مکہ چلے گئے اور پھر واپس نہ آئے۔ ان کے بارے میں مسلمانوں کی مختلف رائے ہوئی۔ بعض نے کافر اور بعض نے مومن کہا۔ تو اس پر اللہ نے اس آیت میں انکا کافر ہونا بیان کر کے قتل کا حکم دیا۔ (سار ج ۲ ص ۵۰۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ حَتَّى يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ“ (الخ)

(سورہ تہائم آیت ۸۹ ص ۵)

ترجمہ: ”مرد اور چاہتے ہیں کہ تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہوئے پھر تم سب برابر ہو جاؤ پس ان میں سے کسی کو دوست مت بناؤ یہاں تک کہ وطن چھوڑ آئیں اللہ کی راہ میں“ (الخ)

شان نزول: ابن ابی شیبہ نے حسن سے روایت کیا ہے کہ سراقہ بن

مالک مدنی نے بعد واقعہ بدر واحد کے رسول ﷺ کے حضور اگر عرض کیا کہ ہماری قوم بنی مدلج سے صلح کر لیجئے۔ آپ ﷺ نے حضرت خالد کو تکمیل صلح کے لئے وہاں بھیج دیا۔ اور صلح کا مضمون یہ تھا کہ ”ہم رسول کے خلاف کسی کی مدد نہ کریں گے اور قریش مسلمان ہوں تو ہم بھی مسلمان ہو جائیں گے اور جو قومیں ہم سے متحد ہوں گی وہ بھی اس معاہدہ میں شریک ہوں گی۔“
اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(معارف ج ۲ ص ۵۰۹ ابن کثیر ج ۱ ص ۶۶ پ ۵ صفحہ ۱۸۸ ج ۳ ص ۱۸۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اَلَا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ
مِيثَاقٌ“ (النح)

(روایت آیت ۵۰ ج ۲)

ترجمہ ”وہ سوائے ان کے جو اس قوم سے تعلق رکھتے ہوں جن سے
تمہارا معاہدہ ہو چکا ہے۔“ (النح)

شان نزول:۔ ابن ابی حاتم اور ابن مردودہ نے حسن بھری سے کہا کہ
حوالے سے لکھا ہے کہ سراقہ بن مالک نے بیان کیا ہے کہ جب بدر اور احد میں
رسول اللہ ﷺ کو غلبہ حاصل ہو گیا اور اردگرد کے لوگ مسلمان ہو گئے تو مجھے اطلاع
 ملی کہ آپ ﷺ خالد بن ولید کو میری قوم بنی مدلج کے پاس (جنگ کے ارادہ سے)
 بھیجنا چاہتے ہیں۔ میں فوراً خدمت گرامی میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ مجھے اطلاع

ملی ہے کہ خالد کو میری قوم کی طرف بھیجنا چاہتے ہیں۔ میں آپ کو احسان کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ آپ میری قوم کو اسی حالت میں رہنے دس۔ اگر آپ کی قوم مسلمان ہوگئی تو وہ بھی مسلمان ہو جائیں گے۔ اور اگر آپ کی قوم مسلمان نہ ہوئی تو ان سے کوئی اندیشہ نہیں۔

حضور ﷺ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ ان کے ساتھ چلے جاؤ اور جیسا چاہو کرو۔ چنانچہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے بنی مدیجہ سے اس شرط پر صلح کر لی کہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف کسی کو مدد نہیں دس گے۔ اور اگر قریش مسلمان ہو گئے تو وہ بھی مسلمان ہو جائیں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(عارف ج ۲ ص ۵۱۰ ابن کثیر ج ۱ ص ۷۶، ۷۷ صفحہ ۱۹۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”سَتَجِدُونَ آخِرِينَ يُرِيدُونَ أَنْ
يَسْأَمُواكُم وَيَسْأَمُوا أَقْوَامَهُمْ“ (الخ)
(سورۃ النساء آیت ۹۱ پ ۵)

ترجمہ: ”عرب تم دیکھو گے ایک اور قوم کو جو چاہتے ہیں کہ امن میں
رہیں تم سے بھی اور اپنی قوم سے بھی۔“

شان نزول :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس آیت میں جن کا ذکر ہے ان سے مراد قبیلہ اسد اور قبیلہ غطفان ہے جب یہ مدینہ آئے تو ظاہراً اسلام کا دعویٰ کرتے اور اپنی قوم سے کہتے کہ ہم بندر اور عقبرب (پھجو) پر ایمان لائے ہیں اور مسلمانوں سے کہتے کہ ہم تمہارے دین پر ہیں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(سورۃ نساء ص ۲۵۹، ابن کثیر ص ۶۷، ۵ مطہری ص ۱۸۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا
خَطْئًا“ (الخ)

(سورۃ نساء آیت ۹۲، ۵)

ترجمہ: جو کسی مومن کو دوسرے مومن کا قتل کر دینا زیبا نہیں مگر
غلطی ہو جائے۔“ (الخ)

شان نزول: ابن جریر نے عکرمہ کا قول نقل کیا ہے کہ حارث بن
زید بن عامر بن لوی ابو جمل کے ساتھ شریک ہو کر عیاشؓ کو عذاب دیا کرتا تھا
مسلمان ہونے کی وجہ سے پھر حارث ہجرت کر کے مدینہ آگئے اور مسلمان ہو گئے
تھے ایک مرتبہ عیاشؓ قبائکے باہر جا رہے تھے تو سامنے سے حارث آگئے اور
عیاشؓ کو ان کے مسلمان ہونے کی خبر نہ تھی۔ عیاشؓ نے فوراً تلوار سے حارث
کو قتل کر دیا اور جب یہ معلوم ہوا کہ حارثؓ تو مسلمان ہو گئے تھے تو فوراً آپ
ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ بیان کیا۔ تو پھر اللہ نے یہ آیت نازل
فرمائی۔ (ابن کثیر ص ۸۷، ۵ مطہری ص ۱۹۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمَنْ يَقتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا“ (الخ)

(سورۃ نساء آیت ۹۲، ۵)

ترجمہ: ”اور جو کوئی مسلمان کو قصد آمار ڈالے۔“

شان نزول: بغوی نے لکھا ہے کہ مقبیس بن ضلبہ کنڈی اور اس کا بھائی ہشام مسلمان ہو گئے۔

ایک روز مقبیس کو محلہ بنی نجار میں ہشام کی لاش ملی۔ وہ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور واقعہ عرض کیا۔ حضور ﷺ نے اس کے ساتھ ایک فہری شخص کو بھیج دیا اور نبی نجار کو کہلایا کہ حضور ﷺ کا حکم ہے کہ اگر تم ہشام کے قاتل سے واقف ہو تو مقبیس کے حوالے کر دو تاکہ وہ اپنے بھائی کا قصاص لے لے۔ اور اگر نہیں جانتے تو ہشام کی دیت ادا کرو۔

فہری نے حضور ﷺ کا یہ پیغام پہنچا دیا۔ بنی نجار نے جواب دیا کہ اللہ کے رسول کا حکم سر آنکھوں پر ہم کو ہشام کے قاتل تو معلوم نہیں ہاں ہم دیت ادا کرتے ہیں چنانچہ انہوں نے مقبیس کو سواونٹ دیدیے۔ مقبیس اور فہری واپس لوٹے۔ راستہ میں مقبیس کو شیطان نے برکایا کہ اگر میں دیت لیکر بیٹھ جاؤں گا تو یہ بڑی ذلت کی بات ہے۔ بہتر یہ ہے کہ فہری کو قتل کر دوں تاکہ بدلہ پورا پورا (جی کا بدلہ جی) ہو جائے اور دیت مزید بچ جائے گا۔

چنانچہ اس نے فہری کو غافل پاکر زور سے ایک پتھر مارا اور اس کا سر پھاڑ دیا اور فہری مر گیا۔ پھر یہ اونٹ لیکر اور باقی اونٹوں کو ہنکا کر مکہ مکرمہ لے گیا اور مزید ہو گیا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطریح ص ۲۱۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ فَتَيَّبُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ
السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا“ (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۹۴-۵)

ترجمہ: ”مومنو! ایمان والو! جب سفر کرو اللہ کی راہ میں تو تحقیق کر لیا
کرو اور مت کہو اس سے جو تم کو سلام کرے کہ تو مسلمان
نہیں۔“

شان نزول :- (۱) ترمذی اور مسند احمد میں بروایت عبداللہ بن عباس رضی
منقول ہے کہ صحابہ کی ایک جماعت جہاد کے لئے جا رہی تھی۔ ان سے ایک آدمی
قبیلہ بنو قیس کا ملا جو کہ بکریاں چاربا تھا۔ اس نے صحابہ کو دیکھ کر سلام کیا جو کہ
مسلمان ہونے کی نشانی ہے۔ صحابہ سمجھے کہ یہ جان بچانے کے لئے سلام کر رہا ہے اور
ہم کو دھوکہ دے رہا ہے۔ اس لئے صحابہ نے اس کو قتل کر دیا اور اس کا مال وغیرہ
بطور غنیمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر حاضر ہوئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(عارف ص ۵۹)

(۷) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی سے ایک دوسری روایت ہے جس کو
بخاری نے مختصر اور برہان نے مفصل نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستہ مجاہدین کا
بھیجا۔ جن میں حضرت مقداد بن اسود رضی بھی تھے۔ جب یہ حضرات موقع پر پہنچے تو
سب لوگ بھاگ گئے صرف ایک شخص رہ گیا جس کے پاس بہت مال تھا۔ اس

نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے کہا۔ ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے یہ سمجھا کہ یہ دل سے نہیں کہہ رہا ہے بلکہ اس نے جان و مال بچانے کے لئے کلمہ سلام پڑھا ہے تو انہوں نے اس کو قتل کر ڈالا۔ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کو اس فعل پر برا کہا اور کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ اسلام پڑھنے والے کو قتل کر دیا اور ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائیں گے۔

جب یہ حضرات مدینہ آئے تو یہ واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مقداد کو سخت تنبیہ فرمائی اور فرمایا یہ کلمہ تمہارے مقابلہ میں کل قیامت کے دن دعویدار ہو گا تو تمہارا کیا جواب ہو گا۔
اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(سورۃ حج ۲، ۵۱۰، ابن کثیر ۱، ۸۲، ۵، مطہری ج ۲، ۱۱۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
غَيْرِ أُولِي الضَّرَرِ“ (النخ)
(سورۃ النساء آیت ۹۵، ۵)

ترجمہ: خود اپنی جانوں سے اور اپنے مالوں سے راہ خدا میں جہاد کرنے والے مومن بغیر عذر کے بیٹھے رہنے والے مومن برابر نہیں۔“

شان نزول :- ترمذی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے بیان کیا

ہے کہ حضور ﷺ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کو مذکورہ آیت لکھوا رہے تھے (جب کہ اس آیت میں اولاً غیر اُولی الضَّرَرِ (کا لفظ نہیں تھا) بھی یہ آیت لکھی جا رہی تھی کہ حضرت ابن ام مکتوم آئے اور حضور ﷺ سے عرض کیا کہ اگر میں جہاد کر سکتا تو ضرور کرتا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ عبد اللہ بن محس اور ابن ام مکتوم دونوں آئے اور کہا کہ ہم تو نابینا ہیں۔ تو اس پر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں غیر اُولی الضَّرَرِ کا اضافہ فرمادیا۔

اس طرح یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطہری ج ۲ ص ۲۲۵، ابن کثیر ص ۸۵ ب ۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفَّيْتُمُ الْمَلَائِكَةَ ظَالِمِيْنَ اَنْفُسِهِمْ“ (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۹۷ ب ۵)

ترجمہ: جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں جب فرشتے ان کی روح قبض کرتے ہیں۔“ (الخ)

شان نزول: ابن جریر رضی اللہ عنہما اور ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے لکھا ہے کہ مکہ کے کچھ باشندے مسلمان تو ہو گئے تھے مگر اپنا ایمان چھپا رکھا تھا۔ جنگ بدر میں مشرکین ان کو اپنے ساتھ لے گئے۔ ان میں سے کچھ لوگ مارے گئے۔ مسلمانوں نے کہا کہ وہ مسلمان تو تھے مگر مجبور کر کے ان کو لایا گیا تھا لہذا ان کے لئے دعائے مغفرت کرو۔

تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری ج ۲ ص ۲۲۲ میں تفسیر اس ۵۷۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمَنْ يُخْرِجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ
وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ
أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ“ (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۱۰۰-۱۰۱)

ترجمہ: ”اور جو کوئی نکلے اپنے گھر سے ہجرت کر کے اللہ اور اس کے
رسول کی طرف پھر آپکڑے اس کو موت تو مقرر ہو چکا اس
کا ثواب اللہ کے ہاں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔“

شان نزول :- یہ آیت بعض روایات کے مطابق حضرت خالد بن حزام
کے بارے میں نازل ہوئی۔ یہ مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کی نیت سے نکلے تھے۔
راستہ میں ان کو سانپ نے ڈس لیا جس سے ان کی موت واقع ہو گئی۔ ان کے فضائل
و برکات کے طور پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (سورۃ بقرہ ص ۲۵۷ میں تفسیر اس ۱۰۷-۱۰۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ
جُنَاحٌ“ (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۱۰۱-۱۰۲)

ترجمہ ”جب تم سفر میں ہو تو تم پر نمازوں کے قصر کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔“

شان نزول :- ابن جریر نے حضرت علیؓ کی روایت سے لکھا ہے کہ بنی نجار کے کچھ لوگوں نے خدمت گرامی میں عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! ہم سفر پر جاتے ہیں نماز کس طرح پڑھیں؟

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری ج ۲ ص ۲۲۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ
الصَّلَاةَ“ (الخ)

(سورۃ النساء آیت جز ۲ ص ۱۰۲ پ ۵)

ترجمہ ”اور جب آپ ان میں موجود ہوں اور ان کو آپ نماز پڑھائیں۔“

شان نزول :- امام احمد نے دلائل میں بیہقی میں اور حاکم نے مستدرک میں حضرت ابو عیاش زرقیؓ کا بیان نقل کیا ہے کہ ہم عسفان میں رسول اللہ کے ہمراہ کاب تھے۔ سامنے سے مشرک آگئے جن کے سردار خالد بن ولید تھے۔ یہ لوگ ہمارے اور قبلہ کے درمیان حائل تھے۔ حضورؐ نے ہم کو ظہر کی نماز پڑھائی تو مشرک کہنے لگے کہ یہ تو بڑے موقع پر تھے اگر ہم غفلت میں ان پر حملہ کر دیتے تو پھر

خود ہی بولے (اب تو موقع نکل گیا خیر) ابھی ان کی ایک اور نماز آ رہی ہے جو ان کو اپنی جان اور اولاد سے بھی زیادہ پیاری ہے اس وقت حملہ کس کے اس پر حضرت جبرئیل علیہ السلام ظہور عصر کے درمیان یہ آیت لے کر حاضر ہوئے۔

(ابن کثیر اس ۵۹۲ ۵ مطبوعہ ۲۰۰۳ء)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَدَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ
أَسْلِحِكُمْ“ (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۲۷-۲۵)

ترجمہ: کافر تمنا کرتے ہیں کہ کاش تم اپنے اسلحہ اور سامان کی طرف سے غافل ہو۔“ (الخ)

شان نزول :- کبھی نے ابوصالح کے توسط سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی محارب اور بنی انمار سے جہاد کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع صحابہ ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ وہاں کوئی دشمن نظر نہیں آتا تھا۔ صحابہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتھیار کھول دیئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وادی سے ہٹ کر ایک طرف حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ بارش ہو رہی تھی۔

اچانک ایک دشمن غویرث بن حارث حارثی نامی شخص تلوار نکال کر پہاڑ سے اتر آیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر بولا کہ اے محمد! اب تم کو کون بچائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ۔ پھر اللہ سے دعا کی اے اللہ غویرث بن حارث

سے مجھے بچا۔ غورث نے مارنے کے لئے آپ کی طرف تلوار بڑھائی تو یکدم اس کے دونوں شانوں کے درمیان درداٹھا اور وہ منہ کے بل گر پڑا۔ تلوار ہاتھے چھوٹ گئی۔ حضور ﷺ نے تلوار اٹھا کر کہا اب تجھے کون بچائے گا؟ اس نے کہا کوئی نہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو میں تیری تلوار دے دوں گا۔ وہ بولا نہیں ہاں البتہ میں اس کی شہادت دیتا ہوں کہ میں کبھی تم سے جنگ نہیں کروں گا اور نہ تمہارے خلاف کسی کی مدد کروں گا۔

حضور ﷺ نے اس کو تلوار دیدی۔ غورث بولا خدا کی قسم تم مجھ سے بہتر

ہو۔ (مطہری ج ۳ ص ۲۵۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَا تَهْنُؤْا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ اِنْ تَكُونُوا تَالِمُونَ فَاِنَّهُمْ يَبَالِغُونَ كَمَا تَالِمُونَ“
(الخ)

(سورہ تساء آیت ۱۰۲ پ ۵)

ترجمہ: تم اس قوم سے لڑنے کی طلب میں کمزوری نہ دکھاؤ اگر تم دکھ محسوس کرتے ہو تو وہ بھی تمہاری طرح زخموں کا دکھ محسوس کرتے ہیں۔“

شان نزول: امام بغوی نے لکھا ہے کہ ابوسفیان اور اس کے ساتھی جب

احد کے دن واپس لوٹ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے پیچھے ایک جماعت کو بھیجا
چاہا۔ مگر انہوں نے اپنے زخموں کی شکایت کی تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔

(ابن کثیر ج ۱ ص ۵۴۹۶ مطبوعہ ۱۳۶۲ھ)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اَنَا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ
بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ وَلَا تَكُنْ
لِلْخَائِثِينَ خَصِيمًا“ (النح)

(سورہ النساء آیت ۵۰ تا ۱۱۲ پ ۵)

ترجمہ: ”میرے لیے تم کو یہ کتاب سچے طور پر اتارنا ہے کہ تم انصاف
کے لوگوں میں جو کچھ سمجھاؤ گے اللہ تمہارے ساتھ ہو اور تم
بازوں کی طرف سے جھگڑے والا۔“

شان نزول :- مذکورہ آیات جو پورے ایک رکوع کو شامل ہیں ایک خاص
واقعہ سے متعلق ہیں۔

واقعہ یہ ہوا کہ مدینہ میں ایک خاندان بنو امیہ کے نام سے معروف تھا۔
ان میں سے ایک شخص جس کا نام بروایت ترمذی اور حاکم بشیر اور بغوی اور ابن جریر
کی روایت میں طعمہ بتایا گیا ہے اس نے حضرت قتادہ بن نعمان کے چچا رفاعہ کے گھر
نقب لگا کر چوری کر لی۔

ترمذی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ یہ شخص منافق تھا۔ اور مدینہ میں

رہتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین میں اشعار لکھ کر دو سروں کے ناموں سے ان کی اشاعت کرتا تھا۔

اس بنو امیہ کے آدمی نے وہاں سے چوری کی۔ اور چوری میں ایک آٹے کی پوری جس پر کچھ ہتھیار بھی تھے چوری کر لئے۔ حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہا کو اس کی اطلاع ملی تو تفتیش شروع کی۔ بعض لوگوں کا خیال بنو امیہ کی طرف گیا اور کہا کہ آج رات اس کے گھر میں آگ روشن تھی۔ بنو امیہ کو جب خطرہ ہوا تو اس نے حضرت لبید بن سہل کے نام پر چوری لگا دی اور خودی آکر اس کی اطلاع دی۔ لبید بن سہل کو جب معلوم ہوا کہ یہ الزام میرے سر ہو رہا ہے تو تلوار نکال کر بنو امیہ کے پاس گئے اور کہا کہ یہ تلوار اس وقت تک میان میں نہ جائے گی جب تک اس چوری کی حقیقت واضح نہ ہوگی۔ تو اس نے کہ آپکا نام کوئی نہیں لیتا آپ بے فکر ہو جائیں۔

بنو امیہ اور ابن جریہ کی روایت میں اس جگہ یہ ہے کہ اس نے چوری کا الزام ایک یہودی کے سر لگایا اور اس نے یہ ہوشیاری کی کہ آٹے کی پوری تھوڑی سی پھاڑ دی جس سے آٹے کے آثار حضرت رفاعہ کے گھر سے یہودی کے گھر تک پائے گئے اور یہ نشانات دیکھے گئے۔ شہرت ہونے پر اسلحہ اور زرہیں بھی اس نے اس یہودی کے پاس رکھوائیں اور جب تحقیق شروع ہوئی تو یہ اسلحہ بھی اس یہودی کے گھر سے برآمد ہوا تو اس پر یہودی نے قسم کھا کر کہا کہ یہ زرہیں مجھے بنو امیہ نے دی ہیں۔

ادھر حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہا کو مختلف صورتوں سے یہ گمان غالب ہو گیا تھا کہ یہ کارروائی بنو امیہ کی ہے۔ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہو کر سارا واقعہ سنایا اور بعد تفتیش کے اپنا گمان غالب بھی ذکر کیا۔ بنواہریق کو اس کی اطلاع ملی تو یہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہا کی شکایت کی کہ بلا ثبوت شرعی یہ الزام ہمارے اوپر لگا رہے ہیں جبکہ مسروقہ مال فلاں یہودی کے گھر سے برآمد ہوا ہے۔ لہذا ہمارے اوپر الزام نہ لگائیں بلکہ یہودی پر دعویٰ کریں۔ ظاہری حالات و آثار سے آپ رضی اللہ عنہ کا رجحان بھی اسی طرح ہو گیا اور قریب تھا کہ یہودی پر اس کی سزا جاری فرمادیتے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ جب آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم بغیر دلیل شرعی ایک مسلمان گھرانے پر چوری کا الزام لگا رہے ہو۔ اس پر حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بہت افسوس کیا اور رنجیدہ ہوئے۔ اور جب حضرت رفاعہ کو اس کی اطلاع ملی تو انہوں نے صبر کیا اور کہا کہ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ اس معاملہ کو زیادہ وقت بھی نہ گزرا تھا کہ اس سلسلہ میں ایک پورا رکوع نازل ہو گیا۔ جس کے ذریعہ اس واقعہ کی تمام حقیقت آپ پر منکشف ہو گئی۔ اور بنواہریق کی چوری ظاہر ہو گئی۔ یہودی بری ہو گیا۔ اور تمام مال واپس ہوا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہا نے اسٹیج جناد کے لئے وقف کر دیا چور عدینہ سے بھاگ کر نکلا گیا اور مشرکین سے مل گیا۔

تفسیر بحر محیط میں ہے کہ اللہ اور انکے رسول کی مخالفت کے وہاں نے اس کو وہاں بھی سکون سے نہیں رہنے دیا۔ وہ ایک عورت کے گھر جا کر رہا جب اس عورت کو مدینہ کے واقعہ کی خبر ملی تو اس نے وہاں سے بھی نکال دیا۔ پھر اس نے دوبارہ ایک شخص کے گھر نقب لگائی تو مکان کی دیوار اس پر گر گئی اور وہیں دب کر مر گیا۔

(بخاری ج ۲ ص ۸۵۲ ابن کثیر ج ۱ ص ۹۸۵ مطبوعہ ۱۳۲۴ھ)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ
مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ“ (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۱۱۶ پ ۵)

ترجمہ: خود بیشک اللہ تعالیٰ شرک کرنے والے کو معاف نہیں کرے
گلاور جس کو چاہے گا معاف کر دے گا۔“

شان نزول: امام بغوی نے بروایت ضحاک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ اس آیت کا نزول ایک بوز سے اعرابی کے حق میں ہوا تھا۔ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں گناہوں میں غرق ہوں۔ لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ جب سے میں نے اللہ کو پہچانا ہے تو اس وقت سے کسی چیز کو اس کا شریک قرار نہیں دیا اور نہ اس کے سوا کسی کو کارساز مانا۔ اور نہ اللہ کے خلاف جری ہو کر گناہوں کا ارتکاب کیا۔ اور نہ ہی یہ خیال آیا کہ میں اللہ سے بھاگ کر اس کو بے بس کر دوں گا۔ اب میں شرمندہ ہوں تو بے کرتا ہوں معافی چاہتا ہوں میرا کیا حال ہو گا اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (عشری ج ۲ ص ۲۷۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”لَيْسَ بِأَمَانِيكُمْ وَلَا أَمَانِي أَهْلِ الْكِتَابِ
مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُحْزِبُهُ وَلَا يَحِدِلْهُ مِنْ دُونِ
اللّٰهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا“ (سورۃ النساء آیت ۱۲۲ پ ۵)

ترجمہ: ”وہ تمہاری امیدوں پر مدار ہے اور نہ اہل کتاب کی امیدوں پر۔ جو کوئی برا کام کرے گا اس کی سزا پائے گا۔ اور نہ پائے گا اللہ کے سوا اپنا کوئی حمایتی اور نہ کوئی مددگار۔“

شان نزول :- حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کچھ مسلمانوں اور اہل کتاب کے درمیان مفاخرت کی گفتگو ہونے لگی۔ اہل کتاب نے کہا کہ ہم تم سے افضل و اشرف ہیں کیونکہ ہمارے نبی تمہارے نبی سے پہلے اور ہماری کتاب تمہاری کتاب سے پہلے ہے۔

مسلمانوں نے کہا ہم تم سے افضل ہیں اس لئے کہ ہمارے نبی خاتم النبیین ہیں اور ہماری کتاب آخری کتاب ہے جس نے پہلی سب کتابوں کو منسوخ کر دیا ہے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(سارف ج ۲ ص ۵۵۲ ابن کثیر ج ۱ ص ۱۰۲ مطبوعہ مطبوعہ ج ۲ ص ۲۸۲)

آیت مذکورہ کے نزول کے بعد والی آیت م ۱۲ بھی اس کے فوراً بعد نازل

ہوئی۔ (مطبوعہ ج ۲ ص ۲۸۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ“ (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۷۵ ص ۵۴)

ترجمہ: عورتوں کو آپ سے عورتوں کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔“

شان نزول :- حاکم نے مستدرک میں حضرت ابن عباس کلبیان نقل کیا ہے کہ اہل جاہلیت بچہ کو بالغ ہونے سے پہلے میراث نہیں دیتے تھے۔ اور نہ عورت کو وارث قرار دیتے۔ اسلام کے بعد لوگوں نے عورت کی میراث کا حکم دریافت کیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۰۹ اپ ۵ مطبوعہ ۱۳۹۲ھ)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَإِن مَّرَأَةٌ خَافَتْ مِن بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا“ (الخ)

(سورہ نساء آیت ۳۴ تا ۳۵)

ترجمہ: عورت اگر کوئی عورت ڈرے اپنے خاوند کے لڑنے سے یا جی بھر جانے سے تو کچھ گناہ نہیں دونوں پر کہ کر لیں آپس میں کسی طرح صلح اور صلح خوب چیز ہے۔“

شان نزول :- ان تینوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے ازدواجی زندگی کے اس رخ اور کٹھن پہلو کے متعلق ہدایات دی ہیں جو اس طویل زندگی کے مختلف ادوار میں ہر جوڑے کو کبھی نہ کبھی پیش آنی چاہئیں۔

ایسے حالات سے متعلق جن میں غیر اختیاری طور پر میاں بیوی کے تعلقات کشیدہ ہو جائیں ہر فریق اپنی جگہ معذور سمجھا جائے اور باہمی تلخی کی وجہ سے اس کا اندیشہ ہو جائے کہ باہمی حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی ہو جائے گی۔ مثلاً ایک بیوی سے اس کے شوہر کا دل نہیں لگتا۔ اور دل نہ ملنے کے اسباب رفع کرنا عورت کے اختیار میں نہیں۔ مثلاً عورت بد صورت یا عمر رسیدہ بڑھیا ہے شوہر خوش رو ہے تو ظاہر ہے کہ اس میں نہ عورت کا کوئی قصور ہے اور نہ ہی مرد کو مجرم کہا جاسکتا ہے۔

چنانچہ اس آیت کے شان نزول میں اسی طرح کے چند واقعات مظہری

وغیرہ میں منقول ہیں۔ (ساری تفسیر کنج ۲ ص ۵۶۱ ابن کثیر ج ۱ ص ۵۴۱)

ترمذی میں بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مروی ہے کہ حضرت سودہ

رضی اللہ عنہا زوجہ سرکار دو جہاں رضی اللہ عنہا نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

لو دید یا تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (مظہری ج ۲ ص ۲۹۴)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ
بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ“ (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۵۵ ص ۱۳۵)

ترجمہ: تم ایمان والو! انصاف پر خوب قائم رہنے والے ہو جاؤ
اللہ کے لئے گواہی دینے والے۔“

شان نزول: ابن ابی حاتم نے سدی کل بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ کی

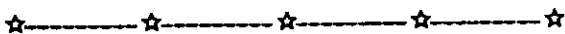
خدمت میں دو شخص باہمی نزاع لیکر حاضر ہوئے۔ ایک مالدار تھا اور دوسرا نادار تھا۔ حضور ﷺ کا جھکاؤ نادار کی طرف تھا کیوں کہ آپ ﷺ کا خیال تھا کہ یہ نادار تو مالدار پر ظلم کر رہی نہیں سکتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطری ج ۲ ص ۲۰۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَيَّ رَسُولِهِ
وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ“ (الخ)
(سورۃ النساء آیت ۶۷ ص ۵)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! تم اعتقاد رکھو اللہ اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کی اور اس پر جو اللہ نے اس سے پہلے نازل کی تھیں“

شان نزول:۔ بنوئی نے کلبی کا بیان بروایت ابو صالح لکھا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اور یہ قول کلبی نے بھی نقل کیا ہے کہ اس آیت کا نزول عبداللہ بن سلام اسد بن کعب اسید بن کعب ثعلبہ بن قیس اور عبداللہ بن سلام کے بھانجے سلام اور بھتیجے سلمہ اور یامین بن یامین کے متعلق ہوا تھا۔ ان لوگوں نے خدمت گرامی میں عرض کیا کہ ہمارا ایمان آپ پر اور آپ کی کتاب پر بھی ہے اور موسیٰ و توریت اور عزیر پر بھی ہے ان کے علاوہ ہم کسی کتاب اور پیغمبر کو نہیں ملتے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور پھر یہ تمام حضرات مسلمان ہو گئے۔ (مطری ج ۲ ص ۲۰۸)



آیت: "ان الذین امنوا ثم کفروا ثم امنوا ثم کفروا ثم اذادوا کفراً" (الخ)

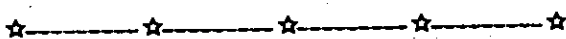
(سورہ نساء آیت ۷۴-۷۵)

ترجمہ: جو لوگ مسلمان ہوئے پھر کافر ہوئے پھر مسلمان ہوئے پھر کافر ہو گئے پھر کفر میں بوختے چلے گئے۔

شان نزول: امام قتادہ نے کہا کہ آیت میں یہودی مراد ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور کفر میں لوٹ گئے۔ اور توریت پر ایمان لائے اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا اور پھر محمد ﷺ اور تمام انبیاء کا انکار کر کے کفر میں بوختے چلے گئے۔ بعض اہل تفسیر کے نزدیک تمام اہل کتاب مراد ہیں۔ اور بعض لوگوں نے کہا کہ آیت میں وہ مرتد مراد ہیں جو ایمان لائے اور پھر لوٹ گئے اور پھر مسلمان ہوئے اور پھر کافر ہو گئے۔

مرتدوں کے متعلق اس آیت کا نزول اس بات سے بھی ثابت ہوتا ہے

کہ آئندہ آیت میں منافقوں کے عذاب کا بیان ہے۔ (عربی ج ۲ ص ۱۰۹-۱۰۲)



آیت: "لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول
الامن ظلم" (الخ)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ بری بات کو زبان پر لانا پسند نہیں کرتا۔ بجز مظلوم کے۔"

شان نزول :- ہناد نے کتاب الزہد میں مجاہد کلثبان نقل کیا ہے کہ مدینہ میں کسی شخص کے پاس کوئی مہمان آیا۔ میزبان نے اس کی مہمان نوازی اچھی طرح نہ کی۔ مہمان واپس چلا گیا اور میزبان نے اس کے ساتھ جو سلوک کیا تھا اس نے لوگوں سے ویسا ہی بیان کیا۔

تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (عشر ج ۳ ص ۲۱۷ یعنی اس پ ۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "يَسْأَلُكَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَنْ تَنْزِلَ عَلَيْهِمْ
كِتَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَقَدْ سَأَلُوا مُوسَىٰ أَكْبَرَ
مِنَ ذَلِكَ" (النح)

(سورہ النساء آیت ۱۵۴ پ ۶)

ترجمہ: "جو مجھ سے درخواست کرتے ہیں اہل کتاب کہ تو ان پر لائے لکھی ہوئی کتاب آسمان سے۔ سو مانگ چکے ہیں موسیٰ سے اس سے بھی بڑی چیز۔"

شان نزول :- یہودیوں کے کچھ سردار آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آئے

اور آپ سے مطالبہ کیا کہ جس طرح موسیٰ علیہ السلام پر لکھی ہوئی آسمانی کتاب نازل ہوئی تھی اسی طرح ایک کتاب آپ بھی آسمان سے لائیں تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ انکا یہ مطالبہ اس لئے نہیں تھا کہ وہ دل سے ایمان لانا چاہتے تھے اور یہ ان کی ایک شرط تھی بلکہ وہ ہٹ دھرمی اور ضد کی وجہ سے کوئی نہ کوئی عذر کرتے ہی رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر آپ کو حقیقت حال سے آگاہ کیا اور ان کی تسلی کر دی کہ یہ قوم ایسی ہی ہے اللہ کے رسولوں کو ستاتی رہتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے خلاف بغاوت کرنے کے لئے بڑی سے بڑی حرکت بھی کر گذرتی ہے۔

(معارف ج ۲ ص ۵۹۷، ابن کثیر ج ۱ ص ۶۴، مطہری ج ۲ ص ۲۲۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اَنَا اَوْحَيْنَا لِيكَ كَمَا اَوْحَيْنَا لِي نُوحٍ
وَالنَّبِيِّنَ مِنْ بَعْدِهِ“ (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۱۶۳ پ ۶)

ترجمہ: ”ہم نے آپ کے پاس اسی طرح وحی بھیجی جیسے نوح علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی تھی اور جیسے نوح کے بعد پیغمبروں کے پاس وحی بھیجی تھی۔“

شان نزول:۔ ابن اسحق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا کہ عدی بن زید (یہودی) نے کہا تھا کہ ہم نہیں جانتے کہ موسیٰ کے بعد اللہ نے کسی شخص پر کوئی کتاب نازل کی ہو۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (سفری ج ۳ ص ۲۲۹ ابن کثیر ج ۱ ص ۲۱۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "لَكِنَّ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهُ
بِعَلْمِهِ" (الخ)

(سورہ النساء آیت ۶۶ ص ۶۱)

ترجمہ: "لیکن اللہ تو اس کتاب کے ذریعہ جو آپ پر نازل کی گئی
شہادت دے رہا ہے (اور) اللہ نے یہ کتاب خاص علم کے
ساتھ اتاری ہے۔"

شان نزول :- امام بغوی نے لکھا ہے کہ مکہ مکرمہ کے کچھ لوگ (سردار)
آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ محمد ﷺ! ہم نے یہودیوں سے
آپ کے اور آپ کے اوصاف کے بارے میں دریافت کیا کہ ان کی کتاب میں اس
کا ذکر ہے کہ نہیں۔ یہودیوں نے جواب دیا کہ ہم (اپنی کتاب میں) اس امر سے
واقف نہیں ہیں۔ اس پر اس آیت کا نزول ہوا۔

(ابن کثیر ج ۱ ص ۲۲۵ سفری ج ۳ ص ۲۲۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "يَاۤ اَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي
دِينِكُمْ" (الخ)

(سورہ النساء آیت ۷۱ ص ۶۱)

ترجمہ نمبر ۱۰۷ اہل کتاب! مت مبالغہ کرو اپنے دین کی بات میں۔“ (الخ)

شان نزول :- یہ آیت نصاریٰ کی ایک جماعت کے متعلق نازل ہوئی جنہوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں۔
اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید میں یہ آیت نازل فرمائی۔ (واحدی ص ۱۲۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت : ”لَنْ يَسْتَنْكِفَ الْمَسِيحُ اَنْ يَكُونَ عَبْدًا لِلّٰهِ“ (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۱۷۲ پ ۶)

ترجمہ نمبر ۱۰۸ تو اللہ کا بندہ ہونے پر ہرگز عار نہ کہے گے۔“

شان نزول :- بغوی نے لکھا ہے اور واحدی نے اسباب النزول میں اس قول کی نسبت کلبی کی طرف کی ہے کہ نجران کے نمائندوں نے کہا کہ محمد! آپ ہمارے آقا پر عیب لگاتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں کیا کرتا ہوں؟ اہل وفد نے کہا آپ ان کو اللہ کا بندہ اور رسول کہتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا بندہ ہونا تو عیسیٰ کے لئے باعث عار نہیں ہے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (شمسی ج ۲ ص ۲۲۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي
الْكَلَالَةِ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۷۷، ۷۸)

ترجمہ: "مرد لوگ آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں آپ کہیں اللہ تم
کو کلالہ کے بارے میں حکم دیتا ہے۔"

شان نزول :- (۱) ابن مردویہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے
حضورؐ سے کلالہ کی میراث کے بارے میں دریافت کیا تو اللہ نے یہ آیت نازل
فرمائی۔

(۲) نسائی نے ابوالزہیر کے طریق سے حضرت جابرؓ کا بیان نقل کیا ہے
کہ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہو گیا تھا۔ حضورؐ میرے پاس تشریف
لائے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! کیا میں اپنی بہنوں کے لئے ایک
تہائی مال کی وصیت کر دوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ ان کے ساتھ بھلائی کرو۔ میں
نے عرض کیا آدمے مال کی وصیت کر دوں؟ آپؐ نے پھر فرمایا کہ بھلائی کرو۔
پھر آپؐ تشریف لے گئے اور کچھ دیر بعد تشریف لائے اور فرمایا کہ
میرے خیال میں شاید تم اس بیماری سے نہیں مرو گے اور اللہ نے تمہارے اور
تمہاری بہنوں کے بارے میں حکم نازل فرمادیا ہے۔ اور وہ دو تہائی مال ہے۔
حضرت جابرؓ فرمایا کرتے تھے کہ اس آیت کا نزول میرے حق میں ہوا

ہے۔ (عقرب ج ۳ ص ۲۲۲ ابن کثیر ج ۱ ص ۲۰۷)

سورة المائدة

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا
بِالْعُقُودِ“ (الخ)

(سورة المائدة آیت ۱۰۶)

ترجمہ ”۲۰ ایمان والو! پورا کرو عہدوں کو۔“

شان نزول :- یہ سورت مدنی سورتوں میں سے آخری سورت ہے۔ اور
بعض نے تو قرآن کریم کی آخری سورت کہا ہے (باعتبار نزول کے)

مسند احمد بروایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما و اسماء بنت زید منقول ہے کہ
سورہ مائدہ حضور ﷺ پر اس وقت نازل ہوئی جب آپ سفر میں حشاشی اونٹنی پر سوار
تھے۔ نزول وحی کے وقت جو غیر معمولی بوجھ اور ثقل ہوا کرتا تھا حسب دستور اس
وقت بھی ہوا۔ یہاں تک کہ اونٹنی عاجز ہو گئی اور آپ ﷺ اس سے نیچے اتر آئے۔

یہ سفر ظاہر حجة الوداع کا سفر تھا جیسا کہ بعض روایات سے اس کی تائید
ہوتی ہے۔ ابن حبان نے بحر محیط میں فرمایا کہ اس سورت کے بعض اجزاء سفر حدیبیہ
بعض فتح مکہ اور بعض حجة الوداع کے سفر میں نازل ہوئے۔ اس سے بھی معلوم ہوا
کہ یہ سورت نزول قرآن کریم کے آخری مراحل میں نازل ہوئی۔ اگرچہ بالکل
آخری سورت نہ ہو۔ حجة الوداع ہجرت کے نویں سال میں ہوا۔ اس کے بعد آپ
ﷺ کی دنیاوی حیات تقریباً سی دن رہی۔

۱۔ اونٹنی کا نام قصوی تھا اسے عصارہ (حارف ج ۲ ص ۹۲) ابن کثیر ج ۱ ص ۲۲۲ ۶ مطبری ج ۲ ص ۲۰۶
۲۔ اور حدیث میں ہے تھے۔

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَاتُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ
وَلَا الشُّهُرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا
الْقَلَائِدَ وَلَا آمِينَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ يَتَتَفَعُونَ
فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا“ (الحج)
(سورۃ المائدہ آیت ۱۰۲ ج ۲ پ ۶)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! حلال نہ سمجھو اللہ کی نشانیوں کو اور نہ ادب
والے مہینہ کو اور نہ اس کو جو کعبہ کی نیاز کا ہے اور نہ ان کو
جن کے گلے میں پر ڈال کر لے جائیں کعبہ کی طرف اور نہ
آنے والوں کو حرمت والے گھر کی طرف جو ڈھونڈتے ہیں
فضل اپنے رب کا۔“

شان نزول :- اس آیت کے نزول کا سبب چند واقعات ہیں۔

(۱) ایک واقعہ حدیبیہ کا ہے جس کی تفصیل قرآن میں دو سری جگہ موجود
ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہجرت کے چھٹے سال حضور ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لیکر
بمقصد عمرہ مکہ مکرمہ روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ نے مکہ والوں کو مقام حدیبیہ سے اطلاع
دی کہ ہم کسی جنگ کے ارادہ سے نہیں بلکہ عمرہ کی ادائیگی کے لئے آرہے ہیں۔
ہمیں اجازت دو۔ مشرکین نے اجازت نہ دی اور کڑی شرائط کے ساتھ ایک معاہدہ
طے کیا۔ اور یہ شرائط ایسی تھیں کہ جن کا تسلیم کرنا بقا ہر مسلمانوں کے لئے وقار اور

عزت کے منافی تھا۔ لیکن آپ ﷺ کے حکم پر تمام صحابہ مطمئن ہو کر واپس ہو گئے۔ پھر ۷ھ میں دوبارہ ماہ ذیقعدہ میں انہیں شرائط کی پابندی کے ساتھ یہ عمرہ قضا کیا۔

(۲) دو سرا واقعہ یہ پیش آیا کہ مشرکین مکہ میں سے حطیم بن ہند اپنا مال تجارت لے کر مدینہ طیبہ آیا اور مال فروخت کرنے کے بعد اپنا مال اور آدمی مدینہ سے باہر چھوڑ آیا اور آپ ﷺ کی خدمت میں اگر منافقانہ طور پر اسلام لانے کا ارادہ ظاہر کیا۔

لیکن حضور ﷺ کو بذریعہ وحی خبر ہو گئی تو آپ ﷺ نے صحابہ ﷺ کو باخبر کیا کہ ہمارے پاس ایک شخص آئے والا ہے جو شیطان کی زبان استعمال کرے گا۔ جب یہ شخص آپ کے پاس آکر واپس لوٹ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کفر کے ساتھ آیا اور دھوکہ و غداری کے ساتھ لوٹ گیا۔ یہ شخص آپ ﷺ کی مجلس سے نکل کر سیدھا مدینہ سے باہر وہاں پہنچا جہاں اہل مدینہ کے جانور چر رہے تھے اور جانوروں کو ہنکار کے ساتھ لے گیا۔ جب صحابہ کرام ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس کا تعاقب کیا مگر وہ ان کی زد سے باہر جا چکا تھا۔

پھر جب قضائے عمرہ حدیبیہ کے لئے ۷ھ میں صحابہ کرام ﷺ مکہ جا رہے تھے تو دور سے تلبیہ کی آواز سنی تو دیکھا کہ یہ وہی حطیم بن ہند ہے جو انہی جانوروں کو ساتھ لئے عمرہ کے لئے جا رہا ہے۔ صحابہ کا ارادہ ہوا کہ اس پر حملہ کر کے جانور چھین لیں اور اس کو ختم کر دیں۔

(۳) تیسرا واقعہ یہ ہوا کہ جب ۸ھ میں مکہ فتح ہوا اور تمام عرب پر اسلامی قبضہ ہو گیا اور آپ ﷺ نے مشرکین کو بغیر کسی انتقام کے آزاد کر دیا اور وہ آزادی کے ساتھ اپنے کام کرتے رہے یہاں تک کہ اپنی جاہلانہ رسوم کے مطابق حج و عمرہ ادا

کرتے رہے۔ اس وقت صحابہ کو واقعہ حدیبیہ کا انتقام لینے کا خیال آیا کہ انہوں نے ہمیں جائز اور حق طریق پر عمرہ کرنے سے روکا تھا ہم ان کے ناجائز اور غلط طریق کے حج اور عمرہ کو کیوں آزاد چھوڑیں۔ ان پر حملہ کس ان کے جانور چھین لیں اور ان کو ختم کر دیں۔

یہ واقعات ابن جریر رحمہ نے بروایت عکرمہ وسدی نقل کئے ہیں یہ چند واقعات تھے جن کی بنا پر یہ آیت نازل ہوئی اور مسلمانوں کو یہ ہدایت دی گئی کہ شعائر اللہ کی تعظیم تمہارا اپنا فرض ہے۔ (معارف ج ۲ ص ۱۵۳، ابن کثیر ج ۱ ص ۵۲۳)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ“ (الخ)

(سورہ المائدہ آیت ۲۰ و ۲۱)

ترجمہ: ”مومنوں کی اور پرہیزگاری پر باہم تعاون کرو اور گناہ و ظلم پر باہم تعاون نہ کرو۔“

شان نزول:۔ ابن ابی حاتم نے زید بن اسلم کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ جب مشرکوں نے آپ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو کعبہ تک پہنچنے سے روک دیا تو آپ ﷺ نے حدیبیہ میں قیام کیا اور مشرکین کی یہ حرکت مسلمانوں کو بڑی شاق گذری۔ اتفاق سے اسی دوران مشرق کی طرف سے کچھ مشرک عمرہ کرنے کے لئے آئے اور انکا گذر مسلمانوں کی طرف سے ہوا۔ اس پر صحابہ نے کہا کہ مکہ والوں نے جس طرح ہم

کو روک دیا اسی طرح ہم ان لوگوں کو روک دیں کہ یہ بھی عمرہ نہ کر سکیں۔
اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (سورہ بقرہ ص ۲۵۵ تا ص ۲۵۸) (۶۳۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ
عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي“ (الخ)

(سورہ المائدہ آیت ۲۶۳)

ترجمہ: ”آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا اور
میں نے اپنا نعام تم پر پورا کر دیا۔“

شان نزول: حجۃ الوداع کے موقع پر بمقام عرفہ جمعہ کے دن عصر کے
بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ آپ ﷺ اس وقت عرفہ میں اپنی اونٹنی چھڑے تھے۔
وحی کے بارے سے اونٹنی کے بازو ٹوٹنے لگے اور اس وقت یہ آیت نازل
ہوئی۔ (سورہ بقرہ ص ۲۶۲ تا ص ۲۶۹) (۶۳۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ الْمَيْتَةُ وَالْدَّمُ وَلَحْمُ
الْخَنَازِيرِ وَمَا أَهَلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ“ (الخ)

(سورہ المائدہ آیت ۳۳)

ترجمہ: ”محرّم ہوا تم پر مردہ جانور اور خون اور سور کا گوشت اور

جس جانور پر نام لیا جائے کسی اور کا۔“

شان نزول :- یہ آیت ہجرت کے دسویں سال حجۃ تلواداع کے دن یوم عرفہ میں آپ ﷺ پر نازل ہوئی جب کہ مکہ اور عرب تمام کا تمام فتح ہو چکا تھا۔ پورے جزیرۃ العرب میں اسلامی قانون جاری تھا۔ اس آیت کے نزول کی خاص شان یہ ہے کہ عرفہ کے دن نازل ہوئی جو سال کے تمام دنوں میں سیدالایام ہے اور اتفاق سے یہ عرفہ جمعہ کے دن واقع ہوا جس کے فضائل معروف ہیں۔ صحابہ کا بیان ہے کہ جب آپ پر یہ آیت نازل ہوئی تو حسب دستور وحی کا ثقل اور بوجھ اتنا محسوس ہوا کہ اونٹنی اس سے دبی جا رہی تھی یہاں تک کہ مجبور ہو کر بیٹھ گئی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ آیت قرآن کریم کی تقریباً آخری آیت سے جو احکام سے متعلق نازل ہوئی، اس کے بعد ترغیب و ترہیب کی چند آیات کا نازل ہونا بتلایا گیا ہے۔

یہ آیت ۱۰ھ کی نویں ذوالحجہ کے دن نازل ہوئی۔ اور ۱۱ھ ہجری کی ۱۲ ربیع الاول کو آپ کا وصال ہوا۔ (ﷺ)

(معارف ج ۲ ص ۲۲۲، مجمع ص ۶۲۸، معری ج ۲ ص ۵۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت : ”يَسْئَلُونَكَ مَاذَا أَحِلَّ لَهُمْ“ (الخ)

(سورۃ المائدہ آیت ۶۲)

ترجمہ ”لوگ آپ ﷺ سے دریافت کرتے ہیں کہ ہمارے لئے کیا

حلال کیا گیا ہے۔“

آج سے مراد وہ دن ہے جس میں یہ آیت اور اس سے پہلے والی آیت نازل ہوئی یعنی حجۃ لوداع ۱۰ کا یوم عرفہ۔ مطلب یہ ہے کہ جیسے آج تمہارے لئے دین کامل و مکمل کر دیا گیا اور اللہ نے اپنی نعمتیں تم پر مکمل کر دیں اسی طرح اللہ کی پاکیزہ چیزیں جو پہلے بھی تمہارے لئے حلال تھیں۔ وہ ہمیشہ کے لئے حلال رکھی گئیں۔ اور ان کے منسوخ ہونے کا احتمال ختم ہوا۔ کیونکہ وحی کا سلسلہ اب ختم ہونے والا ہے۔

(عارف ن - ص ۲۲ ابن سینا ص ۵۶ پ -)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ذُكِّرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ
عَلَيْكُمْ" (الخ)

(سورہ مائدہ آیت ۶)

ترجمہ: تمہارے اہل ایمان اپنے اوپر اللہ کے کئے ہوئے احسان کو یاد کرو۔

شان نزول :- ابو نعیم نے دلائل النبوة میں حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے طریق سے حضرت جابر بن عبد اللہ کا بیان نقل کیا ہے کہ بنی محارب کا ایک آدمی غورث بن حارث نے اپنی قوم سے کہا (نحوذ باللہ) میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ حضور کی طرف آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور تلوار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں تھی اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تلوار دیکھنے کے لئے مانگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دے دی اس نے تلوار کو پیام سے نکال کر ہلانا شروع کیا اس کا ارادہ مارنے کا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے

کہنے لگا کہ محمد ﷺ! کیا تمہیں ڈر نہیں لگتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ اس نے کہا میرے ہاتھ میں ننگی تلوار ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ میری تجھ سے حفاظت کرنے والا ہے یہ سن کر اس نے تلوار نیام میں رکھ دی اور حضور ﷺ کو واپس کر دی۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مطہری ج ۲ ص ۴۱۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا هَلْ الْكِتَابُ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولَنَا يَبِينُ
لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ
الْكِتَابِ“ (النخ)

(سورۃ المائدہ آیت ۱۵ پ ۶)

ترجمہ: ”اے اہل کتاب! ہمارا پیغمبر تمہارے پاس آ گیا جو کتاب کی باتیں تم چھپایا کرتے ہو وہ کھول کر بیان کر رہا ہے۔“

شان نزول :- ابن جریر نے عکرمہ کلیمان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ یہودی رجم کا حکم دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ حضور ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ تمہارا سب سے بڑا عالم کون ہے؟ یہودیوں نے ابن صوریہ کی طرف اشارہ کیا۔ آپ ﷺ نے ان کو بلا کر قسم دی اور دریافت کیا کہ اگر تمہاری کتاب میں رجم کی سزا ہے تو تم لوگوں نے اس کو کیوں ترک کر دیا۔ ابن صوریہ نے کہا کہ جب ہمارے اندر زمانہ کی کثرت ہو گئی تو ہم نے خود سوتا زیادے اور سرمونڈنے کی سزا جاری کر دی۔

یہ سن کر حضور ﷺ نے رجم کا حکم جاری کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطری ج ۲ ص ۲۲۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصْرِيُّ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ“ (النح)

(سورۃ المائدہ آیت ۱۸ پ ۶)

ترجمہ: ”اور یہود و نصاریٰ نے کہا کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے چیتے ہیں۔“

شان نزول:۔ محمد بن اسحاق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان نقل کیا ہے کہ نعمان بن حنی، بحری بن عمرو اور شناس بن عدی یہودی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کچھ گفتگو کی، حضور ﷺ نے بھی انکو جواب دیئے اور اسلام کی دعوت پیش کی اور اللہ کے عذاب سے ان کو ڈرایا اس پر یہودی بھی عیسائیوں کی طرح کہنے لگے محمد! ہم کو کس چیز سے ڈراتے ہو۔ بخدا ہم تو اللہ کے بیٹے اور چیتے ہیں (وہ ہم کو عذاب کیسے دے گا)

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (مطری ج ۲ ص ۲۲۶ ابن کثیر ج ۱ ص ۲۲۴ پ ۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ

لَكُمْ عَلَى فِتْرَةِ مَنِ الرُّسُلِ“ (النخ)

(سورۃ المائدہ آیت ۱۹ پ ۶)

ترجمہ نمبر ۱ اہل کتاب ہمارا پیغمبر تمہارے پاس آپکا ہے جو کھول
کھول کر تم سے بیان کر رہا ہے ایسے اوقات میں کہ رسولوں
کا سلسلہ موقوف تھا۔“

شان نزول :- محمد بن اسحاق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے لکھا
ہے کہ رسول اللہ نے یہودی کو اسلام کی دعوت اور ترغیب دی۔ حضرت معاذ بن
جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما نے کہا اے گروہ یہود اللہ سے ڈرو۔ بخدا تم
ضرور جانتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے
پہلے تو تم ہم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کرتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے
تھے۔

اس کے جواب میں رافع بن حرملہ اور وہب بن یسود ابولے کہ ہم نے تم
سے یہ نہیں کہا تھا کہ موسیٰ کے بعد اللہ نے اور کوئی کتاب نہیں اتاری اور نہ کسی
شخص کو موسیٰ کے بعد پیغمبر بنا کر بھیجا۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔

(مطریح ج ۳ ص ۲۲۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ“ (النخ)

(سورۃ المائدہ آیت ۲۲ پ ۶)

ترجمہ: ”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں“ (الخ)

شان نزول :- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ --- اور عربینہ کے چند لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے جنہیں مدینہ میں بخارا اور پہلیا ہو گیا تھا اور کہنے لگے کہ ہم دودھ استعمال کرنے والے ہیں جو ہمیں یہاں میسر نہیں ہیں۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المال کے اونٹ ان کے حوالے کر دیئے کہ انہیں اپنے استعمال میں لائیں

جب وہ صحتیاب ہوئے تو اونٹوں پر مقرر راجی کو قتل کر کے اونٹ لیکر بھاگ گئے مگر گرفتار ہو گئے تو ان کی سزا مذکورہ آیت میں نازل ہوئی۔ (امدی ص ۱۳۴)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا“ (الخ)

(سورۃ المائدہ آیت ۸، ۶۳۸)

ترجمہ: ”مرد اور جو عورت چوری کرنے والے دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو“ (الخ)

شان نزول :- امام کلبی نے فرمایا کہ یہ آیت طعمہ بنت امیرق (زرہ چور) کے بارے میں نازل ہوئی۔ (جس کی تفصیل سورہ النساء آیت ۱۰ کے ضمن میں گذر چکی ہے) (امدی ص ۱۳۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ“ (الخ)

(سورۃ المائدہ آیت ۳۹)

ترجمہ: وہ پھر جس نے اپنی بجا حرکت کے بعد توبہ کر لی اور عمل درست کر لیا تو کوئی شک نہیں کہ اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔“

شان نزول: ساحد امین جریر اور امین ابی حاتم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کلبیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ کے زمانہ میں ایک عورت نے چوری کی اس کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا گیا، عورت نے آپ ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میری توبہ قبول ہوگئی آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ آج تو اپنے گناہ سے ایسے پاک ہو گئی جیسے پیدا ہونے کے دن تھی۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری ج ۳ ص ۲۸۹، ابن کثیر ج ۱ ص ۶۹۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ“ (الخ)

(سورۃ المائدہ آیت ۴۱ تا ۴۲)

ترجمہ: خدایے رسول! غم نہ کر انکا جو دوڑ کر گرتے ہیں کفر میں وہ لوگ جو کہتے ہیں اپنے منہ سے ہم مسلمان ہیں اور ان کے دل مسلمان نہیں ہیں۔“

شان نزول :- آیات مذکورہ کے نزول کا سبب دو واقعات ہیں جو آپ ﷺ کے عہد مبارک میں مدینہ کے قرب و جوار میں رہنے والے یہودی قبائل میں پیش آئے ایک واقعہ قتل و قصاص اور دو سرازنا اور اسکی سزا کا ہے۔

(۱) آپ ﷺ کے مدینہ تشریف لانے سے قبل حوالی مدینہ میں یہود کے دو قبائل آباد تھے۔ ایک بنو قریظہ اور دو سرازنا بنو نضیر۔ دو سرازنا قبیلہ آئے دن پہلے پر ظلم کرتا رہتا اور یہ اس کو مجبور ہو کر سستے رہتے۔ کیونکہ یہ دو سرازنا قبیلہ بہت دولت مند اور عزت والا سمجھا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ دونوں قبیلوں نے مل کر یہ معاہدہ کر لیا کہ اگر پہلے قبیلے کے آدمی کو کسی دوسرے قبیلے کے آدمی نے قتل کر دیا تو جان کا بدلہ لینے کے بجائے خون بہا کے طور پر ستر (۷۰) دس کھجوریں دی جائیں گی (دس عربی میں ایک پیانے کا نام ہے جو آج کل پانچ من دس سیر کا ہے) اور اگر پہلے قبیلے نے کسی دوسرے قبیلے والے کو قتل کر دیا تو خون کا بدلہ بھی اور خون بہا بھی دو گنا لیا جائے گا۔ اسی طرح اگر عورت کو قتل کیا تو ایک مرد اور اگر ایک مرد کو قتل کیا تو اس کے بدلہ میں دو مردوں کو قتل کریں گے بنو نضیر بنو قریظہ میں سے۔ اسی طرح غلام کے بدلے آزاد مرد ایک ہاتھ کے بدلے میں دو ہاتھ اور ایک کان کے بدلہ میں دو کان کانٹے جائیں گے۔

یہ معاہدہ قانون کی صورت میں ان میں اسلام سے قبل رائج تھا جب حضور ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اسی زمانے میں پہلے قبیلے والے نے دوسرے قبیلے کے ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ بنو نضیر نے بدلہ طلب کیا۔ مگر بنو قریظہ والے آپ ﷺ کی مساوات اور عدل و انصاف کے ماننے والے تھے اس لئے انہوں نے آپ ﷺ کا سہارا لیتے ہوئے بدلہ دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر بنو نضیر میں اشتعال پیدا ہوا۔ قریظہ تھا کہ جنگ چھڑ جائے مگر یہ معاملہ فیصلہ کیلئے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

بنو نضیر نے یہ سازش کی کہ کچھ لوگوں کے قبیلے سے قبل آپ ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا تاکہ آپ ﷺ کی رائے معلوم کرس کہ اس جیسے معاملات میں آپ ﷺ کا کیا فیصلہ ہوتا ہے۔ اگر ہمارے حق میں ہو گا تو قبول کر لیں گے ورنہ ماننے سے انکار کر دیں گے۔ (اس کی تفصیل کو بغوی نے نقل کیا ہے اور مسند احمد و ابوداؤد میں اس کا خلاصہ منقول ہے۔)

(۲) دوسرا واقعہ زنا کا ہے جس کی تفصیل بغوی نے نقل کی ہے اور وہ یہ ہے کہ خیبر کے یہودیوں میں یہ واقعہ پیش آیا کہ کسی بڑے خاندان کے ایک مرد و عورت زنا کاری میں مبتلا ہو گئے۔ اور توریت کی سزا کے مطابق دونوں کو سنگسار کرنا تھا چونکہ ان دونوں کا تعلق ایک بڑے خاندان سے تھا اس لئے عادت قدیمہ کے مطابق ان کی سزا میں کمی کی گئی اور ان کو یہ بھی معلوم تھا کہ اسلام میں نرمی ہے تو وہ سمجھے کہ اس سزا میں بھی تخفیف ہوگی۔ لہذا انہوں نے کہا کہ اس کا فیصلہ آپ ﷺ سے کرائیں اور یہ دونوں مجرم بھی آپ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیئے۔

اس کے بعد کعب بن اشرف وغیرہ کا ایک وفد ان کو لے کر آپ ﷺ کی

خدمت میں آیا اور کہا کہ اگر شادی شدہ مرد و عورت ذنا کاری میں مبتلا ہوں تو کیا سزا ہے؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم میرا فیصلہ مانو گے؟ انہوں نے اقرار کیا۔ تو اس وقت جبرئیل امین اللہ کا یہ حکم لے کر نازل ہوئے کہ ایسے لوگوں کو سنگسار کر کے قتل کر دینا ہے۔ انہوں نے جب یہ فیصلہ سنا تو بولا کھلا گئے اور ماننے سے انکار کر دیا۔ پھر حضرت جبرئیل امین نے آپ ﷺ کو مشورہ دیا کہ یہ حکم ابن صوریہ کی طرف منسوب کر دیں۔ اور اس کے حالات و صفات آپ ﷺ کو بتلا دیئے گئے۔ تو آپ ﷺ نے اس وفد سے کہا کہ تم ایسے شخص کو جانتے ہو جو کہ مقام فدک میں سفید رنگ کا ایک آنکھ سے معذور آدمی ہے اور اس کو ابن صوریہ کہتے ہیں وہاں رہتا ہے۔ ان سب نے اقرار کیا اور کہا کہ وہ یہود کے بڑے علماء میں سے ہے۔

آپ ﷺ نے ابن صوریہ کو بلوا کر اس سے پوچھا کہ تو ریت میں اس کی کیا سزا ہے۔ اس نے کہا یہی سزا ہے جو اسلام میں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اس پر عمل کیوں نہیں کرتے۔ اس پر ابن صوریہ نے کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ ہمارے شہزادے سے یہ کام سرزد ہوا تو ہم نے رعایت کر کے چھوڑ دیا۔ پھر یہی کام ایک عام آدمی سے سرزد ہوا تو ذمہ دار لوگوں نے اس کو سنگساری کی سزا دینا چاہی تو اس مجرم کو لوگوں نے کہا کہ اگر اسلامی سزا دینا چاہتے ہو تو اس شہزادہ کو یہ سزا دو اور بعد میں اس کو یہ سزا دیجائے۔ یہ بات بہت بڑھی تو ہم سب نے اس کی سزا میں تخفیف کر کے مار پیٹ اور منہ کالا کر کے جلوس لگانے کی تجویز کی ہے۔ اور یہ بات اب تک رائج ہے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔

(صالح ج ۳ ص ۱۳۹، ابن کثیر ج ۱ ص ۱۰۰، اپ ۶، سفیری ج ۳ ص ۲۹۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "وَ اَنْ اَحْكُمَ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ

اَهْوَاؤَهُمْ وَ اَحْذَرَهُمْ" (النخ)

(سورہ المائدہ آیت ۶۴)

ترجمہ: قوم و راللہ نے جو احکام نازل کئے ہیں ان کے مطابق ان کا
باہمی فیصلہ کریں اور ان کی خواہشات پر نہ چلیں اور احتیاط
کریں۔

شان نزول :- ابن اسحاق نے حضرت ابن عباس کا قول بیان کیا ہے کہ
کعب بن اشرف عبداللہ بن صوریہ اور شاس بن قیس نے باہم مشورہ کیا اور کہا کہ چلو
محمد ﷺ کے پاس چلیں اور شاید ہم ان کو ان کے دین سے بھٹکائیں۔ یہ مشورہ کر کے
خدمت گرامی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ ﷺ جلنٹے ہیں کہ ہم یود کے
علماء اور سردار ہیں اگر ہم اجاع کر لیں گے تو سب یودی آپ کے پیچھے آجائیں گے
اور ہمارے خلاف نہیں کریں گے۔ ہمارا اپنی قوم سے جھگڑا ہے ہم آپ کے پاس
مقدمہ لیکر آئیں گے۔ آپ ہم کو قوم والوں کے خلاف ڈگری دیدیں اگر آپ ایسا
کریں گے تو ہم آپ ﷺ پر ایمان لے آئیں گے۔ حضور ﷺ نے اس سے انکار کر دیا۔
اور اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ

وَالنَّصْرَىٰ أَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ
بَعْضٍ، (النخ) فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ
مَرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَى
أَنْ تُصِيبَنَا دَآئِرَةٌ“ (النخ)

(سورۃ المائدہ آیت ۵۱-۵۲ پ ۶)

ترجمہ: ”وہ ایمان والو! امت بناؤ یہود کو اور نصاریٰ کو دوست وہ
آپس میں دوست ہیں ایک دوسرے کے (النخ) اب تو
دیکھے گا ان کو جن کے دل میں بیماری ہے دوڑ کر ملتے ہیں
ان میں کہتے ہیں کہ ہم کو ڈر ہے کہ نہ آجائے ہم پر زمانہ
کی گردش۔ (النخ)“

شان نزول: امام تفسیر ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان فرمایا ہے
کہ یہ آیت ایک خاص واقعہ سے متعلق نازل ہوئی ہے۔ وہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مدینہ طیبہ میں قیام کے بعد اطراف مدینہ میں جو یہود و نصاریٰ رہتے تھے ان سے یہ
معاہدہ کر لیا تھا کہ وہ مسلمانوں کے خلاف نہ خود جنگ کریں گے اور نہ کسی جنگ
کرنے والی قوم کی مدد کریں گے۔ اسی طرح مسلمان نہ خود ان سے جنگ کریں گے
اور نہ ان کے خلاف کسی کی مدد کریں گے۔ یہ معاہدہ ایک زمانہ تک طرفین سے قائم
رہا۔ لیکن یہود اپنی فطری سازش اور طبعی اسلام دشمنی سے مجبور ہو کر اس معاہدہ کے

خلاف کر بیٹھے۔ اور ان یہودیوں نے مسلمانوں کے خلاف مشرکین مکہ سے سازش کر کے ان کو حملہ کی دعوت دی۔

جب اس سازش کا انکشاف آپ ﷺ کو ہوا تو آپ ﷺ نے مقابلہ کے لئے ایک دستہ مجاہدین کا روانہ کر دیا۔ بنو قریظہ کے یہ یہود ایک طرف تو مسلمانوں کے خلاف اس طرح کی سازشیں کر رہے تھے اور دوسری طرف مسلمانوں میں گھس کر مسلمانوں سے دوستی کر کے مشرکین مکہ کے لئے جاسوسی کا کام کر رہے تھے۔

اس پر یہ آیت نبرہ نازل ہوئی۔ اللہ نے مسلمانوں سے ان کو دوسری سے روک دیا۔ بعض حضرات صحابہ نے مثلاً حضرت عبامہ بن صامت وغیرہ نے تو کھیلے طور پر اپنا معاہدہ ختم کر کے ترک موالات کا اعلان کر دیا۔ اور بعض لوگ جو مسلمانوں سے منافقانہ طور پر ملے ہوئے تھے انہوں نے قطع تعلق کرنے میں یہ خطرات محسوس کئے کہ ممکن ہے کہ یہود اور مشرکین اپنی سازش میں کامیاب ہو جائیں اور مسلمان مغلوب ہو جائیں تو ہمیں ان لوگوں سے بھی ایسا معاملہ رکھنا چاہئے کہ اس وقت کوئی مصیبت نہ ہو۔ عبداللہ بن ابی بن سلول نے اسی بنا پر کہا کہ ان لوگوں سے مجھے قطع تعلق کرنے میں خطرہ ہے۔ اس لئے میں ایسا نہیں کرتا۔

اس پر یہ دوسری آیت نمبر ۵۲ نازل ہوئی۔

(معارف ج ۲ ص ۱۷۰، کنز کیرج ص ۱۱۰، ۶ مطہری ج ۲ ص ۵۱۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا“ (الخ) (سورۃ المائدہ آیت ۵۵ پ ۶)

سید بن حارث بظاہر مسلمان ہو گئے تھے مگر باطن میں کافر تھے اور مسلمان بنانے دونوں کو دوست سمجھنے لگے تھے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (مطریع ص ۷۷، ۷۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوا هُزُؤًا وَلَعِبًا، ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ“ (الخ)

(سورۃ المائدہ آیت ۶۷-۶۸)

ترجمہ نمبر ۴ اور جب تم پکارتے ہو نماز کے لئے تو وہ ٹھہراتے ہیں اس کو ہنسی اور کھیل۔ یہ اس واسطے کہ وہ لوگ بے عقل ہیں۔“

شان نزول: سائل کتاب کو اس پر فخر تھا کہ ہم دین الہی اور آسمانی کتاب کے پابند ہیں۔ اور اسی فخر و ناز نے ان کو حق قبول کرنے سے باز رکھا اور مسلمانوں کے ساتھ تسخر اور مذاق کا معاملہ بھی یہی لوگ زیادہ کرتے تھے۔ اسی شرارت پسندی کا ایک واقعہ اس آیت میں بیان فرمایا۔ یعنی جب مسلمان نماز کیلئے اذان دیتے ہیں تو یہ لوگ انکار مذاق اڑاتے ہیں۔

اس کا واقعہ بحوالہ ابن ابی حاتم تفسیر مظہری میں یہ نقل کیا ہے کہ مدینہ میں

ایک نصرانی تھا جب وہ اذان میں یہ الفاظ سنتا اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو کہتا
ا حرق اللہ الکاذب یعنی جھوٹے کو اللہ جلادے (العیاذ باللہ)۔

آخر کار اس کا یہ کلمہ اس کے پورے خاندان کو جلانے کا سبب بن گیا۔
واقعہ یہ ہوا کہ ایک رات جب یہ سو رہا تھا تو اس کا نوکر کسی ضرورت سے آگ لے کر
گھر میں آیا۔ اس کی چنگاری اڑ کر کسی کپڑے میں گر گئی اور جب یہ سب سو گئے تو وہ
چنگاری بھڑک اٹھی اور سب کے سب جل کر خاکستر ہو گئے۔

(معارف ج ۲ ص ۱۸۰، ابن کثیر ج ۱ ص ۱۱۴، ۶ مطری ج ۲ ص ۵۲۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "قُلْ يَا هَلَلِ الْكِتَابِ هَلْ تَنْقُمُونَ مِنَّا اَلَا اَنْ
اٰمَنَّا بِاللّٰهِ" (النحل)

(سورۃ المائدۃ آیت ۵۹ پ ۶)

ترجمہ: خود آپ کہیں اے اہل کتاب کیا تم کو ہماری بس یہی بات
بری لگتی ہے کہ ہم اللہ کو مانتے ہیں (اور اس کو جو کتاب
ہمارے پاس آئی ہے اور اس سے پہلے جو کتابیں آئیں۔)

شان نزول: ایک روایت میں ہے کہ یہودیوں نے کہا کہ خدا کی قسم تم
لوگوں سے زیادہ دین و دنیا میں کوئی کم نصیب اور تمہارے دین سے زیادہ برا دین
ہمارے علم میں کبھی نہیں آیا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (مطری ج ۲ ص ۵۲۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَقَالَتِ الْيَهُودُ يُدُلُّ اللَّهُ مَغْلُوبَةً، غَلَّتْ
 أَيْدِيهِمْ وَلَعِينُوا بِمَا قَالُوا بَلْ يَدُهُ
 مَبْسُوطَةٌ يَنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ“ (النح)

(سورہ المائدہ آیت ۶۴ تا ۶۵)

ترجمہ: ”اور یہود کہتے ہیں کہ اللہ کا ہاتھ بند ہو گیا ۲ نبی کے ہاتھ بند
 ہو جائیں اور لعنت ہے ان کو اس کہنے پر۔ بلکہ اس (اللہ)
 کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں۔ خرچ کرتا ہے جس طرح
 چاہے۔“

شان نزول :- واقعہ یہ تھا کہ اللہ نے مدینہ کے یہودیوں کو مالدار اور
 صاحب وسعت بنایا تھا۔ مگر جب حضور رسول کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے اور آپ
 ﷺ کی دعوت ان کو پہنچی تو ان ظالموں نے اپنی قومی چودہ راہٹ اور اپنی جاہلانہ رسوم
 سے حاصل ہونے والے نذرانوں کی خاطر اس دعوت حق سے روگردانی اختیار کی
 اور آپ ﷺ کی مخالفت کی تو اس کی سزا میں اللہ نے ان پر دنیا بھی تنگ کر دی۔ یہ تنگ
 دست ہو گئے اس پر ان نالائقوں کی زبان سے ایسے کلمات نکلنے لگے کہ (معاذ اللہ)
 خدائی خزانے میں کمی آگئی یا اللہ نے بخل اختیار کر لیا۔

اس کے جواب میں اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ ہاتھ تو انہی کہنے والوں

کے بندھیں گے اور ان پر لعنت ہوگی جس کا اثر آخرت میں عذاب اور دنیا میں دولت و رسوائی کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

(معارف ج ۳ ص ۱۹۱ ابن کثیر ج ۱ ص ۱۱۷ مطبوعہ ۱۹۶۲ء ص ۵۲۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ“ (النخ)

(سورۃ المائدہ آیت ۶۷ ص ۶)

ترجمہ: ”اے رسول! آپ کے پاس آپ کے رب کی طرف سے جو بھیجا گیا وہ پہنچا دو۔“

شان نزول :- ابو الشیخ نے حسن بصری کا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ”اللہ نے اپنا پیام دے کر مجھے مبعوث فرمایا۔ میں نے اپنے دل میں بڑی تنگی محسوس کی اور خیال کیا کہ لوگ ضرور میری تکذیب کس کس گے۔ لیکن اللہ نے وعید آمیز حکم دیا کہ یا تو پیام پہنچا دو ورنہ میں تم کو عذاب دوں گا۔“

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ اور اس سے بعد پھر رسول ﷺ نے فرمایا کہ اے میرے رب میں کیا تدبیر کروں میں تمنا ہوں۔ یہ سب میرے خلاف جمع ہو جائیں گے۔ تو پھر اللہ نے اس آیت کا اگلا حصہ وَاللَّهُ يُعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ نازل

فرمایا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۰ مطبوعہ ۱۹۶۲ء ص ۵۲۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا
الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا وَلَتَجِدَنَّ
أَقْرَبَهُمْ مَوَدَّةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا
نَصْرِيُّ" (الخ)

(سورۃ المائدہ آیت ۸۲ تا ۹۱)

ترجمہ: "تو پائے گا سب لوگوں سے زیادہ دشمن مسلمانوں کا
یہودیوں کو اور مشرکوں کو، اور تو پائے گا سب سے
(زیادہ) نزدیک محبت میں مسلمانوں کے ان لوگوں کو جو
کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں۔"

شان نزول :- جب مسلمانان مکہ قریش مکہ کے مظالم سے تنگ آ گئے، تو
آپ ﷺ نے ان کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا مشورہ دیا اور فرمایا کہ میں نے سنا ہے
کہ حبشہ کا بادشاہ نہ خود ظلم کرتا ہے اور نہ کسی کو کسی پر ظلم کرنے دیتا ہے اس لئے
مسلمان کچھ عرصہ کیلئے وہاں چلے جائیں۔ اس پر عمل کرتے ہوئے پہلے گیارہ مسلمان
جن میں حضرت عثمان غنیؓ اور ان کی زوجہ یعنی حضور ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ
ؓ بھی شامل تھیں۔ حبشہ ہجرت فرمائی اس کے بعد ایک عظیم قافلہ حضرت جعفر بن
ابی طالب کی سرکردگی میں جو عورتوں کے علاوہ بیاسی مردوں پر مشتمل تھا حبشہ پہنچ
گیا۔ شاہ حبشہ اور وہاں کے باشندوں نے ان حضرات کا شریفانہ استقبال کیا اور یہ
وہاں امن و عافیت کے ساتھ رہنے لگے۔

قریش مکہ کو جب یہ معلوم ہوا تو ان کو یہ بھی برداشت نہ ہوا تو انہوں نے شاہ حبشہ کے پاس بیع ہدایا و تحائف کے ایک وفد بھیجا اور اس کے ذریعہ مسلمانوں کو حبشہ سے نکالنے کی درخواست کی۔ شاہ حبشہ نے تحقیقات کرائیں اور حضرت جعفر ؓ اور ان کے رفقاء سے اسلام اور پیغمبر اسلام کے حالات معلوم کئے تو تمام حالات اور اسلام کو انجیل اور حضرت عیسیٰ ؑ کی پیشین گوئی کے عین مطابق پایا۔ شاہ حبشہ نے اس سے متاثر ہو کر قریشی ہدیئے اور تحفے واپس کر دیئے اور ان کو صاف جواب دیدیا کہ میں ایسے لوگوں کو اپنے ملک سے نکالنے کا کبھی حکم نہیں دے سکتا۔

صحابہ کرام ؓ کے وہاں قیام نے حبشہ کے عوام و حکام کے دلوں میں رسول اللہ ؐ اور اسلام کی سچی محبت و عظمت پیدا کر دی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب آپ ؐ نے مدینہ ہجرت فرمائی اور وہاں مطمئن ہوئے تو ان مہاجرین حبشہ نے بھی مدینہ کی ہجرت کا راہہ کیا تو شاہ حبشہ نے ان حضرات کے ساتھ اپنے مذہب نصرانیت کے بڑے بڑے علماء و مشائخ کا ایک وفد آپ ؐ کی خدمت میں روانہ کیا جو کہ ستر آدمیوں پر مشتمل تھا۔ جس میں بائیس حبشہ کے اور آٹھ ملک شام کے علماء تھے۔ یہ وفد آپ ؐ کی خدمت میں درویشانہ اور رہبانہ لباس میں ملبوس حاضر ہوا۔ آپ ؐ نے ان کو سورہ یٰسین پڑھ کر سنائی۔ یہ لوگ سنتے جاتے تھے اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ سب نے یہ کہا کہ یہ کلام اس کلام کے کتنے مشابہ ہے۔ جو حضرت عیسیٰ ؑ پر نازل ہوا تھا اور یہ سب کے سب مسلمان ہو گئے۔

ان کی واپسی کے بعد شاہ حبشہ نجاشی نے بھی اسلام کا اعلان کر دیا اور ایک خط آپ کی خدمت میں اپنے صاحبزادہ کو ایک دوسرے قافلے کا قائد بنا کر بھیجا مگر سوء اتفاق سے یہ کشتی دریا میں غرق ہو گئی۔ الغرض شاہ حبشہ اور حکام و عوام نے اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ نہ صرف شریفانہ اور عادلانہ سلوک کیا بلکہ خود بھی اسلام قبول کر لیا۔ جمہور مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ آیت مذکورہ اور اس کے بعد

والی آیت انہی حضرات کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔

(معارف ج ۲ ص ۲۱۷، ابن کثیر ج ۱ ص ۲۷۷، مطہری ج ۲ ص ۵۵۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْرِمُوا طَبِيبَاتٍ مَّا
أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ“ (الخ)

(سورۃ المائدہ آیت ۷۸)

ترجمہ ”اللہ نے ایمان والوں! اللہ نے جو چیزیں حلال کی ہیں تمہارے
لئے ان میں سے پسندیدہ اشیاء کو حرام نہ بناؤ۔“

شان نزول :- ترمذی وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان نقل کیا ہے
کہ ایک شخص نے خدمت گرامی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ!
میں جب گوشت کھالیتا ہوں تو میری مردانہ خواہش میں ہیجان پیدا ہو جاتا ہے اس
لئے میں نے گوشت کو حرام کر لیا ہے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۲۷۷، مطہری ج ۲ ص ۱۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”لَا يُؤْخَذُكُمْ اللَّهُ بِاللُّغْوِ فِي
أَيْمَانِكُمْ“ (الخ)

(سورۃ المائدہ آیت ۸۹)

ترجمہ ”اللہ تم سے مواخذہ نہیں کرتا تمہاری لغو قسموں پر۔“

شان نزول :- علامہ بغوی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے لکھا ہے کہ جب آیت ”لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ“ نازل ہوئی تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم ان قسموں کا کیا کریں جو حلال چیزوں کے بارے میں کھائے ہیں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (عمری ج ۲ ص ۲۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: (۱) ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ
وَالْمَيْسِرُ وَالنَّاسِبُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ
مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ“ (الخ)

(۲) إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ
الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ
وَالْمَيْسِرِ (الخ)

(سورۃ المائدہ آیت ۹۰-۹۱ پ ۷)

ترجمہ: ایمان والو! شراب، جوایت اور قرعہ اندازی کے تیر یہ سب گندگی اور شیطانی کام ہیں۔ سوان سے بچتے رہو تاکہ تم کو فلاح ہو۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تم میں عداوت اور بغض پیدا کر دے اور اللہ کی یاد اور نماز سے تم کو باز رکھے۔ سواب بھی

باز آجاؤ۔“

شان نزول :- ان آیات کا نزول ایسے واقعات کے بارہ میں ہوا کہ شراب لے نشہ میں ایسی حرکات صادر ہوئیں جو باہمی غیض و غضب اور بھرتنگ و جدل کا سبب بن گئیں۔ اور یہ کوئی اتفاقی امر نہیں بلکہ شراب کے نشہ میں جب آدمی عقل کھو بیٹھتا ہے تو اس سے ایسی حرکات کا صدور تقریباً لازمی ہوتا ہے۔ اسی طرح جوئے کا معاملہ ہے۔ ہارنے والا اگرچہ اپنی ہار مان کر اس وقت نقصان اٹھالیتا ہے مگر اپنے حریف پر غیض و غضب اور بغض و عداوت اس کے لازمی اثرات میں سے ہے۔

حضرت قتادہ ؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بعض عرب کی عادت تھی کہ جوئے میں اپنے اہل و عیال اور مال و سامان سب کو ہرا کر انتہائی رنج و غم کی زندگی گزارتے تھے۔ (ابن کثیر ۲/۴۶۹، معارف ۲/۲۲۸)

اور یہ خرم و میسر اور ست پرستی کفر کے قریب قریب اس لئے ہیں کہ نماز جو کہ ایمان و اسلام کے اعظم شعائر میں سے ہے اس کے لئے مانع ہیں۔ اور جب ایمان سے بعد ہوا تو کفر سے قریب لازمی طور پر ہوا۔ (ہامان معارف ۲/۵۸)

ترمذی نے لکھا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے دعا کی کہ اے اللہ شراب کیلئے ہمارے لئے کوئی تسکین بخش حکم نازل فرما۔ اس پر سورہ البقرہ کی آیت **يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ (الخ)** نازل ہوئی۔ حضرت عمر ؓ نے پھر اللہ سے دعا کی کہ شراب کے بارے میں کوئی تسلی بخش حکم نازل فرما۔ تو اللہ نے سورہ النساء کی آیت **لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ** نازل کی۔ آپ ﷺ نے پھر دعا کی کہ ہمارے لئے کوئی بیان شافی نازل فرما تو اللہ نے سورہ مائدہ کی آیت **اِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطٰنُ، مُتَّبِعُوْنَ** تک نازل فرمائی۔ تو پھر حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ ہم باز آئے ہم باز آئے (یعنی شراب و قمار

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعَمُوا“ (النخ)
(سورۃ المائدہ آیت ۹۳ پ ۷)

ترجمہ: ”جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے تو جو (شراب انہوں نے پی لی اور جو جوئے کا مال) کھائیا اس کا کوئی گناہ ان پر نہیں۔“

شان نزول :- جب شراب کی مکمل حرمت کے بارے میں آیت نازل ہو گئی اور صحابہؓ باز آگئے تو بعض صحابہؓ نے کہا کہ کچھ لوگ شراب پیا کرتے تھے اور جوئے کی کمانی کھایا کرتے تھے پھر وہ اللہ کی راہ میں مارے گئے یا اپنے بستر پر مر گئے تو ان کا کیا ہو گا؟ اللہ نے تو شراب اور جوئے کو گندگی اور عمل شیطان قرار دیا ہے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۱۰ پ ۷، مطری ج ۲ ص ۴۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَلُوْنَكُمْ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ“ (النخ)
(سورۃ المائدہ آیت ۹۴ پ ۷)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! اللہ تمہاری ضرور شکار کے ذریعہ

آزمائش کرے گا۔“

شان نزول :- ماہ ذیقعدہ ۶ھ میں حدیبیہ کے سال مسلمان عمرہ کا احرام باندھے ہوئے تھے اور حضور ﷺ کے ہمراہ ہجرت کے لیے تھے۔

اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۱۵۷، سقری ج ۲ ص ۲۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ“ (الخ)

(سورۃ المائدہ آیت ۹۵ - ۹۷)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! بحالت احرام شکار کو نہ مارو۔“

شان نزول :- بنو نضیر نے لکھا ہے کہ مذکورہ آیت سے قبل والی آیت کے نزول کے بعد ایک شخص نے جس کو ابوالیسر کہا جاتا تھا (احرام کی حالت میں ایک جانور پر حملہ کر کے اس کو قتل کر دیا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۱۵۷، سقری ج ۲ ص ۲۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ“ (الخ)

(سورۃ المائدہ آیت ۱۰۰ پ ۷)

ترجمہ ”تو کہے کہ برابر نہیں ناپاک اور پاک (مال) اگرچہ تجھ کو بھلی لگے ناپاک کی کثرت سو ڈرتے رہو اللہ سے اے عظیم مالکہ تمہاری نجات ہو۔“

شان نزول :- اس آیت کے شان نزول سے متعلق بعض روایات میں ہے کہ جب اسلام میں شراب کو حرام اور اس کی خرید و فروخت کو بھی ممنوع قرار دیا گیا تو ایک شخص نے جس کا کاروبار شراب فروشی کا تھا اور اس کے ذریعہ اس نے کچھ مال جمع کر رکھا تھا آپ ﷺ سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ یہ مال جو شراب کی تجارت سے میرے پاس جمع ہے اگر میں اس کو کسی نیک کام میں خرچ کروں تو کیا وہ میرے لئے مفید ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اس کو حج یا جہاد وغیرہ میں خرچ کرو تو وہ اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر بھی قیمت نہیں رکھے گا۔ اللہ پاک حلال چیز کے علاوہ کسی چیز کو قبول نہیں کرتے۔

(معارف ج ۲ ص ۲۲۲ ابن کثیر ج ۲ ص ۲۲ پ ۷ مطہری ج ۲ ص ۷۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت : ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنَ أَشْيَاءَ
 ان تَبَدَّلَكُم تَسْأَلُوْكُمْ“ (النح)
 (سورۃ المائدہ آیت ۱۰۱-۱۰۲ پ ۷)

ترجمہ ”اے ایمان والو! امت پوچھو ایسی باتیں کہ اگر تم پر کھولی

تھاجب مسلمان کافروں کی حالت پر افسوس کرتے اور ان کے مسلمان ہو جانے کی
تمنا کرتے تھے۔ (عمری ج ۲ ص ۷۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةٌ بَيْنَكُمْ إِذَا
حَضَرَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ
أَتْنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ أَوْ آخِرَانِ مِّنْ
غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ صَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ
فَأَصَابَتْكُمْ مُّصِيبَةُ الْمَوْتِ“ (الخ)

(سورۃ المائدہ آیت ۱۰۶ تا ۱۰۸ پ ۷)

ترجمہ ”اے ایمان والو! گواہ تمہارے درمیان جب پہنچے تم میں
سے کسی کو موت و وصیت کے وقت دو شخص معتبر ہونے
چاہئیں تم میں سے؛ یا دو شاہد اور ہوں تمہارے سوا اگر تم
نے سزا کیا ہو ملک میں پھر پہنچے تم کو موت کی مصیبت۔“

شان نزول :- آیات مذکورہ کے نزول کا واقعہ یہ ہے کہ ایک شخص
”بدیل“ نامی جو مسلمان تھا۔ دو شخصوں تمیم و عدی کے ساتھ جو اس وقت نصرانی
تھے بغرض تجارت ملک شام کی طرف گیا۔ شام پہنچ کر بدیل، بیمار ہو گیا۔ اس نے
اپنے مال کی فہرست لکھ کر اسباب میں رکھ دی اور اپنے دونوں ساتھیوں کو اطلاع نہ
کی۔ جب مرض زیادہ بڑھ گیا تو اس نے ان دونوں نصرانی رفقاء کو یہ وصیت کی کہ

کل سامان میرے وارثوں کو پہنچا دیا۔ انہوں نے تمام سامان لا کر اس کے وارثوں کے حوالے کر دیا۔ مگر ان نصرانیوں نے چاندی کا ایک پیالہ جس پر سونے کا طبع یا نقش و نگار تھے اس میں سے نکال لیا۔

وارثوں کو اسباب میں سے فہرست دستیاب ہوئی۔ انہوں نے وہیں سے پوچھا کہ میت نے کچھ مال فروخت کیا تھا یا کچھ زیادہ بیمار رہا ہو اور علاج معالجہ وغیرہ میں خرچ ہوا ہو؟ ان دونوں نے اس کا جواب نفی میں دیا۔

آخر معاملہ نبی کریم ﷺ کی عدالت میں پیش ہوا۔ چونکہ وارثوں کے پاس گواہ نہ تھے اس لئے ان دونوں نصرانیوں سے قسم لی گئی کہ ہم نے میت کے مال میں کسی طرح کی خیانت نہیں کی نہ کوئی چیز اس کی چھپائی ہے۔ آخر فیصلہ قسم پر ان نصرانیوں کے حق میں کر دیا گیا۔ کچھ مدت بعد ظاہر ہوا کہ وہ پیالہ ان دونوں نے مکہ میں کسی زرگر کے پاس فروخت کیا ہے۔ تحقیق کے بعد جب سوال کیا گیا تو کہنے لگے کہ ہم نے میت سے خرید لیا تھا۔ چونکہ خریداری کے گواہ نہ تھے اس لئے پہلے ہم نے اس کا ذکر نہیں کیا کہ مبادا ہماری تکذیب کر دی جائے۔

میت کے وارثوں نے پھر آپ ﷺ سے رجوع کیا۔ اب پہلی صورت کے برعکس اوصیاء خریداری کے مدعی اور وارث منکر تھے۔ شہادت موجود نہ ہونے کی وجہ سے وارثوں میں سے دو شخصوں نے جو میت سے قریب تر تھے قسم کھائی کہ پیالہ میت کی ملک میں تھا اور یہ دونوں نصرانی اپنی قسم میں جھوٹے ہیں۔ چنانچہ جس قیمت پر انہوں نے فروخت کیا تھا (ایک ہزار درہم) کوہ وارثوں کو دلائی گئی۔

اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔

(معارف ج ۲ ص ۲۵۴ میں کیٹیج ص ۲۲۲، سٹریج ص ۴ ص ۸۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

سورة الانعام

آیت: ”وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قُرْطَاسٍ
فَلَمَسُوهُ بَأْيَدِهِمْ لَقَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ
هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ“ (الخ)

(سورة الانعام آیت ۷ پ ۷)

ترجمہ: ”اور اگر اتانہیں ہم تجھ پر لکھا ہوا کاغذ میں پھر چھولیں وہ اس
کو اپنے ہاتھوں سے البتہ کہیں گے وہ کافر یہ نہیں ہے مگر
صریح جادو۔“

شان نزول :- یہ آیت ایک خاص واقعہ میں نازل ہوئی وہ یہ ہے کہ عبداللہ
بن ابی امیہ نے آپ سے ایک معاندانہ مطالبہ پیش کیا اور کہا کہ میں تو آپ ﷺ پر اس
وقت تک ایمان نہیں لاسکتا جب تک کہ میں یہ نہ دیکھ لوں کہ آپ آسمان پر چڑھ
جائیں اور وہاں سے ہمارے سامنے ایک کتاب لے کر آئیں جس میں میرا نام لیکر یہ
ہو کہ میں آپ کی تصدیق کروں اور یہ سب کچھ کہہ کر یہ بھی کہہ دیا کہ اگر آپ یہ
سب کچھ کر بھی لیں تو میں جب بھی مسلمان ہوتا نظر نہیں آتا اور عجیب بات یہ ہے
کہ پھر یہی صاحب مسلمان ہوئے اور ایسے ہوئے کہ اسلام کے غازی بکر غزوہ طائف
میں شہید ہوئے۔

اس آیت میں آپ کو تسلی دینے کے لئے یہ ارشاد فرمایا گیا کہ ان کے یہ
مطالبات کسی غرض یا مقصد یا ان پر عمل کرنے کیلئے نہیں۔ انکا حال تو یہ ہے کہ اگر ان

کے یہ مطالبات پورے ہو جائیں اور اس سے زیادہ واضح آپ ﷺ کی سچائی کی صورتیں آجائیں۔ پھر بھی یہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اور اگر ان کی فرمائش کے مطابق کاغذ بھی آسمان سے اتاریں اور وہ دیکھ لیں اور چھولیں تب بھی وہ یہی کہیں گے کہ یہ تو ایک نظر بندی اور صریح جادو ہے۔ (سورۃ الاحقاف ۲۸۶ مٹھری ج ۲ ص ۱۱۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَقَدْ اسْتَهْزِئَ بِرِسُلِ مِّنْ قَبْلِكَ“ (النج)

(سورۃ الاحقاف آیت ۱۰ ص ۷)

ترجمہ ”اور بیشک آپ سے پہلے پیغمبروں سے بھی استہزا کیا گیا ہے۔“

شان نزول :- کافر حضور ﷺ سے استہزا کرتے تھے اور آپ ﷺ کا مذاق اڑاتے تھے جس سے آپ ﷺ کو دکھ پہنچتا تھا۔

تو اس پر اللہ نے آپ کی تسلی کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مٹھری ج ۲ ص ۱۱۳)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَهُ مَاسَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ“ (النج)

(سورۃ الاحقاف آیت ۱۳ ص ۷)

ترجمہ ”اور اسی کا ہے سب کچھ جو رات اور دن میں رہتے

ہیں۔“

شان نزول :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کفار مکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس جدید دین کی طرف دعوت اس لئے دے رہے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (العیاذ باللہ) ضرورت مند ہیں۔ تو ہم اپنے اموال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حصہ مقرر کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت پوری ہو جائے گی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم س دین جدید سے (معاذ اللہ) رجوع کر لیں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (احادیس ۱۵۹)

آیت : ”قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ
أَسْلَمَ“ (النح)

(سورۃ الانعام آیت ۱۱۳)

ترجمہ: ”خدا آپ کہیں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے اسلام قبول کروں۔“

شان نزول :- کچھ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو باپ دادا کا دین اختیار کرنے کی ترغیب دی تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (معنی ج ۲ ص ۱۱۷)

آیت :

”قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللّٰهُ شَهِيدٌ
بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ“ (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۱۹ پ ۷)

ترجمہ ”خود آپ پوچھیں کہ سب سے بڑا گواہ کون ہے آپ کہیں
کہ اللہ گواہ ہے میرے اور تمہارے درمیان۔“

شان نزول :- اس آیت کا ایک خاص واقعہ نزول عامہ مفسرین نے نقل کیا
ہے کہ ایک مرتبہ اہل مکہ کا ایک وفد نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ جو
رسول ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اس پر آپ کا گواہ کون ہے؟ کیونکہ ہمیں کوئی آدمی
ایسا نہیں ملا جو آپ کی تصدیق کرتا ہو۔ حالانکہ ہم نے یہود و نصاریٰ سے اس کی تحقیق
میں پوری کوشش کی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اللہ کی گواہی سے مراد وہ معجزات اور آیات و بینات ہیں جو اللہ نے آپ
ﷺ کے رسول برحق ہونے کے متعلق نازل فرمائیں۔

(معارف ج ۳ ص ۲۹۵ مغربی ج ۲ ص ۱۲۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت : ”وَمِنْهُمْ مَّن يَسْتَمِعُ اِلَيْكَ وَجَعَلْنَا عَلٰى
قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَفْقَهُوْهُ“ (الخ)
(سورۃ الانعام آیت ۲۵ پ ۷)

ترجمہ ”خود اور ان میں سے بعض لوگ آپ ﷺ کی طرف کان لگاتے

ہیں اور ہم نے ان کے دلوں پر اس کے سمجھنے سے حجاب ڈال رکھے ہیں۔“

شان نزول :- کلبی نے بیان کیا ہے کہ ایک بار ابو سفیان بن حرب ابو جہل بن ہشام ولید بن مغیرہ، ضون حارث، عقبہ بن ربیعہ وغیرہ جمع ہو کر حضور ﷺ سے قرآن سننے لگے۔ ساتھیوں نے نعرے کہا کہ ابو قتیلہ محمد کیا کر رہا ہے۔ نعرے کہا مجھے تو معلوم نہیں کیا کر رہا ہے۔ زبان ہلا رہا ہے اور پرانے لوگوں کی داستانیں اسی طرح کہہ رہا ہے جس طرح گذشتہ اقوام کے قصے میں تم سے بیان کرتا ہوں۔ ابو سفیان بولا کہ میرے خیال میں تو بعض باتیں سچ کہتا ہے۔ ابو جہل نے کہا ہرگز نہیں تم ایسا قرار نہ کرو۔ بعض روایات میں ہے کہ ابو جہل نے کہا کہ اس سے تو ہمارے لئے موت آسان ہے۔

تو اس پر اللہ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ (سفری ج ۲ ص ۱۲۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت :- ”وہم ینہون عنہ وینثون عنہ“ (النح)

(سورۃ الانعام آیت ۲۶، ۷)

ترجمہ خود دور یہ لوگ قرآن سے دوسروں کو بھی روکتے ہیں اور خود بھی دور رہتے ہیں۔“

شان نزول :- محمد امین حنفیہ اور قتادہ ان دونوں کے نزدیک اس آیت کا نزول مکہ کے کافروں کے حق میں ہوا تھا جو حضور ﷺ کے اتباع اور قرآن سے خود بھی

دور رہتے اور دوسروں کو بھی روکتے تھے۔ لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق اس آیت کا نزول حضرت ابوطالب کے حق میں ہوا ہے جو مشرکین کو تو حضور ﷺ کو تکلیف دینے سے روکتے تھے لیکن خود قرآن و دین کو نہیں مانتے تھے اور خود اس سے دور رہتے تھے۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۴۵۲، سفیری ج ۲ ص ۱۲۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "قَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُ لِيَحْزُنَكَ الَّذِي يَقُولُونَ
فَانَّهُمْ لَا يُكْذِبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ
بآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ" (الخ)
(سورۃ الانعام آیت ۲۲، ۲۳)

ترجمہ: "ہم کو معلوم ہے کہ تم کو غم میں ڈالتی ہیں ان کی باتیں سو
وہ تجھ کو نہیں جھٹلاتے لیکن یہ ظالم تو اللہ کی آیتوں کا انکار
کرتے ہیں۔"

شان نزول :- آیت مذکورہ میں جو یہ فرمایا کہ یہ کفار درحقیقت آپ کی
بکذیب نہیں کرتے بلکہ یہ اللہ کی آیات کی بکذب کرتے ہیں اس کا واقعہ تفسیر
منظری میں بروایت سدی یہ نقل کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ کفار قریش کے دو سردار
اخنس بن شریف اور ابو جہل کی ملاقات ہوئی تو اخنس نے ابو جہل سے پوچھا کہ اے
ابو اہلم (عرب میں ابو جہل ابو اہلم کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اسلام میں اس کے
کفر و عناد کے سبب ابو جہل کا لقب دیا گیا) یہ تمہاری کاموقع ہے۔ میرا اور تمہارا کلام

کوئی تیسرا نہیں سن رہا ہے۔ مجھے محمد بن عبداللہ (ﷺ) کے متعلق اپنا صحیح صحیح خیال بتاؤ۔ کہ تم ان کو سچا سمجھتے ہو یا جھوٹا۔ ابو جہل نے قسم کھا کر کہا کہ بلاشبہ محمد سچے ہیں انہوں نے عمر بھر میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ لیکن بات یہ ہے کہ قبیلہ قریش کی ایک شاخ بنو قصی میں ساری خوبیاں اور کمالات جمع ہو جائیں اور باقی قریش خالی رہ جائے اس کو ہم کیسے برداشت کریں۔ جھنڈا بنی قصی کے ہاتھ میں 'حرم میں حجاج کو پانی پلانا' ان کے ہاتھ میں بیت اللہ کی دربانی اور اس کی کفنی ان کے ہاتھ میں ہے۔ اب اگر نبوت بھی ان میں تسلیم کر لیں تو باقی قریش کے پاس کیا رہ جائے گا۔

ایک دوسرے روایت ناچہ ابن کعب سے منقول ہے کہ ابو جہل نے ایک مرتبہ خود آپ ﷺ سے کہا کہ ہمیں آپ پر جھوٹ کا کوئی گمان نہیں اور نہ ہم آپ کی تکذ سب کرتے ہیں۔ ہاں ہم اس کتاب یا دین کی تکذ سب کرتے ہیں جس کو آپ لائے ہیں۔ (سارن ۲/۱۵۲، ابن کعب ۲/۴۵۵، سفیری ۲/۱۴۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَإِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلْمًا فِي السَّمَاءِ“ (الخ)

(سورہ الانعام آیت ۲۵، ۲۶)

ترجمہ: ”اور اگر تمہارے لیے ان کا منہ پھیرنا پس اگر تمہارے لیے ہو سکے تو زمین میں یا کوئی سیرمی آسمان میں۔“

شان نزول :- حضور ﷺ کو قوم کے مسلمان ہونے کی رغبت، حرص کی حد تک ہو چکی تھی۔ ایمان سے روگردانی آپ ﷺ کو بہت کھلتی تھی۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ جب وہ آپ سے کوئی معجزہ طلب کرتے تو آپ تمہ دل سے خواستگار ہوتے کہ اللہ یہ معجزہ آپ کے ہاتھ پر نمودار کر دے تاکہ لوگ ایمان لے آئیں۔

اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ (شمسی ج ۲ ص ۱۲۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت : ”قُلْ لَّا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ أَنِّي مَلَكٌ إِن تَبِعُوا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ“ (النحل)

(سورۃ الانعام آیت ۵۰ پ ۷)

ترجمہ : ”آپ کہہ کہ میں نہیں کہتا تم سے کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کی باتیں جانتا ہوں اور نہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں اسی پر چلتا ہوں جو میرے پاس اللہ کا حکم آتا ہے۔“

شان نزول :- کفار مکہ نے حضور ﷺ سے مختلف اوقات میں تین مطالبات پیش کئے تھے۔

(۱) اگر آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں تو بذریعہ معجزہ تمام دنیا کے خزانے

ہمارے لئے جمع کر دیں۔

(۲) اگر آپ واقعی سچے رسول ہیں تو ہمارے مستقبل میں پیش آنے والے تمام مفید یا مضر حالات و واقعات بتادیں تاکہ ہم مفید چیزوں کے حاصل کرنے اور مضر صورتوں سے بچنے کے لئے پہلے ہی انتظام کر لیا کریں۔

(۳) یہ بات ہماری سمجھ میں میں آئی کہ ہماری ہی قوم میں سے ایک آدمی جو ہماری طرح ماں باپ سے پیدا ہوا اور تمام بشری صفات سے متصف ہے اور وہ اللہ کا رسول بن جائے۔ کوئی فرشتہ ہوتا جس کی تخلیق اور اوصاف ہم سب سے ممتاز ہوتے تو ہم اس کو خدا کا رسول اور اپنا پیشوا مان لیتے۔

ان تینوں سوالات کے جواب میں ارشاد باری آیت مذکورہ میں ہوا۔

(معارف ج ۲ ص ۲۲۶ مطبوعہ ۱۳۲۷ھ)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ

وَالْعِشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ“ (النح)

(سورہ الاحقاف آیت ۵۳ پ ۷)

ترجمہ: ”اور مت دور کر ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح و شام چاہتے ہیں اس کی رضا“

شان نزول: سہن کثیر نے امام ابن جریر میں کی روایت سے نقل کیا ہے کہ کفار قریش کے چند سردار عقبہ، شیبہ، ابن ربیعہ، مطعم بن عدی اور حارث بن نوفل

وغیرہ آپ ﷺ کے چچا ابوطالب کے پاس آئے اور کہا کہ آپ ﷺ کے بھتیجے کی بات سننے اور ماننے سے ہمارے لئے ایک رکاوٹ یہ بھی ہے کہ ان کے گرد و گردہ لوگ رہتے ہیں جو ہمارے غلام تھے ہم نے ان کو آزاد کیا۔ یا وہ لوگ ہیں جو ہمارے رحم و کرم پر زندگی گزارتے تھے۔ ہم ان حقیر لوگوں کے ہوتے ہوئے اس مجلس میں شریک نہیں ہو سکتے۔ آپ ان سے کہیں کہ ہمارے آنے کے وقت ان کو وہاں سے ہٹا دیا کریں تو ہم ان کی بات سنیں اور غور کریں۔

ابوطالب نے آپ ﷺ سے ان کی یہ بات نقل کی تو فاروق اعظم ﷺ نے یہ رائے دی کہ اس میں کیا حرج ہے۔ کچھ دنوں کے لئے آپ یہ بھی کر کے دیکھ لیں۔ یہ لوگ تو اپنے بے تکلف معین ہیں۔ ان لوگوں کے آنے کے وقت یہ مجلس سے ہٹ جایا کریں گے۔

اس پر آیت مذکورہ نازل ہوئی جس میں آپ کو ایسا کرنے سے سختی سے منع کر دیا گیا۔ نزول آیت کے بعد حضرت فاروق اعظم ﷺ نے معذرت کی اور کہا کہ میری رائے غلط تھی اور یہ غریب لوگ جن کے بارے میں یہ گفتگو ہوئی اس وقت حضرت بلال حبشی ﷺ، صہیب رومی ﷺ، عمار بن یاسر ﷺ، سالم مولیٰ ابی حذیفہ صبیح مولیٰ اسید، عبداللہ ابن مسعود، مقداد بن عمرو ﷺ، مسعود بن القاری، ذوالشمالین رضی اللہ عنہم وغیرہ حضرات صحابہ کرامؓ تھے۔ جن کی عزت و شرافت کا پروانہ آسمان سے نازل ہوا۔ (معارف ج ۲ ص ۲۲۲ ابن کثیر ج ۲ ص ۶۲، معری ج ۲ ص ۱۲۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ“ (النخ)

(سورۃ الانعام آیت ۵۴ پ ۷)

ترجمہ مذکور جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں تو آپ ان سے کہیں کہ تم پر سلامتی ہو۔“

شان نزول: یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب کچھ کافر سردار ابوطالب کے پاس گئے تھے اور کہا کہ آپ محمد ﷺ سے کہیں کہ اپنے پاس سے غلاموں کو نکال دو تو ہم تمہارے پاس آئیں اور ممکن ہے کہ اسلام بھی قبول کر لیں۔ اور پھر اسی پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی مشورہ دیا کہ اے اللہ کے رسول! اس میں کیا حرج ہے۔ تو اس پر آیت مذکورہ سے قبل والی آیت اد، ۲۲ نازل کی گئی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے سابق مشورہ پر معذرت چاہی تو اللہ نے آیت مذکورہ نازل فرمائی۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۶۴، مطبوعہ ۱۵۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَبِّیْ“ (الخ)
(سورۃ الانعام آیت ۷۴ پ ۷)

ترجمہ مذکور کہ میں آپ کہیں کہ میرے پاس تو ایک دلیل ہے میرے رب کی طرف سے“ (الخ)

شان نزول: امام کلبی نے بیان کیا ہے کہ نفون حارث اور سرداران قریش نبی کریم ﷺ سے بطور استہزا کہتے تھے کہ جس عذاب سے تم ہمیں ڈراتے ہو وہ لے آؤ۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (محدثی ص ۱۶۴)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ
عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ" (الغ)
(سورۃ الانعام آیت ۶۵ء)

ترجمہ: "آپ کہیں کہ اللہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ تم پر کوئی
عذاب بھیج دے۔"

شان نزول :- حضرت جابر بن عبد اللہ کی روایت ہے کہ جب اس آیت
مذکورہ کا پہلا حصہ مِّنْ فَوْقِكُمْ تک نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ
"أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ" اور جب اس سے آگے بُذِيقُ بَعْضِكُمْ بَأْسَ
بَعْضٍ نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ (پہلے عذاب سے) آسمان اور سہل سے۔

(بخاری و مسلمین ۴ ص ۱۶۱)

اور ابن ابی حاتم نے زید بن اسلم کا بیان نقل کیا ہے کہ جب مذکورہ بالا
آیت نازل ہوئی تو حضور ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ میرے بعد کافر نہ ہو جا تا اور
باہم ایک دوسرے کی گردن نہ مارنا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے جواب
میں عرض کیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ تو اس پر اللہ نے اس کے بعد والی آیت
أَنْتُمْ كَيْفَ تُنْشَرُونَ نازل فرمائی۔ (۱۲) (ابن کثیر ج ۲ ص ۴۲ء، مطبوعہ ج ۲ ص ۱۶۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ
شَيْءٍ" (الغ)

(سورۃ الانعام آیت ۶۹ء)

ترجمہ: ”اور جو لوگ احتیاط رکھتے ہیں ان پر ان کی باز پرس کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔“

شان نزول: علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ روایت میں آیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب آیت مذکورہ سے قبل والی آیت ۶۸ ”وَأَمَّا يُنْسِيكَ الشَّيْطَانُ“ (الخ) نازل ہوئی تو مسلمانوں نے کہا کہ ہم کعبہ میں کس طرح بیٹھیں اور کیونکہ طواف کریں، مشرک تو وہاں ہمیشہ ہی آیات میں عیب جوئی کرتے رہتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ مسلمانوں نے کہا کہ اگر ہم ان کو یوں ہی چھوڑ دیں اور عیب جوئی سے منع نہ کریں تو ہم کو گناہ کا اندیشہ ہے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (عمری ج ۴ ص ۱۶۳)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِذْ قَالُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ“ (الخ)

(سورہ الانعام آیت ۹۱ پ ۷)

ترجمہ: ”مذہب و دینوں نے اللہ کا ایسا اندازہ نہیں کیا جیسا کہ کربا چاہئے تھا جب انہوں نے کہا کہ اللہ نے کچھ نہیں اتارا۔“

شان نزول: ابن جریر نے بطریق حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ یہودیوں نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم (کیا اللہ نے آپ پر کوئی کتاب نازل کی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، بولے اللہ کی قسم اللہ نے آسمان سے کوئی کتاب نہیں اتاری اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔

(ابن کثیر ج ۲، صفحہ ۱۸۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا
 أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ“ (النخ) (سورۃ الانعام آیت ۲۴-۲۵)
 ترجمہ: ”اور اس سے بڑا ظالم کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ تسمت
 تراشی کرتا ہے یا کہتا ہے کہ میرے پاس وحی آتی ہے۔
 (حالانکہ اس کے پاس بالکل وحی نہیں آتی)۔“

شان نزول: سلامہ بنوی نے لکھا ہے کہ بقول قتادہ اس آیت کا نزول
 (نبوت کا جھوٹا دعویٰ) مسلمیہ کذاب کے بارہ میں ہوا۔ یہ شخص کاہن تھا اور
 کاہنوں کی طرح کچھ مسیح فقرے بولتا تھا اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور کہتا تھا کہ
 میرے پاس وحی آتی ہے۔

اللہ نے اس کی تکذیب میں یہ آیت نازل کی۔ (عمری ج ۲، ص ۱۹۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَىٰ كَمَا
 خَلَقْنَاكُمْ“ (النخ)

(سورۃ الانعام آیت ۹۳-۹۴)

ترجمہ: ”تم اکیلے ہمارے پاس آگئے جیسے پہلی مرتبہ ہم نے تم کو
 پیدا کیا تھا۔“

شان نزول: ابن جریر وغیرہ نے عکرمہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ غزیرین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حارث نے کہا تھا کہ لات اور عزریٰ (یہ دونوں کفار کے بڑے بت تھے) اللہ کے سامنے ہماری سفارش کریں گے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (طبری ج ۲ ص ۱۸۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ الْجِنَّ“ (الخ)
(سورۃ الانعام آیت ۱۰۱ پ ۷)

ترجمہ مذکورہ دوران لوگوں نے شیاطین کو اللہ کا شریک قرار دے رکھا ہے۔“ (الخ)

شان نزول :- امام کلبی نے فرمایا کہ زنادقہ (زندیق) کہنے لگے کہ (العیاذ باللہ) اللہ تعالیٰ اور ابلیس باہم بھائی ہیں کہ اللہ تعالیٰ انسانوں اور حیوانوں کا خالق ہے، اور ابلیس، سانپ، بچھو اور درندوں کا خالق ہے (کہ خالق ہونے میں دونوں شریک ہیں)

اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید و تکذیب میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

(امدی ص ۱۶۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَا تَسْبُوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسْبُوا اللَّهَ عَدُوًّا بِغَيْرِ عِلْمٍ“ (الخ)
(سورۃ الانعام آیت ۱۰۸ پ ۷)

ترجمہ مذکورہ تم لوگ برا نہ کہو ان کو جن کی یہ پرستش کرتے ہیں اللہ

کے سوا، پس وہ برا کہنے لگیں گے اللہ کو بے ادبی سے بغیر علم کے“ (الخ)

شان نزول: اس آیت کا شان نزول ابن جریر کی روایت کے مطابق یہ ہے کہ آپ ﷺ کے چچا ابوطالب جب بیمار ہوئے اور قرب المرگ ہو گئے تو قریش کے بڑے بڑے سردار جو آپ ﷺ کو ہمہ وقت ایذا رسانی میں لگے ہوئے تھے ان کو یہ خیال ہوا کہ اگر یہ ابوطالب کی وفات ہوگئی تو ہمارے لئے وفات ابوطالب کے بعد (نعوذ باللہ) آپ ﷺ کو قتل کرنے سے ہماری عزت اور شرافت پر حرف آئے گا اور لوگ یہ کہیں گے کہ ابوطالب کے سامنے تو کچھ نہ کر سکے۔ ان کے بعد حضور ﷺ کو اکیلا پا کر قتل کر دیا۔ لہذا اس کا فیصلہ ابوطالب کے سامنے ہو جائے۔

چنانچہ قریشی سرداروں نے یہ مشورہ کر کے ابوطالب کے پاس جانے کیلئے ایک وفد مرتب کیا جس میں ابوسفیان، ابو جہل، عمرو بن العاص وغیرہ قریشی سردار شامل تھے۔ یہ وفد ابوطالب کے پاس ملاقات کیلئے پہنچ گیا۔

وفد نے ابوطالب سے کہا کہ آپ ہمارے بڑے اور سردار ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ یہ آپ کے بھتیجے محمد (ﷺ) نے ہمیں اور ہمارے معبودوں کو سخت تکلیفیں پہنچا رکھی ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ان کو سمجھا دیں کہ وہ ہمارے معبودوں کو برا نہ کہیں تو ہم ان سے اس پر صلح کر لیں گے کہ وہ اپنے دین پر جس طرح چاہیں عمل کر سں جس کو چاہیں معبود نائیں۔ ہم ان کو کچھ نہ کہیں گے۔

ابوطالب نے آپ ﷺ کو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ یہ آپ ﷺ کی برادری کے سردار آئے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس وفد سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ لوگ کیا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہماری خواہش یہ ہے کہ آپ ہمیں اور ہمارے معبودوں کو چھوڑ دیں اور برا بھلا نہ کہیں اور ہم آپ کے معبود اور آپ کو چھوڑ دیں

کے اس طرح باہمی مخالفت ختم ہو جائے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا اگر میں تمہاری یہ بات مان بھی لوں تو کیا تم ایک ایسا کلمہ کہو گے جس کے کہنے سے تم سارے عرب کے مالک ہو جاؤ اور عجم تمہارے تابع بن جائیں؟

ابو جہل نے کہا ایک نہیں ہم ایسے دس کلمے کہنے کو تیار ہیں آپ بتلائیں وہ کیا ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ہے لا الہ الا اللہ۔ یہ سنتے ہی سب برہم ہو گئے۔ ابو طالب نے کہا اس کے سوا کچھ اور کو یہ قوم اس کلمہ سے گھبرا گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کے سوا کوئی اور کلمہ نہیں کہہ سکتا۔ اگر یہ لوگ آسمان سے سورج اتار کر میرے ہاتھ میں رکھیں تب بھی اس کے سوا کوئی کلمہ ہرگز نہ کہوں گا۔

اس پر یہ لوگ ناراض ہو کر کہنے لگے کہ آپ ہمارے معبودوں کو برا کہنے سے باز آجائیں ورنہ ہم آپ کو بھی گالیاں دیں گے اور اس ذات کو بھی جس کا رسول آپ اپنے آپ کو بتاتے ہیں۔
اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(معارف ج ۳ ص ۲۱۸، ابن کثیر ج ۲ ص ۱۰۲، مطہری ج ۴ ص ۹۸-۱۹۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَاقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِن جَاءَ تَهُمْ“ (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۱۰۹، ۱۰۷)

ترجمہ: ”مذہبوں پر یما زور لگا کر اللہ کی قسمیں کھائیں کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آجائے تو وہ ضرور ہی اس پر ایمان لے آئیں گے۔“

شان نزول: سلامہ بخوی نے کلبی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ قریش کے محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کچھ لوگ حضور ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے معجزے طلب کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح موسیٰ ﷺ کے پاس ایک لامٹی تھی انہوں نے اس کو ایک پتھر پر مار کر بارہ جھٹسے جاری کر دیئے۔ اور اسی طرح عیسیٰ ﷺ نے مردوں کو زندہ کیا تھا اور حضرت صالح ﷺ نے قوم ثمود کے لئے پہاڑیں سے ایک اونٹنی برآمد کر لی تھی۔ اسی طرح آپ بھی اگر ہمارے لئے کوئی معجزہ لائیں گے تو خدا کی قسم ہم آپ ﷺ پر ایمان لے آئیں گے۔

آپ نے فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ تو انہوں نے کہا آپ صفا پہاڑ کو سونے کا بنادیں یا ہمارے بعض مردوں کو زندہ کر دیں یا ملائکہ کو ہمارے سامنے لے آؤ۔ اور پھر مسلمانوں نے بھی حضور ﷺ سے معجزہ کی درخواست کی۔ آپ ﷺ دعا کرنے کیلئے کھڑے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کوہ صفا کو سونے کا بنادیں۔ لیکن فوراً حضرت جبرئیل ﷺ آئے اور اللہ کا پیغام لائے کہ اگر آپ یہ چاہتے ہیں تو ہو جائے گا لیکن اس کے بعد بھی وہ لوگ ایمان نہ لائے تو ان پر عذاب نازل ہو گا اور اگر آپ چاہیں تو میں ان کو اسی طرح رہنے دوں گا کہ جو توبہ کرنے والے ہیں وہ توبہ کر لیں۔

تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح رہنے میں تاکہ ان پر عذاب نہ آئے۔ اور جو توبہ کرنے والے ہیں وہ توبہ کر لیں تو پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ہی کہین ۲۱۰-۲۱۱، سٹوریج ۲۴ ص ۱۹۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اَفَغَيَّرَ اللّٰهُ اَبْتٰغِي حَكَمًا وَّهُوَ
الَّذِي“ (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۱۱۴-۱۱۵)

ترجمہ: نہ کہ اللہ کے سوا کسی اور فیصلہ کرنے والے کو تلاش کروں

حالانکہ اللہ ہی نے تمہارے پاس ایک کامل کتاب بھیجی ہے۔“

شان نزول: سائل قریش رسول اللہ ﷺ سے کہتے تھے کہ اپنے اور ہمارے اختلاف کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک ثالث مقرر کر دو۔ تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۸۴ صفحہ ۲۰۳)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”فَكُلُوا مِمَّا ذُكِّرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ“ (الخ)
(سورۃ الانعام آیت ۱۱۸ ص ۸)

ترجمہ: پس جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس کو کھاؤ۔“

شان نزول: ابو داؤد اور ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے لکھا ہے کہ کچھ لوگ خدمت گرامی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ (کیا وجہ ہے) جس کو ہم خود قتل کہیں اس کو کھائیں اور جس کو اللہ (بغیر ہمارے ذبح کئے) مار ڈالے اسکو نہ کھائیں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۸۴ صفحہ ۲۰۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِيُوْحُوْنَ اِلَىٰ اَوْلِيَآءِهِمْ
لِيُحَادِّثُوْكُمْ“ (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۱۲۱ ص ۸)

ترجمہ: اور بیشک شیاطین اپنے دوستوں کو تعلیم دے رہے ہیں کہ وہ تم سے جدال کریں اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو بلاشبہ تم مشرک ہو جاؤ گے۔“

شان نزول :- طبرانی وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ جب یہ آیت **وَلَا تَاكُلُوا اَمْوَالَكُمْ يَذْكُرَ اَسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ (الْبَخ)** نازل ہوئی تو اہل فارس نے قریش کے پاس پیغام بھیجا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مناظرہ کرو اور پوچھو کہ جو چھری سے زنج کیا گیا ہو تو وہ حلال ہے اور جو خود مرا ہو وہ حرام ہے۔ ابو داؤد اور حاکم نے بھی یہ روایت نقل کی ہے مگر اس میں یہ قول اہل فارس کی بجائے کفار کا قرار دیا ہے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ابن کثیر ۲/۸۶۱ ص ۸۶۱ مطبوعہ ۲۰۰۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: **”اَوْ مِنْ كَانَ مِيْتًا فَاحْيِنَاهُ“ (الْبَخ)**

(سورۃ الانعام آیت ۸۶۱۲)

ترجمہ: اور یا شخص جو کہ پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ بنا دیا۔“

شان نزول :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ابو جہل نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو گوبر مارا (یا پتھر) مارا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (اس وقت تک مشرف بہ اسلام نہیں ہوئے تھے) کو معلوم ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا تیرکمان لیکر ابو جہل کے پاس گئے اور پوچھ گچھ کرنے لگے۔ ابو جہل نے کہا کہ اس شخص نے ہمیں بے وقوف بنا دیا ہے۔ ہمارے معبودوں کو ہمارے آباء و اجداد کے دین کو ترک کر دیا ہے۔

حضرت حمزہ ؓ نے فرمایا کہ تم سے زیادہ ہو قوف کون ہو گا کہ تم حقیقی معبود اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پتھروں اور بتوں کی عبادت کرتے ہو۔ یہ کہہ کر آپ ؐ نے کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (احادیس ۱۶۷-۱۶۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَإِذَا جَاءَتْهُمْ آيَةٌ قَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ“ (الخ)

(سورہ الانعام آیت ۱۲۴ پ ۸)

ترجمہ: ”اور جب ان کو کوئی آیت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم ہرگز یقین نہیں کریں گے جب تک ہم کو بھی ایسی ہی چیز نہ دی جائے۔“

شان نزول :- بنوئی نے قدارہ کا بیان نقل کیا ہے کہ ابو جہل نے کہا کہ عبد مناف کی اولاد نے شرف میں ہم سے مقابلہ کیا۔ یہاں تک کہ جب ریس کے دو گھوڑوں کی طرح دوڑنے لگے تو انہوں نے کہا ہم میں ایک نبی ہے جس کے پاس وحی آتی ہے۔ خدا کی قسم ہم تو اس کو نہیں مانیں گے۔ اور نہ کبھی اس کے تابع بن کر رہیں گے۔ ہاں اگر ہمارے پاس بھی اسی طرح وحی آجائے جس طرح اس کے پاس آتی ہے تو مان لیں گے۔

ایک روایت میں ہے کہ لہدین مغیرہ نے کہا تھا کہ اگر نبوت واقعی کوئی ضروری چیز ہے تو میں تم سے زیادہ نبوت کا حقدار ہوں۔ عمر میں بھی زیادہ ہوں اور مال میں بھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (عمری ج ۴ ص ۲۱۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ
وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا“ (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۱۳۶-۱۳۷)

ترجمہ: ”خود اور اللہ کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور چوپایوں میں انہوں نے
کچھ حصہ اللہ کا مقرر کیا اور کچھ حصہ اپنے معبودوں کا۔“

شان نزول:- بنوی نے لکھا ہے کہ مشرکین کا دستور تھا کہ اپنی کھیتوں،
باغوں کے پھلوں اور مویشیوں کے بچوں اور تمام مالوں میں سے ایک حصہ اللہ کا اور
ایک حصہ بتوں کا مقرر کرتے تھے۔ خدا کا حصہ تو مسلمانوں اور مسکینوں میں صرف
کرتے تھے اور بتوں کا حصہ نوکروں اور خدمت گاروں میں خرچ کرتے تھے۔

اور اگر خدا کے حصے میں سے کچھ بتوں کے حصے میں شامل ہو جاتا تو اس کی
پرواہ نہیں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ خدا محتاج نہیں ہے۔ اس کو اس کی ضرورت
نہیں۔ اور اگر بتوں کے حصہ میں سے کچھ خدا کے حصے میں شامل ہو جاتا تو اس کو فوراً
خدا کے حصے میں سے نکال کر بتوں کے حصہ میں شامل کر دیتے اور کہتے کہ یہ تو
حاجت مند ہیں۔

اسی طرح اگر خدا کا حصہ تلف یا کم ہوتا تو پرواہ نہ کرتے اور اگر بتوں کا حصہ
تلف یا کم ہوتا تو فوراً اس کو پورا کر دیتے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ابن کثیر ۲/۸۱۸ مطبوعہ ۲۰۰۳ء)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا
بَغَيْرِ عِلْمٍ" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۱۴۰ پ ۸)

ترجمہ: خود بے شک کھانٹے میں رہے وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد
کو جہالت کی وجہ سے بغیر علم کے قتل کر دیا۔

شان نزول :- علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ اس آیت کا نزول قبائل ربیعہ
اور مضر اور بعض دوسرے عربوں کے حق میں ہوا جو مفلسی کے ڈر سے لڑکیوں کو
زندہ دفن کر دیا کرتے تھے۔

ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (شمسی ج ۲ ص ۲۲۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ
حَصَادِهِ" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۱۴۱ پ ۸)

ترجمہ: مومن سب کی پیداوار کھاؤ جب نکل آئے اور اس میں جو
حق واجب ہے کاٹنے کے دن مسکینوں کو دیا کرو۔ اور
اسراف نہ کرو۔

شان نزول :- بروایت کلبی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت ثابت بن قیس بن شمس نے پانچ سو درختوں کی کھجوریں تو ذکر ایک دن میں (غریبوں میں) تقسیم کر دیں اور گھر والوں کیلئے کچھ نہ چھوڑا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

بخاری نے ہدی کا قول نقل کیا ہے کہ لَأَتَسْرِفُوا سے مراد یہ ہے کہ اپنا تمام مال نہ دید وور نہ فقیر ہو کر بیٹھے رہو گے۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۸۲۱ سطر ۶ ص ۲۲۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

سورة الاعراف

آیت : ”الْمَصَّ، كَتَبُ أَنْزَلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِي
صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لَتُنذِرْ بِهِ وَذِكْرًا
لِّلْمُؤْمِنِينَ“ (الخ)

(سورة الاعراف آیت ۸۲)

ترجمہ : ”یہ کتاب اتری ہے تجھ پر سوچا ہے کہ تیرا جی تنگ نہ ہو
اس کے پہنچانے سے ماکہ تو ڈرائے اس سے اور نصیحت ہو
ایمان والوں کو۔“

شان نزول :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں تشریف فرما تھے تو کفار کا ہت

زور تھا اور مسلمان تھوڑے اور کمزور تھے۔ احکام الہی کا نزول زور و شور سے ہو رہا تھا۔ توحید و رسالت اور قیامت کے مسائل کو دلائل قاہرہ سے بیان کیا جاتا تھا جس سے مشرکین کی دشمنی اور عداوت دن بدن بڑھتی جا رہی تھی اور اس سے آپ ﷺ کو طبعی طور پر گرانی پیش آتی تھی تو اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔

(معارف القرآن ج ۱۰ صفحہ ۱۰۵ تا ۱۰۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا
 آبَاءَنَا وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا، قُلْ إِنْ أَلَّهَ لَيَأْمُرُ
 بِالْفَحْشَاءِ“ (الخ)

(سورہ الاعراف آیت ۲۸ تا ۲۹)

ترجمہ: اور جب کرتے ہیں کوئی برا کام تو کہتے ہیں کہ ہم نے دیکھا
 اسی طرح کرتے اپنے باپ داداؤں کو اور اللہ نے بھی ہم کو
 یہ حکم دیا ہے۔ تو کہئے کہ اللہ حکم نہیں کرتا برے کام
 کا۔“

شان نزول:- آیت مذکورہ اس بیہودہ رسم کو مٹانے اور اس کی خرابی دور
 کرنے اور مٹانے کے لئے نازل ہوئی۔ اس آیت میں بتایا گیا کہ جب یہ لوگ کوئی
 فحش کام کرتے تھے تو جو لوگ ان کو اس غلط کام سے منع کرتے تو ان کا جواب یہ ہوتا
 کہ ہمارے باپ دادا اور بوڑھے یونہی کرتے آئے ہیں۔ ان کے طریقے کو چھوڑنا

شرم اور عار کی بات ہے اور یہ بھی کہتے کہ ہمیں اللہ نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔ پھر ان لوگوں نے اس یہودہ رسم کیلئے دو دلیلیں بطور جواز پیش کیں۔

(۱) تھلید آبام واجداد۔ اس کا جواب تو بالکل واضح ہے کہ جاہل باپ دادا کا اتباع کوئی معقول چیز نہیں۔ ان کا جمالت پر مبنی کام کس طرح قابل تھلید اور قابل اتباع ہو سکتا ہے؟

(۲) اللہ کا حکم۔ مراد یہ ہے کہ ہم جو یہ بیت اللہ کانگے ہو کر طواف کرتے ہیں یہ ہم از خود نہیں کرتے بلکہ ہمیں اس کا حکم اللہ نے دیا ہے۔ معاذ اللہ! یہ سراسر اللہ پر بتان ہے۔ اللہ کے حکم کے خلاف اس کی طرف ایک غلط حکم کو منسوب کرنا ہے اس کا جواب اللہ نے مذکورہ آیت میں ارشاد فرما دیا ہے۔

(سورۃ الحج ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يٰۤاَيُّهَا اٰدَمُ خُذْ وَاٰزِيۡنَتَكَم مِّنۢ بَنِيۤ اٰدَمَ مَسْجِدًا“ (الخ)

(سورۃ الاعراف آیت ۱۲۱)

ترجمہ: ”اے آدمؑ اولاد آدم تم مسجدوں کی حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو۔“

شان نزول :- مسلم نے حضرت ابن عباسؓ کا قول نقل کیا ہے کہ اسلام سے پہلے عورتیں برہنہ ہو کر طواف کرتی تھیں اور دوران طواف ایک پتھر شرمگاہ پر

رکھتیں اور کہتیں کہ آج یہ سب کھل جائے یا کچھ حصہ کھل جائے میں اس کو کسی کے تصرف میں نہیں دے سکتی۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔

اور اس شان نزول کے تحت یہ آیت بھی قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ تَاوِيلُ

ہوئی۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۵۲ پ ۸۰ معری ج ۲ ص ۲۸۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَآتِلْ عَلَيْهِم نَبَا الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاتَّبِعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الضَّالِّينَ، وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ“ (النح)

(سورہ الاعراف آیت ۱۷۵-۱۷۶ پ ۹)

ترجمہ: ”اور سنا دے حال اس شخص کا جس کو ہم نے دینی تھی اپنی آیتیں پھر وہ ان کو چھوڑ نکلا پھر اس کے پیچھے لگا شیطان تو وہ ہو گیا گمراہوں میں اور ہم چاہتے تو بلند کرتے اس کا رتبہ ان آیتوں کی بدولت لیکن وہ ہو گیا زمین کا اور پیچھے ہو گیا اپنی خواہش کے۔“

شان نزول :- مذکورہ آیات میں بنی اسرائیل کا ایک عبرتناک واقعہ (قصہ) مذکور ہے۔ ان آیات میں آپ ﷺ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ اپنی قوم کے سامنے یہ واقعہ پڑھ کر سنائیں۔ جس میں بنی اسرائیل کے ایک بہت بڑے عالم اور

مشہور مقتدا کا علم و معرفت کے اعلیٰ معیار پر ہونے کے بعد دفعہ گمراہ اور مردود ہو جانے کا واقعہ مع اس کے اسباب بیان کیا گیا ہے اور اس میں بہت سی عبرتیں ہیں۔

جب فرعون غرق ہو گیا اور مصر فتح ہوا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو قوم جبارین سے جہاد کرنے کا حکم ملا۔ اور جبارین نے جب دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام تمام بنی اسرائیل کے لشکر کو لے کر پہنچ گئے ہیں اور انہیں فرعون کا غرق ہونا پہلے سے معلوم تھا تو ان کو فکر ہوئی اور جمع ہو کر بلعم بن باعورا کے پاس آئے (یہ شخص ملک شام میں بیت المقدس کے قریب کنعان کا رہنے والا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ بنی اسرائیل میں سے تھا۔ اللہ کی بعض کتابوں کا علم اس کو حاصل تھا۔)

انہوں نے اس سے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام سخت آدمی ہیں اور ان کے ساتھ بہت بڑا لشکر ہے اور وہ اس لئے آرہے ہیں کہ ہم کو ہمارے ملک سے نکال دیں آپ اللہ سے یہ دعا کریں کہ ان کو ہمارے مقابلہ سے واپس کر دیں۔

وجہ یہ تھی کہ بلعم بن باعورا کو وہ اسم اعظم معلوم تھا وہ اس کے ذریعہ جو دعا کرتا وہ قبول ہوتی۔ بلعم بن باعورا نے کہا وہ تو اللہ کے نبی ہیں میں کیسے ان کے لئے بد دعا کر سکتا ہوں۔ ان کا جو مقام اللہ کے ہاں ہے وہ مجھے معلوم ہے۔ اگر میں نے ایسا کیا تو میرا دین اور دنیا دونوں تباہ ہو جائیں گے۔ اس کے انکار کے باوجود لوگوں نے بے حد اصرار کیا تو اس پر بلعم نے کہا کہ اچھا میں اپنے رب سے اس معاملہ میں معلوم کروں گا کہ ایسی دعا کرنے کی اجازت ہے یا نہیں۔ اس نے معمول کے مطابق استخارہ یا کوئی اور عمل کیا خواب میں اس کو یہ بدعا کرنے سے منع کر دیا گیا۔ اس نے قوم سے کہا کہ مجھے منع کر دیا گیا ہے۔

اس پر قوم جبارین نے اسکو بہت بڑا ہدیہ پیش کیا جو درحقیقت رشوت تھی۔ اس نے یہ ہدیہ قبول کر لیا تو لوگ اس کے پیچھے پڑ گئے اور بہت اصرار کیا کہ آپ یہ کام کر دیں۔ بعض روایات میں ہے کہ اس کی بیوی نے کہا کہ یہ ہدیہ قبول کر لو اور کام کر دو۔ اس وقت بیوی کی رضاجوئی اور مال کی محبت نے اسکو اندھا کر دیا۔ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کیلئے بددعا کرنا شروع کی۔

اس وقت قدرت البیہ کا یہ عجیب کرشمہ ظاہر ہوا کہ جو بددعا کے کلمات وہ اس نبی اور اس کی قوم کیلئے کر رہا تھا وہ اپنی قوم کیلئے زبان سے نکلنے لگے۔ قوم چلا اٹھی کہ تم ہمارے لئے بددعا کر رہے ہو اس پر بلعم نے جواب دیا کہ یہ میرے اختیار سے باہر ہے اس کے خلاف پر میری زبان قادر نہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی قوم پر بھی جہنمی نازل ہوئی اور بلعم کو یہ سزا ملی کہ اسکی زبان اس کے سینے پر لٹک گئی۔ اب بلعم نے کہا کہ میرا دین اور دنیا دونوں تباہ ہو گئے اور نہ اب میری دعا قبول ہوگی۔ البتہ ایک چال ہے کہ جس سے تم موسیٰ علیہ السلام پر غالب آسکتے ہو۔ اور وہ یہ کہ تم اپنی قوم کی حسین لڑکیوں کو مزین کر کے لشکر میں بھیج دو اور لڑکیوں کو یہ ماکپد کر دو کہ تمہارے ساتھ جو کچھ بھی ہو اس سے منع نہ کرنا۔ یہ لوگ مسافر ہیں اور کافی مدت سے اپنے گھروں سے نکلے ہوئے ہیں ممکن ہے اس تدبیر سے لوگ حرام کاری میں مبتلا ہو جائیں۔ اور یہ امر اللہ کے ہاں انتہائی مبغوض ہے اور جس قوم میں یہ فعل ہوتا ہے اس پر ضرور اللہ کا تہر اور عذاب نازل ہوتا ہے اور وہ فلاح و کامران نہیں ہو سکتی۔

بالآخر اس تدبیر پر عمل کیا گیا۔ بنی اسرائیل کا ایک بڑا آدمی اس چال کا شکار ہو گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اس حرکت سے روکا مگر وہ باز نہ آیا اور اس حرام کاری میں مبتلا ہو گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بنی اسرائیل میں سخت قسم کا طاعون

پھیلا جس سے ایک دن میں ستر ہزار اسرائیلی مر گئے یہاں تک کہ جس شخص نے برا کام کیا تھا اس جوڑے کوئی اسرائیلی نے قتل کر کے منظر عام پر لٹکا دیا تاکہ سب لوگوں کو عبرت حاصل ہو اور توبہ کی پھر یہ طاعون رفع ہوا۔

(معارف ج ۲ ص ۱۱۹، تفسیر ج ۲ ص ۲۲۲ و تفسیر ج ۲ ص ۲۲۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوهُ بِهَا" (النح)

(سورہ الاعراف آیت ۱۸۰ اپ ۹)

ترجمہ: "اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں پس ان ہی ناموں سے اللہ کو پکارا کرو۔"

شان نزول: مقاتل کی روایت ہے کہ ایک شخص نے لفظ اللہ اکبر کہہ کر بھی نماز میں دعا کی اور رحمن کا لفظ کہہ کر بھی دعا کی۔

اس پر کافر کہنے لگے کہ ان مسلمانوں کا توبہ دعویٰ ہے کہ ہم ایک ہی رب کی عبادت کرتے ہیں پھر اس شخص کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ دو کو پکار رہا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر ج ۲ ص ۲۲۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ

(سورۃ الاعراف آیت ۱۸۲ پ ۹)

ترجمہ: نوہ کیا انہوں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ ان کے ساتھی کو ذرا بھی جنون نہیں ہے۔“

شان نزول: ابن جریر ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ نے حضرت قتادہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے کوہ صفا پر چڑھ کر قریش کے ایک ایک کنبے اور شاخ کو نام بنام یا مینی فلاں یا مینی فلاں کہہ کر پکارا۔ اور اللہ کے عذاب اور حوادث الیہ سے برابر ڈراتے رہے ایک شخص بولا کہ تمہارا یہ ساتھی یقیناً دیوانہ ہے رات بھر صبح تک چیخا رہا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (عمری ج ۲ ص ۲۲۵ ابن کثیر ج ۲ ص ۵۱ پ ۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا“ (الخ)

(سورۃ الاعراف آیت ۱۸۷ پ ۹)

ترجمہ: ”یہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہو گا۔“

شان نزول: ابن جریر وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے

کہ حمل بن ابی قشیر اور سمول بن زید نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اگر آپ نبی ہیں جس کا آپ کو دعویٰ ہے تو بتائیے کہ قیامت کب آئے گی۔ ہم بھی تو جان لیں کہ قیامت کیا ہے؟

اس پر اللہ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۵۲۴ پ ۹ مطبوعہ ۱۳۷۷ھ)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”قُلْ لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا“ (الفتح)

(سورۃ الاعراف آیت ۱۸۸ پ ۹)

ترجمہ ”وہ آپ کہیں کہ میں خود اپنی ذات خاص کیلئے نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔“ (الفتح)

شان نزول :- امام کلی نے بیان کیا ہے کہ اہل مکہ نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اے محمد ﷺ! کیا آپ ﷺ کا رب آپ ﷺ کو اشیاء کی قیمتوں کی گرانی نہیں جاتا ہے تاکہ آپ ﷺ منگائی سے پہلے چیزیں جمع کر لیں اور زمین میں قحط سالی کی خبر بھی نہیں دیتا ہے کہ آپ ﷺ سرسبز و شاداب زمین کی طرف منتقل ہو جائیں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (امدی ص ۱۷۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَإِنِّي نَزَعْتُكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْعًا فَاسْتَعِذْ“

بِاللَّهِ“ (الفتح) (سورۃ الاعراف آیت ۲۰۰ پ ۹)

ترجمہ: ”اور اگر شیطان کی طرف سے وسوسہ آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کس۔“

شان نزول: - عبدالرحمن بن زید کا بہان ہے کہ جب یہ آیت ”تَحِذِ الْعَفْوَ“ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا کہ اے میرے بھائی! سخت غصہ کی حالت ہو تو غصہ کو کیا صورت ہوگی۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری ج ۴ ص ۱۳۲۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ
وَآَنْصِتُوا“ (الفتح)

(سورۃ الاعراف آیت ۲۰۲ پ ۹)

ترجمہ: ”اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگا کر سنو اور خاموش رہو۔“

شان نزول: - ابو عیاض کے طریق سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ لوگ نماز میں باتیں کر لیتے تھے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز کی حالت میں آواز اونچی کرنے کے متعلق اس آیت کا نزول ہوا۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۹۳۶ پ ۹ طبری ج ۴ ص ۴۵۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

سورة الانفال

آیت: ”يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ
وَالرَّسُولِ، فَاَتَقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوا اِذَا تَ
بَيَّنَّكُمْ“ (الخ)

(سورة الانفال آیت آپ ۹)

ترجمہ: ”آپ (ﷺ) سے پوچھتے ہیں حکم مال غنیمت کا، آپ
کہیں کہ مال غنیمت اللہ کا ہے اور رسول کا ہے سو ڈرو اللہ
سے اور صلح کرو آپس میں۔“

شان نزول :- (۱) غزوہ بدر کے شریک حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی زبانی مسند احمد،
ترمذی ابن ماجہ، مستدرک اور حاکم وغیرہ سے اس طرح منقول ہے کہ حضرت عبادہ
نے فرمایا کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے جس کا واقعہ یہ تھا کہ مال
غنیمت کی تقسیم میں ہمارے درمیان کچھ اختلاف ہوا۔ اور اس کا اثر ہمارے آپس
کے اخلاق پر پڑا جو کہ برا اثر تھا۔ تو اللہ نے اس آیت کے ذریعہ مال غنیمت کے
بارے میں حکم نازل فرمایا۔

صورت یہ پیش آئی کہ دونوں فریق کی زبردست جنگ ہوئی اور اللہ نے
دشمن کو شکست دی۔ تو پھر ہمارے لشکر میں تین فریق بن گئے۔ ایک وہ جس نے
دشمن کا تعاقب کیا تاکہ وہ واپس نہ آئے۔ دو سرا وہ جو مال غنیمت جمع کرتا رہا۔ تیسرا

وہ جو رسول اللہ ﷺ کی حفاظت میں مشغول رہا۔

جب تمام لوگ اپنے اپنے کاموں سے فارغ ہو کر رات کو اپنے ٹھکانے پر پہنچے تو ہر فریق یہ ثابت کرنے اور دعویٰ کرنے لگا کہ صرف وہی مال غنیمت کا حقدار ہے اور کوئی نہیں۔ صحابہ کرام کی یہ بحث جب حضور ﷺ تک پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت نازل فرما کر اموال غنیمت تمام فریقوں کے ہاتھوں سے لیکر رسول اللہ ﷺ کے سپرد کر دیا۔

(۲) مسند احمد ہی میں اس آیت کے شان نزول کا ایک دو سرا واقعہ حضرت سعد ابن ابی وقاص کا بھی منقول ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ غزوہ بدر میں میرے بھائی شہید ہو گئے۔ میں نے ان کے بدلے مشرکین میں سے سعید بن العاص کو قتل کر دیا اور اس کی تلوار لیکر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور چاہا کہ یہ تلوار مجھے مل جائے۔ مگر حضور ﷺ نے اسے مال غنیمت میں جمع کرنے کا حکم دیدیا۔ مجھے صدمہ ہوا ایک اس وجہ سے کہ میرا بھائی شہید ہوا اور دو سرا اس وجہ سے کہ میں نے اس کے بدلے دشمن کو قتل کر دیا اور تلوار بھی حاصل کی۔

مگر تعمیل ارشاد میں جب تلوار جمع کروانے آگے بڑھا تو ابھی دور نہیں گیا تھا کہ آپ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور آپ ﷺ نے مجھے بلا کر تلوار عنایت کر دی۔
(حارف ج ۲ ص ۱۷۲ ابن کثیر ج ۲ ص ۶۷۷ پ ۹ سفری ج ۵ ص ۱۷۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ“ (الخ)

(سورہ الانفال آیت ۹ پ ۹)

ترجمہ: "موس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اللہ نے تمہاری سن لی۔"

شان نزول :- ابن ابی شیبہ، احمد، مسلم ابوداؤد اور ترمذی وغیرہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ بدر کے دن رسول اللہ نے مشرکوں کو دیکھا کہ وہ ایک ہزار تھے اور اپنے ساتھیوں کو دیکھا کہ وہ تین سو انیس تھے۔ (ایک روایت کے مطابق) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف رخ کر کے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے اور اپنے رب کو پکارنے لگے۔ اے اللہ! تو نے جو مجھ سے وعدہ کیا تھا وہ پورا فرما اے اللہ! اپنے وعدہ کے مطابق عطا کر۔ اے اللہ! اگر یہ مسلمانوں کا گروہ ہلاک ہو گیا تو زمین پر تیری پرستش نہ ہو سکے گی۔ مسلسل یونہی قبلہ کی طرف ہاتھ پھیلائے پکار رہے تھے۔ یہاں تک کہ دوش مبارک سے چادر بھی گر گئی۔ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے چادر مبارک اٹھا کر دوش مبارک پر ڈالی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے چٹ گئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول بس کیجئے اللہ کو پکارنے کی حد ہو گئی اللہ ضرور اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۷۶، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱

جب مسلمان لڑائی سے فارغ ہو کر لوٹے تو بعض کہنے لگے کہ میں نے فلاں کافر کو قتل کیا۔ دو سرا بولا میں نے فلاں کو مارا ہے اس پر آیت مذکورہ کا یہ حصہ نازل ہوا۔ اور اسی آیت کے اگلے حصے کے نزول کا سبب مندرجہ ذیل واقعہ ہوا۔

ابن جریر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن بن جبیر کی روایت سے بیان کیا ہے کہ خیبر کے دن حضور ﷺ نے کمان منگوا کر قلعہ پر تیر مارا جو ٹکرا کر نیچے آگرا۔ نیچے ابن ابی الحقیق بستر پر لیٹا ہوا تھا تیر اس کے لگ گیا اور وہ مر گیا۔ اس پر اللہ نے آیت مذکورہ کا دوسرا حصہ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ (الخ)۔ نازل فرمایا۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۸۴ ۹ مطبوعہ ۱۹۵۵ء ص ۲-۶۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَاءَكُمْ
الْفَتْحُ“ (الخ)

(سورہ انفال آیت ۱۹ پ ۹)

ترجمہ: ”اور“ اگر تم فیصلہ چاہتے ہو تو وہ فیصلہ تو تمہارے پاس
”آپہنچا۔“

شان نزول :- محمد بن اسحاق اور امام احمد نے حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صغیر عدری کی روایت سے اور ابن الجری اور ابن المنذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے بیان کیا ہے کہ (بدر کے دن) جب باہم مقابلہ پر صف آرائی ہوئی اور ایک فریق دوسرے کے قریب پہنچ گیا تو ابو جہل نے کہا اے اللہ! ہم میں سے جو بھی

رشتہ قرابت کو قطع کرنے والا اور بری باتیں کرنے والا ہو کل صبح تو اسے ہلاک کر دے
گو یا ابو جہل نے خود اپنے خلاف فتح کی دعا کی۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۸۵ پ ۹۷ طبری ج ۵ ص ۶۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَاتُخُونُوا اللَّهَ
وَالرَّسُولَ“ (الخ)

(سورۃ الانفال آیت ۷ پ ۹)

ترجمہ نمبر ۷ ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی خیانت نہ
کرو۔“

شان نزول :- ابن جریر نے سدی کی روایت سے لکھا ہے کہ صحابہ کرام
رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتے تو اس کو آپس میں پھیلاتے۔ آخر مشرکوں تک
بھی وہ بات جا پہنچی (اور راز فاش ہو جاتا) اس سلسلہ میں اللہ نے یہ آیت نازل
فرمائی۔ (طبری ج ۵ ص ۸۲)

ابن کثیر نے لکھا ہے کہ حضرت ابولبابہ کے بارے میں یہ آیت نازل
ہوئی۔ آپ ﷺ نے جب ان کو بنو قریظہ کے یہودیوں کے پاس قلعہ خالی کرنے کے
لئے بھیجا اور وہ وہاں گئے تو انہوں نے یہودیوں کو اشارے سے گردن پر ہاتھ پھیر کر
بتا دیا کہ اگر تم نے قلعہ خالی نہ کیا تو قتل کر دیئے جاؤ گے۔ اس پر یہ آیت نازل
ہوئی۔ (طبری ج ۲ ص ۸۹ پ ۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَاعْلَمُوا أَنَّمَا آمَاؤُكُم وَوَالِدَاكُمْ
فِتْنَةٌ“ (الخ)

(سورۃ الانفال آیت ۸-۲۸-۹)

ترجمہ ”اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد تمہارے
امتحان کی چیزیں ہیں۔“

شان نزول :- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ ایک بچہ
حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضور ﷺ نے اس کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ سنو (یہ
بچے) تجوس ہو جانے اور بزدل بنانے کا سبب ہیں۔ اور یہ اللہ کی رحمت بھی ہیں اور
حضرت ابوسعید کی روایت کے مطابق غم کا سبب بھی ہیں۔

اور بعض روایات میں ہے کہ اس آیت کا نزول حضرت لبابہ رضی اللہ عنہا کے
متعلق ہوا تھا کیونکہ ان کے مال اور بچے بنی قریظہ کی بستی میں تھے اور آپ کو ان کے
متعلق خطرہ اور اندیشہ تھا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۸۹ پ ۹ طبری ج ۵ ص ۲-۸۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَإِذَا تُلِيٰ عَلَيْهِمُ آيَاتُنَا قَالُوا قَدْ سَمِعْنَا
لَوْ نَشَاءُ“ (الخ) (سورۃ الانفال آیت ۲۱-۹)

ترجمہ نمبر ۳۳ اور جب ان کو ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا۔ اگر ہم چاہیں تو ایسا (کلام) کہہ سکتے ہیں۔“

شان نزول :- ابن جریر نے سعید بن جبیر کی روایت سے لکھا ہے کہ بدر کے دن عقبہ بن ابی معیط، طعمیہ بن عدی اور نضیر بن حارث گرفتار ہونے کے بعد مارے گئے۔ نضیر حارث کو حضرت مقداد نے گرفتار کیا تھا جب نضیر کو قتل کرنے کا حکم حضور ﷺ نے دیا تو حضرت مقداد نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ تو میرا قیدی ہے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ اللہ کی کتاب کے متعلق ایسی باتیں کہتا ہے۔ (یعنی پارینہ داستان اور اساطیر الاولین۔ لہذا اس کا قتل ضروری ہے) اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۹۴۲ و مطری ج ۵ ص ۸۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ“ (الخ)

(سورۃ لافل آیت ۲۲ ص ۹)

ترجمہ نمبر ۳۳ اور جب ان لوگوں نے کہا کہ اے اللہ! اگر یہ (قرآن) واقعی آپ کی طرف سے ہے۔“ (الخ)

شان نزول :- بعض مفسرین کے نزدیک نضیر حارث اور حضرت انس بن

مالک رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق ابو جہل کتا تھا کہ جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں اگر یہ حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش فرما۔

اس پر ”وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ“ نازل ہوئی۔ (احادیس ص ۱۷۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمَا كَانَ صَلَوٰتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ“ (الخ)

(سورۃ الانفال آیت ۵ پ ۹)

ترجمہ: ”موران کی نماز خانہ کعبہ کے پاس صرف یہ تھی۔“ (الخ)

شان نزول: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اہل مکہ بیت اللہ کا طواف کرتے تھے تاہم بجاتے تھے اور اپنے رخساروں، پیشانیوں کو زمین پر رکھتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ایمان لائے بغیر ان اعمال کا کوئی فائدہ

نہیں۔ (احادیس ص ۱۷۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ

لِيَصُدُّوْا عَن سَبِيْلِ اللّٰهِ“ (الخ)

(سورۃ الانفال آیت ۲۶ پ ۹)

ترجمہ: ”جن لوگوں نے کفر کیا وہ یقیناً اپنا مال راہ خدا سے لوگوں کو روکنے کیلئے خرچ کرتے ہیں۔“

شان نزول :- ابن جریر نے ابزی اور سعید بن جبیر کی روایت سے لکھا ہے کہ یہ آیت ابوسفیان کے بارے میں نازل ہوئی جس نے دو ہزار حائش (مختلف قبائل کے کچھ لوگ مراد ہیں) کو اجرت دے کر جنگ احد کیلئے تیار کیا تھا۔ اور ابن ابی حاتم نے حکم بن عتبہ کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ یہ آیت ابوسفیان کے متعلق اس وقت نازل ہوئی جب اس نے چالیس اونچے سونا شرکوں پر خرچ کیا تھا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری ج ۵ ص ۹۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت : ”وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّن شَيْءٍ“ (الخ)
(سورۃ الانفال آیت ۱۰۴)

ترجمہ ”اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کو غنیمت ملے کسی چیز سے۔“

شان نزول :- جاتی نے لکھا ہے کہ آیت قُلِ الْاِنْفَالِ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ کی رو سے بدر کا کل مال غنیمت حضور ﷺ کا تھا جس کو چاہیں دیں۔ حضور ﷺ نے اس میں سے ان لوگوں کو بھی دیا جو بدر میں شریک نہ تھے۔ پھر بدر کے بعد آیت غنیمت وَاعْلَمُوا أَنَّمَا نَزَّلْنَا هُوَ اور حضور ﷺ نے مقتول سے چھینا ہوا مال قائل کیلئے مقرر کر دیا اور اس کی حکم ہو گیا۔ (طبری ج ۵ ص ۱۰۷)

بعض علماء کا خیال ہے کہ آیت کا نزول غزوہ بن قینقاع میں ہوا۔ ہجرت کے بیسویں مہینے غزوہ بدر سے ایک ماہ بعد ۱۵ اشوال کو یہ غزوہ ہوا تھا۔ اسی غزوہ میں یہ حکم نازل ہوا۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۱۰۴ طبری ج ۵ ص ۱۱۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "الَّذِينَ عَاهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ
عَهْدَهُمْ" (الخ)

(سورۃ الانفال آیت ۵۶ پ ۱۰)

ترجمہ: "جن سے آپ نے عہد لیا مگر وہ اپنے معاہدے کو ہر بار
توڑتے رہے۔"

شان نزول: ابوالشیخ نے سعید بن جبیر کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ اس
آیت کا نزول یہودیوں کے چھ قبائل کے متعلق ہوا تھا ان ہی میں سے ابن التابوت
بھی تھا۔ یہاں پر وہی لوگ مراد ہیں جو عہد شکن ہیں اور ان کو ہی آیت مذکورہ سے
قبل والی آیت "ان شر الذواب" میں بیان فرمایا ہے۔ یہی یہودیوں کے چھ قبائل
بدترین جانور ہیں جنہوں نے بار بار نقض عہد کیا۔ (شمس ج ۵ ص ۱۵۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "وَأَمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ
إِلَيْهِمْ" (الخ)

(سورۃ الانفال آیت ۵۸ پ ۱۰)

ترجمہ: "اور اگر آپ کو کسی قوم سے غداری کا اندیشہ ہو تو آپ انکا
معاہدہ ان کو واپس کر دیں۔"

شان نزول :- ابوالشیخ نے زہری کی روایت سے لکھا ہے کہ حضرت جبرئیل ﷺ نے آپ ﷺ سے اگر کہا کہ آپ ﷺ نے تو ہتھیار کھول دیئے اور ہم اب تک قوم کے عتاب میں لگے ہوئے ہیں۔ آپ نکل کر چلے اللہ نے بنی قریظہ سے جمادو قتال کی اجازت دے دی ہے۔ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

اور بعض کا خیال ہے کہ یہ آیت غزوہ احزاب کے بعد اس وقت نازل ہوئی جب ایک عورت بنی قینقاع کے بازار میں گئی (جو یہودیوں) کا تھا وہاں ایک سار کے پاس گئی۔ یہودیوں نے اس کی آبروریزی کرنا چاہی۔ اس نے حیل و حجت کی مگر یہودیوں نے اس کو کسی طرح گرا دیا۔ اس پر وہ عورت چیخ پڑی تو اس کے جواب میں ایک مسلمان نے اس یہودی دکاندار کو مارا۔ ادھر سے یہودیوں نے اس مسلمان کو مارا اور حملہ کر دیا۔ اس طرح مسلمانوں اور بنو قینقاع میں جھگڑا ہو گیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (خلاصہ) (مطری ج ۵ ص ۱۵۲)

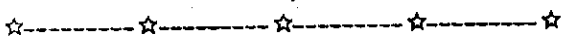
☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
سَبَقُوا“ (الفتح)

(سورۃ الانفال آیت ۵۹ پ ۱۰)

ترجمہ نوم در یہ کافر لوگ اپنے کو یہ خیال نہ کریں کہ وہ سب سے پہلے گئے۔“

شان نزول :- علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ بدر کے دن جو مشرک کھلت کھا کر بھاگے تھے ان کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطری ج ۵ ص ۱۵۲)



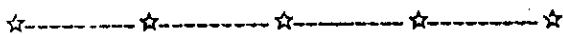
آیت: ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ“ (الخ)

(سورۃ الانفال آیت ۶۴ پ ۱۰)

ترجمہ: ”مردے نبی آپ کیلئے اللہ اور وہ مومن جنہوں نے آپ کا
اجتاع کیا ہے کافی ہیں۔“

شان نزول :- طبرانی وغیرہ نے بروایت سعید بن جبیر حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما نقل کیا ہے کہ ۳۹ مرد و عورت ایمان لائے تھے۔ اسکے بعد حضرت عمر رضی اللہ
عنه مسلمان ہوئے اس طرح ۴۰ مسلمان ہو گئے (اس موقع پر مشرکوں نے کہا کہ آج
ہماری طاقت آدمی ہو گئی) اس وقت اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۲۰ پ ۱۰ اسطوری ج ۵ ص ۱۶۰)



آیت: ”مَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يُكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّىٰ
يُثَخِّنَ فِي الْأَرْضِ“ (الخ)

(سورۃ الانفال آیت ۶۷ پ ۱۰)

ترجمہ: ”نہ نبی کیلئے زیبا نہیں کہ اس کے قیدی باقی رہیں جب تک وہ
اچھی طرح زمین میں خونریزی نہ کر لیں۔“

شان نزول :- (خلاصہ) بدر کے قیدیوں کے متعلق آپ نے اپنے صحابہ سے مشورہ کیا مختلف صحابہؓ نے مختلف مشورے دیئے۔ حضرت عمرؓ کا مشورہ تھا کہ قتل کر دیا جائے اور حضرت ابو بکرؓ کا مشورہ تھا کہ فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے۔ چنانچہ حضورؐ نے فدیہ لے کر قیدیوں کو چھوڑ دیا۔ دوسرے دن حضرت عمرؓ حضورؐ کی خدمت میں گئے تو دیکھا کہ حضرت ابو بکرؓ اور آپؐ دونوں رورہے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے رونے کی وجہ دریافت کی تو حضورؐ نے فرمایا کہ ابن خطابؓ کی رائے کے خلاف کرنے سے ہمارے اوپر عذاب آنے والا تھا اور اس عذاب سے ابن خطابؓ کے علاوہ کوئی نہ بچتا۔ اور وہ عذاب بہت قریب تھا مگر اللہ نے اس کو ٹال دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (ابن جریر ۲۱-۲۰-۱۰ مطری ۵ ص ۱۶۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت : ”لَوْ لَّا كَتَبَ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَخَذْتُمْ“ (النخ)

(سورۃ انفال آیت ۶۸ پ ۱۰)

ترجمہ : ”مگر خدا کا ایک نوشتہ مقدر نہ ہو چکا ہوتا تو جو چیز تم نے اختیار کی ہے اس کے متعلق تم پر کوئی بڑی سزا واقع ہو جاتی۔“

شان نزول :- امام احمد نے حضرت انسؓ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ حضورؐ نے بدر کے قیدیوں کے متعلق لوگوں سے مشورہ کیا اور فرمایا کہ اللہ نے ان

پر تم کو قابو عطا فرمادیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ان کی گردنیں مار دی جائیں۔ پھر حضرت ابو بکرؓ نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ مناسب یہ ہے کہ آپ ﷺ ان سے درگزر فرمائیں اور فدیہ لیکر معاف کر دیں۔ پھر حضور ﷺ نے ان سے فدیہ لے کر ان کو چھوڑ دیا اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۲۲-۲۱ پ ۱۰ اسطری ج ۵ ص ۱۶۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "فَكُلُّوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا" (النح)

(سورۃ الانفال آیت ۶۹ پ ۱۰)

ترجمہ: "جو کچھ تم نے لے لیا ہے اس کو حلال پاک سمجھ کر کھاؤ۔"

شان نزول :- علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ آیت سابقہ کے نزول کے بعد فدیہ کا مال لینے سے صحابہ کرامؓ نے ہاتھ روک لئے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۲۲-۲۱ پ ۱۰ اسطری ج ۵ ص ۱۷۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَنْ فِي أَيْدِيكُمْ مِنَ الْأَسْرَى" (النح)

(سورۃ الانفال آیت ۷۰ پ ۱۰)

ترجمہ: "اے نبی تم لوگوں کے قبضہ میں جو قیدی ہیں ان سے کب دو

کہ اگر اللہ کو تمہارے اندر بہتری معلوم ہوئی تو تم سے جو لیا
ہے اللہ اس سے نتر تم کو دے گا۔“

شان نزول :- ابن الجری، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ہیثمی، ابو نعیم، اسحاق
بن راہویہ، طبرانی اور ابوالشیخ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے اور ابن
اسحاق و ابو نعیم نے حضرت جابر بن عبد اللہ کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ
نے بدر کے دن ستر قیری گرفتار کئے ان میں حضرت عباس اور عقیل بھی تھے اور ان
پر چالیس اوقیہ سونا زرفند یہ مقرر کیا۔ اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے
مجھے عمر بھر کیلئے قریش میں سب سے زیادہ محتاج کر کے چھوڑ دیا۔ اس پر یہ آیت نازل
ہوئی۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۲۲۲، ۱۰ مطبوعہ ۱۹۵۵ء ص ۱۴۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

سورة التوبة

آیت: ”بَرَاءَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ
عَاهَدْتُمْ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ“ (النح)
(سورة التوبة آیت ۱۰)

ترجمہ ”وہ صاف جواب ہے اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول کی
طرف سے ان مشرکوں کو جن سے تمہارا عہد ہوا تھا۔“

شان نزول :- یہ سورۃ غزوہ تبوک کے بعد نازل ہوئی۔ جب آپ ﷺ

غزوہ تبوک کیلئے روانہ ہوئے تو منافقین نے جھوٹی خبریں اور افواہیں پھیلا کر شروع کیں تاکہ مسلمانوں میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہو۔ اور مشرکین نے ان عہدوں کو بھی توڑنا شروع کر دیا جو آپ ﷺ سے ہوئے تھے۔

تو اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی اور اس سورت میں اللہ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ مشرکین سے براہ راست بیزاری کا اعلان کر دے اور ان عہدوں کو واپس کر دے تاکہ مسلمانوں کی طرف نقض عہد کی نسبت نہ ہو۔

(مفسر معارف علامہ کاندھلوی ج ۵ ص ۲۸۰، ابن کثیر ج ۲ ص ۲۸، ۱۰ مصری ج ۵ ص ۱۸۰)

آیت: ”وَإِنْ نَكَثُوا آيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ
وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أُمَّةَ
الْكُفْرِ“ (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۱۲ پ ۱۰)

ترجمہ: ”اور اگر وہ لوگ عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ دے اور تمہارے دین پر طعن کریں تو تم لوگ اس قصد سے کہ یہ باز آجائیں ان کے پیشواؤں سے خوب لڑو۔“ (الخ)

شان نزول :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت سفیان بن حرب، حارث بن ہشام، سہیل بن عمرو، عکرمہ بن ابی جہل اور دیگر سرداران قریش کے بارے میں نازل ہوئی۔ جنہوں نے نقض عہد کیا تھا۔ (واحدی ص ۱۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ
اللَّهِ“ (النخ)

(سورہ التوبہ آیت ۷ اپ ۱۰)

ترجمہ: ”مشرکوں میں اتنی طاقت ہی نہیں کہ وہ اللہ کی مسجد کو آباد
کریں۔“

شان نزول :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب
جنگ بدر میں حضرت عباس گرفتار ہو کر آئے تو مسلمانوں نے ان کو کفر اختیار کرنے
اور قرابت منقطع کرنے کی عار شرم دلائی اور حضرت علی نے کلام میں سختی کی تو حضرت
عباس نے فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ تم ہماری برائیاں تو ذکر کر رہے ہو اور ہماری خوبیوں
کا کوئی تذکرہ نہیں کرتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں میں کچھ خدایاں
بھی ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جی ہاں! ہم مسجد حرام کی تعمیر کرتے ہیں ہم
کعبہ کی دربانی کرتے ہیں ہم حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں تو اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے
کلام کے روئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مغری ۵۵ ص ۱۹۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”أَجْعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ أَمَّنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

الْآخِرِ وَجَهْدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“ (الخ)

(سورہ طہ آیت ۱۹ تا ۲۲ ص ۱۰)

ترجمہ خود کیا تم نے کر دیا حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد حرام کا بسانا برابر اس کے جو یقین لایا اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور لڑا اللہ کے رستہ میں یہ برابر نہیں ہیں اللہ کے نزدیک اور اللہ رستہ نہیں دیتا ظالم لوگوں کو“ (الخ)

شان نزول :- شروع کی چار آیات ۱۹ تا ۲۲ ایک خاص واقعہ سے متعلق ہیں۔

وہ ہے کہ بہت سے مشرکین مکہ مسلمانوں کے مقابلہ میں اس پر فخر کیا کرتے تھے کہ ہم مسجد حرام کی آبادی اور حجاج کو پانی پلانے کا انتظام کرتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر کسی کا عمل نہیں ہو سکتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما غزوہ بدر میں اسلام لانے سے قبل جب گرفتار ہو کر مسلمانوں کی قید میں آئے تو ان کے مسلم عزیزوں نے ان پر ملامت کی۔ تو اس کے جواب میں انہوں نے بھی یہی کہا کہ آپ تو ایمان اور ہجرت کو اپنا سرمایہ فضیلت سمجھتے ہیں اور ہم تو مسجد حرام کی عمارت اور حجاج کو پانی پلانے کی اہم خدمات کے متولی ہیں۔ جن کے برابر کسی کا عمل نہیں۔

اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (من سارف القرآن ج ۲ ص ۲۲۲ من ابن کثیر روایت طہ ابن ابی طہ من ابن عباس رضی اللہ عنہما) (ابن کثیر ج ۲ ص ۲۹ پ ۱۰ سطر ۵ ج ۲ ص ۲۰۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

اپنے فضل سے تم کو ضرور غنی بنا دے گا۔“

شان نزول :- ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس کا قول اور ابن جریر رضی اللہ عنہ نے سعید بن جبیر اور عکرمہ وغیرہ کا قول نقل کیا ہے کہ جب (اطراف ممالک) سے مشرک کعبہ کو آتے تو اپنے ساتھ غلہ اور پھل وغیرہ بھی لاتے تھے۔ اور جب ان کوچ کی ممانعت کر دی گئی اور آیت مذکورہ کا حصہ انما المشركون نجس (الخ) نازل ہوا تو مسلمان بڑے پریشان ہوئے کہ اب غلہ اور سامان ہم کو کون لاکر دے گا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مشرقی ج ۵ ص ۲۲۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت : "قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ
الْآخِرِ" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۲۹ پ ۱۰)

ترجمہ جو قتال کرو ان سے جو نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ روز
آخرت پر۔“

شان نزول :- حضرت مجاہد کا قول ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو رومیوں سے جہاد کرنے کا حکم دیدیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اس آیت کے نزول کے بعد رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک پر تشریف لے گئے۔ (مشرقی ج ۵ ص ۲۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَقَالَتِ الْيَهُودُ عِزِّيْرٌ اِبْنُ اللّٰهِ (الْح)“
(سورۃ التوبہ آیت ۳۰)۔

ترجمہ: ”اور یہودیوں نے کہا کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں۔“

شان نزول :- ابن حاتم نے سعید بن جبیر اور عکرمہ کی روایت سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ کی خدمت میں سلام ہوا، سلم اور نعمان بن ابوفیاض وغیرہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ نے ہمارا اہلبہ چھوڑ دیا اور عزیر بن اللہ کا بیٹا نہیں کہتے۔ پھر ہم آپ کے پیروکار کیسے ہو سکتے ہیں؟ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری ۱۰/۱۰۰)

آیت: ”يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاٰحْبَابِ
وَ الرَّهْبٰنِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ
بِالْبَاطِلِ“ (الْح)

(سورۃ التوبہ آیت ۳۴)۔

ترجمہ: ”اے ایمان والو! اکثر احباب اور راہبان لوگوں کے مال نامشروع طریقہ سے کھاتے ہیں۔“ (الْح)

شان نزول :- علامہ اہلی کتاب اور ان کے اپنے تئیں اور عوام سے

رشوت لیتے تھے اور معمولی (دنوی) اشیاء لیکر دین میں تحریف کرتے تھے اور نبی برحق کی مخالفت کرتے تھے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مادی س ۱۸۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَالَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمْ
انفِرُوا“ (الخ)

(سورۃ الطوبہ آیت ۸، ۳۴-۱۰)

ترجمہ: ”وہوے ایمان والو! تم لوگوں کو کیا ہوا کہ جب تم سے کہا جانا ہے کہ اللہ کی راہ میں نکلو۔“

شانِ نزول :- (خلاصہ) علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ جب حضور ﷺ طائف سے واپس آئے تو آپ ﷺ نے رومیوں سے جماد کرنے کے لئے تیاری کا حکم دیا۔ اس وقت زمانہ بڑی تنگ دستی کا تھا گرمی بھی شدید تھی، ملک بھی تنگ تھا فصلیں بھی تیار تھیں اور یہ سفر جوک کا تھا۔ اکثر مرتبہ آپ ﷺ خطرہ کے پیش نظر توریہ کرتے اور جہاں جانے کا ارادہ ہوتا اس کا ٹھکانہ کرتے۔

لیکن سفر جوک کی مسافت بھی لمبی تھی اور دشمن کی تعداد بھی زیادہ تھی۔ اس لئے آپ ﷺ نے اس سفر میں توریہ نہیں فرمایا تاکہ تیاری پوری کر لی جائے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ مدینہ کے گرد و نواح کے قبائل عرب کو بھی شہرت کی دعوت دی اور مکہ بھی پیغام بھیج دیا۔ چنانچہ آپ کے ساتھ بکثرت لوگ

ہو گئے لیکن منافق اور مومنوں میں سے بھی کچھ ست کار لوگ ساتھ نہیں گئے۔

ان لوگوں کے متعلق اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (فجر عریضہ ص ۲۷۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا“ (الفتح)

(سورہ الفتح آیت ۱۰۴)

ترجمہ: خود نکل پڑو تھوڑے سامان سے اور زیادہ سامان سے۔“ (الفتح)

شان نزول :- یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو جہاد (غزوہ تبوک) میں شریک ہونے سے بچنے کیلئے مختلف بہانے (مال کا نقصان پھلوں کا پکنا، مصروفیات، ذہنی انتشار وغیرہ) بنا کر بہانے کرنے لگے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے اعذار کو قبول نہیں کیا۔ اور ہر حال میں جہاد میں

شرکت لازمی قرار دی۔ (باصدی ص ۱۸۳)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَ سَفَرًا قَاصِدًا

لَاتَّبِعُوكَ“ (الفتح)

(سورہ الفتح آیت ۴۲)

ترجمہ: خود مگر دنیوی سامان یا آسانی حاصل ہونے والا مال غنیمت

ہوتا اور سفر معمولی ہوتا تو وہ آپ کے ساتھ ہو جاتے۔“

شان نزول :- محمد بن عمروؓ کا بیان ہے کہ کچھ منافق بغیر کسی وجہ کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس غرض سے حاضر ہوئے کہ سفر تبوک پر نہ جانے کی اجازت حاصل کر لیں۔ حضور ﷺ نے ان کو اجازت دیدی۔ ان کی تعداد اسی سے کچھ زائد تھی۔

انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (عشری ج ۵ ص ۲۹۲ ابن کثیر ج ۲ ص ۶۲ پ ۱۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "لَوْ خَرَجُوا فِيكُمْ مَا زَادُوكُمْ آلًا
حَبَالًا" (الفتح)

(سورۃ التوبہ آیت ۷ پ ۱۰)

ترجمہ نومرگ یہ لوگ تمہارے ساتھ شامل ہو جاتے تو سوائے اس کے کہ وہ دو گنا فساد کرتے اور کیا ہوتا۔“

شان نزول :- (خلاصہ) غزوہ تبوک کے موقع پر عبد اللہ بن ابی حضور ﷺ

کے ساتھ روانہ تو ہوا مگر راستہ میں الگ رہتا اور بڑاؤ بھی الگ رکھتا۔ اور جب حضور ﷺ نے اپنے سفر کارخ تبوک کی جانب کیا تو عبد اللہ بن ابی نے آپ ﷺ کا ساتھ

چھوڑ دیا اور اپنے ساتھی منافقوں کو واپس مدینہ لے آیا۔ اور کہا کہ ایسی بد حالی اور

گرمی میں اتنی لمبی مسافت پر بنی الاصر سے لڑنے جارہے ہیں۔ کیا ان سے لڑائی کوئی

کھیل ہے؟

اور پھر کہنے لگا کہ مجھے تو یہ نظر آرہا ہے کہ محمد (ﷺ) کے ساتھی رسیوں میں بندھے ہوئے ہیں گویا قید ہو کر آئیں گے۔ ابن ابی نے اس قسم کی خبریں حضور ﷺ اور مسلمانوں کے متعلق فتنہ پیدا کرنے کے لئے مشہور کی تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے ابن ابی اور اس کے ساتھیوں کے متعلق یہ آیات نازل فرمائیں۔ (طبری ج ۵ ص ۲۹۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمِنْهُمْ مَّنْ يَقُولُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَنْتَبِهْ“ (النح)

(سورۃ التوبہ آیت ۲۹-۳۰)

ترجمہ: ”اور ان میں بعض وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمیں اجازت دیدیں اور مصیبت میں نہ ڈالیں۔“

شان نزول :- طبرانی نے ایک سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جماد کرو اور مال غنیمت میں رومی عورتیں حاصل کرو۔ بعض منافق کہنے لگے یہ تم کو عورتوں کی لالچ میں پھنسانا چاہتے ہیں۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (طبری ج ۵ ص ۲۰۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”فَاِنْ اَعْطُوْا مِنْهَا رِضْوَانًا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا“ (النح)

(سورۃ التوبہ آیت ۵۸-۱۰)

ترجمہ: ”مگر ان کو صدقات میں سے دیدیا جاتا ہے تو راضی ہوتے ہیں اور اگر ان کو نہیں دیا جاتا تو یکدم ناراض ہوتے ہیں۔“

شان نزول :- اس آیت کا نزول غزوہ تبوک میں ہوا، خین کے بعد اور بعض علماء کے نزدیک اس کا نزول اس موقع پر ہوا۔ جب تبوک کے لئے تیاری ہو رہی تھی اور صحابہ اموال صدقات لارہے تھے اور حضور ﷺ ان کو تقسیم کر رہے تھے۔

کلی کا قول ہے کہ اس آیت کا نزول ایک منافق کے بارے میں ہوا جس کا نام ابوالخواس تھا۔ اس نے کہا تھا کہ تقسیم عدل کے ساتھ نہیں ہو رہی ہے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی

(ابن کثیر ج ۲ ص ۶۹ پ ۱۰ اسطری ج ۵ ص ۲۰۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”أَنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ
وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبِهِمْ“
(الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۶۰ پ ۱۰)

ترجمہ: ”بیشک زکوٰۃ حق ہے مفلسوں کا اور محتاجوں کا اور زکوٰۃ کے کام پر جانے والوں کا اور ان کا جن کی دلجوئی کرنا مقصود ہو۔“

شان نزول :- اس آیت میں حق تعالیٰ نے مصارف صدقات کو متعین فرما کر منافقین کی اس غلط فہمی کو دور کیا کہ جو انہوں نے آنحضرت ﷺ پر الزام لگایا تھا کہ (معاذ اللہ) آپ ﷺ صدقات کی تقسیم میں انصاف نہیں کرتے، جس کو چاہتے ہیں اور جو چاہتے ہیں دیدیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ بات متعین فرمادی کہ صدقات کے کون لوگ مستحق ہیں اور آپ ﷺ تقسیم صدقات میں اسی ارشادِ ربانی کی تعمیل فرماتے ہیں اپنی رائے سے کچھ نہیں کرتے۔ (مصارف ج ۲ ص ۲۹۳)

منافقین حرم و طمع کی بناء پر یہ چاہتے تھے کہ ہم جس وقت آپ سے جتنا مال مانگیں اتنا ہی مال آپ ہم کو دیدیں۔ اس لئے وہ آپ ﷺ کی عادلانہ تقسیم پر طعن کرتے تھے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اور مصارف صدقات بیان فرمادیئے۔ اور یہ بھی بتادیا کہ یہ تقسیم حکم خداوندی کے مطابق ہے۔ اس میں ذرہ برابر بھی خیانت کا احتمال نہیں ہے۔

(مصارف القرآن ج ۲ ص ۲۹۳ تا ۲۹۴) ابن کثیر ج ۲ ص ۲۹۳ تا ۲۹۴ اسطوری ج ۲ ص ۲۹۸

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ لِيَرْضَوْكُمْ“ (الخ)
(سورہ آل عمران آیت ۷۶ تا ۷۷)

ترجمہ: ”تم کو راضی کرنے کے لئے تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں۔“

شان نزول :- مقاتل اور کلبی کہتے ہیں کہ اس آیت کا نزول منافقوں کی ایک جماعت کے متعلق ہوا جو فرزہ تبوک کو نہیں گئے تھے۔ اور جب حضور ﷺ فرزہ

تے واپس تشریف لائے تو وہ حاضر ہو کر طرح طرح کے عذر پیش کرنے لگے اور قسمیں کھانے لگے۔

ان کے بارے میں اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عمری ج ۵ ص ۴۴۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "يَحْذَرُ الْمُنْفِقُونَ اَنْ تَنْزَلَ عَلَيْهِمْ
سُورَةٌ تَنْبِئُهُمْ" (الفتح)

(سورۃ التوبہ آیت ۶۴ پ ۱۰)

ترجمہ: نہ منافق لوگ اندیشہ کرتے ہیں کہ مسلمانوں پر کوئی سورہ یا آیت نازل نہ ہو جائے جو ان کے مافی الضمیر کی اطلاع دیدے۔" (الفتح)

شان نزول:۔ امام سدی نے فرمایا کہ منافقین کہا کرتے تھے کہ ہمیں سو کوڑے لگائے جائیں وہ اس سے بہتر ہے کہ ہمارے بارے میں کوئی آیت نازل ہو جس سے ہماری رسوائی ہوتی ہے۔ امام مجاہد نے فرمایا کہ منافقین باہم اسلام اور مسلمانوں کے متعلق گفتگو کرتے اور پچھتے کہ کاش اللہ تعالیٰ ہمارے راز مسلمانوں پر منکشف نہ کرے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (احمدی ص ۸۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "وَلَنْ سَأَلْتَهُمْ لِيَقُولُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ
وَنَلْعَبُ" (الفتح) (سورۃ التوبہ آیت ۶۵ پ ۱۰)

ترجمہ: ”اور اگر آپ ان سے پوچھیں تو کہیں گے کہ ہم تو محض مشغلہ اور خوش طبعی کر رہے ہیں۔“

شان نزول :- ابن جریر نے قادیان کا بیان نقل کیا ہے کہ کچھ منافقوں نے غزوہ تبوک میں کہا کہ یہ شخص امید لگائے ہوئے ہے کہ شام کے محلات اور قلعے فتح کر لے گا۔ ایسا ہونا بہت بعید ہے۔ اللہ نے اس قول کی اطلاع اپنے نبی کو دیدی۔ حضور ﷺ ان منافقین کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ تم نے ایسا کیا کہا تھا؟ وہ کہنے لگے اِنَّمَا كُنَّا نَحْوُ ضُ و نَلْعَبُ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۷۷ پ ۱۰ اسطری ج ۵ ص ۵۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ
الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهُمْ وَاٰبَاؤُهُمْ
لَم يَسْأَلُوا“ (النخ)

(سورہ التوبہ آیت ۷ و ۸ پ ۱۰)

ترجمہ: ”دو قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی کہ ہم نے نہیں کہا اور بیشک کہا ہے انہوں نے کفر کا لفظ اور منکر ہو گئے مسلمان ہو کر اور
قصہ کیا تھا اس چیز کا جو ان کو نہ ملی۔“

شان نزول :- اس آیت کے نزول میں علامہ بغوی نے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر ایک خطبہ دیا۔ جس میں منافقین کی

بد حالی اور انجام بد کا ذکر فرمایا۔ حاضرین میں ایک منافق جلاس بھی تھا۔ اس نے اپنی مجلس میں جا کر کہا کہ جو کچھ محمد ﷺ کہتے ہیں اگر وہ سچ ہے تو ہم گدھوں سے بھی زیادہ بد تر ہیں۔ یہ کلمہ ایک صحابی عامر بن قیس نے سن لیا اور کہا کہ بیشک جو کچھ آپ ﷺ نے فرمایا وہ سچ ہے اور واقعی تم لوگ گدھوں سے بھی زیادہ بد تر ہو۔

جب حضور ﷺ سفر تبوک سے واپس مدینہ تشریف لائے تو ان صحابی نے یہ سارا قصہ بتایا جبکہ منافق جلاس نے اپنے کہنے سے انکار کر دیا اور ان صحابی پر تمہت لگائی کہ یہ جھوٹ بولتے ہیں۔ آپ ﷺ نے دونوں کو حکم دیا کہ منبر نبوی کے پاس کھڑے ہو کر قسم کھائیں جلاس نے بے دھڑک جھوٹی قسم کھائی کہ میں نے ایسا نہیں کہا تھا۔ عامر بن قیس جھوٹ بولتے ہیں۔

پھر حضرت، عامر بن قیس کا نبر آیا تو انہوں نے بھی قسم کھائی اور دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے کہ یا اللہ آپ اپنے رسول ﷺ پر بذریعہ وحی اس معاملہ کی حقیقت روشن فرما میں ان کی دعا پر حضور ﷺ اور تمام صحابہ نے آمین کہی۔ ابھی یہ لوگ اس جگہ سے ہٹے بھی نہ تھے کہ حضرت جبرئیل امین وحی لے کر حاضر ہو گئے جس میں یہ آیت مذکور تھی۔ جب جلاس نے یہ آیت سنی تو وہ فوراً کھڑا ہو گیا اور کہا کہ یا رسول اللہ اب میں اقرار کرتا ہوں کہ مجھ سے غلطی ہوئی اور عامر بن قیس نے جو کچھ کہا وہ سچ ہے اور اللہ نے مجھے توبہ کا بھی اس میں حق دیا ہے۔ میں اب اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور بعد میں وہ اپنی توبہ پر قائم رہے۔ پھر ان کے حالات درست ہو گئے۔

(معارف ج ۴ ص ۲۲۵، امین کی شرح ص ۸۰، ۱۰، اسٹوری ج ۵ ص ۲۶۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمَا نَقْمُوا إِلَّآ أَنِ اغْنَمُوا مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ“

مِنْ فَضْلِهِ“ (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۴۰، ۴۱، ۴۲)

ترجمہ: ”اور یہ انہوں نے صرف اس بات کا بدلہ دیا کہ ان کو اللہ نے اور اس کے رسول نے اللہ کے فضل سے مالدار کر دیا۔“

شان نزول: ابن جریر اور ابوالشیخ نے عکرمہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ابن عدی بن کعب کے غلام نے کسی انصاری کو قتل کر دیا تھا۔ حضور ﷺ نے اس کی دیت میں بارہ ہزار درہم ادا کرنے کا فیصلہ کیا۔ بغوی نے لکھا ہے کہ جلاس کا غلام مارا گیا تھا اس کی دیت جلاس کو دلوائی گئی جس سے جلاس مالدار ہو گیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

کلبی نے کہا کہ حضور ﷺ کے مدینہ آنے سے قبل اہل مدینہ بہت تنگ حال تھے۔ حضور ﷺ کی تشریف آوری کے بعد اموال غنیمت کی وجہ سے خوشحال ہو گئے۔

(طبری ج ۵ ص ۲۶۴)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنِ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهِ“ (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۷، ۸، ۹)

ترجمہ: ”اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں کہ جنہوں نے اللہ سے

وعدہ کیا تھا کہ اگر اللہ ہمیں اپنے فضل سے عطا کرے گا تو ہم ضرور صدقہ دس گے۔“

شان نزول :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اور قتادہ کا بیان ہے کہ ثعلبہ انصاری کی ایک جماعت میں آیا اور ان کو گواہ کر کے کہا کہ اللہ مجھے اپنے فضل سے نوازے گا تو میں اس میں سے ہر حق دار کا حق ادا کروں گا خیرات دوں گا۔ پھر اچانک اس کے چچا کے بیٹے کا انتقال ہو گیا اور ثعلبہ اس کے مال کا وارث ہو گیا مگر اس نے اپنا قول پورا نہیں کیا اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۸۲، ۱۰ سنی ج ۵ ص ۶۸۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنْ
الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ“ (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۷۶، ۷۷)

ترجمہ: ”وہ لوگ جو طعن کرتے ہیں ان مسلمانوں پر جو دل کھول کر خیرات کرتے ہیں۔“

شان نزول :- اس آیت میں نقلی صدقات دینے والے مسلمانوں پر منافقین کی طعن و تهنیت کا ذکر ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی طرف سے ہمیں صدقہ کا حکم دیا گیا اور ہمارا حال یہ تھا کہ ہم محنت مزدوری کرتے تھے (کوئی مال ہمارے پاس نہ تھا) اس مزدوری میں سے جو کچھ ہمیں ملتا تھا اسی میں سے صدقہ بھی نکالتے تھے۔ چنانچہ ابو عقیل نے آدھا صاع (تقریباً پونے

دوسرے) صدقہ پیش کیا۔ دوسرا آدمی آیا اس نے اس سے کچھ زیادہ صدقہ دیا۔ منافقین ابو عقیل پر طعن و تشنیع کرنے لگے کہ کیا حقیر اور ذرا سی چیز صدقہ میں لائے اللہ کو ایسی چیز کی ضرورت نہیں اور جس نے کچھ زیادہ صدقہ دیا اس پر یہ الزام لگایا کہ اس نے ریاء یہ صدقہ کیا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(معارف ج ۴ ص ۲۲۰ ابن کثیر ج ۲ ص ۳۸۵ ۱۰ ستمبری ج ۵ ص ۶۹-۲۶۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اَسْتَغْفِرُ لَهُمْ اَوْ لَاتَسْتَغْفِرُ لَهُمْ“ (الخ)
(سورہ التوبہ آیت ۴۰ پ ۱۰)

ترجمہ: ”مذموم کیلئے آپ دعائے مغفرت کہیں یا نہ کہیں دونوں برابر ہیں۔“

شان نزول: بیضاوی نے لکھا ہے کہ عبد اللہ بن ابی منافق تھا لیکن اس کا بیٹا عبد اللہ پاک مومن تھا۔ جب ابن ابی مرض موت میں مبتلا تھا تو مومن بیٹے نے اپنے باپ کیلئے دعائے مغفرت کی درخواست حضور ﷺ سے کی۔ آپ ﷺ نے دعا کر دی۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۳۸۷ ۱۰ ستمبری ج ۵ ص ۷۰-۲۷۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا“ (الخ)
(سورہ التوبہ آیت ۸۱ پ ۱۰)

ترجمہ: ”آپ کہیں کہ جہنم کی آگ بہت گرم ہے۔“

شان نزول :- ابن جریر نے محمد بن کعب قرظی کی روایت سے لکھا ہے کہ آپ ﷺ سخت گرمی میں تبوک کی طرف (بغرض جماد) تشریف لے گئے۔ اس پر بنی سلمہ کے ایک شخص نے کہا کہ گرمی میں جماد کونہ جاؤ۔ (اسی طرح اور بعض دیگر منافقوں نے کہا کہ گرمی میں جماد کونہ جاؤ) تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۸۷ پ ۱۰ سنہ ۱۰۵۵ ج ۵ ص ۲۷۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّا تَابَ إِلَّا
تَقْمٌ عَلَىٰ قَبْرِهِ، أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ
وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَسْقُونَ“ (الحج)

(سورۃ التوبہ آیت ۸۴ پ ۱۰)

ترجمہ: ”اور نماز نہ پڑھ ان میں سے کسی پر جو مرجائے کبھی اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر، وہ منکر ہوئے اللہ سے اور اس کے رسول سے اور وہ مر گئے نافرمان۔“

شان نزول :- صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے آیت مذکورہ کے نزول کی یہ تفصیل بیان کی گئی ہے کہ جب عبداللہ بن ابی ابن سلول مر گیا تو اس کے صاحبزادے عبداللہ جو مخلص مسلمان اور صحابی تھے وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ آپ اپنی قیص عطا فرمائیں تاکہ میں اپنے باپ کو اس میں کفن پہناؤں۔ آپ ﷺ نے اپنی قیص مبارک عطا فرمادی۔ پھر حضرت عبداللہ نے یہ بھی درخواست کی کہ آپ اس کے جنازے کی نماز پڑھائیں۔ آپ ﷺ

نے قبول فرمایا اور نماز جنازہ کیلئے کھڑے ہو گئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا پکڑ کر عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس منافق کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں حالانکہ اللہ نے آپ کو ان کی نماز جنازہ سے منع فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے اختیار دیدیا ہے کہ میں دعاء مغفرت کروں یا نہ کروں اور (گذشتہ) آیت میں ستر مرتبہ استغفار پر بھی مغفرت نہ ہونے کا ذکر ہے تو میں ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کر سکتا ہوں۔ (آیت یہ ہے) **اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ** (الخ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جنازہ کی نماز پڑھی، نماز کے بعد ہی یہ آیت مذکورہ **وَلَا تَصَلِّ عَلَيَّ أَحَدٌ** (الخ) نازل ہوئی۔ چنانچہ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی منافق کے جنازہ کی نماز نہیں پڑھی۔

(معارف القرآن ج ۲ ص ۲۲۲ ابن کثیر ج ۲ ص ۸۹، ۱۰ مطبوعہ ۱۳۶۵ھ)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: **”وَجَاءَ الْمُعَذَّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُذَنَّبَهُمْ“** (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۹۰ پ ۱۰)

ترجمہ: مذکورہ لوگوں میں کچھ بہانہ باز لوگ آئے تاکہ ان کو گھر رہنے کی اجازت مل جائے۔“

شان نزول:- (۱) امام ضحاک نے فرمایا کہ عامر بن طفیل کے کچھ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا کہ جب ہم جماد پر جاتے ہیں تو قبائل طے کے جنگلی لوگ ہماری بیویوں اور بچوں کو لوٹ لیتے ہیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری

خبریں مجھے پہلے ہی بتادی گئی ہیں۔ آئندہ اللہ ہم کو تمہاری ضرورت سے بے نیاز کر دے گا۔

(۲) ابن مردویہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ جب آپ ﷺ نے جد بن قیس کو جہاد میں نہ چلنے کی اجازت دیدی تو کچھ اور منافق آپ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ ہم کو بھی اجازت دیدیں۔ ہم اتنی گرمی میں جہاد کیلئے نہیں جاسکتے۔ آپ ﷺ نے اجازت دیدی اور منہ پھیر لیا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی۔

بعض نے کہا کہ اس سے قبل کی آیت ۸۸-۸۷ وَاِذَا اُنزِلَتْ سُورَةٌ نازل ہوئی۔ (عمری ج ۵ ص ۱-۲۸۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا اتُّوْكَ
لِتَحْمِلَهُمْ“ (النخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۹۲ پ ۱۰)

ترجمہ: ”اور نہ ان لوگوں پر (کوئی گناہ ہے) کہ جس وقت وہ آپ کے پاس اس غرض سے آئے کہ ان کو سواری دیدیں۔“

شان نزول :- ابن ابی حاتم عونی کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان نقل کیا ہے کہ جب رسول اللہ نے لوگوں کو جہاد کیلئے اٹھ کھڑے ہونے کا حکم دیا تو صحابہ کا ایک گروہ جس میں عبد اللہ بن مغفل مزی رضی اللہ عنہ بھی تھے آکر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ہم کو سواری دیدیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم! میرے پاس کوئی

(زائد) سواری نہیں ہے۔ جو آپ لوگوں کو دے سکوں۔ یہ لوگ روتے ہوئے واپس لوٹ گئے۔ ان پر جہاد سے رکنا اور خرچ و سواری میسر نہ آئے مت شاق گذرا۔ پھر اللہ نے ان کو معذور قرار دیا اور انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۹۴۔ ۱۰ اسقیری ج ۵ ص ۳۸۴)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذْ أَرْجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ قُلْ لَاتَعْتَذِرُوا وَالنَّوْمِ لَكُمْ قَدْ نَبَأَنَا اللَّهُ مِنْ أَحْبَابِكُمْ“ (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۴۱ ص ۹۶)

ترجمہ: ”وہ بھانے لائیں گے تمہارے پاس جب تم واپس جاؤ گے ان کی طرف، تو کہے کہ بھانے مت بناؤ ہم ہرگز نہ مانیں گے تمہاری بات ہمیں بتا چکا ہے اللہ تمہارے احوال۔“ (الخ)

شان نزول:- اس مذکورہ آیت سے قبل (وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ) میں ان منافقین کا ذکر تھا جنہوں نے غزوہ تبوک میں نکلنے سے پہلے جھوٹے حیلے بھانے کر کے جہاد میں جانے سے عذر کر دیا تھا۔ اور اس آیت میں ان کا ذکر ہے جنہوں نے جہاد سے واپسی کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی جہاد سے غیر حاضری کے جھوٹے بھانے پیش کئے۔ یہ آیات مدینہ



آیت: ”وَآخِرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا
عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، عَسَى اللَّهُ أَنْ
يَتُوبَ عَلَيْهِمْ“ (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۱۰۲ پ ۱۱)

ترجمہ: ”دو دور بعض لوگ ہیں کہ اقرار کیا انہوں نے اپنے گناہوں
کا، ملایا انہوں نے ایک کام نیک اور دو سرا بد‘ قرہ۔ ب ہے
کہ اللہ معاف کرے ان کو، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان
ہے۔“

شان نزول :- غزوہ تبوک کیلئے آپ ﷺ کی طرف سے اعلان عام ہوا کہ
تمام مسلمانوں کو چلنے کا حکم ہوا اس وقت زمانہ سخت گرمی کا تھا۔ مسافت دور دراز
کی تھی اور ایک بڑی حکومت کی تربیت یافتہ فوج سے مقابلہ تھا جو اسلام کی تاریخ
میں پہلا ہی واقعہ تھا۔ یہ اسباب تھے جس کی وجہ اس حکم کے متعلق لوگوں کے
حالات مختلف ہو گئے اور ان کی جماعتوں کی کئی قسمیں ہو گئیں۔

(۱) وہ حضرات مخلصین جو حکم سنتے ہی بلا تردد تیار ہو گئے۔

(۲) وہ لوگ تھے جو ابتداء کچھ تردد میں رہے پھر ساتھ شریک ہو گئے۔

(۳) وہ حضرات جو واقعی معذرت تھے اس لئے نہ جاسکے۔

(۴) وہ مومنین اور مخلصین ہیں جو عذر نہ ہونے کے باوجود سستی اور کاہلی کے سبب جہاد میں شریک نہ ہوئے۔ یہ آیت مذکورہ ان ہی سے متعلق ہے۔

(۵) وہ منافقین جو نفاق کے سبب جہاد میں شریک نہ ہوئے۔ آیت مذکورہ سے متعلق شان نزول یہ ہے کہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دس حضرات ایسے تھے جو بلا کسی معقول عذر کے غزوہ تبوک میں نہیں گئے۔ پھر ان کو اپنے فعل پر ندامت ہوئی۔ ان میں سے سات آدمیوں نے اپنے آپ کو مسجد نبوی کے ستونوں سے باندھ لیا اور یہ عہد کیا کہ جب ہماری توبہ قبول کر کے حضور ﷺ ہمیں نہ کھولیں گے اس وقت تک ہم اسی طرح بندھے ہوئے قیدی رہیں گے جب آپ ﷺ نے ان کو بندھا ہوا دیکھا اور آپ ﷺ کو یہ معلوم ہوا کہ انہوں نے یہ عہد کیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اس وقت تک نہ کھولوں گا جب تک اللہ مجھے ان کے کھولنے کا حکم نہ دیدے کیونکہ یہ جرم بڑا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور آپ ﷺ نے ان کو کھولنے کا حکم دیدیا۔

(ترجمی، غرض معارف ج ۴ ص ۵۴۲، امین کشین ج ۲ ص ۷۷، اسطوری ج ۵ ص ۴۰۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ
وَتُزَكِّيَهُمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ، إِنَّ صَلَاتَكَ
سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ“ (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۱۰۲ پ ۱۱)

ترجمہ: خود لے ان کے مال میں سے زکوٰۃ کہ پاک کرے تو ان کو اور بابرکت کرے تو ان کو اس کی وجہ سے اور دعا دے ان کو، بیشک تیری دعا ان کیلئے باعث تسکین ہے۔ اور اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔“

شان نزول :- واقعہ اس آیت کا یہ ہے کہ جن حضرات کا اوپر ذکر ہوا کہ بلاعذر غزوہ تبوک سے رہ گئے تھے اور پھر نادام ہو کر اپنے آپ کو مسجد کے ستونوں سے باندھ دیا۔ پھر آیت سابقہ میں ان کی توبہ کی قبولیت نازل ہوئی۔ اور قید سے کھولے گئے۔ تو ان حضرات نے بطور شکرانہ کے اپنا سارا مال صدقہ کرنے کیلئے پیش کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے قبول کرنے سے انکار فرمایا کہ مجھے مال لینے کا حکم نہیں ہے۔ اس پر آیت مذکورہ ”حُذِّمْنَ اَمْوَالِهِنَّ“ نازل ہوئی۔ تو پھر آپ نے پورے مال کی بجائے ایک تہائی مال کا صدقہ کرنا قبول فرمایا۔ کیونکہ آیت میں اس کی طرف اشارہ ہے کہ پورا مال نہ لیا جائے بلکہ اسی کا کوئی حصہ لیا جائے۔ اور حرف ”من“ اس پر شاہد ہے۔

یہ آیت اگرچہ ایک خاص جماعت سے متعلق ہے۔ لیکن اس کا مفہوم عام

ہے۔

(حارف ج ۲ ص ۵۵، ابن کثیر ج ۲ ص ۹۷، اسطوری ج ۵ ص ۲۰۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”الْم يَعْلَمُوا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ

عبادہ“ (الخ) (سورۃ التوبہ آیت ۴۰-۴۱) ترجمہ
 نوذکیا یہ نہیں جانتے کہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا
 ہے۔“

شان نزول :- علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ جب ان حضرات کی توبہ قبول
 ہوگئی (جو شرعی عذر کی وجہ سے نہ جاسکے تھے) تو وہ منافق جو تہوک نہیں گئے تھے
 انہوں نے کہا کہ کل تک تو یہ لوگ ہمارے ساتھ تھے۔ کوئی ان سے میل جول بھی
 نہیں رکھتا تھا نہ کوئی ان سے بات کرتا تھا۔ اب یہ نئی بات ہوگئی۔ اس پر اللہ نے یہ
 آیت نازل فرمائی۔ (مطہری ص ۵۶ س ۴۰۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت : ”وَآخِرُونَ مَرَجُونَ لَأَمْرِ اللَّهِ“ (الخ)
 (سورۃ التوبہ آیت ۱۰۶-۱۱)

ترجمہ نوذ اور کچھ لوگ جن کا معاملہ خدا کا حکم آنے تک ملتوی
 ہے۔“ (الخ)

شان نزول :- کعب بن مالک، مرارہ بن ربیع، اور ہلال بن امیہ کے بارے
 میں یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ تینوں غزوہ تہوک میں پیچھے رہ گئے تھے۔ پھر ان کی توبہ
 قبول ہوئی۔ (واحدی ص ۱۹۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَ
كُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا
لِمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِنْ
قَبْلُ“ (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۷۰-۱۱)

ترجمہ: ”اور جنہوں نے بتائی ہے ایک مسجد ضد پر اور کفر پر اور
پھوٹ ڈالنے کو مسلمانوں میں اور گھات لگانے کو اس شخص
کی جو لڑ رہا ہے اللہ اور اس کے رسول سے پہلے سے اور وہ
قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے تو بھلائی ہی چاہی تھی اور اللہ
گواہ ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔“

شان نزول :- ان آیات میں مسلمانوں کے خلاف ایک سازش کا ذکر ہے۔
جس کا واقعہ یہ ہے کہ مدینہ طیبہ میں ایک شخص ابو عامر نامی زمانہ جاہلیت میں نصرانی
ہو گیا تھا۔ اور ابو عامر راہب کے نام سے مشہور ہوا۔ یہ وہی شخص ہے جس کے بیٹے
حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ ایک مشہور صحابی جن کی لاش کو فرشتوں نے غسل دیا تھا۔ جس کی بنا
پر غسل ملائکہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ مگر باپ اپنی گمراہی اور نصرانیت پر قائم
رہا۔

منافقین مدینہ کی ایک سازش کے دوران ابو عامر راہب نے منافقین کو یہ

مشورہ دیا کہ تم ایک مکان مدینہ میں بناؤ اور یہ ظاہر کرو کہ ہم مسجد بنا رہے ہیں تاکہ مسلمانوں کو شبہ نہ ہو پھر تم اس مکان میں اپنے لوگوں کو جمع کرو اور جس قدر ہو سکے اسلحہ اور سامان جمع کرتے رہو اور یہاں مسلمانوں کے خلاف آپس کے مشورے سے معاملات طے کیا کرو۔

یہ سازش غزوہ حنین کے بعد تیار ہوئی۔ چنانچہ اس پروگرام کے تحت ان منافقین نے مدینہ کے محلہ قبا میں (جہاں اول ہجرت میں آپ نے قیام فرمایا تھا اور ایک مسجد قبا کے نام سے بنائی تھی) مسجد کے نام سے ایک مکان کی بنیاد رکھی اور مسلمانوں کو فریب دینے کیلئے یہ ارادہ کیا کہ اس میں حضور ﷺ سے نماز بھی پڑھوائیں گے تاکہ تمام مسلمان مطمئن ہو جائیں گے کہ یہ بھی ایک مسجد ہے۔

پھر ان کا ایک وفد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ مسجد قبا بہت سے لوگوں سے دور ہے۔ ضعیف اور بیماروں کا وہاں پہنچنا مشکل ہے اور مسجد قبا زیادہ وسیع بھی نہیں ہے کہ تمام لوگ آجائیں۔ لہذا ہم نے ایک دوسری مسجد بنائی ہے تاکہ یہ پریشانی دور ہو جائے ایک نماز آپ بھی اس میں ادا فرمائیں تاکہ برکت ہو۔ آپ اس وقت غزوہ تبوک کی تیاری میں مصروف تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے وعدہ کر لیا کہ اس وقت ہمیں ایک سفر درپیش ہے۔ واپسی کے بعد ہم اس میں نماز پڑھ لیں گے۔

غزوہ تبوک سے واپسی کے وقت جب آپ مدینہ کے قریب ایک مقام پر فروکش ہوئے تو یہ آیات مذکورہ آپ پر نازل ہوئیں اور ان آیات میں ان تمام منافقین کی سازش کھول دی گئی۔ نزول آیات کے بعد آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ فوراً جاؤ اور اس کو ڈھاؤ اور آگ لگا دو۔ چنانچہ صحابہ گئے بتیل حکم کرتے

ہوئے اس کو ڈھا دیا اور زمین پر برابر کر دی۔

(تفسیر قرطبی، منظر کی روایات سے اخذ کیا گیا ہے۔)

(معارف ج ۴ ص ۲۶۱ ایتہ کی شرح ص ۱۰۱ اپ ۱۱ منظری ج ۵ ص ۲۰۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "فِيهِ رَجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ
يَتَّطَّهُرُوا" (الْح)

(صورت التوبہ آیت ۸ اپ ۱۱)

ترجمہ: "اس میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں۔"

شان نزول :- علامہ بغوی نے اپنی سند سے حضرت ابو ہریرہ کلbian نقل کیا ہے کہ یہ آیت المل قباء کے بارے میں نازل ہوئی۔ یہ لوگ پانی سے استنجا کرتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے گروہ انصار! اللہ نے تمہاری تعریف فرمائی ہے۔ تم وضو اور رفع حاجت کے وقت کیا کرتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم رفع حاجت کے بعد تین پتھروں کا استعمال کرتے ہیں اور پتھروں کے بعد پانی کا استعمال کرتے ہیں۔ ان کے اس عمل پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (منظری ج ۵ ص ۲-۲۱۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت :

”اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ
 وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ
 سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ“ (الخ)

(سورہ التوبہ آیت ۱۱۱ پ ۱۱)

ترجمہ: خود اللہ نے خرید لی مسلمانوں سے ان کی جان اور مال اس
 قیمت پر کہ ان کیلئے جنت ہے، لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں پھر
 مارتے ہیں اور مرتے ہیں۔“

شان نزول :- حسب تصریح اکثر مفسرین کے نزدیک یہ آیت بیعت عقبہ
 کے شرکاء کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ جو ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں انصار مدینہ
 سے لی گئی تھی۔ اس لئے پوری سورت کے مدنی ہونے کے باوجود ان آیات کو کئی کہا
 گیا ہے۔

عقبہ پہاڑ کے اس حصہ کو کہتے ہیں جو حجرہ کے قریب ہے۔ یہ بیعت عقبہ
 تین مرتبہ ہوئی۔

(۱) بشت کے گیارہویں سال چھ انصار مدینہ تھے۔

(۲) بارہویں سال بارہ حضرات سے بیعت لی گئی۔

(۳) اور تیرہویں سال سترہ اصحاب سے بیعت لی گئی جو کہ آخری

تھی۔ اور عام طور پر بیعت عقبہ سے یہی آخری بیعت مراد ہوتی ہے۔

(معارف ج ۲ ص ۲۶۶، ابن کثیر ج ۲ ص ۱۵۱، اسطوری ج ۵ ص ۲۱۸)

آیت: "مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ
يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أَوْلِيَاءِ
قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ
أَصْحَابُ الْجَحِيمِ" (النخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۱۱۳ پ ۱۱)

ترجمہ: "مولا حق نہیں نبی کو اور مسلمانوں کو کہ بخشش چاہیں مشرکوں
کی اگرچہ وہ ہوں قربت والے جبکہ ظاہر ہو چکا ان پر کہ وہ
ہیں دوزخ والے۔"

شان نزول :- واقعہ نزول اس آیت کا صحیح بخاری و مسلم کی روایت کے
مطابق یہ ہے کہ آپ ﷺ کے چچا ابو طالب اگرچہ مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ مگر عمر عمر
آپ ﷺ پر شفقت و عنایت اور آپ ﷺ کی حمایت و حفاظت کرتے رہے۔ اس کے
پیش نظر آپ ﷺ کو اس کی بڑی تمنا تھی کہ کسی طرح یہ کلمہ اسلام پڑھ لیں اور ایمان
لے آئیں تو شفاعت کا موقع مل جائے گا۔ اور یہ جہنم کے عذاب سے بچ جائیں
گے۔

جب ابو طالب کا آخری وقت ہوا تو آپ ﷺ کو بڑی فکر ہوئی کہ اگر اب بھی
یہ کلمہ پڑھ لیں تو کام ہو جائے گا۔ چنانچہ اسی حالت میں آپ ﷺ ان کے پاس
تشریف لے گئے۔ مگر ابو جہل اور عبداللہ بن امیہ پہلے سے وہاں موجود تھے۔ آپ
ﷺ نے فرمایا کہ اے میرے چچا! کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں تو میں آپ کی بخشش کیلئے

آیت :- وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا مَّبَعَدَ إِذْ هَدَاهُمْ (الْبُحْر)

(سورہ البقرہ آیت ۱۱۵)

ترجمہ :- اور ہدایت یافتہ کرنے کے بعد اللہ کسی قوم کو اس وقت تک گمراہ قرار نہیں دیتا جب تک وہ چیزیں ان کو نہ بتادے جن سے ان کو پرہیز کرنا چاہئے۔“

شان نزول :- مقاتل اور کلبی کہتے ہیں کہ کچھ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔ اس وقت تک نہ تو شراب حرام ہوئی تھی۔ اور نہ ہی قبلہ کا رخ بیت المقدس سے ہٹ کر کعبہ کی طرف ہوا تھا۔ یہ لوگ مسلمان ہو کر اسی حالت میں اپنے گھروں کو چلے گئے۔ ان حضرات صحابہ کے جانے کے بعد حرمت شراب اور تحویل قبلہ کا حکم نازل ہو گیا مگر ان کو اس کی اطلاع نہ ہوئی۔ کچھ عرصہ بعد وہ پھر مدینہ آئے تو دیکھا کہ حرمت شراب اور تحویل قبلہ کا حکم نازل ہو چکا ہے تو انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اس درمیانی مدت میں ہم نے تو شراب بھی پی ہے اور بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز بھی پڑھی ہے۔ ہمارا کیا ہو گا؟

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری ج ۵ ص ۲۲۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا
كَأَفَّةً“ (النخ)

(سورہ التوبہ آیت ۱۲۲ پ ۱۱)

ترجمہ: ”اور مسلمانوں کو یہ بھی نہ کرنا چاہئے کہ سب کے سب ہی
جہاد کیلئے نکل کھڑے ہوں۔“

شان نزول:۔ کلبی نے ذکر کیا ہے کہ قبائل بنی اسد بن خزیمہ قحط سالی میں
بتلا ہو کر بچوں کو لیکر مدینہ آگئے۔ ان کی وجہ سے مدینہ کے راستے گندے ہو گئے اور
چیزوں کے نرخ گراں ہو گئے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مطری ج ۵ ص
۲۲۵)

ابن کثیر نے اس کا یہ شان نزول بیان کیا ہے کہ کچھ صحابہ جہاد میں نہ گئے تو
ان پر کچھ لوگ طعن کرنے لگے کہ تم یہاں آرام سے ہو اور وہ وہاں میدان جہاد میں
گئے ہیں تو یہ بات ان صحابہ کے دل میں جم گئی۔ تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۲۹ پ ۱۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورة یونس

آیت: «اَكَا نَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَا اِلٰى رَجُلٍ
مِّنْهُمْ» (الخ)

(سورة یونس آیت ۱۱)

ترجمہ: ”کیا لوگوں کے لئے عجب ہے یہ بات کہ ہم نے وحی بھیجی
ان میں سے ایک شخص کے پاس“

شان نزول:۔ ابن جریر نے بطریق ضحاک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول
نقل کیا ہے کہ اللہ نے جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر بھیجا تو اہل عرب نے ماننے سے انکار
کر دیا اور کہا کہ اللہ کسی انسان کو پیغمبر بنا کر بھیجے، اس کی شان اس سے بہت بڑی ہے
(وہ انسانوں کا محتاج نہیں) اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(سفری ص ۲۵۵، ابن کثیر ص ۲۰۶، ص ۲۱۱)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: «وَلَوْ يَعْجَلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتَعْجَلَهُمْ
بِالْخَيْرِ» (الخ)

(سورة یونس آیت ۱۱)

ترجمہ: ”اور اگر اللہ فوراً برا نتیجہ دیتا جیسا کہ فوری عجلت طلب پر
اچھا نتیجہ دیتا ہے۔“

شان نزول :- روایت میں آیا ہے کہ نضر بن حارث نے اپنے لئے بددعاء کی تھی اور کہا تھا کہ اے اللہ! اگر یہی حق ہے جو تمہری طرف سے آیا ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش کر۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عمری ص ۵۱۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَإِذَا تَلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا (الْح)

(سورۃ یونس آیت ۱۵ پ ۱۱)

ترجمہ: ”اور جب پڑھی جاتی ہیں ان کے سامنے ہماری واضح آیات تو کہتے ہیں وہ لوگ جن کو امید نہیں ہم سے ملاقات کی کہ لے آؤ گی قرآن اس کے سوا یا اس کو بدل دے۔“

شان نزول :- حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت مشرکین مکہ کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ایسا قرآن کریم لائیے جس میں لات و عزیٰ کی عبادت کی ممانعت نہ ہو۔ ان کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (ادبی ص ۲۰۰)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَإِذْ أَخْبَرْنَا آلِ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ أَنْ تَبَوَّأُوا لِقَوْمِكُمْ مِمَّا بَيْنَ يَدَيْكُمْ وَأَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ (الْح)

(سورۃ یونس آیت ۸۷ پ ۱۱)

ترجمہ: ”اور حکم بھیجا ہم نے موسیٰ کو اور اس کے بھائی کو کہ مقرر کرو اپنی قوم کے واسطے مصر میں گھر اور بناؤ اپنے گھر قبلہ رو اور قائم کرو نماز اور خوشخبری دو ایمان والوں کو۔“

شان نزول: اس آیت میں ایک خاص واقعہ سے متعلق حکم ہے اور وہ یہ کہ بنی اسرائیل جو دین موسوی پر عمل تھے یہ سب عام عادت کے مطابق نمازیں صرف اپنے صوموں (عبادت گاہوں) میں ادا کرتے تھے اور پھیلی امتوں کے لئے حکم بھی یہی تھا کہ ان کی نماز اپنے گھروں میں ادا نہیں ہوتی تھی۔ یہ خصوصی سہولت صرف امت محمدیہ کو عطا ہوئی کہ ہر جگہ جہاں چاہیں نماز ادا کر لیں۔ بنی اسرائیل اپنے مذہب کے مطابق اس کے پابند تھے کہ نماز صرف اپنے عبادت خانوں میں ادا کریں۔

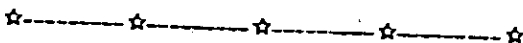
فرعون جو ان کو طرح طرح کی ایذائیں دیتا اور ان پر ظلم ڈھاتا تھا اس نے یہ دیکھ کر ان کے تمام عبادت خانوں کو مسمار کر دیا تاکہ یہ اپنے مذہب کے مطابق نماز نہ پڑھ سکیں۔

اس پر اللہ نے بنی اسرائیل کے دونوں پیغمبروں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو اس آیت مذکورہ میں حکم دیا کہ بنی اسرائیل کے لئے مصر میں مکان بنائیں اور ان کا رخ قبلہ کی طرف ہو تاکہ وہ اپنے سکونتی مکان میں نماز ادا کر سکیں۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قبلہ سے مراد کعبہ ہے۔ اور کعبہ ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب کا قبلہ تھا۔ (بخاری و ابن ماجہ)

بلکہ بعض علماء نے فرمایا کہ تمام انبیاء سابقین کا قبلہ اصل میں کعبہ ہی تھا۔

(فہم ص ۶۱-۶۰)



سورة هود

آیت: ”اَلَا اِنَّهُمْ يَشْتُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لَيْسَتْ خِفُوْا مِنْهُ“ (الخ)

(سورة هود آیت ۵-۱۲)

ترجمہ: ”یاد رکھو وہ لوگ دوہرا کر دیتے ہیں اپنے سینہ کو تاکہ اپنی باتیں خدا سے چھپائیں۔“

شان نزول: (۱) ابن ابی شیبہ، ابن جریر اور ابن المنذر نے باسناد ابن ابی ملیکہ لکھا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت مذکورہ پڑھ کر فرمایا کہ لوگ کپڑوں میں لپٹ کر فرار ضرورت اور عورتوں سے قریب کرتے تھے۔ کھلی فضا میں برہنہ ہونا ان کو پسند نہ تھا۔ (طبری ص ۵۶۷، ابن کثیر ص ۲۶۶ ج ۲)

(۲) بغوی نے عبد اللہ بن شداد کی روایت سے لکھا ہے کہ اس آیت کا نزول بعض منافقوں کے بارے میں ہوا تھا۔ جب ان کا گذر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوتا تھا تو وہ سینہ اور پشت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے موڑ کر سر جھکا کر اور منہ چھپا کر نکل جاتے تھے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ان پر نہ پڑ جائے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری ص ۶۶۷)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَلٰكِن اٰخَرْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ اِلٰى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ“ (الخ)

(سورة هود آیت ۸-۱۲)

ترجمہ: ”اور اگر کچھ مدت ہم ان سے عذاب کو ملتوی رکھتے ہیں تو

وہ کہتے ہیں کہ عذاب کو کوئی چیز روک رہی ہے۔“

شان نزول :- ابن ابی حاتم نے قتادہ کا قول نقل کیا ہے کہ جب آیت ”اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ“ نازل ہوئی تو کچھ لوگوں نے کہا کہ قیامت تو قریب آگئی ہے۔ لہذا انہوں نے برے کام چھوڑ دیئے۔ اور پھر کچھ مدت کے بعد بدکاری میں جلا ہو گئے۔ اس پر آیت اتری ”أَمْرٌ أَلَمَّا تَتَجَلَّوْهُ نَازِلٌ هُوَ - یہ سن کر کچھ لوگ کہنے لگے کہ حکم خدا آئی پہنچا۔ یہ خیال کر کے گناہ ترک کر دیئے۔ مگر کچھ مدت بعد پھر بد اعمالی کی طرف لوٹ گئے۔ تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری ۵: ۷۰۷)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت :- ”وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفًا مِّنَ اللَّيْلِ“ (الخ)

(سورۃ ہود آیت ۱۱۲)

ترجمہ :- ”آپ نماز کی پابندی رکھئے دن کے دونوں کناروں پر اور رات کے کچھ حصہ میں“

شان نزول :- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ کسی شخص نے کسی (اجنبی) عورت کا بوسہ لے لیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ عرض کیا اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اور بعض نے کہا کہ ایک عورت ایک انصاری (عمرو بن عریہ) کے پاس کچھ خریداری کے لئے گئی۔ اس نے اس عورت سے بوسہ و کنار کیا اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(طبری ۱۲: ۱۲۷-۱۲۸، ابن کثیر ۱: ۲۶۶-۲۶۷)

☆————☆————☆————☆————☆

سورة یوسف

آیت: ”الْزَّ، تَلْكَ اٰیْتُ الْكِتَابِ الْمُبِيْنِ“ (الخ)

(سورة یوسف آیت ۱۲)

ترجمہ: ”الز۔ یہ آیات ہیں ایک واضح کتاب کی۔“

شان نزول: سیفاوی نے لکھا ہے کہ روایت میں آیا ہے کہ علمائے یہود نے مشرکوں سے کہا تھا کہ محمد ﷺ سے دریافت کرو کہ اولاد یعقوب علیہ السلام چھوڑ کر مصر کیوں آئی اور یوسف علیہ السلام کا کیلو واقعہ ہوا تھا؟ اس پر یہ سورة نازل ہوئی۔

(طبری ج ۵ ص ۱۲۴)

صاحب معارف القرآن نے اس طرح لکھا ہے کہ یہ واقعہ یہودیوں نے اس لئے منتخب کیا تھا کہ نہ تو اس کی کوئی شہرت تھی اور نہ مکہ میں اس واقعہ سے کوئی واقف تھا۔ اور اس وقت مکہ میں اہل کتاب میں سے بھی کوئی نہ تھا جس سے بحوالہ توراہ و انجیل اس قصہ کا کوئی جز معلوم ہو سکتا۔ ان کے اس سوال پر ہی پوری سورة یوسف نازل ہوئی۔ (معارف القرآن ج ۵ ص ۱۴)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ“ (الخ)

(سورة یوسف آیت ۲۳)

ترجمہ: ”ہم تم سے بہتر قصہ بیان کرتے ہیں“

شان نزول: ابن جریر علیہ السلام نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے

اور ابن مردودہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی اسی طرح نقل کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ صحابہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کوئی قصہ بیان فرمائیں۔
تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(مطری ص ۵، ج ۵، ابن کثیر ص ۶۶، ج ۲، ۱۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ
بِمُؤْمِنِينَ“ (الحج)

(سورۃ یوسف آیت ۱۰۳-۱۰۴)

ترجمہ: ”اور اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے کو آپ کی کتنی ہی خواہش ہو۔“

شان نزول:۔ بغوی نے لکھا ہے کہ روایت میں آتا ہے کہ یہود و قریش دونوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ دریافت کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے توریت کے موافق ذکر کر دیا تب بھی وہ اسلام نہیں لائے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت رنج ہوا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطری ص ۵۰، ج ۵، مدارف القرآن ج ۵، ص ۱۲۲)

☆————☆————☆————☆————☆

سورة الرعد

آیت: ”سَوَاءٌ مِنْكُمْ مَنْ أَسْرَ الْقَوْلِ وَمَنْ جَهَرَ بِهِ
وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ
بِالنَّهَارِ“

(سورة الرعد آیت ۱۰-۱۱)

ترجمہ: ”جو شخص تم سے کوئی بات چپکے سے کہے اور جو پکار کر کہے اور جو رات میں چھپ جائے اور دن میں چلے یہ سب برابر ہیں۔“

شان نزول :- حضرت عبد الرحمن بن زید نے کہا کہ اس آیت کا نزول عامر بن طفیل اور اربد بن ربیعہ کے سلسلہ میں ہوا ہے۔ کلبی نے بروایت ابو صالح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ یہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور دونوں کا ارادہ تھا کہ کسی بمانہ سے (نعوذ باللہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم کر دیں۔ یہ دونوں مسجد میں آئے اور عامر بن طفیل آپ کے پاس گیا اور کچھ بات کی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک طرف بلایا اور گفتگو کا ارادہ ظاہر کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک طرف لے گیا۔ دوسری طرف اربد بن ربیعہ کھڑا تھا۔ جب عامر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرف لے گیا تو اربد نے نیام میں سے ٹکوار سونٹنے کی کوشش کی لیکن اللہ نے اس کے ہاتھ کو روک دیا۔ اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اربد کو دیکھ لیا۔ اور دعا کی کہ یا اللہ تو جس طرح چاہے میری طرف سے ان کا کام تمام کر دے۔

پھر یہ دونوں وہاں سے بھاگے۔ اربد پر بجلی گری اور وہ مر گیا اور عامر کو باذن اللہ ایک فرشتہ کے پر کی چھٹ لگی اور وہ کچھ وقت میدان میں سرگرداں رہا۔ پھر اس کے زانو پر ایک گھٹی نکل آئی۔ پھر ایک مرتبہ سلولیاہ نامی عورت کے ہاں گھوڑے پر سوار جا رہا تھا کہ راستہ میں ہی گھوڑے کی پشت پر مر گیا۔ بعض نے کہا کہ عامر طاعون سے مرا تھا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطری ص ۵۶۲۱ خلاصہ ذکر کیا جا ہے)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ“ (الرح)

(سورۃ الرعد آیت ۱۳ پ ۱۲)

ترجمہ: ”اور وہ بھلیاں بھیجتا ہے اور جس پر چاہتا ہے گراتا ہے۔“

شان نزول :- نسائی اور بزاز نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو دور جاہلیت کے کسی بڑے آدمی کے پاس دعوت ایمان دینے کے لئے بھیجا۔ اس شخص نے کہا جس رب کی طرف تو مجھے بلا رہا ہے وہ کس چیز کا ہے۔ لوہے کا ہے، یا تانبے کا ہے، چاندی کا ہے، سونے کا ہے، صحابی رضی اللہ عنہ نے واپس آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب سنا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری بار اور تیسری بار بھی بھیجا، لیکن اس نے وہی جواب دیا۔ اس کے بعد اللہ نے اس پر آسمانی بجلی گرا دی جس سے وہ سوختہ ہو گیا۔ اور پھر یہ آیت نازل ہوئی۔

(عمری ص ۵۲۲، ابن کثیر ص ۵۰۵-۵۰۶، ۱۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

**آیت: ”قُلْ هُوَ رَبِّيَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ
تَوَكَّلْتُ“ (الأنح)**

(سورۃ الرعد آیت ۳۰، ۱۲)

ترجمہ: ”آپ کہیں وہی میرا رب ہے سوائے اس کے کوئی مستحق عبادت نہیں اسی پر میرا بھروسہ ہے۔“

شان نزول :- ضحاک نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ یہ آیت کفار قریش کے ہارے میں نازل ہوئی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا تھا کہ رخصت کو سجدہ کرو تو کافروں نے کہا رخصت کیا چیز ہے؟

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (عمری ص ۵۲۲، ۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَوْ اَنْ قُرْاْنَا سِيْرَتَ بِهَ الْجِبَالِ“ (الح)

(سورۃ الرعد آیت ۲۵ پ ۱۲)

ترجمہ: ”اور اگر قرآن کے ذریعہ سے پہاڑوں کو چلا دیا جائے۔“

شان نزول :- طبرانی وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے لکھا ہے کہ قریش نے رسول اللہ سے عرض کیا تھا کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو اگر وہ صحیح ہے تو ہمارے مردہ اسلاف کو ہم سے ملا دو تاکہ ہم ان کو دیکھیں اور باتیں کریں اور مکہ کے پہاڑوں کو پھیلا دو اور زمین کو کشادہ کر دو تاکہ ہم اس میں کھتی باڑی کریں۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(طبری ج ۵ ص ۲۲۹ ابن کثیر ج ۲ ص ۵۵ پ ۱۲ سلف القرآن ج ۵ ص ۱۹۱)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”اَفَلَمْ يَآئِسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ“ (الح)

(سورۃ الرعد آیت ۲۵ پ ۱۲)

ترجمہ: ”دیکھا اہل ایمان بھی ناامید ہو گئے، اگر اللہ چاہتا تو تمام آدمیوں کو ہدایت کرتا۔“

شان نزول :- علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ (مذکورہ آیت کے شروع میں جن معجزات کی قریش نے درخواست کی تھی) جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ درخواست سنی تو ان کی بھی خواہش ہوئی کہ اگر اللہ یہ فرمائش پوری کر دے تو بہتر ہے یہ کافر اسی طرح ایمان لے آئیں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (عمری ج ۵ ص ۲۲۰ احزاب القرآن ج ۵ ص ۱۶۳)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَمِنَ الْأَحْزَابِ مَنْ يُنْكِرُ بَعْضَهُ“ (الخ)

(سورۃ الرعد آیت ۶۲ پ ۱۲)

ترجمہ: ”اور ان گروہ میں وہ لوگ ہیں جو قرآن کے کچھ حصہ کا انکار کرتے ہیں۔“

شان نزول: بنیوی نے لکھا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ جب حضرت عبد اللہ بن سلام اور آپ کے ساتھی مسلمان ہوئے (اس وقت تک قرآن کریم میں لفظ ”الرحمن“ کم تعداد میں استعمال ہوا تھا) اور انہوں نے لفظ ”الرحمن“ کو قرآن کریم میں کم تعداد میں پایا تو یہ چیز ان کو اچھی معلوم نہیں ہوئی کیونکہ توریت میں تو یہ لفظ بکثرت موجود تھا۔

پھر جب یہی لفظ قرآن کریم میں بار بار آیا تو ان کو خوشی ہوئی اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عمری ج ۵ ص ۲۲۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً“ (الخ)

(سورۃ الرعد آیت ۳۸ پ ۱۲)

ترجمہ: ”اور بے شک ہم نے آپ سے پہلے بہت پیغمبر بھیجے اور ہم نے ان کے لئے بیویاں اور اولادیں مقرر کیں۔“

شان نزول:۔ روایت میں آتا ہے کہ یہودیوں نے کہا تھا کہ اس شخص کا

مطیع نظر تو صرف عورتیں ہیں (یعنی یہ شخص نفس پرست اور عورتوں کا شیفتہ و فریفتہ ہے نعوذ باللہ)

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عمری ج ۵ ص ۲۲۲)

☆————☆————☆————☆————☆

سورة الحجر
آیت: ”وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ
عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ“

(سورة الحجر آیت ۲۲ پ ۱۲)

ترجمہ: ”اور ہم تمہارے اگلوں کو بھی جانتے ہیں اور پچھلوں سے
بھی واقف ہیں۔“

شان نزول:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک خوبصورت عورت
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہی تھی۔ کچھ لوگ اگلی صف میں بلاہ گئے تاکہ نماز میں
عورت پر نظر نہ پڑے اور کچھ لوگ اتنے پیچھے ہو گئے کہ آخری صف میں پہنچ گئے۔
ان میں سے بعض لوگ رکوع میں گئے تو اپنی بظوں کے نیچے سے عورت کو دیکھنے
لگے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عمری ج ۵ ص ۲۹۸ ابن کثیر ج ۲ ص ۵۲۹ پ ۱۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ“ (الح)

(سورة الحجر آیت ۵ پ ۱۲)

ترجمہ: ”بے شک پرہیزگار لوگ جنتوں اور چشموں میں ہوں
گے۔“

شان نزول:۔ ثعلبی کی روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی نے جب یہ

آیت **وَإِنْ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ** سنی تو بدحواس ہو کر بھاگے اور اسی حالت میں تین دن تک غائب رہے۔ آخر ان کو پکڑ کر آپ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ ﷺ نے وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ جب یہ آیت **وَإِنْ جَهَنَّمَ** (الخ) نازل ہوئی تو قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو سچ کا حال بنا کر بھیجا ہے میرا دل اس سے پارہ پارہ ہو گیا۔

اس کے بعد اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عمری ج ۵ ص ۲۰۵)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: **”وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ“** (الخ)

(سورۃ الجبر آیت ۷، ص ۱۲)

ترجمہ: ”اور نکال ڈالی جو ان کے دلوں میں بنا رکھی تھی۔“

شان نزول:۔ حضرت علی بن ہشام کا بیان ہے کہ یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی۔ کہ جو خیم بنو عدی اور بنو ہاشم کے درمیان زمانہ جاہلیت میں جو ناراضگی اور کجی تھی اس کے ازالہ کا ذکر ہے (کہ اہل جنت جب جنت میں داخل ہوں گے تو ان کی باہمی رنجش پہلے دور کر دی جائے گی اور ان میں باہمی الفت و محبت پیدا ہو جائے گی۔)

اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (داعی ص ۲۰۷)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: **”نَبِيٌّ عِبَادِي أَنِي أَنَا الْغُفُورُ الرَّحِيمُ“**

(سورۃ الجبر آیت ۲۹، ص ۱۲)

ترجمہ: ”میرے بندوں کو اطلاع دیدو کہ بے شک میں ہی رحمت بڑا

بخشنے والا مریاں ہوں۔“

شان نزول: سبیرانی نے حضرت عبداللہ بن زہر کی روایت سے بیان کیا ہے کہ چند مصلبہ باہم نہیں رہتے تھے۔ آپ ﷺ کا ادھر سے گذر ہوا۔ مصلبہ کو چستے دیکھ کر فرمایا کہ دونوں تم لوگوں کے سامنے ہے پھر بھی نہیں رہے ہو۔ فوراً حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور کہا تم ﷺ آپ کا رب فرماتا ہے کہ تم کیوں میرے بندوں کو میری رحمت سے ناامید کرتے ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(طبری ج ۵ ص ۲۰۶ ابن کثیر ج ۲ ص ۵۵۴ پ ۱۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي“ (الْح) (سورۃ الجبر آیت ۸۷ پ ۱۲)

ترجمہ: ”اور ہم نے دی ہیں تجھ کو سات آیات و عظیمہ اور قرآن پورے درجہ کا ہے۔“

شان نزول: ایک مرتبہ یہود بنی قریظہ اور بنو نضیر کے سات قافلے ایک دن میں پہنچے جس میں یہودیوں، خوشیو اور جو اہرات اور سمندری سامان تھا (اس پر) مسلمانوں نے کہا کہ اگر یہ مل نہیں ملے تو ہم اس سے قوت حاصل کریں اور اللہ کے راستے میں خرچ کریں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرما کر واضح کر دیا کہ وہ سات آیات جو کہ میں نازل ہوئیں (اشارہ ہے سورہ فاتحہ کی طرف) یہ بحر ہیں ان سات قافلوں سے اور تم ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی مت دیکھو۔

(والہذا منہ من غیر قریشی ج ۱ ص ۵۶ ذاری ص ۲۰۸)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”أَنَا كَفَيْتُكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ“

(سورۃ النحل ۱۲)

ترجمہ: ”یہ لوگ استہزاء کرتے ہیں ان سے منٹنے کے لئے ہم کلفتی ہیں۔“

شان نزول: بزاز اور طبرانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کی طرف سے گذرے ان لوگوں نے آپ کی پشت کی طرف طعن آمیز اشارہ کر کے کہا کہ یہی وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو نبی کہتا ہے اس وقت حضرت جبرئیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جبرئیل نے ان کی طرف اشارہ کیا جس کی وجہ سے مافرن کے نشان کی طرح ان کے جسموں پر نشان ہو گیا پھر وہ نشان پھوڑا بنا اور سڑ گیا۔ اور ایسا سڑا کہ ان کے پاس کوئی نہیں جاتا تھا۔ انہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (سورۃ النحل ۱۲، ۱۳)

☆————☆————☆————☆————☆

سورۃ النحل
آیت: ”اتىٰ امرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ“ (النحل)
(سورۃ النحل ۱۲)

ترجمہ: ”اللہ کا حکم پہنچا، اس کے جلد آجانے کی مانگ نہ کرو۔“

شان نزول: ابن اسحاق و ابن جریر نے عطابن یسار کا قول نقل کیا ہے کہ اس سورت کی صرف آخری تین آیات تو مدینہ میں جگ احد کے بعد نازل ہوئی تھیں اور باقی تمام سورہ مکہ میں نازل ہوئی۔

بغوی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان نقل کیا ہے کہ جب یہ آیت اقترَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ نازل ہوئی تو کافر خوف زدہ ہو گئے۔ اور کچھ مدت انتظار کیا۔ لیکن طویل انتظار کے بعد جب کچھ نہ ہوا تو کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو ڈراتے ہو

اور ہوا کچھ نہیں۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(سورہ المل کو سورہ تم کی کئی ہیں سگری نام ۵ ص ۲۲۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”حَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ“ (الخ)

(سورۃ المل آیت ۴۲)

ترجمہ: ”بنایا آدمی کو ایک بوند سے پھر جب بھی ہو گیا جھگڑا کرنے والا ہونے والا۔“

شان نزول:۔ ابی بن خلف صحیحی ایک بوسیدہ ہڈی لے کر حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں آکر کہنے لگا کہ کیا اللہ تعالیٰ اس بوسیدہ اور گلی سڑھی ہڈی کو زندہ کرے گا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

نیز سورہ یاسین کی آیات اُولَئِمَّ يَرِ الْإِنْسَانَ أَنَا خَلَقْنَهُ (الخ) بھی اس سلسلہ میں نازل ہوئیں۔ (داعی ص ۲۰۹)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنْ رِزْقِنَا حَسَنًا فَهُوَ يَنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا“ (الخ)

(سورۃ المل آیت ۷۵)

ترجمہ: ”اللہ نے تملانی ایک مثل ایک بندے کی کہ پر ایامیل قدرت میں رکھتا کسی چیز پر اور ایک جس کو ہم نے روزی

دی اپنی طرف سے خاصی روزی سووہ خرچ کرتا ہے اس میں سے چھپا کر اور سب کے رو برو۔“

شہان نزول :- حضرت امین عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مذکورہ آیت ہشام بن عمرو اور ان کے غلام کے متعلق نازل ہوئی کہ ہشام صاحب حیثیت تھے۔ سر اور علانیہ ہر طرح فی سبیل اللہ مل خرچ کرتے تھے جبکہ ان کا غلام ابوالحوزا انہیں منع کرتا تھا۔

اور ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ (الخ) اس آیت میں الْآبْكَمُ (کوٹکا) سے مراد اسد بن ابوالجیس ہے اور مِنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ (الخ) سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔

(داعی ص ۲۱۰ غاشیہ اسباب النزول ص ۱۷۱ علی طرقات الصحاح ص ۲۸۸)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : ”وَأَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ
اللّٰهُ مَنْ يَمُوتُ“ (الخ)

(سورۃ النحل آیت ۸ ص ۱۲)

ترجمہ :- ”اور قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی سخت قسمیں کہ نہ اٹھائے گا
اللہ جو کوئی مر جائے۔“

شان نزول :- حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مسلمان کا کسی مشرک کے ذمہ قرض تھا جب مسلمان نے اس کا تقاضا کیا تو دور ان گفتگو مسلم نے کہا میں تو مرنے کے بعد وصول کر سکتا ہوں۔ مشرک کہنے لگا کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوں گے؟ اور پھر اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہنے لگا کہ دوبارہ زندگی کا کوئی تصور نہیں ہے۔

اس کی تردید کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (دامی ص ۹۱-۹۰)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا“ (الخ)

(سورۃ النحل آیت ۴۱-۴۲)

ترجمہ: ”اور جنہوں نے ہجرت کی اللہ کے لئے بعد اس کے کہ ان پر ظلم کئے گئے۔“

شان نزول: یہ آیت مکہ میں حضور ﷺ کے صحابہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

حضرت بلال، حضرت مصعب، حضرت خباب، حضرت عامر اور حضرت جندل بن مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مشرکین مکہ نے پکڑ کر مکہ میں سزائیں دیں اور تکالیف پہنچائیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرات صحابہ کو مدینہ میں ٹھکانہ عطا فرمادیا۔

صحابہ کی تکالیف پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (دامی ص ۲۱)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوْحِيَ إِلَيْهِمْ“ (الخ)

(سورۃ النحل آیت ۲۲-۲۳)

ترجمہ: ”اور آپ سے پہلے بھی ہم نے مرد بھیجے مگر جیسے ہم ان کے پاس وحی بھیجتے ہیں۔“

شان نزول :- جب کافروں نے حضور ﷺ کی نبوت کا انکار کیا اور کہنے لگے کہ کوئی آدمی اللہ کا پیغمبر نہیں ہو سکتا۔ اللہ نے ہماری ہدایت کے لئے کسی فرشتے کو کیوں نہیں بھیجا۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طہری ج ۵ ص ۲۲۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمَنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ
تَتَّخِذُونَ“ (الخ)

(سورۃ النحل آیت ۶۷ ص ۱۲)

ترجمہ :- ”اور انگوروں اور کجوروں کے پھلوں سے تم لوگ نشہ کی چیز اور عمدہ چیز کھانے کی بناتے ہو۔“

شان نزول :- ایک مقام پر نبوی نے لکھا ہے کہ جس کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ آیت شراب کے بارے میں نازل ہوئی۔ اس آیت کا نزول مکہ میں ہوا۔ اور اس آیت کے بعد بھی مسلمان شراب پیچے رہے اور شراب حلال رہی اور پھر مدینہ میں یہ آیت بِسْتَلُّوْكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ نازل ہوئی اور پھر لا تقربوا الصلوٰۃ وَاَنْتُمْ سُكْرٰى نازل ہوئی اور سب سے آخر میں سورہ مائدہ والی آیت اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ نٰزِلٌ هُوَ۔ جس میں شراب کی قطعی وابدی حرمت نازل ہو گئی۔

(طہری ج ۵ ص ۲۵۲، قرآن مجید ص ۲۲۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اِنَّ اللّٰهَ يَٰ مُرُّ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَ
اِتْيَا ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ
وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ“ (الخ)

(سورۃ النحل آیت ۱۰۰-۱۰۱)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ حکم کرتے ہیں انصاف کا اور بھلائی کرنے کا اور قربابت والوں کو دینے کا“ اور منع کرتا ہے بے حیائی، باسحقول کام سے اور سرکشی سے۔“

شان نزول :- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سرکارِ دو عالم ﷺ مکہ مکرمہ میں اپنے گھر کے گن میں تشریف فرماتے کہ حضرت عثمان بن عفون رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے پاس نہیں بیٹھو گے، وہ اگر بیٹھ گئے۔ دور ان گفتگو آپ ﷺ نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی، تھوڑی دیر بعد اپنی نگاہیں زمین کی طرف جمائیں۔ پھر نگاہ اٹھائی اور اس کے بعد نگاہ بنا کر حسب معمول حضرت عثمان بن عفون رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ ﷺ نے عرض کیا کہ یہ نگاہ کا اٹھانا آسمان کی طرف اور پھر جھکانا یہ کیلایات تھی؟

آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس خدا کے پیغام رساں حضرت جبرئیل امین رضی اللہ عنہ تشریف لائے تھے اور یہ پیغام دیا کہ **اِنَّ اللّٰهَ يٰۤاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِتْيَا ذِي الْقُرْبٰى (الخ)**

حضرت عثمان بن عفون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی وقت سے میرے دل میں ایمان مستقر ہو گیا اور نبی کریم ﷺ کی محبت میرے دل میں موجزن ہو گئی۔

(واحدی ص ۲۱۱)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَاَوْفُواْ بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُمْ“ (الخ)
(سورۃ النحل آیت ۱۰۱)

ترجمہ: ”اور تم اللہ کے عہد کو پورا کرو جب تم اس عہد کو اپنے

زمہ لے لو۔“

شان نزول :- حضرت ابن جریر نے حضرت بریدہ کی روایت سے لکھا ہے کہ یہ آیت رسول اللہ ﷺ کے بیعت لینے اور حضور ﷺ سے بیعت کرنے کے متعلق نازل ہوئی۔ مجاہد کا قول ہے کہ آیت کا نزول حلف جاہلیت کے متعلق ہوا۔ یعنی اسلام کے دور سے پہلے جو لوگ باہم قسمیں کھایا کرتے تھے اس کے سلسلہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۶۵)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَإِذَا بَدَلْنَا آيَةً مَّكَانَ آيَةٍ“ (الغ)
(سورۃ الن آیت ۱۲ تا ۱۴)

ترجمہ: ”اور جب ہم بدلتے ہیں ایک آیت کی جگہ دوسری آیت“

شان نزول :- مشرکین کہنے لگے کہ (العیاذ باللہ) نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کو سخر کر رکھا ہے کہ ایک دن انہیں کسی امر کا حکم دیتے ہیں اور پھر اگلے دن منع کر دیتے ہیں یا اس پہلے والے حکم سے آسان حکم دیتے ہیں۔

اس کی تردید میں اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (الاحادیث ص ۴۱)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ“ (الغ)

(سورۃ الن آیت ۱۲ تا ۱۴)

ترجمہ: ”اور ہم کو معلوم ہے کہ یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کو یہ کلام آدمی سکھاتا ہے۔“

شان نزول :- حضرت عبد اللہ مسلم حضری کا بیان ہے کہ ہمارے دو غلام تھے۔ جو یعنی تھے اور مکہ میں نکواریں بنایا کرتے تھے دونوں عیسائی تھے۔ ایک کا نام یسار اور دوسرے کا جبر تھا۔ جب حضور ﷺ انکی طرف سے گذرتے تو وہ تورات اور انجیل پڑھ رہے ہوتے تو آپ ﷺ ان کے پاس بیٹھ جاتے اور سنتے تھے۔ ضحاک کا بیان ہے کہ جب حضور ﷺ کو کفار دکھ پھناتے تو آپ ﷺ ان دونوں غلاموں کے پاس جا کر بیٹھ جاتے اور ان کے کلام سے کچھ سکھ محسوس کرتے تھے۔ مشرک کہنے لگے کہ محمد ﷺ انہی دو غلاموں سے سکھ لیتے ہیں۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عشری ۵۵ ص ۲۷۲ النبی ص ۵۸۷ پ ۱۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت :- ”مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ أَلَمْ يَأْكُرْهُ
وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ“ (الأنح)
(سورۃ الن کہت ۶۰ پ ۱۲)

ترجمہ :- جو کوئی منکر ہو اللہ سے یقین لانے کے بعد مکروہ نہیں جس پر زبردستی کی گئی اور اس کا دل برقرار ہے ایمان پر۔“

شان نزول :- علامہ بغوی نے بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کہ اس آیت کا نزول حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے حق میں ہوا۔

مشرکوں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ یا سر رضی اللہ عنہ اور ان کی ماں بیہ اور صیب رضی اللہ عنہما کو قتل کر دیا اور سالم کو پکڑ کر سخت ترین سزائیں دیں۔ حضرت بیہ کو دو اونٹوں کے درمیان باندھ کر شرمگاہ میں نیزہ ڈال کر چیر دیا۔ اور حضرت یاسر کو بھی قتل کر دیا۔ (اسلام میں سب سے اول یہی دونوں شہید ہوئے) اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو بھی سخت سزائیں دیں۔ اور کفریہ کلمات کہلوائے۔

پھر انہوں نے آپ ﷺ سے ذکر کیا اور رورہے تھے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت تمہارے دل کی حالت کیا تھی۔ انہوں نے کہا کہ دل تو ایمان پر مطمئن تھا۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (خلاصہ ذکر کیا گیا ہے)

(عشری ۵۶ ص ۶۷، ابن کثیر ۲ ص ۵۸۷، ۳، اسرار القرآن ج ۵ ص ۹۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنَّا بَعْدَ مَا فُتِنُوا أَنَّمْ جَاهِدُوا وَاصْبِرُوا“ (الخ)

(سورۃ العن آیت ۱۱۰، ۱۱۱)

ترجمہ: ”پھر جبکہ آپ کا رب ایسے لوگوں کے لئے جنہوں نے جلائے کفر ہونے کے بعد ہجرت کی پھر جماد کیا اور قائم رہے صبر کیا۔“

شان نزول:۔ اس آیت کا نزول حضرت عامر رضی اللہ عنہ اور ان کے غلام جبر رضی اللہ عنہ کے متعلق ہوا۔ (غلام) جبر (عامر) سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے۔ عامر ان کو طرح طرح کی تکالیف اور دکھ دیتا تھا۔ یہاں تک کہ جبر (بظاہر) مرتد ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد عامر خود پختہ مسلمان ہو گئے۔ اور جبر جن کو زبردستی مرتد بنایا تھا ان کو اپنے ساتھ لیکر ہجرت کر کے مدینہ آ گئے اور آپ ﷺ کے ہمراہ رہ کر کفار سے جماد کیا اور مصائب پر صبر کیا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (عشری ۵۶ ص ۸۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”أُدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ“ (الخ)

(سورۃ النمل آیت ۵۱-۵۲)

ترجمہ: ”بلا اپنے رب کی راہ پر کئی باتیں سمجھا کر اور نصیحت بنا کر
بھلی طرح سے۔“

شان نزول :- غزوہ احد سے فارغ ہونے کے بعد نبی کریم ﷺ شہداء احد
کا معائنہ فرما رہے تھے۔ جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دکھا جنہیں کفار نے شہید کرنے کے
بعد ملکہ کر دیا تھا اور ان کے کلیجہ کو چبایا گیا تھا تو آپ ﷺ بہت رنجیدہ خاطر ہوئے۔
آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر عورتیں غمزدہ نہ ہوتیں تو میں آپ ﷺ کو اسی حالت میں
چھوڑتا کہ قیامت کے روز آپ ﷺ مختلف حیوانات کے بطون سے برآمد ہوتے۔
اس موقع پر آپ ﷺ اور دیگر صحابہ کرام نے بھی فرمایا کہ اگر ہم ان کفار
و مشرکین پر غالب آگئے تو ہم بھی ان کے افراد کو خطرناک طریقے سے ملکہ کریں
گے۔

اس پر آیت وَ اِنْ عَاقِبْتُمْ ----- لِلصَّابِرِينَ نَازِلٌ هُوَی اور آپ
ﷺ نے فرمایا بل نصر یارب اور پھر آپ ﷺ نے مخالفین کو ملکہ کرنے سے منع
فرمایا۔

اس موقع پر مذکورہ آیت نازل ہوئی۔ (الواحدی ص ۱۳-۱۴)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَ اِنْ عَاقِبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوِقِبْتُمْ
بِهِ“ (الخ)

(سورۃ النمل آیت ۲۶-۲۷)

ترجمہ: ”اگر بدلہ لو تو اتنی ہی بدلہ لو جتنا تمہارے ساتھ برتاؤ کیا
گیا۔“

شان نزول: جب احد میں جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور کافروں نے انکا مثلہ بھی کیا۔ اس وقت شدت غضب میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر ہم ان پر غالب آئے تو ہم بھی ان کو ایسا مثلہ کریں گے کہ کسی عرب نے کسی عرب کو نہیں کیا ہوگا۔ اور بعض نے کہا کہ فتح مکہ کے موقع پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(مطری ج ۵ ص ۲۶۲ ابن کثیر ج ۲ ص ۵۶۲ ح ۱۲ ص ۱۲۱ القرآن ج ۵ ص ۲۲۲)

☆————☆————☆————☆————☆

سورۃ بنی اسرائیل

آیت: ”وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ“ (الخ)
(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱۵)

ترجمہ: ”کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بار نہیں اٹھائے گا۔“

شان نزول: ابن عبد البر نے ایک کزور سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے لکھا ہے کہ ایک بار حضرت خدیجہ نے آپ ﷺ سے مشرکوں کے بچوں کا حکم دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ باپوں سے ہیں۔ کچھ مدت بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے پھر کی سوال کیا۔ تو فرمایا کہ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ کیا کرتے۔

اس کے بعد جب اسلام محکم ہو گیا اور پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے

یہی سوال کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطری ج ۵ ص ۲۱۱ ابن کثیر ج ۲ ص ۲۱)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَ اٰمَاتُ غَرَضْنَ عَنْهُمْ اَبْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَبِّكَ“ (الخ)
(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۸۷)

ترجمہ: ”اور اپنے رب کی طرف سے جس رزق کے آنے کی تمہیں امید ہو اس کے انتظار میں تم کو ان کی طرف سے رزق پھیرنا پڑے تو ان سے نرمی کے ساتھ بات کہو۔“

شان نزول :- حضرت سعید بن منصور نے عطا خراسانی کی روایت سے بیان کیا ہے کہ قبیلہ مزینہ کے کچھ لوگ آپ ﷺ کی خدمت گرامی میں حاضر ہو کر (جماد کے لئے) کچھ سواریوں کے طلبگار ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس تو کوئی سواری نہیں کہ آپ کو دے سکوں۔ تو وہ رزق کی وجہ سے روتے ہوئے لوٹ گئے۔ اور ان کو خیال ہوا کہ آپ ناراض ہیں اس لئے سواریاں نہیں دیں۔

تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عمری ۵۵ ص ۲۲۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ“ (الغ)

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱۵)

ترجمہ: ”اور نہ تم اپنا ہاتھ گردن سے باندھ لو اور نہ بالکل کھول دو اور نہ الزام خوردہ تمہی دست ہو کر بیٹھ جاؤ گے۔“

شان نزول :- سعید بن منصور نے حضرت یسار بن ابی الحكم کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ کپڑا پیش کیا گیا۔ حضور ﷺ بڑے سخی اور بخشش کرنے والے تھے۔ آپ ﷺ نے وہ کپڑا فوراً لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ تقسیم کے بعد کچھ اور لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو ان کو کچھ نہ ملا۔ حضور ﷺ تقسیم سے فارغ ہو چکے تھے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور بعض نے فرمایا کہ آپ ﷺ سے کسی نے آپ ﷺ کی قمیص مانگی تھی آپ ﷺ نے اتار کر دے دی اور آپ ﷺ کے پاس کوئی اور کپڑا نہ تھا۔ آپ ﷺ گھر پر نہ ہو کر بیٹھ گئے۔ نماز کا وقت آیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔ اذان کے بعد بھی آپ ﷺ باہر تشریف نہ لائے تو صحابہ کو بے چینی ہوئی۔ آپ ﷺ کو دیکھا گیا تو آپ ﷺ گھر میں پرہیز بیٹھے تھے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(عشری ج ۵ ص ۲۲۵ ح ۲۲۵ ص ۲۵۹)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ
الَّذِينَ“ (الخ)

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۲۵-۱۵)

ترجمہ: ”اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان ایسا پردہ حاصل کر دیتے ہیں جو آڑ بن جاتا ہے۔“

شان نزول: ابن المنذر نے ابن شہاب (زہری) کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب قریش کے مشرکوں کو قرآن مجید پڑھ کر سنایا اور اللہ کی طرف آنے کی دعوت دی تو انہوں نے مذاق بناتے ہوئے کہا: قُلُوبُنَا فِي أَكْثَرِ مَا تَدْعُونَا إِلَيْهِ وَفِي أَذَانِنَا وَقُرُومِنَ بَيْنِنَا وَبَيْنَكَ حِجَابٌ (تم سجدہ: ۵)
اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عشری ج ۵ ص ۲۲۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ
أَحْسَنُ“ (الخ) (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۵۲-۱۵)

۱۲۴۸

ترجمہ: ”اور کہے میرے بندوں کو بات وہی کہیں جو بہتر ہو۔“

شان نزول :- بعض روایات کے مطابق یہ آیت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ انہیں کسی شخص نے گالی دی تھی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں غمخوور گذر کا حکم دیا۔

اور امام کلبی کے قول کے مطابق مشرکین، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہر طرح سے تکلیف اور ایذا پہنچاتے تھے، تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر مسلمانوں کو غمخوور گذر کی تعلیم دی۔ (الواحدی ص ۲۱۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ“ (الْح)

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۵۶ پ ۱۵)

ترجمہ: ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں کہ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہارا دکھ دور کرنے یا بھٹل کرنے پر قابو نہیں رکھتے۔“

شان نزول :- بخاری وغیرہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ کچھ آدمی کچھ جنات کی پوجا (پرستش) کرتے تھے۔ جب وہ مسلمان ہو گئے تب بھی وہ انہی جنات سے چپٹے رہے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عمری ص ۲۲۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمَا مَنَعَنَا أَنْ نُرْسِلَ بِالْآيَاتِ الْآلَاءِ كَذِبًا“

بِهَآلَاوُلُوْنٍ“ (الخ)

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۵۹-۶۰)

ترجمہ: ”اور ہم کو نشانیاں بھیجے سے صرف یہ امر مانع ہے کہ پہلے لوگوں نے ان آیات کی تکذ یہ کی۔“

شان نزول: طبرانی اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے ایک حدیث میں نقل کیا ہے کہ جب اہل مکہ نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ کوہ صفا کو سونا بنا دیں اور دیگر پہاڑوں کو یہاں سے ہٹا دیں تاکہ ہم صاف زمین میں کھتی باڑی کریں۔ اس پر اللہ نے یہ فرمایا کہ میں ان کی یہ درخواست پوری کر دوں گا اور اگر اس کے پورا ہونے کے بعد بھی ایمان نہ لائے تو عذاب دوں گا۔ اور اگر آپ کہیں تو ان کی یہ خواہش ٹل دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ٹل دیں۔ اس لئے کہ ممکن ہے کہ یہ ایمان نہ لائیں۔ اور پھر عذاب آجائے گا تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (خص طبری ج ۵ ص ۲۰۲، ابن کثیر ج ۲ ص ۷۷۷)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا يَا آتِيَا أَرِيْنِكَ إِلَّا فِتْنَةً
لِّلنَّاسِ“ (الخ)

(سورۃ بنی اسرائیل آیت جزر ۱۰-۱۱)

ترجمہ: ”اور جو تمہارا ہمنے آپ کو دکھایا تھا اس کو بس ہم نے لوگوں کے لئے موجب گمراہی کر دیا۔“

شان نزول: ابو یسلی نے حضرت ام ہانی کی روایت سے اور ابن المنذر نے حضرت حسن کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ کو جس رات معراج ہوئی اس کی صبح قریش کے چند آدمیوں کے سامنے آپ ﷺ نے معراج کا واقعہ بیان کیا تو

قبیلہ نے آپ کا مذاق اڑایا۔ اور حضور ﷺ سے سز معراج کی کوئی نشانی دریافت کی۔ آپ ﷺ نے بیت المقدس کی حالت اور قشعیان کر دیا اور قافلہ کی کیفیت بھی ظاہر کر دی۔ اس پر ولید بن مغیرہ بولا کہ یہ شخص جادوگر ہے (نعوذ باللہ) اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عسری ۷۵ ص ۲۵۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَالشُّجْرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي
الْقُرْآنِ“ (الخ)

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۶۶-۶۷ ص ۱۵)

ترجمہ: ”اور وہ درخت جس پر پھٹکار ہے قرآن میں۔“

شان نزول :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حق تعالیٰ جل شانہ نے شجر (قوم) کا ذکر فرما کر قبیلہ کو ڈرایا تو ابو جہل نے استہزاء کفار سے سوال کیا انداز میں کہ تم جانتے ہو کہ یہ قوم کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں تو ابو جہل کہنے لگا کہ یہ ٹرید ہے جسے ہم کھائیں گے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر واضح کر دیا کہ جس درخت سے

ہم ڈرا رہے ہیں یہ عند اللہ مذموم اور طہون ہے۔ (الواحد ص ۲۱۸)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَإِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي
أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ“ (الخ)

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷۲ ص ۱۵)

ترجمہ: ”یہ لوگ آپ کو اس چیز سے پھلانے ہی لگے تھے جو ہم نے آپ کے پاس وحی کے ذریعہ بھیجی ہے۔“

شان نزول :- ابن مردویہ اور ابن حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے بیان کیا ہے کہ امیہ بن خلف اور ابو جہل بن ہشام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (تظلیماً) ہمارے معبودوں کو ہاتھ لگادیں تو ہم سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہب میں داخل ہو جائیں گے۔

اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دل نرم ہونے ہی لگا تھا کہ اس موقع پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمادی۔ (عمری ۵۶ ص ۲۱۱)

صاحب معارف القرآن نے بیان کیا ہے کہ :

ابن ابی حاتم نے بروایت جبیر بن نصیر رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے کہ قبش مکہ کے چند سردار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا کہ اگر آپ واقعی ہماری طرف بھیجے گئے ہیں تو پھر اپنی مجلس سے ان غریب اور شکستہ حال لوگوں کو ہٹادیں جن کے ساتھ بیٹھنا ہماری توہین ہے تو پھر ہم بھی آپ کے اصحاب اور دوست بن جائیں گے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خیال ہوا کہ ان کی بات پوری کر دیں شاید یہ مسلمان ہو جائیں تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (معارف القرآن ۵۶ ص ۲۱۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَإِنْ كَادُوا لَيَسْتَفِزُّوكَ مِنَ
الْأَرْضِ“ (الخ)

(سورۃ قی اسرائیل آیت ۶۶ ص ۱۵)

ترجمہ: ”اور وہ لوگ اس سرزمین سے آپ کے قدم ہی اکھاڑنے لگے تھے۔“

شان نزول :- سہمی نے عبد الرحمن بن غنم کلیمان نقل کیا ہے کہ یہودیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر آپ نبی ہیں تو ملک شام جائیں۔ وہ انبیاء کی

سرزمین اور مقام محشر بھی ہے۔ آپ ﷺ نے یودیوں کے قول کی تصدیق فرمائی اور غزوہ تبوک کے وقت (سرحد شام) تشریف لے گئے۔ تبوک جانے سے آپ ﷺ کا مقصد ملک شام کو اپنا مستقر بنا لیا تھا۔ جب آپ ﷺ تبوک پہنچے تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(عمری ۵۵ ص ۲۳۳ ابن کثیر ۲/ ۱۵۴۴ ص ۱۵۴۴ اخص مدلف القرآن ۵ ص ۲۳۳)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَقُلْ رَبِّ ادْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقِيْ“ (الخ)

(سورۃ قن اسرائیل آیت ۸۰-۱۵۴)

ترجمہ: ”اور آپ کہیں کہ اے میرے رب داخل کر مجھ کو سچا داخل کرنا۔“

شان نزول: ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں تھے پھر آپ ﷺ کو ہجرت کا حکم دے دیا گیا۔ تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(عمری ۵۵ ص ۲۸۸ ابن کثیر ۲/ ۱۵۴۴ ص ۱۵۴۴)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ“ (الخ)

(سورۃ قن اسرائیل آیت ۸۵-۱۵۴)

ترجمہ: ”اور آپ سے پوچھتے ہیں روح کے بارے میں۔“

شان نزول: بخاری نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے سے بیان

کیا ہے کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ کھیتوں میں جا رہے تھے اور میں بھی ساتھ تھا۔ یہودیوں کی ایک جماعت کی طرف سے گذر ہوا۔ حضور ﷺ کو دیکھ کر وہ باہم بولے کہ ان سے روح کے بارے میں معلوم کرو۔ ان میں سے ایک نے منع کیا، دوسرا بولا کہ ضرور پوچھیں گے چنانچہ ایک نے آپ ﷺ سے روح کے بارے میں سوال کیا۔ آپ ﷺ کچھ دیر خاموش رہے۔ میں سمجھ گیا کہ وحی نازل ہونے والی ہے۔ اور جب وحی کی حالت دور ہوگی تو آپ ﷺ نے مندرجہ بالا آیت تلاوت فرمائی۔

(شمسی ج ۵ ص ۲۸۲ ابن کثیر ج ۲ ص ۱۰۶ حاشیہ ص ۵۲ ص ۵۳)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "قُلْ لِّمَنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ
وَ الْجِنُّ" (النح)

(سورۃ قتل اسرائیل آیت ۸۸ ص ۱۵)

ترجمہ: "آپ کہیں اگر جمع ہوں آدمی اور جن اس پر کہ لائیں
ایسا قرآن تو ہرگز نہ لائیں گے ایسا قرآن۔"

شان نزول:۔ ابن جریر اور ابن اسحاق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان نقل کیا ہے کہ سلام بن مسکم یہودیوں کی ایک جماعت کے ساتھ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر بولا کہ ہم آپ ﷺ کا اتباع کس طرح کر سکتے ہیں کہ آپ نے ہمارا قبلہ چھوڑ دیا ہے۔ اور جو کچھ آپ ﷺ لائے ہیں اس میں ہمیں تو راہ کی طرح کوئی رہنما نظر نہیں آتا، آپ کوئی ایسی کتاب لائیں جس کو ہم پہچان لیں اور پڑھیں۔ ورنہ اس طرح کی کتاب تو ہم بھی لاسکتے ہیں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (شمسی ج ۵ ص ۲۸۹)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنْبُوعًا“ (الخ)

(سورۃ قتل اسرائیل آیت ۱۵۰)

ترجمہ: ”اور وہ (کفار) بولے کہ ہم نہ مانیں گے حیرا کا جب تک تو نہ جاری کر دے ہمارے واسطے زمین سے ایک چشمہ۔“

شان نزول :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عقبہ شیبہ، ابوسفیان، نصر بن حارث، ابو الجحتری ولید بن مغیرہ، ابو جہل، عبد اللہ بن ابوامیہ، امیہ بن خلف اور دیگر سرداران قریش نے باہم مشورے سے سرکارِ دو عالم ﷺ سے مذاکرات کئے کئے گئے!

اے محمد ﷺ ہم اہل عرب میں سے کسی ایسے شخص کو نہیں جانتے ہیں کہ جس نے اپنے آباء و اجداد کو سب و شتم کا نشانہ بنایا ہو، اپنے آبلی دین کو ترک کیا ہو، عقل مندوں کو بیوقوف بنایا ہو، معبودوں کے سب و شتم کا ذریعہ بنا ہو، اور جماعت کو متفرق کر دیا ہو۔ (العیاذ باللہ) آپ نے اپنے درمیان اور ہمارے درمیان ہر فیج فعل انجام دیا ہے، اب آپ بتلائیے کہ اس سے آپ کا کیا مقصد ہے؟

۱۔ اگر آپ اس تبدیلی کے ذریعہ مال کے خواہش مند ہیں تو آپ جتنا چاہیں ہم آپ کو مال دیدیتے ہیں۔

۲۔ اور اگر آپ سرداری چاہتے ہیں تو ہم آپ کو اپنا سردار بنا دیتے

ہیں۔

۳۔ اور اگر آپ کچھ اور خواہش رکھتے ہیں تو وہ بتا دیجئے۔

آپ ﷺ نے ان کی باتیں سن کر تسل سے جواب دیا کہ یہ سب کچھ آپ لوگوں کی ذمہ خیال ہے مجھے قطعاً کسی بھی شے کی نہ خواہش ہے اور نہ ضرورت۔

حقیقت یہ ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر تم میں مبعوث فرمایا مجھ پر کتاب نازل فرمائی اور مجھے حکم دیا کہ میں تمہیں احکام انبیاء پر عمل کرنے کی صورت میں نعمتوں اور جنت کی خوشخبری سناؤں اور حکم عدولی پر عذاب الہی سے ڈراؤں، اب اگر آپ میری بات ملتے ہو تو تمہارے لئے دنیا بھی مفید ہے اور آخرت بھی اور اگر انکار کرتے ہو تو میں صبر کرتا رہوں گا، یہاں تک کہ حق تعالیٰ جل شانہ میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ فرمادے۔

اس پر کفار کہنے لگے کہ جو کچھ ہم نے آپ ﷺ سے کہا اگر وہ آپ ﷺ قبول نہیں فرماتے تو ہمارے مندرجہ ذیل مطالبات ہیں۔

۱۔ ہمارا شہر بیت چھوٹا ہے، آپ ﷺ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ان پہاڑوں کو یہاں سے دور کر دے تاکہ ہماری زمین کشارہ ہو جائے۔

۲۔ پھر ان میں شام و عراق کی نہروں کی طرح نہریں جاری فرمادے۔

۳۔ اور یہ کہ ہمارے آباء و اجداد جو مر چکے ہیں انہیں زندہ کر دے خاص طور پر قحطی بن کلاب کو جو ہمارے سچے شیخ تھے کہ ہم ان سے آپ ﷺ کے بارے میں تصدیق کر سکیں۔

۴۔ یہ کہ آپ ﷺ کے واسطے اللہ تعالیٰ کھجوروں اور انگوروں کا ایسا باغ بنا دے جس کے درمیان نہریں چل رہی ہوں۔

۵۔ یہ کہ آپ ﷺ کا رب آپ کے واسطے سنرا گھر بنا دے جس میں تمام آرائشیں موجود ہوں۔

۶۔ یہ کہ آپ جس عذاب سے ہمیں ڈرا رہے ہیں تو آپ آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہم پر عذاب نازل کر دیں۔

۷۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے رو بہ رو اگر آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی دیں۔

۸۔ یہ کہ آپ آسمان پر چڑھ جائیں اور وہاں سے کتاب لائیں۔

پڑھیں۔

آپ ﷺ نے جب اسلام سے ان کی دوری و کبھی تو ممکن ہو گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے کفار کے مطالبات کی تردید اور آپ ﷺ کو تسلی دینے کے لئے آیت نمبر ۹۰، ۹۱، ۹۲ نازل فرمائیں کہ رسول کا کام صرف اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے۔ بے ضرورت فرمائش پوری کرنا کسی نبی کا کام نہیں ہوتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(اسباب النزول، الاحادیث ۲۲۱-۲۲۲، اسباب النزول، سیوطی، طبع دار الرشید، ص ۲۱۵)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”قُلْ اِدْعُوا اللّٰهَ اَوْ دْعُوا الرَّحْمٰنَ“ (الحج)
(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱۰ و ۱۱)

ترجمہ: ”آپ کہیں کہ ”اللہ“ کہہ کر پکارو یا ”رحمن“ کہہ کر پکارو۔“

شان نزول:۔ ابن مردویہ وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ اور دعا کی ”یا اللہ یا رحمن“ مشرک یہ الفاظ سن کر بولے کہ (فحوز باللہ) اس بے دین کو دیکھو کہ ہمیں دو معبودوں کو پکارنے سے منع کرتا ہے اور خود دو معبودوں کو پکارتا ہے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(مطہری، ص ۵۰۱، ابن کثیر، ص ۶۸، ۱۵)

☆————☆————☆————☆————☆

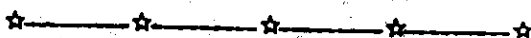
آیت: ”وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُ بِهَا“ (الحج)

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱۰ و ۱۱)

ترجمہ: ”اور پکار کر نہ پڑھو اپنی نماز اور نہ چپکے سے پڑھو۔“

شان نزول :- ابن مردودہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ کے پاس نماز پڑھتے تو وہاں آواز سے کرتے تھے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مقصود میانہ روی اختیار کرنا ہے۔)

(مشکوٰۃ ص ۵۲)



سورۃ الکہف

آیت: ”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيَّ عَبْدِهِ
الْكِتَابَ“ (الْخ)

(سورۃ الکہف آیت ۱۵)

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے اتاری اپنے بندے پر کتاب“ اور نہ رکھی اس میں کچھ کجی۔“

شان نزول :- ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان نقل کیا ہے کہ قریش نے نصر بن حارث اور عبید بن ابی سعید کو بدینہ روانہ کیا اور کہا کہ محمد ﷺ کے جو حالات ہیں وہ علمائے یود سے بیان کرو اور وہ جو فیصلہ محمد ﷺ کے بارے میں کریں وہ ہمیں اگر تاؤ۔

چنانچہ وہ گئے اور آپ ﷺ کے حالات بیان کئے۔ علمائے یود نے کہا کہ اگر یہ حالات ہیں تو محمد ﷺ سے عین سوال کرو۔ اگر جواب صحیح تواس تو سچے اور اگر نہ تائیں یا غلط تائیں تو جھوٹے ہیں۔ سوال یہ تھے:

۱- وہ چند نوجوان کون تھے جو گذر گئے اور وہ انوکھے تھے وہ واقعات کیا تھے؟

۲- وہ آدمی کون تھا جو تمام زمین میں گھوما تھا اس کے حالات کیا تھے؟

۳- روح کی حقیقت کیا ہے؟

انہوں نے مکہ اگر آپ سے مذکورہ سوالات کئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں ان سوالوں کے جوابات کل دوں گا۔ آپ ﷺ نے انشاء اللہ نہ کہا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پھر وہ دن گذر گئے نہ تو وحی آئی اور نہ حضرت جبرئیل ﷺ آئے۔ وحی کے نہ آنے پر آپ ﷺ کو پریشانی ہوئی اور اہل مکہ بری خبریں اڑانے لگے اور طعن و تشنیع کرنے لگے۔ آخر اللہ کی طرف سے سورۃ الکہف اور آیت ”یسئلونک عن الروح“ نازل ہوئی۔

(سورۃ القرآن: ص ۲۴، ص ۲۵، ص ۲۶، ص ۲۷، ص ۲۸، ص ۲۹، ص ۳۰، ص ۳۱، ص ۳۲)

☆————☆————☆————☆————☆

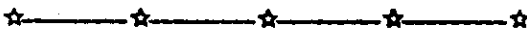
آیت: ”فَلَعَلَّكَ بَانِعٌ نَفْسِكَ عَلَى
آثَارِهِمْ“ (الخ)

(سورۃ الکہف آیت ۱۵)

ترجمہ: ”سو کہیں تو گھونٹ ڈالے گا اپنی جان کو ان کے پیچھے۔“

شان نزول: اس آیت کا شان نزول بھی وہی ہے جو سورہ کف کے شروع میں بیان ہوا۔ البتہ منظر میں مزید یہ بھی ذکر ہے کہ:

جب انہوں نے آپ ﷺ کی مخالفت کی اور حضور ﷺ مایوس ہو کر وہاں سے اٹھ گئے، اور ان کی مخالفت اور نصیحت کی سرکوبی حضور ﷺ کو بہت کملی اور آپ ﷺ کو قلبی تکلیف ہوئی تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرما کر آپ ﷺ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ (منظر ص ۱۶)



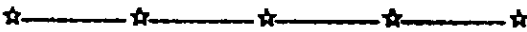
آیت: ”وَلَا تَقُولُنَّ لَشَيْءٍ اِنِّي فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا،
اَلَا اَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ“ (الخ)

(سورۃ الکہف آیت ۲-۲۳-۱۵)

ترجمہ: ”اور نہ کہنا کسی کام کو کہ میں یہ کروں گا کل کو مگر یہ کہ اللہ چاہے۔“

شان نزول: — امین مرویہ نے حضرت امین عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کے سلسلہ میں جتنے وعدہ کیا تھا مگر ”انشاء اللہ“ نہیں کہا تھا۔ اور پھر تقریباً چالیس دن گذر گئے وہ کام نہ ہوا۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ اس آیت کا بھی شان نزول وہی ہے جو سورہ کف کے شروع میں بیان ہوا۔

(عشری ج ۱ ص ۶۲۵ ابن کثیر ج ۲ ص ۹۷۳-۱۵۳۷)



آیت: ”وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ“ (الخ)

(سورۃ الکہف آیت ۷۷-۸۰-۱۵)

ترجمہ: ”اور رو کے رکھو اپنے آپ کو ان کے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح و شام۔“

شان نزول: — حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اس آیت سے مراد اصحاب صفہ ہیں۔ جن کی تعداد سات سو تھی۔ یہ سب نارار لوگ تھے اور

حضور ﷺ کی مسجد میں فروکش تھے۔ نہ تو کسی کی کھیتی تھی اور نہ دودھ کا جانور اور نہ کسی کی کوئی تجارت تھی۔ نمازیں پڑھتے رہتے تھے۔ ایک وقت کی نماز پڑھ کر دوسری نماز کی انتظار میں رہتے تھے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اور بعض نے کہا کہ یہ آیت حضرت عیسیٰ کے بارے میں نازل ہوئی کہ جب یہ آپ ﷺ کے پاس آئے تو اس وقت حضور ﷺ کے پاس حضرت سلمان فارسی تشریف فرما تھے۔ حضرت عیسیٰ نے کہا کہ ہم قبیلہ معمر کے سردار ہیں اور ہم گندے لوگوں کے ساتھ نہیں بیٹھیں گے۔ آپ ان کو یہاں سے الگ کر دیں یا ہمارے بیٹھنے کے لئے کوئی اور جگہ مقرر کر دیں اور ہماری مجلس ان سے اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(عمری ۲۹، ۶۶، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَا تُطِيعُ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا“ (الفتح)

(سورۃ الکاف ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰)

ترجمہ: ”اور نہ کہاں اس کا جس کا دل غافل کیا ہم نے اپنی یاد سے۔“

شان نزول: ابن مردودہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ یہ آیت امیہ بن خلف جمحی کے بارے میں نازل ہوئی۔ امیہ نے آپ ﷺ سے درخواست کی تھی کہ ان فقیروں کو اپنے پاس سے نکال دیں اور سردار ان مکہ کو اپنے پاس بٹھائیے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ درخواست پسندیدہ نہ تھی۔ اس لئے اللہ نے یہ

آیت نازل فرمادی۔ (عمری ۲۹، ۶۶، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰)

☆ — ☆ — ☆ — ☆ — ☆

آیت: ”وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا
لِأَحَدِهِمَا“ (الخ)

(سورۃ الکہف آیت ۱۵۶-۱۵۷)

ترجمہ: ”اور بتلا ان کو مثل دو مردوں کی کہ کر دیئے ہم نے ان
میں سے ایک کے لئے دو بلغ۔“

شان نزول: - علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ کہہ میں قبیلہ بنی مخزوم کے دو بھائی
رہتے تھے۔ ان میں سے ایک کافر اور دوسرا مومن تھا۔

مومن بھائی کا نام ابو سلمہ عبد اللہ (ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی
اللہ عنہا کے سابق شوہر) ابن عبد الاسود بن عبد یائل۔ اور کافر کا نام اسود بن
عبد الاسود بن عبد یائل تھا۔ انہی دونوں کے بارے میں اللہ نے بطور تمثیل یہ آیت
نازل فرمائی۔

اور بعض کا خیال ہے کہ بنی اسرائیل میں دو بھائی تھے اسی طرح ایک کافر
اور دوسرا مومن۔ اللہ نے بطور تمثیل کے اس آیت میں ان کے احوال سے تشبیہ
دی ہے۔ (مشرقی ج ۲ ص ۲۲)

☆ — ☆ — ☆ — ☆ — ☆

آیت: ”وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ ذِي الْقَرْنَيْنِ“ (الخ)
(سورۃ الکہف آیت ۸۲-۸۳)

ترجمہ: ”اور آپ سے پوچھتے ہیں ذوالقرنین کے بارے
میں“ (الخ)

شان نزول: - حضرت تبارہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہود نے نبی کریم

ﷺ سے زوالِ القرین کے بارے میں پوچھا تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔
 واضح رہے کہ یہود نے یہ سوال اس لئے کیا تھا کہ زوالِ القرین کا ذکر سابقہ
 کتبِ سادہ میں ملتا ہے اور جب یہ سوال کیا گیا تو اس وقت کہ وہ نہ میں اس واقعہ
 کو کوئی نہیں جانتا تھا سوائے یہود و نصاریٰ کے۔

(واحدی ص ۲۲۵)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لَكَلِمَاتِ رَبِّي" (الخ)

(سورۃ الکہف آیت ۱۰۹-۱۱)

ترجمہ: "تو کہہ دے اگر دریا سیاحی ہوں کہ لکھے میرے رب کی
 باتیں۔" (الخ)

شانِ نزول: حاکم وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان نقل کیا ہے کہ
 قریش نے آپ ﷺ سے جب روح کے حلق سوال کیا تو اس پر آیت يَسْأَلُونَكَ
 عَنِ الرُّوحِ سے مِنَ الْعِلْمِ الْأَقْبَلِ تک نازل ہوئی تو یہودی کہنے لگے کہ ہم کو علم کثیر
 حاصل ہے ہم کو توریت دی گئی ہے اور جس کو توریت دی گئی اس کو خیر کثیر دی گئی۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (معارف القرآن ۵ ص ۶۲۹) اسباب النزول
 (واحدی ص ۲۲۵)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ" (الخ)

(سورۃ الکہف آیت ۱۱۰-۱۱)

ترجمہ: "پس جس کو امید ہو گئی ہے اپنے رب سے۔" (الخ)

شان نزول :- ابن عباس نے تاریخ میں بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب بن زہیر رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھتے یا روزہ رکھتے یا صدقہ و خیرات کرتے اور لوگوں میں آپ کی نیکی کا تذکرہ ہوتا تو آپ خوش ہوتے تھے اور خوش ہو کر عمل خیر اور زیادہ کرتے تھے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عشری المآء ۱۶ ص ۷۱، واحدی ص ۲۲۶)

☆————☆————☆————☆————☆

سورة مریم

آیت : ”وَمَا نَنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ“ (الخ)
(سورة مریم آیت ۱۶۴ پ ۱۶)

ترجمہ : ”اور ہم نہیں اترتے مگر تیرے رب کے حکم سے۔“
(الخ)

شان نزول :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے بخاری نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ ہماری ملاقات سے روکنے والی آپ کے لئے کیا چیز ہے؟ یعنی کیا وجہ ہے کہ آپ ہمارے پاس نہیں آئے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(واحدی ص ۲۲۶، طرف القرآن ج ۶ ص ۲۷، عشری المآء ۱۶ ص ۷۱)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : ”وَيَقُولُ الْإِنْسَانُ إِذَا مَا مِئْتٌ“ (الخ)

(سورة مریم آیت ۱۶ پ ۱۶)

ترجمہ: ”اور کتا ہے آدمی کیا جب میں مرداؤں تو پھر نکلوں گا زندہ ہو کر۔“ (الخ)

شان نزول :- امام کلبی فرماتے ہیں کہ یہ آیت ابی بن خلف کے بارے میں نازل ہوئی کہ بوسیدہ ہڈی ہاتھ میں پکڑے آپ کے بارے میں کہہ رہا تھا (بطور استزاء) محمد ﷺ کا خیال ہے کہ ہم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (داعی ص ۲۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”اَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا“ (الخ)
(سورۃ موم آیت ۷۷، پ ۱۶)

ترجمہ: ”دیکھا تو نے دیکھا اس کو جو منکر ہوا ہماری آیات سے۔“ (الخ)

شان نزول :- شیخین نے حضرت خباب بن الارت کلبیان نقل کیا ہے کہ حضرت خباب فرماتے ہیں کہ میں لوہاری کا کام کرتا تھا میں نے عاص بن وائل کا کچھ کام کیا اور میری مزدوری اس کے پاس جمع ہو گئی ایک دن میں اس کے پاس اپنی مزدوری مانگنے گیا عاص نے جواب دیا خدا کی قسم جب تک تو محمد ﷺ کا انکار نہیں کرے گا تیری مزدوری نہیں دوں گا۔

میں نے کہا کہ خوب سن لے خدا کی قسم اگر تو مر کر بھی دوبارہ زندہ ہو جائے تب بھی میں کفر نہیں کروں گا۔ عاص بولا کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوتا ہے؟ میں نے کہا ہاں! تو عاص نے کہا تو پھر میرے پاس وہاں مل بھی ہو گا اور اولاد بھی وہیں تیرا قرض چکا دوں گا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عمری ۶۶ ص ۲۲۷)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا" (الحج)
(سورۃ مريم آیت ۶۱-۶۲)

ترجمہ: "البتہ جو یقین لائے اور انہوں نے نیکیاں کیں ان کو
دے گا رخصت محبت" (الحج)

شان نزول: سناہن جریر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان
نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں جب ہجرت کر کے مدینہ کو چلا گیا تو میرے دل میں
مکہ والے دوستوں کا کچھ خیال آیا مجھے شبہین ربیعہ، حبیبین ربیعہ، امیہ بن خلف
(ان لوگوں کی دوستی اور محبت یاد آئی تھی۔)

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عمری ۶۶ ص ۲۲۷)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "طه، مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ
لَتَشْقَى" (الحج)

(سورۃ طہ آیت ۱-۲)

ترجمہ: "طہ، اس واسطے نہیں اترا قرآن ہم نے تجھ پر کہ تو محنت
میں پڑے" (الحج)

شان نزول: سلامہ بنوی نے لکھا ہے کہ کلبی کا قول ہے کہ جب مکہ میں
آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی تو آپ ﷺ عبادت میں زیادہ سرگرم رہنے لگے۔ نماز میں

طویل قیام کی وجہ سے کبھی ایک پاؤں پر سہارا لیتے اور کبھی دوسرے پر اور رات بھر نمازیں مشغول رہتے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عمری ج ۶ ص ۱۳۵ زاد المعاد ص ۲۲۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا“

(سورۃ طہ آیت ۱۰۵ اپ ۱۶)

ترجمہ: ”اور تجھ سے پوچھتے ہیں پہاڑوں کا حال سو تو کہہ دے ان کو یکمیر دیکھا میرا رب اڑا کر۔“

شان نزول :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ کسی ثقفی شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ قیامت کے دن ان پہاڑوں کا کیا ہوگا۔ اس کے جواب میں اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اور بعض نے کہا کہ سوال نہیں کیا گیا تھا بلکہ آیت میں جو جواب ہے وہ بر تقدیر سوال ہے۔ (عمری ج ۶ ص ۱۳۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَا تَأْمَدُنَّ عَيْنِكَ إِلَىٰ مَأْتِنَابِهِ“ (الحج)

(سورۃ طہ آیت ۱۲۱ اپ ۱۶)

ترجمہ: ”اور مت پار اپنی آنکھیں اس چیز پر جو فائدہ اٹھانے کو دی ہم نے۔“ (الحج)

شان نزول :- امین ابی شیبہ 'ان مردویہ' بزار اور ابویعلیٰ نے حضرت
ابو ارفحہؓ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ کے پاس ایک مسلمان آیا
آپ ﷺ نے مجھے ایک یہودی کے پاس آقا قرض خریدنے کے لئے بھیجا، یہودی نے
کہا بغیر کسی چیز کے رہن رکھے میں نہیں دوں گا میں نے حاضر خدمت ہو کر یہودی کا
جواب عرض کر دیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر قرض دیدتا تو میں ضرور ادا کر دیتا اور فرمایا کہ
میں آسمان میں بھی امین ہوں اور زمین میں بھی امین ہوں۔ جاؤ میرے لوہے کی زرہ
اس کے پاس لے جاؤ میں ابھی حضور ﷺ کے پاس سے باہر نکلا بھی نہ تھا کہ یہ
آیت نازل ہوگی۔ (عشری ج ۱ ص ۷۸۵ تا ۷۸۶)

☆————☆————☆————☆————☆

سورة الانبياء
آیت: "مَا آمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْيَةٍ
أَهْلَكْنَاهَا" (الخ)

(سورة الانبياء آیت ۱۷۷)

ترجمہ: "میں نے ان سے پہلے کسی بستی نے جن کو عارت کر دیا ہم
نے۔" (الخ)

شان نزول :- امین جریرؓ نے قتادہ کا قول نقل کیا ہے کہ مکہ والوں نے
آپ ﷺ سے کہا تھا کہ اگر آپ ﷺ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو کوہ صفا کو سونے کا
بتا دیجئے۔ اس کے فوراً بعد حضرت جبرئیلؑ اپنے اللہ کی طرف سے تشریف لائے
اور آپ سے عرض کیا کہ اگر آپ چاہیں تو سوال پورا کر دیا جائے گا لیکن اگر اس
کے باوجود وہ اس پر ایمان نہ لائے تو بغیر صلت کے ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ اور

اگر آپ چاہیں تو ان کو ملت دی جائے اس پر آپ ﷺ نے قربانیاں کر میں اپنی قوم کے لئے ملت کی درخواست کر لیں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (سورۃ صافات: ۶۷-۶۸)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت: ”وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ“ (الخ)

(سورۃ الانبیاء آیت ۳۳-۳۴)

ترجمہ: ”اور ہمیں دیا ہم نے تجھ سے پہلے کسی آدمی کو ہمیشہ کے لئے زندہ رہنا۔“ (الخ)

شان نزول :- (۱) امین العزیز نے ابو جرح کی روایت سے بیان کیا ہے کہ جب آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی مملکت کی اطلاع دی گئی تو حضور ﷺ نے عرض کیا اے میرے رب! (میرے بعد) میری امت کا (نکران) کون ہوگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۲) علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ اس آیت کا نزول اس وقت ہوا تھا جب کافروں نے کہا تھا کہ ہم تو اس وقت کے مشرک ہیں جب محمد ﷺ پر موت کا پتھر پڑے گا یعنی جب وہ مر جائیں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (سورۃ صافات: ۶۷-۶۸)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت: ”وَإِذَا رَأٰكَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِذَا يَتَّخِذُونَكَ الْأَمْزُورَ“ (الخ)

(سورۃ الانبیاء آیت ۳۶-۳۷)

ترجمہ: ”اور جوں جوں کو دیکھا مٹھروں نے تو کوئی کام نہیں ان کو

تجھ سے سوائے مذاق اڑانے کے۔ (الحج)

شہان نزول :- ابن حاتم نے بروایت سعدی بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ ابو جہل اور ابوسفیان کی طرف سے گزریے حضور ﷺ کو دیکھ کر ابو جہل ہنسنے لگا اور ابوسفیان سے بولا کہ یہ ہے بنی عبد مناف کا نبی ﷺ، ابوسفیان کو اس بات سے غصہ آگیا اور کہنے لگا بنی عبد مناف میں پیغمبر ہونا تم کو کیوں ناگوار ہوتا ہے آپ ﷺ نے یہ گفتگو سنی اور ہلٹ کر ابو جہل کو ڈرایا اور فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ تو اس وقت تک باز نہیں آئے گا جب تک تجھ پر وہ مصیبت نہ آئے جو تمہارے بچا پر پڑی تھی۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عمری ج ۱ ص ۵۵)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت :- "إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا
الْحُسْنَىٰ" (الحج)

(سورة الانبياء آیت ۱۰۷ ص ۱۷)

ترجمہ :- جو جن کے لئے پہلے سے ٹھہری ہوئی طرف سے
نیکی۔ (الحج)

شہان نزول :- تاکہ وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت انکم وماتبعوہن من ذون اللہ حصب جہنم نازل ہوئی تو مشرکین نے کہا کہ پہچانو اللہ کے سوا، میں نے ﷺ کو اور ملائکی بھی کی جاتی ہے تو تمہارے بھی جتنی قرار پائیں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عمری ج ۱ ص ۲۲۹ تا ۲۳۰)

☆————☆————☆————☆————☆

سورۃ الحج
آیت: ”يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ“ (الحج)
(سورۃ الحج آیت ۱-۲۲ پ ۷۷)

ترجمہ: ”لوگو! ڈرو اپنے رب سے۔“ (الحج)

شان نزول:۔ بنوی نے لکھا ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ یہ دونوں آیات غزوہ بنی المصطلق کے دوران رات کے وقت نازل ہوئیں۔

حضور ﷺ نے نماز کے سب کو پایا اور یہ آیات پڑھ کر سائیں آیات سن کر لوگ اتار دئے کہ اس رات سے زیادہ رونے والے نہیں دیکھے گئے۔

(مشکوٰۃ ص ۲۵۷، سنن ابی یوسف ص ۶۶، ص ۲۲۶)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ
عِلْمٍ“ (الحج)

(سورۃ الحج آیت ۱۸ پ ۷۷)

ترجمہ: ”اور بعض لوگ وہ ہیں جو جھگڑتے ہیں اللہ کی بات میں بغیر علم کے۔“ (الحج)

شان نزول:۔ سیب آیت نصر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی۔ نظریہ ا
جھگڑا کرتا تھا، لگتا تھا کہ ملائکہ خدا کی بیٹیاں ہیں قرآن کریم گزشتہ لوگوں کی نکسی ہوئی
داستان ہے۔

یہ شخص حشر جسمانی کا منکر تھا اور کہتا تھا کہ جو چیز خاک ہوگی اس کو زندہ کرنا ناممکن ہے۔ (رداء ابن ابی حاتم من ابی یوسف)

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (سورۃ الزکات ج ۶ ص ۲۴۰ مطبوعہ ۱۹۵۲ء)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمِنَ النَّاسِ مَن يُّعْبُدُ اللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ“ (الخ)

(سورۃ الحج آیت ۱۷)

ترجمہ: ”اور بعض وہ ہیں جو اللہ کی بندگی کرتے ہیں کنارے پر۔“ (الخ)

شان نزول: سنہ ۱۰ھ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان نقل کیا ہے کہ بعض لوگ مدینہ میں آکر مسلمان ہو جاتے تھے۔ اسلام کے بعد اگر اس کی بیوی کے لڑکا ہوتا اور گھوڑیوں کے بچے پیدا ہوتے تو کہتا کہ یہ مذہب اچھا ہے اور اگر لڑکا پیدا نہ ہوتا اور گھوڑیوں کے بچے نہ ہوتے تو کہتے کہ یہ مذہب برا ہے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مطبوعہ ۱۹۶۶ء ج ۶ ص ۲۲۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”مَنْ كَانَ يَظُنُّ أَنَّ لَنَّا يَنْصُرُهُ اللَّهُ“ (الخ)

(سورۃ الحج آیت ۱۷)

ترجمہ: ”جس کو یہ خیال ہو کہ ہرگز مدد نہ کرے گا اس کی اللہ۔“ (الخ)

شان نزول: سلامہ بنوی نے لکھا ہے کہ بعض روایات کے مطابق اس آیت کا نزول بنی اسد اور بنی خلفان کے حق میں ہوا، ان دونوں قبیلوں کا یہودیوں سے باہم امداد کا معاہدہ تھا۔

حضور ﷺ نے جب ان کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے کہا ہمارے لئے مسلمان ہونا ممکن نہیں ہے کیونکہ ہم کو اندیشہ ہے کہ اللہ محمد ﷺ کی مدد نہیں کرے گا اور مسلمان ہونے کے بعد ہمارا یہودیوں سے معاہدہ ٹوٹ چکا ہو گا وہ ہم کو نہ غلہ دس گے اور نہ ٹھہرنے کے لئے جگہ دس گے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عمری: ۶۱، ۶۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "هَذَانِ خَصْمٌ اِخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ" (الخ)

(سورہ الخ: آیت ۱۷)

ترجمہ: "یہ دو دمی ہیں جھگڑے ہیں اپنے رب پر۔" (الخ)

شان نزول: شیخین نے صحیحین میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ اس آیت کا نزول حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عقبہ شیبہ اور ولید بن عقبہ کے متعلق ہوا ہے۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو جنگ بدر میں باہم مقاتل تھے۔ ایک طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ، حمزہ رضی اللہ عنہ، عبیدہ رضی اللہ عنہ تھے، دوسری طرف شیبہ بن ربیعہ اور حبیب بن ربیعہ اور ولید بن عقبہ تھے۔

اور بعض نے کہا کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب مسلمان اور اہل کتب جھگڑتے تھے۔ اہل کتب کہتے تھے کہ ہم اللہ کے مقرب ہیں کیونکہ ہماری

کتاب اور ہمارا نبی تمہاری کتاب اور نبی پر مقدم ہے۔ اور مسلمان یہ کہتے کہ ہم اللہ کے زیادہ مقرب ہیں کیونکہ ہم تمام انبیاء اور تمام کتب ساویہ پر ایمان رکھتے ہیں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری ج ۶ ص ۲۶۲ ذی حجہ ۲۳۱ قمر مبارک القرآن ج ۶ ص ۲۲۹)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ“
(سورۃ الحج جمع ۲۷ ص ۱۷)

ترجمہ: ”اور پکار دے لوگوں میں حج کے واسطے کہ آئیں تمہری طرف پیروں چل کر اور سوار ہو کر اور بلبے بلبے اونٹوں پر چلے آئیں دور راہوں سے۔“

شان نزول: ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے مجاہد کا قول نقل کیا ہے کہ حاجی سوار ہو کر نہیں آتے تھے اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اور زائر راہ ساتھ لینے کا حکم دے دیا اور سوار ہو کر آنے اور سفر حج میں تجارت کرنے کی اجازت دیدی۔

(طبری ج ۶ ص ۲۷۱)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ“ (الحج)
(سورۃ الحج جمع ۲۷ ص ۱۷)

ترجمہ: ”پس بچتے رہو بتوں کی گندگی سے۔“ (الحج)

شان نزول: حضرت ثارہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ دور شرک میں لوگ حج کرتے

تھے لیکن ماؤں بیٹوں اور بہنوں کو روکتے تھے اور خود کو حنیف کہتے تھے یعنی دین ابراہیمی پر قائم۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی اور حکم دیا گیا کہ اگر دین ابراہیمی پر قائم رہنا چاہتے ہو تو بت پرستی چھوڑ دو، اس گندگی سے بچو اور جھوٹی بات کہنے سے اجتناب کرو۔ (طبری ج ۱ ص ۲۱۸)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "لَنْ يَنَالَ اللَّهُ لُحُومَهَا وَلَا دِمَآؤُهَا" (الخ)

(سورۃ الحج آیت ۳۷)

ترجمہ: "اللہ کو نہیں پہنچتا ان کا گوشت اور نہ ان کا خون۔" (الخ)

شان نزول:۔ ابن مردودہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے بیان کیا ہے کہ قریش کے بعد مشرکین ذبیحہ کا خون کعبہ کے سامنے بجاتے اور کعبہ کی طرف ہمیشہ مارتے تھے۔ مسلمانوں نے بھی ایسا کرنے کا ارادہ کیا، اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ایک روایت کے مطابق ذبیحہ کا خون کعبہ کی دیواروں پر چھڑکتے اور گوشت وہاں بکھیر دیتے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(طبری ج ۱ ص ۲۲۵)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "أَذِنَ لِلَّذِينَ يُقْتُلُونَ بَنِيهِمْ ظُلْمًا" (الخ)

(سورۃ الحج آیت ۹ پ ۱۷)

ترجمہ: ”حکم ہوا ان لوگوں کو جن سے کافر لاتے ہیں اس واسطے کہ ان پر ظلم ہوا۔“ (الحج)

شان نزول:۔ سدی اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مکہ سے باہر نکلے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے اپنے نبی کو وطن سے نکلنے پر مجبور کیا ہے یہ ضرور ہلاک ہو جائیں گے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری ج ۶ ص ۲۲۶)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”فَانْهَآلَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ“ (الحج)
(سورۃ الحج آیت ۶ پ ۱۷)

ترجمہ: ”پس کچھ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں۔“

شان نزول:۔ بیہلوی نے لکھا ہے کہ جب یہ آیت ”وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ اَعْمَى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمَى“ (الحج) نازل ہوئی تو حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میں دنیا میں نابینا ہوں تو کیا آخرت میں بھی نابینا رہوں گا۔؟

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری ج ۶ ص ۲۲۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُوْلٍ وَّ لَا نَبِيٍّ“ (الحج)

(سورۃ الحج آیت ۵۲ تا ۱۷)

ترجمہ: ”اور جو رسول بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے یا نبی“ (الحج)

شان نزول :- ایک مرتبہ مکہ میں حضور ﷺ نے ایک مجلس میں سورۃ النجم پڑھی جس میں کفار مکہ بھی تھے جب آپ اس آیت اَفْرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ، پر پہنچے تو شیطان نے اس کے ساتھ آپ کی طرف سے یہ الفاظ پڑھ دیئے اِنَّكَ الْغَافِقُ الْعَلِيُّ، وان شفاعتہن لرحمی یہ عبارت شیطان نے اس طرح آپ ﷺ کے ساتھ ملا کر پڑھی جس سے لوگوں نے یہ سمجھا کہ یہ الفاظ بھی آپ ﷺ ہی کی زبان سے نکلے ہیں۔

کفار یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور اس سورہ النجم کے ختم پر جب مسلمانوں نے سجدہ کیا تو مشرکین نے بھی سجدہ کیا اور یہ خبر مکہ میں قریش کو معلوم ہوئی تو وہ بہت خوش ہوئے۔

آپ ﷺ کو جب اس کا علم ہوا کہ میری اثناء تلاوت میں وہ چیز بھی پڑھ دی گئی جو اللہ کی طرف سے نازل نہیں ہوئی تھی تو آپ ﷺ بہت رنجیدہ و خوفزدہ اور پریشان ہو گئے۔ اس پر آپ ﷺ کی تسلی کے لئے یہ آیت نازل ہوئیں۔

یہ قصہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ اسے امام قرطبی، حافظ ابن کثیر اور جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہما نے اپنی اپنی تفاسیر میں ذکر کیا ہے۔

(مفسر من ساری القرآن کا مدخلی جلد ۱ ص ۲۵۰-۲۶۰)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ“ (الحج)

(سورۃ الحج آیت ۷ تا ۱۷)

ترجمہ: ”ہر امت کے لئے مقرر کردی ایک راہ ہندگی کی کہ وہ اس طرح کرتے ہیں ہندگی“ (الخ)

شان نزول :- بنوی نے لکھا ہے کہ اس آیت کا نزول بدیل بن ورقا، یزید بن خنیس اور بشر بن سفیان کے ہارے میں ہوا، ان لوگوں نے صحابہ کرام سے کہا تھا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ جس جانور کو تم اپنے ہاتھوں سے ذبح کرتے ہو اس کو تو کھاتے ہو اور جس جانور کو خدا تعالیٰ موت دیدتا ہے اسے نہیں کھاتے اسے مراد سمجھتے ہو۔؟

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(شمسی ج ۱ ص ۲۲۶ معارف القرآن ج ۶ ص ۲۸۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ“ (الخ)

(سورۃ الحج آیت ۷۵ ص ۱۷)

ترجمہ: ”اللہ چھانت لیتا ہے فرشتوں میں پیغام پہنچانے والے اور آدمیوں میں“ (الخ)

شان نزول :- بنوی نے لکھا ہے کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب مشرکوں نے کہا تھا تَنْزِيلَ عَلَيْهِ الزَّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا کہ کیا ہماری جماعت میں ایک معمولی شخص پر قرآن اتارا گیا اور اس کو نبی بتایا گیا حالانکہ ہم میں بڑے بڑے سردار اور عزت رکھنے والے لوگ موجود ہیں۔ اس کی تردید میں فرمایا کہ پیغمبر نے کا اختیار اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ (شمسی ج ۱ ص ۲۲۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خُشِعُونَ“ (الخ)

(سورۃ المؤمنون آیت ۱۸ پ ۱۸)

ترجمہ: ”کام نکال لے گئے، ایمان والے، جو اپنی نماز میں جھکنے والے ہیں۔“

شان نزول: حاکم نے حسب شرط شیخین حضرت ابو ہریرہ کی روایت سے بیان کیا ہے اور اس کو صحیح قرار دیا ہے کہ آپ ﷺ نماز پڑھتے وقت کبھی اپنی نظر کو اوپر آسمان کی طرف اٹھالیتے تھے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کیا ہے کہ صحابہ کرام نماز کے اندر آسمان کی طرف اپنی نگاہیں اٹھالیتے تھے، جب یہ آیت نازل ہوئی تو سجدہ گاہ پر نظر جمائے گئے۔ (عربی ص ۱۶۲، ۲۶۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَالَّذِينَ هُمْ لِقُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ الْأَعْلَىٰ أَرْوَاهِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ“ (الخ)

(سورۃ المؤمنون آیت ۵ پ ۱۸)

ترجمہ: ”اور جو لوگ اپنی شہوت کی جگہ کو چاہتے ہیں مگر اپنی عورتوں پر یا اپنے ہاتھ کے مال باندیوں پر“ (الخ)

شان نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ابتدائے اسلام میں

عورتوں سے متحد کرنا جائز تھا۔ جب کوئی اجنبی شخص شہر میں جاتا اور وہاں کوئی جاہل
 پہچان والا نہ ہوتا تو جس قدر قیام کا ارادہ ہوتا اتنی مدت کے لئے کسی عورت سے
 نکاح کر لیتا۔ تاکہ وہ عورت اس کے لئے کھانا تیار کرے اور اس کے سامان کی
 حفاظت کرے یہاں تک کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو سوائے ان دونوں قسموں کے
 ہر عورت حرام ہو گئی۔ (مسلم ج ۶ ص ۲۱۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”فَتَبَّرَكَ اللَّهُ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ“ (الخ)
 (سورۃ المؤمن آیت ۷۷ پ ۱۸)

ترجمہ: ”سو بڑی برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا ہے۔“

شان نزول :- حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق
 نے فرمایا کہ وَأَنْفَتُ رَبِّي فِي أَرْبَعٍ (اللہ نے میری چار خواہشیں پوری کیں۔
 (۱) میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ کاش ہمیں مقام ابراہیم پر نماز
 پڑھنے کی اجازت مل جائے، تو اللہ نے آیت وَأَتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى
 (البقرہ: ۱۲۵ پ ۱) نازل فرمائی۔

(۲) میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ کے پاس ہر قسم کا آدمی
 آتا ہے اس لئے اگر ازواج مطہرات کو پردہ کرایا جائے تو بہتر ہوگا۔ اس پر میری
 موافقت میں آیت وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَسَلُّوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ
 (احزاب: ۵۳ پ ۲۲) نازل ہوئی۔

(۳) میں نے ازواج مطہرات سے عرض کیا کہ آپ احتیاط کریں ورنہ
 اللہ تعالیٰ آپ کے بدلے آپ سے بہتر بیویاں حضور ﷺ کو عطا فرمادے گا۔ اللہ نے
 میری موافقت میں آیت عَسَىٰ رَبُّهُ أَنْ طَلَّفُكُنَّ (التحریم: ۵ پ ۲۸) نازل فرمائی۔

(۴) آیت وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نَسْمٍ أَنْثَانَهُ خَلَقًا أُخْرًا (الْخ) نازل ہوئی فرمائی تو میں نے عرض کیا قَبْرَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْعَالِقِينَ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی۔ (دوسرے صفحہ ۷، دواہی ص ۲۲۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”مُسْتَكْبِرِينَ بِهِ سِمِرَاتُهُ حُرُون“ (الْخ)
(سورۃ المؤمن آیت ۶۷، ۱۸۳)

ترجمہ: ”اس سے تکبر کر کے ایک قصہ گو کو چھوڑ کر چلے گئے۔“

شان نزول:۔ ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر کا قول نقل کیا ہے کہ قریش کعبہ کے گرد اگر درات کو قصے کہانیاں تو کہتے تھے مگر طواف نہیں کرتے تھے اور اس پر غر کرتے تھے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عمری ص ۶۷، ۲۷)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوا
لِرَبِّهِمْ“ (الْخ)

(سورۃ المؤمن آیت ۷۶، ۱۸۳)

ترجمہ: ”اور ہم نے پلڑا اتھان کو آنت میں پھرنے عاجزی کی اپنے رب کے آگے اور نہ گڑ گڑائے۔“

شان نزول:۔ سہتی نے دلائل میں بیان کیا ہے کہ ابن ابل خنی جب گرفتار ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور ﷺ نے اس سے وعدہ لیکر

چھوڑ دیا، پھر وہ مکہ چلا اور مسلمان ہو گیا۔ قریش نے اس کو گرفتار کرنا چاہا مگر وہ بھاگ گیا۔ اور یمامہ کے درمیان ایک مقام پر ٹھہر گیا۔

یمامہ سے جو مل ورسد مکہ کو آیا کرتی تھی اس کو روکنے لگائیں تک کہ قریش قلت غلہ کی وجہ سے بھوک سے مرنے لگے۔ تو ابوسفیان مجبور ہو کر آپ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ آپ ﷺ کا یہ دعویٰ نہیں کہ آپ ﷺ کو دنیا والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایک ہی بات ہے۔

ابوسفیان نے کہا یہ کیسی رحمت ہے آپ نے اپنے آباؤ اجداد کو تلواریں قتل کر دیا اور ان کی اولاد کو قحط سالی سے۔؟
اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(طبری ج ۱ ص ۲۹۵ و احی ص ۲۲۲ مطبوعہ ۱۹۶۷ء)

☆————☆————☆————☆————☆

سورة النور

آیت: ”الزَّانِي لَأَنكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ
مُشْرِكَةً“ (الخ)

(سورة النور آیت ۳ چ ۱۵)

ترجمہ: ”بدکار مرد نکاح نہیں کرتا مگر بدکار عورت سے یا شرک سے“ (الخ)

شان نزول: سنائی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ایک عورت تھی جس کو ام ہزول کہا جاتا تھا وہ بدکار عورت تھی۔ کسی صحابی نے اس سے نکاح کرنا چاہا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(طبری ج ۱ ص ۲۲۲ و احی ص ۲۲۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت :- وَالَّذِينَ يُرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ - (الخ)

(سورۃ الاحزاب - ۵۷)

ترجمہ: اور جو لوگ عیب لگائیں اپنی بیویوں کو

شان نزول :- امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے لکھا ہے کہ ہلال بن امیہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی بیوی پر شک میں سمجھانے کا سبب بتا کر شک کی قسم لگائی۔

واقعہ سچا تھا البتہ شرعی شہادت نہ تھی۔ اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ شرعی ثبوت دوسرے تہملی پشت پر کوڑے مارے جائیں گے۔ حضرت ہلال نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو دیکھے تو کیا گواہ تلاش کرنے جائے گا حضور ﷺ نے میری فرمایا کہ گواہ یا تہملی پشت پر کوڑے۔ حضرت ہلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی و حق بنا کر بھیجا ہے میں بلا شک و شبہ چاہوں اللہ ضرور کوئی ایسا حکم نازل فرمائے گا جس سے میری پشت کوڑوں سے بچا جائے گی۔

اس وقت حضرت جبرئیل رضی اللہ عنہ آیت لے کر نازل ہوئے۔

(طبری ج ۶ ص ۲۵۷ و ج ۷ ص ۲۲۶ - طبرانی ج ۶ ص ۲۵۷)

آیت :- اِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوا بِالْفَلَكِ عَصَبَةٌ مِّنْكُمْ - (الخ)

(سورۃ الاحزاب - ۵۷)

ترجمہ: جو لوگ لائے ہیں۔ طوفان تم ہی میں ایک جماعت ہے تم

اس کو داندھوا ہے حق میں“ (الخ)

شان نزول

واقعہ افک :- صحیحین اور دیگر کتب حدیث و تفسیر کے بیان کی روشنی میں یہ واقعہ مختصر طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

۶۱ میں فرزہ بنی المصطلق (فرزہ مریج) میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ امیات المؤمنین میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ساتھ تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے ہودج میں سوار ہو جاتیں پھر وہ ہودج اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا جاتا۔

فرزہ سے فراغت کے بعد مدینہ طیبہ کی طرف واپسی کے دوران ایک روز یہ واقعہ پیش آیا کہ حسب عادت ایک حزل میں قافلہ ٹھہرا۔ رات کے اخیر حصے میں اعلان کیا گیا کہ قافلہ روانہ ہونے والا ہے اپنی اپنی ضروریات سے فارغ ہو جاؤ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاجت کے لئے جنگل کی طرف تشریف لے گئیں۔ اتفاق سے وہاں اٹکا ہار ٹوٹ کر گر گیا جس کی تلاش میں دیر لگ گئی۔

لوگوں نے یہ سمجھ کر کہ حضرت عائشہ ہودج میں موجود ہیں ان کا ہودج اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا کیونکہ آپ کم عمر اور نحیف الجذہ تھیں لہذا ہودج کے خالی ہونے کا کسی کو احساس نہ ہوا۔ جب آپ قضاء حاجت سے واپس تشریف لائیں تو دیکھا کہ قافلہ جا چکا ہے۔ آپ بڑی دانشمندی اور وقار و استقلال سے کام لیتے ہوئے اسی جگہ انتظار فرمانے لگیں تاکہ بعد میں جب مجھے تلاش کیا جائے تو مشکل نہ ہو۔

حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ جنہیں نبی کریم ﷺ نے اس خدمت پر مقرر کیا تھا کہ وہ قافلہ کے پیچھے رہیں اور اگر قافلہ روانہ ہونے کے بعد کوئی گری پڑی

چیز رہ گئی ہو تو اسے اٹھا کر محفوظ کر لیں۔ سو صبح کے وقت یہاں پہنچے کہ ابھی روشنی بھی پوری نہیں نکلی تھی۔ دور سے دیکھا کہ کوئی بندہ سو رہا ہے۔ قریب پہنچ کر انتہائی افسوس کے ساتھ ان کی زبان سے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ نکلا۔ یہ کلمہ کان میں پڑتے ہی حضرت عائشہ صدیقہ کی آنکھ کھل گئی۔ انہوں نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔

حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے اپنا اونٹ قریب لاکر بٹھا دیا۔ حضرت صدیقہ اس پر سوار ہو گئیں۔ حضرت صفوان خود اونٹ کی ٹکیل پکڑ کر پیادہ چلنے لگے یہاں تک کہ قافلہ سے مل گئے۔

جب بدھیمی اور کم بختی کسی کے لئے مقدر ہو چکی ہو تو اس کے لئے ہر بات کم بختی کا سبب ہوتی ہے چنانچہ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی نے اسلام دشمنی کی وجہ سے داعی جاہلی بکنا شروع کر دی۔ بعض بھولے بھالے مسلمان، حضرت حسان رضی اللہ عنہ، حضرت مسطح رضی اللہ عنہ اور عورتوں میں حضرت عمنہ رضی اللہ عنہا بھی سنی سنائی باتوں کی وجہ سے اس کا تذکرہ کرنے لگے۔ جب اس بد بخت اور بد نصیب منافق کے بہتان کا چرچا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے سخت صدمہ پہنچا۔ تمام مسلمانوں کو بھی سخت رنج و افسوس ہوا۔

ایک ماہ تک یہی قصہ چلتا رہا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کی برات اور بہتان باندھنے اور اس میں شریک ہونے والوں کی مذمت میں مذکورہ آیات نازل فرمائیں۔ (مدارج القرآن، ص ۶، ۷، ۸، ۹)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَلَوْلَا اِذْ سَمِعْتُمُوہُ قُلْتُمْ مَا یَکُونُ لَنَا اَنْ
تَتَّکَلَّمُ بِہَذَا“ (الخ)

(سورۃ النور آیت ۱۱، ۱۸)

ترجمہ: ”اور کیوں نہ جب تم نے اس کو سنا تھا کہا ہوا کہ ہم کو لائق

نہیں کہ منہ پر لائیں یہ بات۔“ (النج)

شان نزول :- حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے ان کی اہلیہ نے واقعہ اُفک کا ذکر کیا تو آپ نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ کہ صدیق کی بیٹی اور نبی کی بیوی کے متعلق ایسا گمان نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اسی کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(واحدی ص ۲۲۲ حارف القرآن علامہ گاندھلوی ج ۸ ص ۲۲۸)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : ”وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ“ (النج)
(سورۃ النور آیت ۲۲-۱۸)

ترجمہ : ”اور قسم نہ کھائیں بڑے بڑے درجہ والے تم میں سے۔“ (النج)

شان نزول :- شیخین نے صحیحین میں اور بعض دوسرے اہل روایت نے ذکر کیا ہے کہ جب واقعہ اُفک ہوا تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ بخدا آئندہ مسطح کے لئے کچھ بھی خرچ نہ کروں گا۔ مسطح بن اثاثہ کی حضرت ابوبکرؓ سے رشتہ داری تھی۔ اور مسطحؓ نادار مفلس تھے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مطری ج ۶ ص ۲۸۰)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ“ (النج)

(سورۃ النور آیت ۷۱-۷۲)

ترجمہ: ہندو ايمان والومت جایا کرو کسی گھر میں اپنے گھروں کے سوا۔ (الخ)

شان نزول: - ابن جریر نے حضرت عدی بن حلیت رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ایک انصاری عورت نے آپ ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ میں اپنے گھر میں بعض مرتبہ ایسی حالت میں ہوتی ہوں کہ میں نہیں چاہتی کہ مجھے کوئی دیکھے۔ لیکن گھر کے آدمیوں میں سے کوئی نہ کوئی آدمی بے روک ٹوک اندر آجاتا ہے اور اس حالت میں مجھے دیکھ لیتا ہے میں کیا کروں۔

اس سوال پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری ج ۶ ص ۲۸۶ ذوالحجہ ۲۲۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ" (الخ)

(سورۃ النور آیت ۲۹-۳۰)

ترجمہ: نہیں گناہ تم پر کہ جاؤ ان گھروں میں جہاں کوئی نہیں رہتا۔

شان نزول: - ابن ابی حاتم نے مقاتل بن حبان کلیان نقل کیا ہے کہ جب گھروں میں داخل ہونے کے لئے اجازت طلب کرنے کا حکم نازل ہوا تو حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! قریش کے تاجر جو مکہ، مدینہ اور شام آتے جاتے ہیں ان کا کیا ہوگا، سر راہ ان کے مکان مقرر ہوتے ہیں مگر ان میں کوئی رہتا نہیں ہے وہاں کس سے داخل ہونے کی اجازت طلب کریں گے اور کس کو

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (عربی میں ص ۱۱۱، ۱۱۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ
أَبْصَارِهِنَّ“ (الحج)

(سورۃ الحج آیت ۳۱ پی ۱۱۱)

ترجمہ: اور کہو ایمان والوں سے کہ چھٹی رکھیں ذرا اپنی
آنکھیں۔

شہان نزول :- ابن ابی حاتم نے جو الہ صحابہ بیان کیا ہے کہ حضرت جابر
بن عبد اللہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت ام المومنین سیدہ خولتہ بنت
خنیس کے پاس آئیں جو ازراہ تھے۔ چونہ تھیں جو کچھ وہ پاؤں میں پہنے
تھے (پاز عبویہ) وہ کلا نظر آ رہا تھا اور ان کے سینے اور گیسو بھی کھلے
ہوئے تھے۔ حضرت ام المومنین نے فرمایا کہ یہ کیسی بری حالت ہے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (عربی میں ص ۱۱۱)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا
يُخْفِينَ“ (الحج)

(سورۃ الحج آیت ۳۱ پی ۱۱۱)

ترجمہ: اور نہ ٹھیکے زمین پر اپنے پاؤں کو کہ جانا جائے جو چھپاتی
ہیں اپنے منہ کو۔“ (الحج)

شان نزول :- ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عسکریؑ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ایک عورت نے چاندی کی دوپانٹیں بنوائیں اور ان میں ٹھکر و لگوائے اور وہ پہن کر لوگوں کے سامنے سے گزری اور پاؤں زمین پر اس طرح مارے کہ ٹھکر و پاڑیوں سے ٹکر اکر پڑ گئے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عسکریؑ ج ۱ ص ۱۰۵)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : ”وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ
أَيْمَانُكُمْ فَكَا تَبُوهُمْ“ (الفتح)
(سورۃ النور جزو آیت ۲۲ پ ۱۸)

ترجمہ : ”اور جو لوگ چاہیں کلمت آزادی کی مل دے کر ان میں سے کہ جو تمہارے ہاتھ کے مل میں تو ان کو لکھ دیا کرو۔“ (الفتح)

شان نزول :- ابن السکن نے معرفت الصحابہ میں عبد اللہ بن صبیح کے باپ کا بیان نقل کیا ہے کہ عبد اللہ کے باپ نے کہا کہ میں حویب بن عبد العزیٰ کا غلام تھا۔ میں نے حویب سے درخواست کی کہ مجھے مکاتب بنا دو، انہوں نے انکار کیا۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عسکریؑ ج ۱ ص ۱۰۵ اور حدیث ص ۲۲۵)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : ”وَلَا تُكْرَهُوا فَتَنَتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ“ (الفتح)
(سورۃ النور جزو آیت ۲۲ پ ۱۸)

ترجمہ : ”اور نہ زبردستی کرو اپنی چھو کر یوں (باندیوں) پر بد کاری

کے واسطے“ (الخ)

شان نزول :- مسلم کی روایت ہے کہ عبد اللہ بن ابی کی دو باندیاں تھیں، ایک کا نام مسیکہ اور دوسری کا نام امیرہ تھا۔ عبد اللہ دونوں سے زنا کی کمانی کروانا چاہتا تھا۔ دونوں باندیوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں اس کی شکایت کی۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری ج ۶ ص ۵۲۱، طبرانی ج ۶ ص ۲۲۰)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”رَجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ“ (الخ)

(سورة النور آیت ۷، ۱۸۳)

ترجمہ: ”وہ مرد کہ نہیں غافل ہوتے سودا کرنے میں اور نہ بیچنے میں اللہ کی یاد سے۔“ (الخ)

شان نزول :- علامہ بنوئی نے بروایت سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ میں بازار میں تھا اتنے میں نماز کی اقامت ہوئی، لوگ اٹھے اور دوکانیں بند کر کے مسجد میں چلے گئے۔

انہیں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(طبری ج ۶ ص ۵۲۱، طبرانی ج ۶ ص ۲۲۰)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَ بِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا“ (الخ)

(سورة النور آیت ۷، ۱۸۳)

ترجمہ: ”اور لوگ کہتے ہیں ہم نے مانا اللہ کو اور رسول کو اور حکم میں آگئے۔“ (الخ)

شان نزول: علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ ایک منافق اور یہودی کا کسی نشین کے متعلق جھگڑا تھا۔ یہودی چاہتا تھا کہ اس کا فیصلہ حضور ﷺ سے کرانے (کیونکہ اس کو یقین تھا کہ حضور ﷺ ظلم اور حق تلفی نہیں کریں گے) مگر منافق کہتا تھا کہ اس کا تعین کعب بن اشرف یہودی سے کرواؤ کہ محمد ﷺ ہماری حق تلفی کریں گے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطری، ص ۱۶۷، ۱۶۸)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ“ (الخ)
(سورۃ النور آیت ۲۸-۱۸)

ترجمہ: ”اور جب بلائیں اللہ اور رسول کی طرف کہ ان میں قضیہ چکائے۔“ (الخ)

شان نزول: ابن ابی حاتم نے حسن (ہمیری) کی مرسل روایت نقل کی ہے کہ بعض (منافق) لوگوں کا اگر کسی سے نزاع ہوتا تھا تو اس کو حضور ﷺ سے فیصلہ کرانے کی اجازت دیجاتی تھی اور وہ خود حق پر ہوتا اور حضور ﷺ کا حق پر فیصلہ کرنے کا یقین بھی ہوتا تو اس پر راضی ہو جاتا اور اگر وہ حق پر نہ ہوتا اور حضور ﷺ سے فیصلہ کی دعوت بھی دی جاتی تو وہ کتر جاتا اور کہتا کہ حضور ﷺ کے پاس نہیں بلکہ فلاں سے فیصلہ کرواؤ۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (داعی ص ۲۲۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”أَفِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ أَمْ ارْتَابُوا أَمْ
يَخَافُونَ“ (الخ)

(سورۃ النور آیت ۱۸۳۵)

ترجمہ: ”کیا ان کے دلوں میں روگ ہے یا دھوکے میں ہیں یا ڈرتے
ہیں کہ بے انصافی کرے گا۔“ (الخ)

شان نزول:۔ طبری وغیرہ نے اس واقعہ کو اس طرح بیان کیا ہے کہ
منافقین میں سے ایک شخص بشر نامی تھا اس کے اور یہودی کے درمیان ایک زمین
پر جھگڑا تھا یہودی نے کہا چلو تمہارے ہی رسول سے فیصلہ کر لیں مگر منافق چونکہ
ناحق پر تھا اور جانتا تھا کہ آپ ﷺ فیصلہ حق پر کریں گے اس لئے اس نے انکار کیا
اور کعب بن اشرف یہودی کے پاس مقدمہ لیجانے کو کہا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عشری ج ۱ ص ۷۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ“ (الخ)

(سورۃ النور آیت ۵۵)

ترجمہ: ”وعدہ کر لیا اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان
لائے ہیں اور کئے ہیں انہوں نے نیک کام، البتہ پیچھے حاکم
کردے گا ان کو ملک میں۔“ (الخ)

شان نزول: سبطرانی اور حاکم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے اور اس کو حاکم نے صحیح قرار دیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ یعنی ماجرین مدینہ تشریف لائے اور انصار نے ان کو ٹھہرنے کا ٹھکانہ دیدیا تو سارا عرب انکا دشمن ہو گیا ہر طرف سے خطرہ رہتا تھا بغیر اسلحہ کے نہ رات گزرتی تھی اور نہ صبح ہوتی تھی۔

صحابہ کرام کو یہ تمنا تھی کہ کاش کبھی ایسی زندگی ہم کو میسر آئے کہ امن و چین کے ساتھ راتیں گزریں اور سوائے اللہ کے ہمیں کسی کا خوف نہ ہو۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عمری ج ۱ ص ۵۵۰، واحدی ص ۲۲۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنَكُمْ الَّذِينَ
مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ“ (الخ)

(سورۃ النور آیت ۵۸ پ ۱۸)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! اجازت لیکر آئیں تم میں سے جو
تمہارے ہاتھ کے مال ہیں۔“ (الخ)

شان نزول: علامہ بغوی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری غلام کو دوپہر کے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلانے کے لئے بھیجا۔ غلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر کے اندر پہنچا تو ایسی حالت میں دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس حالت میں دیکھنا ناگوار گزرا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (عمری ج ۱ ص ۵۵۵، واحدی ص ۲۲۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "لَيْسَ عَلَى الْاَعْمَى حَرَجٌ وَلَا عَلَى
الْاَعْرَجِ حَرَجٌ" (الخ)

(سورۃ النور جزو آیت ۱۸۴)

ترجمہ: "نہیں ہے اندھے پر کچھ تکلیف اور نہ لنگڑے پر کوئی
تکلیف" (الخ)

شان نزول: سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مسلمان جب جہاد کو جاتے
تھے تو اپنے پیچھے کچھ اپنا لگوں کو چھوڑ کر اپنے گھروں کی چلیاں ان کو دے جایا
کرتے تھے اور کہہ دیا کرتے کہ تم کو ہماری طرف سے اجازت ہے کہ ہمارے گھروں
میں جو کچھ ہے تم اس کو کھا سکتے ہو۔ لیکن ان اپنا لگوں کو مشکل پیش آتی اور وہ یہ
کہتے تھے کہ جب گھر والے یہاں نہیں ہیں تو ہم ان کے گھروں میں داخل نہیں ہوں
گے اس پر اللہ نے یہ آیت اتاری اور اجازت دیدی۔

(طبری ج ۶ ص ۵۶۰، زادی ص ۲۲۸)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا وَّ
اَسْتَاتَا" (الخ)

(سورۃ النور جزو آیت ۱۸۴)

ترجمہ: "نہیں گناہ تم پر کہ کھاؤ آپس میں مل کر یا جدا
ہو کر" (الخ)

شان نزول: جبغوی نے بحوالہ عطاخر اسانی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول

نقل کیا ہے کہ مالدار لوگ غریب قرابت داروں یا دوستوں کے گھر جاتے تھے اور وہ جب کھانا پیش کرتے تو مالدار لوگ کہتے کہ بخدا ہم یہ گناہ نہیں کریں گے کہ تمہارے ساتھ کھانے میں شریک ہو جائیں ہم مالدار ہیں اور تم نادار ہو۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (عمری ج ۶ ص ۵۶۲ نوادی ص ۲۲۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "أِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ
وَرَسُولِهِ" (الخ)

(سورۃ النور آیت ۶۲ تا آخر سورہ پ ۱۸)

ترجمہ: "ایمان والے وہ ہیں جو یقین لائے ہیں اللہ پر اور اس
کے رسول ﷺ پر" (الخ)

شان نزول :- غزوہ احزاب کے سال جب آپ ﷺ نے مدینہ کے گرد خندق کھدوائی تھی اور صحابہ کرام کے ساتھ آپ اس میں مصروف عمل تھے لیکن منافقین میں بعض سستی کرتے تھے اور موقع پاتے ہی وہ بغیر اجازت اپنے گھروں کو چلے جاتے تھے اور جب کسی مسلمان کو کوئی مجبوری ہوتی تو وہ حضور ﷺ سے اجازت لیکر جاتا اور ضرورت پوری ہوتے ہی آجاتا۔

اس پر اللہ نے یہ رکوع نازل فرمایا۔ (عمری ج ۶ ص ۵۶۵ صحابہ ج ۶ ص ۴۵۴)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

سورۃ الفرقان

آیت: "تَبْرَكَ الَّذِي أَنشَأَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ
ذَلِكَ" (الخ)

(سورۃ الفرقان آیت ۱۸ پ ۱۸)

ترجمہ: ”بڑی برکت ہے اس کی جو چاہے تو گردے تیرے واسطے
اس سے بہتر“ (الخ)

شان نزول: مصنف ابن ابی شیبہ نے حضرت خیر کی روایت سے بیان کیا ہے کہ اللہ کی طرف سے آپ ﷺ کو یہ فرمایا گیا کہ آپ ﷺ اگر چاہیں تو ہم آپ کو زمین کے خزانے اور خزانوں کی چلیاں عطا کر دیں اور اس سے آپ ﷺ کے قیامت کے دن کے اجر و ثواب میں کمی نہ ہوگی اور اگر آپ چاہیں تو اس کو بھی آخرت کے ساتھ جمع کر دیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو بھی آخرت کے ساتھ جمع کر دیا جائے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (عمری ۷، ص ۱۳، زاد المعاد ص ۲۵)

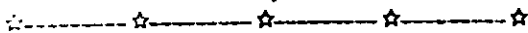
☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا
أَنَّهُمْ“ (الخ)

(سورۃ الفرقان آیت ۲۰ پ ۱۸)

ترجمہ: ”اور جتنے بھی ہم نے تجھ سے پہلے رسول سب کھاتے تھے
کھانا اور پھرتے تھے بازاروں میں۔“

شان نزول: علامہ بغوی نے بطریق ضحاک اور امین جریر نے بروایت سعید و عمرہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ جب مشرکوں نے آپ ﷺ پر مفلس اور نادار ہونے کا طنز کیا اور کہا کہ مَا لِهَذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ تُوَّابٍ كُوَّاسٍ سَعِيدٍ وَرَجُلٍ مَدْمَمٍ هُوَا۔
اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عمری ۷، ص ۱۷)



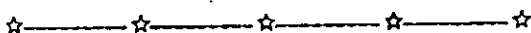
آیت: ”وَيَوْمَ يَعْصُ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ“ (الْخ)
(سورة الفرقان آیت ۲۷-۱۸)

ترجمہ: ”اور جس دن کٹ کٹ کھائے کا گنہگار اپنے ہاتھوں کو“ (الْخ)

شان نزول :- امام شبلی کا بیان ہے کہ عقبہ بن ابی معیط امیہ بن خلف کا دوست تھا، عقبہ مسلمان ہو گیا، امیہ نے کہا چونکہ تو نے محمد ﷺ کی بیعت کر لی ہے اس لئے میرا چہرہ تیرے لئے اور تیرا چہرے میرے لئے دیکھنا حرام ہے اس پر عقبہ نے اسلام کا انکار کر دیا اور مرتد ہو گیا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(مطہری ج ۷ ص ۲۲، سارف ج ۶ ص ۷۰، زادی ص ۲۵۱)



آیت: ”وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نَزَلَ عَلَيْهِ
الْقُرْآنُ“ (الْخ)

(سورة الفرقان آیت ۲۲-۱۹)

ترجمہ: ”اور کہنے لگے وہ لوگ جو منکر ہیں کیوں نہ اتر ا اس پر قرآن سارا ایک جگہ ہو کر۔“ (الْخ)

شان نزول :- ابن ابی حاتم نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مشرکوں نے کہا اگر محمد ﷺ اپنے دعویٰ نبوت میں سچے ہیں تو پھر ان کا رب ان کو

دکھ کیوں دیتا ہے اور کیوں بار بار تھوڑی تھوڑی آیات اتارتا ہے ایک مرتبہ ہی ان پر پورا قرآن نازل کیوں نہیں کر دیتا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری ج ۷، ص ۲۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا
آخَرَ“ (الْح)

(سورۃ الفرقان آیت ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹)

ترجمہ: ”اور وہ لوگ کہ نہیں پکارتے اللہ کے ساتھ دوسرے حاکم کو۔“ (الْح)

شان نزول :- شیخون نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے بیان کیا ہے کہ مشرکین میں سے کچھ لوگوں نے بکثرت قتل کئے اور قتل کے ساتھ جرم زنا کے بھی مرتکب ہوئے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ فرماتے ہیں اور جس چیز کی آپ دعوت دے رہے ہیں وہ ہے تو اچھی مگر یہ بتائیں کہ ہمارے گناہ کا اتار (علاج) کس طرح ہوگی۔

اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (طبری ج ۷، ص ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

سورۃ الشعراء

آیت: ”أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ“ (الْح)

(سورۃ الشعراء آیت ۲۰، ۲۱، ۲۲)

ترجمہ: ”کیا ہمارے عذاب کو جلدی مانگتے ہیں۔“

شان نزول :- حضرت مقاتل فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی زبانی کافروں کو عذاب سے ڈرایا تو کہنے لگے کہ عذاب سے کب تک ڈراؤ گے آخر عذاب کب آئے گا۔؟

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مطریع، ص ۸۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَاحْفَظْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ“ (الخ)

(سورۃ الشعراء آیت ۱۵-۱۹)

ترجمہ: ”اور اپنے بازو نیچے رکھ ان کے واسطے جو تیرے ساتھ ہیں ایمان والے۔“

شان نزول :- ابن جریر نے بحوالہ ابن جریر بیان کیا ہے کہ جب آیت وَاَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ نازل ہوئی تو حضور ﷺ نے تبلیغ کی ابتدا اپنے گھر والوں سے کی، مسلمانوں پر یہ امر شاق گذرا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مطریع، ص ۸۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ“ (الخ)

(سورۃ الشعراء آیت ۲۲-۱۹)

ترجمہ: ”اور شاعروں کی بات پر چلیں وہی جو بے راہ ہیں۔“

شان نزول :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے زمانے

میں دو آدمیوں (شاعروں) نے باہم جو (برائی) کا مقابلہ کیا۔ ان میں ایک انصاری اور دوسرا کسی اور قبیلہ کا ہر ایک کے ساتھ کچھ غادی (یعنی گمراہ اور اشعار کو نقل کرنے اور یاد رکھنے والے) بھی تھے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری ج ۷، ص ۱۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "أَلَا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا" (الخ)

(سورۃ الشعراء آیت ۷۲، ۷۳)

ترجمہ: "وہ لوگ جو یقین لائے اور کام کئے اچھے اور یاد کیا اللہ کو بہت۔" (الخ)

شان نزول: ابن ابی حاتم اور ابن جریر اور حاکم نے ابو الحسن برادری روایت سے بیان کیا ہے کہ جب آیت وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ نازل ہوئی تو عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کعب بن مالک اور حسان بن علی رضی اللہ عنہ خدمت گرامی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت نازل کی ہے اور وہ جانتا ہے کہ ہم شاعر ہیں اب تو ہم غارت ہو گئے اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات کو بلوا کر یہ آیت سنائی۔

(طبری ج ۷، ص ۱۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

سورۃ النمل

آیت: "قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَوَاتِ وَالتَّارِضِ

اَلَا اللّٰهُ“ (الخ)

(سورۃ النمل آیت ۶۵ پ ۲۰)

ترجمہ: ”تو کہے خبر نہیں رکھتا جو کوئی ہے آسمان اور زمین میں
چھپی ہوئی چیز کی مگر اللہ۔“ (الخ)

شان نزول: علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ سے
دریافت کیا تھا کہ قیامت کب ہوگی؟

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری ج ۷، ص ۱۲۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

سورۃ القصص

آیت: ”الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِهِ هُمْ بِهِ
يُؤْمِنُونَ“ (الخ)

(سورۃ القصص آیت ۵۲ پ ۲۰)

ترجمہ: ”جن کو ہم نے دی ہے کتاب اس
سے پہلے وہ اس پر یقین کرتے ہیں۔“ (الخ)

شان نزول: ابن جریر نے علی بن رفاعہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ
اہل کتاب میں سے دس آدمی جن میں ایک رفاعہ یعنی علی کے باپ بھی تھے یہ نکل کر
حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور ایمان لے آئے پھر ان کو دکھ دیئے گئے اس پر یہ
آیت نازل ہوئی۔

علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ

آیت اسی (۸۰) اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئی ان میں ہیں نجرانی تھے بتیس (۲۲) حبشی اور آٹھ شام کے رہنے والے تھے۔

(عشری ج ۷، ص ۱۷۱)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي“ (الخ)

(سورۃ القصص آیت ۲۰۴)

ترجمہ: ”تو راہ پر نہیں لاتا جس کو چاہے لیکن اللہ راہ پر لائے جسے چاہے۔“ (الخ)

شان نزول :- مسلم وغیرہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب سے فرمایا کہ آپ لا الہ الا اللہ کہہ دیجئے تاکہ قیامت کے دن میں آپ کے لئے شہادت دے سکوں۔

اس پر ابوطالب نے کہا اگر یہ خیال نہ ہو ماکہ قریش کی عورتیں عار دلائیں گی اور کہیں گی کہ موت کے خوف کی وجہ سے ابوطالب نے کلمہ پڑھا تو میں یہ کلمہ پڑھ رہتا ہوں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(عشری ج ۷، ص ۱۷۲، نوادی ص ۲۵۳، سہارنوی ج ۱ ص ۱۶۸)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَقَالُوا إِن تَتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ تَخَطَّفُ“ (الخ)

(سورۃ القصص آیت ۲۰۰-۲۰۱)

ترجمہ: ”اور کہنے لگے اگر ہم راہ پر آئیں تو تمہارے ساتھ چپکے لئے جائیں اپنے ملک سے۔“ (الخ)

شان نزول :- ابن جریر نے بروایت حنفی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ کچھ قریش کے لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا اگر ہم آپ کی پیروی کریں گے تو لوگ ہم کو چپکے لیں گے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عشرین ج ۷ ص ۷۷۷ تا ۷۷۸)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”اَقْمِنْ وَعَدْنَهُ وَعَدًّا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيهِ“ (الخ)

(سورۃ القصص آیت ۲۰۱-۲۰۲)

ترجمہ: ”وہ کیا ایک شخص جس سے ہم نے وعدہ کیا ہے اچھا وعدہ سو وہ اس کو پانے والا ہے۔“ (الخ)

شان نزول :- علامہ بغوی اور ابن جریر نے حضرت مجاہد کی روایت سے بیان کیا ہے کہ یہ آیت آپ ﷺ اور ابو جہل کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ دوسرے سلسلہ روایت سے علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور ابو جہل کے بارے میں نازل ہوئی۔ اسی طرح علامہ بغوی نے مقاتل اور محمد بن کعب قرظی کی روایت سے بیان کیا ہے کہ اس آیت کا نزول حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور ابو جہل یا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابو جہل کے بارے میں ہوا۔ اور بعض نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ولید بن مغیرہ کے متعلق اس آیت کا نزول ہوا۔

(طبری ج ۷ ص ۱۷۵ و واحدی ص ۲۵۵)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ“ (الغ)
(سورۃ القصص آیت ۲۰۳ تا ۲۰۶)

ترجمہ: ”اور میرا رب پیدا کرتا ہے جو چاہے اور پسند کرے۔“ (الغ)

شان نزول: علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ مشرکین نے کہا تھا کہ یہ قرآن دونوں بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں اتارا گیا، یعنی ولید بن مغیرہ یا عروہ بن مسعود ثقفی پر کیوں نہیں نازل ہوا۔؟
اس قول کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(طبری ج ۷ ص ۱۷۷ و واحدی ص ۲۵۶)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”انَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأْدُكَ
إِلَىٰ مَعَادٍ“ (الغ)
(سورۃ القصص آیت ۲۸۵ تا ۲۰۳)

ترجمہ: ”جس نے حکم بھیجا تھا پر قرآن کا وہ پھیر لانے والا ہے تجھ کو پہلی جگہ۔“ (الغ)

شان نزول: علامہ بغوی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب (کہ چھوڑ کر) مدینہ کی طرف جانے کے لئے عارثور سے نکلے تو تعاقب کے اندیشہ سے عام

۲۰۲

راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چل پڑے اور جب کوئی اندیشہ نہ رہا تو اصل راستے پر آگئے۔

جنگہ کے مقام پر پہنچے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام تھا۔ یہاں سے مکہ کی طرف بھی اور مدینہ کی طرف بھی راستہ جاتا ہے۔ مکہ کی جانب والا راستہ دیکھ کر آپ ﷺ کو مکہ مکرمہ کا شوق ہوا۔ اس وقت حضرت جبرئیل ﷺ نے کہا کیا آپ کے دل میں پیدائشی شہر کا شوق پیدا ہو گیا ہے؟
حضور ﷺ نے فرمایا کبھی ہاں!

اس پر حضرت جبرئیل نے یہ آیت پڑھ کر سنائی چنانچہ فتح مکہ کے دن اللہ نے آپ کو لوٹا کر دوبارہ مکہ مکرمہ پہنچا دیا۔ یہ پوری سورۃ کی سورتوں میں سے سب سے آخری سورۃ ہے۔ (عشر، ص ۱۸۷، اسراف، الرحمن، ص ۱۶۱)

www.KitaboSunnat.com

آیت: ”اَلَمْ يَحْسِبِ النَّاسُ اَنْ يُتْرَكُوْا اَنْ
يَقُولُوْا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ“

(پ ۲۰ عکبوت آیت ۱-۲)

ترجمہ: ”اَلَمْ“ کیا یہ سمجھتے ہیں لوگ اتنا کہہ کر کہ ہم یقین لائے اور
انکو جانچ نہ لیں گے۔“

شان نزول: - ابن ابی حاتم نے شعبی کا بیان نقل کیا ہے کہ (ہجرت کے
بعد) کچھ مسلمان مکہ میں رہ گئے تھے۔ مدینہ میں رسول ﷺ کے جو صحابہ تھے انہوں
نے مکہ والے مسلمانوں کو لکھا کہ جب تک مکہ سے ہجرت نہ کر آؤ گے تمہارا (محض)
اقرار اسلام قبول نہیں ہوگا یہ پیغام ملتے ہی مکہ کے مسلمان مدینہ کو جانے کے
ارادے سے چل پڑے، کافروں نے انکا تعاقب کیا اور لوٹا کر (زبردستی) مکہ لے
گئے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عشری ص ۱۸۹ ج ۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَ اِنْ جَاهَدَكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ
عِلْمٌ (الخ)“

(پ ۲۰ عکبوت آیت ۸)

ترجمہ: ”وَ“ اور اگر وہ تجھ سے زور کرے کہ تو شریک کرے میرا جسکی
تجھ کو خبر نہیں تو انکا کھنا مت مان۔ (الخ)“

شان نزول: - ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت سعد بن ابی

وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ حضرت سعد سے ان کی ماں حنہ بنت ابوسفیان بن عبدالمطلب نے کہا تو نے یہ کیانسی بات نکال رکھی ہے جب تک تو اسکا انکار نہیں کرے گا اس وقت تک بخدا میں نہ کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی یہاں تک کہ یونہی مر جاؤں گی۔ پھر ہمیشہ تجھے لوگ عار دلاتے رہیں گے کہ یہ ماں کا قاتل ہے۔“

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۱۹۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ
يَتْلَىٰ عَلَيْهِمْ (الْح)“

(پ ۲۱ عجمت آیت ۵۱)

ترجمہ: ”دیکھا انکو یہ کافی نہیں کہ ہم نے تجھ پر اتاری کتاب کہ ان پر پڑھی جاتی ہے (الْح)“

شان نزول:۔ ابن جریر و ابن ابی حاتم نے بطریق عمرو بن دینار صحیحی بن جعدہ کی روایت سے مرسل بیان کیا ہے کہ کچھ مسلمان شانہ کی ایک ہڈی لیکر آئے جس میں یودیوں سے سنی ہوئی کچھ باتیں لکھی ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کے گمراہ ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ جو کچھ انکا نبی لیکر آیا ہو اس سے تو گریز کریں اور دوسروں کے لئے جو دوسرے (انبیاء) لیکر آئے ہوں اسکی طرف راغب ہو جائیں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۱۰۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ شَهِيدًا“

(پ ۱۱ عجمت آیت ۵۲)

ترجمہ: ”تو کہے کہ کافی ہے اللہ میرے اور تمہارے درمیان
گواہ (الخ)“

شان نزول :- روایت میں آیا ہے کہ کعب بن اشرف نے کہا کہ محمد ﷺ
تمہارے رسول خدا ہونے کا کون شہید ہے (گواہ ہے)
اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری ص ۱۰۱، ۱۰۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ مَوْلَا أَجَلٍ
مُّسَمًّى لَّجَاءَتِهِمُ الْعَذَابُ“
(پ ۲۱ عجمت آیت ۵۲)

ترجمہ: ”اور جلدی مانگتے ہیں تجھ سے آفت اور اگر نہ ہوتا ایک
وعدہ مقررہ تو آپ سبھی ان پر آفت (الخ)“

شان نزول :- نضر بن حارث نے کہا تھا کہ :-

اللهم ان كان هذا هو الحق من عندك فامطر علينا حجارة من السماء
اس کے جواب میں اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری ص ۱۰۱، ۱۰۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَكَأَيِّن مِّن دَابَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا (الخ)“
(پ ۲۱ عجمت آیت ۶۰)

ترجمہ: ”اور کتنے جانور ہیں کہ جو اٹھائیں رکھتے اپنی روزی (الخ)“

شان نزول :- علامہ بغوی نے لکھا کہ کچھ مومن مکہ میں رہ گئے تھے، آپ

ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ ہجرت کر کے مدینہ پہنچ جاؤ ان لوگوں نے جواب دیا کہ وہاں نہ ہمارا گھر ہے نہ مال ہے ہمارے کھانے پینے کا انتظام وہاں کون کرے گا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (ظہری ص ۲۱۲ ج ۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَهُوَ الَّذِي يَبْدُؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ
أَهْوَنُ عَلَيْهِ (الْح)“

(پ ۲۱۰ ص ۲۷)

ترجمہ: ”اور وہی ہے جو پہلی بار بناتا ہے پھر اسکو دہرائے گا اور وہ آسان ہے اس پر۔ (الْح)“

شان نزول:۔ ابن ابی حاتم نے عکرمہ کی روایت سے لکھا ہے کہ مردوں کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھانے پر کافروں کو تعجب تھا۔

اس پر اللہ یہ آیت نازل فرمائی۔ (ظہری ص ۲۱۱ ج ۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”ضَرَبَ لَكُمْ مَثَلًا مِّنْ أَنْفُسِكُمْ (الْح)“

(پ ۲۱۱ ص ۲۸)

ترجمہ: ”بتلانی ایک مثل تم کو تمہارے اندر سے (الْح)“

شان نزول:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کلیان طبرانی نے نقل کیا ہے کہ اہل شرک حج کے وقت لبیک کہنے کے موقع پر لبیک کے ساتھ ساتھ یہ الفاظ بھی کہا کرتے

تھے۔ (لا شريك لك الا شريك اهو لك تملكه وما ملك)

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ظہری ص ۲۱۱ ج ۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ (الخ)“
(پ۱۱۱ آیت ۶)

ترجمہ: ”اور ایک وہ لوگ ہیں کہ خریدار ہیں کھیل کی باتوں کے تاکہ بچلائیں اللہ کی راہ سے بن سمجھے‘ (الخ)“

شان نزول :- جبیر نے حضرت ابن عباس کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ نضر بن حارث نے ایک مغنیہ خرید لی تھی؛ جب وہ سنتا کہ کوئی شخص مسلمان ہونے کا خواہشمند ہے تو جا کر اسکو مغنیہ کے پاس لے آتا اور باندی سے کہتا کہ اسکو کھلاؤ پلاؤ اور گانا سناؤ اور پھر اس شخص سے کہتا کہ محمد ﷺ تو نماز، روزہ اور اپنی مہراہی میں لڑنے کا حکم دیتے ہیں اور اسی کی دعوت دیتے ہیں اور یہ چیزیں جنگی میں دعوت دے رہا ہوں انکی دعوت سے بہتر ہیں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ظہری ص ۲۳۶ ج ۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَوْ أَنَّ مَافِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ (الخ)“
(پ۱۱۱ آیت ۲۷)

ترجمہ: ”اور اگر جتنے درخت ہیں زمین میں قلم (الخ)“

شان نزول :- ابن جریر نے نیز ابو الشیخ نے کتاب العظم میں بیان کیا ہے کہ مشرکوں نے کہا تھا کہ یہ کلام (قرآن کریم) عن قریب ختم ہو جائے گا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (طبری ص ۶۲۲ ج ۷)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ (الخ)“
(پ ۲۱ آیت ۲۴)

ترجمہ: ”بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کی خبر‘ (الخ)“

شان نزول: ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے مجاہد کی مرسل روایت نقل کی ہے کہ صحرائین لوگوں میں سے ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا علامہ بغوی نے اس شخص کا نام حارث بن عمرو بن حارث بن محارب بن حفصہ بتایا ہے اس نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ قیامت کب ہوگی؟ اور یہ بھی کہا کہ میری بی بی حاملہ ہے بتائیے اسے کیا پیدا ہوگا؟ اور ہمارا ملک خنک سال میں ہے بارش کب ہوگی؟ اور میں کس جگہ پر مروں گا؟ (اس شخص نے ان سب کے بارے میں جواب طلب کیا)

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (طبری ص ۶۲۲ ج ۷)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا
لَّيْسَتُوْنَ“

(پ ۳۱ سورہ بقرہ آیت ۱۸)

ترجمہ: ”جہلا ایک جو ہے ایمان پر برابر ہے اسکے جو نافرمان ہے
برابر نہیں ہوتے۔“

شان نزول: سواحدي اور ابن عساکر نے سعید بن جبیر کی وساطت سے

حضرت ابن عباس کلمیان نقل کیا ہے کہ حضرت علی اور ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے درمیان کسی بات پر کچھ جھگڑا اور کلام کار دو بدل ہوا ولید نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تو بچہ ہے اور خدا کی قسم میں تجھ سے زیادہ تیز زبان اور جیوٹ اور لشکری پہلوان ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چپ رہ تو اللہ کا نافرمان ہے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کر دی۔ (نظری ص ۶۷، ۶۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْفَتْحُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ“

(پ ۳۱ سورۃ سجدہ آیت ۲۸)

ترجمہ: ”اور کہتے ہیں کہ کب ہو گا یہ فیصلہ اگر تم سچے ہو“

شان نزول:۔ ابن جریر نے قتادہ کی روایت نقل کی ہے کہ جس کو بغوی نے بھی ذکر کیا ہے کہ صحابہ نے مشرکوں سے کہا تھا کہ عن قریب ہم سکھ پائیں گے مزے اڑائیں گے اللہ ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کر دے گا، کلبی نے کہا کہ صحابہ کی مراد فتح مکہ تھی۔ اور سعدی نے کہا کہ بدر کی لڑائی مراد تھی۔ (بہر حال) صحابہ کی اس بات پر کافر بطور مذاق کہتے تھے کہ ایسا کب ہو گا۔

اس کے متعلق اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (نظری ص ۶۹، ۷۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ“

ترجمہ: ”اے نبی! ڈر اللہ سے اور کمانہ مان منکروں اور دغا بازوں

شان نزول :- جو میر نے بوساطت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کی ہے کہ اہل مکہ نے جن میں ولید بن مغیرہ اور شیبہ بن ربیعہ بھی شامل تھے۔ آپ ﷺ سے گزارش کی کہ آپ اپنے قول سے باز آجائیں، ہم آپ کو اپنے مال میں سے ایک حصہ دیں گے، مدینہ میں منافقوں نے اور یہودیوں نے آپ ﷺ کو دھمکی دی تھی کہ اگر آپ باز نہ آئے تو ہم آپ کو قتل کر دیں گے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (منہج ص ۲۸۱ ص ۷۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت :- ”ذَلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِأَفْوَاهِكُمْ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ“

(پ ۱۲۱/۱ اب آیت ۲)

ترجمہ :- ”یہ تمہاری بات ہے اپنے منہ کی اور اللہ کہتا ہے ٹھیک بات اور وہی بھاتا ہے راہ“

شان نزول :- حضرت زید نے اپنی بیوی حضرت زینب بنت محسن کو طلاق دی اور آپ ﷺ نے ان سے نکاح کر لیا، منافق کہنے لگے کہ محمد ﷺ نے تو خود اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا اور دوسروں کو منع کرتے تھے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (منہج ص ۲۸۲ ص ۷۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت :- ”أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ (الخ)“

”اور قرابت والے ایک دوسرے سے لگاؤ رکھتے ہیں اللہ کے حکم میں (انج)“

شان نزول :- حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ مسلمان ہجرت کی بنیاد پر ایک دوسرے کے وارث ہوتے تھے (بنوئی) کلبی کا بیان ہے کہ رسول ﷺ نے باہم رشتہ اخوت قائم کر دیا تھا حضور ﷺ دو دو مسلمانوں کو بھائی بھائی بنا دیتے تھے۔ آخر یہ آیت نازل ہوئی۔ (تو پچھلا دستور منسوخ ہو گیا) (ظہری ص ۲۸۷ ج ۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَا يَأْتُونَ الْبَاسَ إِلَّا قَلِيلًا“
(پ ۲۱ احزاب آیت ۱۸)

ترجمہ: ”اور لڑائی میں نہیں آتے مگر کبھی“

شان نزول: مسقاتل کلبیان ہے کہ یہودیوں نے منافقوں کے پاس پیام بھیجا اور کہا کہ تم ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں سے اپنے آپ کو کیوں قتل کرانا چاہتے ہو، اس بار اگر ابوسفیان اور اسکے ساتھی قابو پا گئے تو تم میں سے ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑیں گے، تم لوگ ہمارے بھائی ہو ہمارے پڑوسی ہو، ہم کو تمہارے بارے میں خطرہ ہے تم ہمارے ساتھ آلو، یہ بات سن کر عبد اللہ بن ابی مومنوں کو جہاد میں شرکت سے روکنے لگا اور ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کا خوف مسلمانوں کے دلوں میں بٹھانے لگا۔ ان منافقوں نے مسلمانوں سے کہا کہ اگر ابوسفیان وغیرہ نے تم پر قابو پایا تو تم میں سے ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑیں گے تم کو محمد ﷺ سے کیا لالچ ہے، ان کے پاس تو خیر نہیں ہے بس وہ تو ہم کو قتل کرانا چاہتے ہیں، ہمارے ساتھ مل کر ہمارے بھائیوں یعنی یہودیوں کے پاس چلو۔

منافقوں کے اس اغواء سے مسلمانوں کے ایمان میں کوئی کمزوری نہیں آئی بلکہ ایمان کی پختگی اور ثواب کی امید بڑھ گئی۔ اسی کے متعلق یہ آیت نازل

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنتنَّ
(الخ)“

(پ ۲۱۱ آیت ۲۸)

ترجمہ: ”اے نبی کہدو اپنی عورتوں کو اگر تم چاہتی ہو دنیا کی زندگانی اور یہاں کی رونقیں تو آؤ کچھ فائدہ پہنچادوں تم کو اور رخصت کردوں بھلی طرح سے رخصت کر رہے“

شان نزول: سلامہ بنوی کلیمان ہے کہ امہات المؤمنین نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ دنوی سازوسامان مانگا اور مصارف میں کچھ وسعت کی طلبگار ہوئیں اس سے آپ ﷺ کو اذیت ہوئی اور اسی لئے تمام بیویوں سے کنارہ کش ہو گئے اور قسم بھی کھالی کہ ایک ماہ تک کسی کے پاس نہیں جائیں گے۔ اور کاشانہ نبوت سے برآمد بھی نہوئے، تو صحابہ کو فکر ہوئی کہ کیا بات ہے اور کچھ لوگ کہنے لگے کہ آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی، جب اس بات کا علم حضرت عمرؓ کو ہوا تو آپ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ کیا آپ نے بیویوں کو طلاق دی ہے؟ فرمایا نہیں! تو حضرت عمرؓ نے آپ ﷺ سے فرمایا کہ مسجد میں مسلمان کہہ رہے تھے کہ حضور ﷺ نے طلاق دیدی، کیا اب میں ان سے جا کر کہوں کہ حضور ﷺ نے طلاق نہیں دی ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو کہدو۔ تو حضرت عمرؓ نے اعلان کیا کہ حضور ﷺ نے طلاق نہیں دی ہے۔ پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ امہات المؤمنین کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(مشری ص ۲۹۷ ج ۷)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت:

”اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ
وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ (الْح)“
(پ ۱۲۲ اب آیت ۲۵)

ترجمہ: ”بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان دار مرد اور ایمان دار عورتیں (الْح)“

شان نزول :- ترمذی نے بند حسن حضرت ام عمارہ انصاریہ کا واقعہ نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا تھا کیا وجہ ہے کہ میں (قرآن میں) ہر چیز مردوں کے لئے دیکھتی ہوں اور عورتوں کا تذکرہ کسی (اچھی) چیز کے ساتھ (قرآن میں) مجھے نظر نہیں آتا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطری ص ۲۲۲ ج ۷)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مِؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَىٰ
اللَّهُ (الْح)“

(پ ۱۲۲ اب آیت ۲۶)

ترجمہ: ”اور کام نہیں کسی ایمان دار مرد کا اور نہ ایمان دار عورت کا جب کہ مقرر کر دے اللہ اور اس کا رسول کوئی کام (الْح)“

شان نزول :- طبرانی نے صحیح سند سے بروایت قتادہ بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت زینب بنت عیاش کو پیام نکاح حضرت زید بن حارثہ کے لئے بھیجا، لیکن زینب رضی اللہ عنہا نے یہ خیال کیا کہ یہ پیام حضور ﷺ نے اپنے ساتھ

نکاح کے لئے بھیجا ہے، لیکن بعد میں جب یہ معلوم ہوا کہ زید کے لئے کپیام ہے تو انکار کر دیا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (ظہری ص ۲۴۵ ج ۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
أَنْعَمْتَ عَلَيْهِ (الْخ)“

(پ ۲۲۱ ج ۱ اب آیت ۲۷)

ترجمہ: ”اور جب تو کہنے لگا اس شخص کو جس پر اللہ نے احسان کیا اور تو نے احسان کیا (الْخ)“

شان نزول :- علامہ بغوی نے لکھا ہے اس آیت سے قبل والی آیت کے نازل ہونے کے بعد حضرت زینب اور ان کے بھائی یہ دونوں راضی ہو گئے۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ حضرت زینب کے گھر کی طرف گئے کسی کام سے وہاں یہ کھڑی تھیں حضور ﷺ کی اچانک ان پر نظر پڑی تو حضور ﷺ نے ”سبحان اللہ“ کہا۔ اس کے بعد جب آپ ﷺ کے پاس حضرت زید آئے تو آپ نے ان سے اس بات کا تذکرہ کر دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد پھر حضرت زید آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا کہ میں اپنی بیوی کو الگ کرنا چاہتا ہوں۔ حضور ﷺ نے پوچھا کہ کیوں؟ کیا تم نے زینب کی کوئی ناشائستہ حرکت دیکھی ہے؟ زید نے کہا کہ نہیں خدا کی قسم۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو اور اس کے معاملہ میں اللہ سے ڈرتے رہو۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ظہری ص ۲۴۶ ج ۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا“
 (الحج)

(پ ۱۲۲/۱۷ اب آیت ۷، ۲ (جز ۲))

ترجمہ: ”پھر جب زید تمام کر چکا اس عورت سے اپنی غرض ہم نے اسکو تیرے نکاح میں دیدیا (الحج)“

شان نزول :- طبرانی اور بغوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کیا ہے کہ جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید رضی اللہ عنہ کے ذریعہ اپنا پیام بھیجا اور جب زید رضی اللہ عنہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور اگورہ کھا تو اتارعب ان پر تاری ہوا کہ پیشہ پھیرنی پڑی اور مڑکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیام دیا تو زینب رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں اپنے رب سے مشورہ کے بغیر کچھ نہیں کرتی۔ اس کے بعد وہ نماز کے لئے اندر چلی گئیں۔

اور ادھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہو گئی۔ (مطری ص ۲۲۸ ج ۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا“

(پ ۱۲۲/۱۷ اب آیت ۷، ۲)

ترجمہ: ”اور خوشخبری سنا دے ایمان والوں کو کہ ان کے لئے بے خدا کی طرف سے بڑی بزرگی“

شان نزول :- سیہتی نے دلائل النبوت میں حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ جب آیت ”مَّا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ“ نازل

ہوئی، اور اس کے بعد یہ آیت ”لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ“ نازل ہوئی۔ کچھ مسلمانوں نے آپ ﷺ کو مبارک باد دی اور کہا کہ جو سلوک آپ کے ساتھ ہو گا وہ تو ہم کو معلوم ہو گیا لیکن یہ نہیں معلوم ہوا کہ ہمارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مطری ص ۵۵ ج ۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”تُرْجَىٰ مِنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْتَىٰ إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ“

(پ ۱۲۲ از اب آیت ۵۱)

ترجمہ: ”پہچھے رکھ دے تو جس کو چاہے ان میں اور جگہ دے اپنے پاس جس کو چاہے“

شان نزول: (۱) شیخین نے صحیحین میں لکھا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ کیا عورت کو شرم نہیں آتی ہے کہ وہ اپنی جان کو بہہ کرتی ہے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (مطری ص ۶۲ ج ۲)

(۲) علامہ بنو نے لکھا ہے کہ اس میں اہل تفسیر کا اختلاف ہے سب سے زیادہ مشہور قول یہ ہے کہ اس آیت کا نزول باری تقسیم کرنے کے سلسلہ میں ہوا ہے۔ اولاً بیویوں میں برابری رکھنا حضور ﷺ پر واجب تھا، اس آیت کے نازل ہونے کے بعد برابری کا حکم ساقط کر دیا گیا اور عورتوں کے معاملات میں حضور ﷺ کو پورا پورا اختیار دیدیا گیا۔ (مطری ص ۶۵ ج ۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ“

ترجمہ: ”حلال نہیں تجھ کو عورتیں اسکے بعد اور نہ یہ کہ ان کے بدلے کر لے اور عورتیں (الخ)“ (پ ۱۲۲ اب آیت ۵۲)

شان نزول :- ابن سعد نے عکرمہ کی روایت سے لکھا ہے کہ جب رسول ﷺ نے اپنی بیویوں کو اپنے ساتھ رہنے نہ رہنے کا اختیار دیدیا، اور بیویوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اختیار کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(مطری ص ۱۷۷ ج ۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ (الخ)“
(پ ۱۲۲ اب آیت ۵۲ (ج ۷))

ترجمہ: ”اے ایمان والو مت جاؤ نبی کے گھروں میں مگر جو تم کو حکم ہو (الخ)“

شان نزول :- شیخین نے صحیحین میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ جب رسول ﷺ کا زینب بنت جحش سے نکاح ہوا تو لوگوں کی دعوت کی لوگ کھانا کھانے آئے اور فارغ ہو کر وہیں بیٹھے رہے، حضور ﷺ نے کافی انتظار کیا اور پھر حضور ﷺ وہاں سے اٹھ کر باہر تشریف لائے تاکہ لوگ بھی اٹھ جائیں لیکن لوگوں میں سے کچھ پھر بھی بیٹھے رہے اور حضور ﷺ پھر اندر آئے اور پھر باہر تشریف لے گئے، اسکے بعد کچھ دیر میں پھر لوگ اٹھ کر چلے گئے، پھر حضور ﷺ اندر تشریف لے گئے، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی اندر جانے لگا تو ہمارے درمیان میں پردہ ڈال دیا گیا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مطری ص ۶۹، ۷۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ“
(پ ۱۲۲/۲ اب آیت ۵۲ (۲/۲))

ترجمہ: ”اس میں خوب ستھرائی ہے تمہارے دل کو اور ان کے دل کو (الخ)“

شان نزول: ابن ابی حاتم نے ابن زید کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول ﷺ کو اطلاع ملی کہ کسی شخص نے کہا ہے کہ اگر رسول ﷺ کی وفات ہوگئی تو آپ ﷺ کے بعد فلاں بی بی سے میں نکاح کر لوں گا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مطری ص ۷۲، ۷۳)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ“
(الخ)

(پ ۱۲۲/۲ اب آیت ۵۵)

ترجمہ: ”دیکھنا نہیں ان عورتوں کو سامنے ہونے کا اپنے باپ سے اور نہ اپنے بیٹوں سے (الخ)“

شان نزول: علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ جب آیت حجاب ”وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَسَلُّوهُنَّ مِن وَّرَائِهِنَّ حِجَابٍ“ نازل ہوگئی تو اممات المؤمنین کے باپ اور بھائیوں اور قریب ترین رشتہ داروں نے کہا کہ آئندہ ہم بھی حضور ﷺ کی بیویوں سے کلام پر وہ کی آڑ میں کریں گے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمادی۔ (نظری ص ۷۲ ۷۳)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَأَزُوجَكَ وَبَنَاتِكَ وَ
نِسَاءَ السُّؤْمِنِينَ (الحج)“

(پ ۱۲۲ باب آیت ۵۹)

ترجمہ: ”اے نبی کہدو اپنی عورتوں کو اور بیٹیوں کو اور مسلمانوں
کی عورتوں کو (الحج)“

شان نزول:۔ ابن سعد نے طبقات میں حضرت ابومالک کی روایت سے لکھا
ہے کہ رسول ﷺ کی بیویاں قضائے حاجت کے لئے رات کو نکلتی تھیں، کچھ منافق انکو
چھیڑتے اور ستاتے تھے، بیویوں نے آپ ﷺ سے شکایت کی، منافقین سے جب باز
پرس کی گئی تو انہوں نے کہا کہ ہم یہ حرکت باندیوں سے کرتے ہیں (یعنی باندیاں سمجھ
کر چھیڑتے ہیں)۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (نظری ص ۸۲ ۸۳)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ
مُتْرَفُوهَا (الحج)“

(پ ۲۲ آیت ۲۲)

ترجمہ: ”اور نہیں بھیجا ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا مگر
کننے لگے ہیں وہاں کے آسودہ لوگ جو تمہارے ہاتھ بھیجا گیا
ہے ہم اسکو نہیں ملتے“

شان نزول:۔ ابن الزبیر اور ابن ابی حاتم نے بواسطہ سفیان عاصم کی

روایت سے ابورزین کلیمان نقل کیا ہے کہ دو آدمی شریک تھے جن میں سے ایک ملک شام کو چلا گیا اور دوسرا وہیں مکہ میں رہا، جب حضور ﷺ کی بعثت ہوئی تو مقیم شخص نے مسافر شخص کو اس بعثت کی اطلاع بھیجی، جو اب میں مسافر نے مقیم کو لکھا کہ اس شخص کا جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا کیا ہوا، مقیم نے جواب دیا کہ قریش میں سے صرف نچلے طبقہ اور غریب لوگ ان کے پیرو کار ہوئے ہیں، جو نبی یہ تحریر مسافر کو ملی وہ اپنی تجارت چھوڑ کر اپنے ساتھی مقیم شخص سے آگرا ملا اور کہا کہ مجھے اس شخص کا پتہ بتلاؤ (اور یہ شخص مسافر آسمانی سابقہ کتب پڑھا کرتا تھا) غرض یہ مسافر شخص آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچ گیا اور سوال کیا کہ آپ کس بات کی دعوت دیتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ فلاں فلاں (اوا مر نواہی) کی یہ سنتے ہی وہ بول اٹھا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ﷺ ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم نے کیسے جانا؟ کہنے لگا کہ جو نبی بھی مبعوث ہوا (پہلے پہلے) نچلے طبقہ اور غریب لوگ ہی اس کے پیرو کار ہوئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اس کے بعد اسکو حضور ﷺ نے کلاما بھیجا کہ اللہ نے تمہارے قول کی

تصدیق فرمادی۔ (بخاری ص ۸۵۲۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَا اضِلُّ عَلَى نَفْسِي
(الخ)"

(پ ۲۲۲ آیت ۵۰)

ترجمہ: "تو کہہ اگر میں بہکا ہوا ہوں تو بسکوں گا اپنے ہی نقصان کو
(الخ)"

شان نزول: علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ مکہ کے کافر رسول ﷺ سے کہا کرتے تھے تم گمراہ ہو گئے ہو تم نے اپنے باپ دادا کا مذہب چھوڑ دیا ہے۔

۴۲۴

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری ص ۸۷۳)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسْرَاتٍ“
(پ ۲۲ فاطر آیت ۸)

ترجمہ: ”سو تیرا جی نہ جاتا رہے ان پر پچتا پچتا کر (الخ)“

شان نزول: جو پیر نے بوساطت ضحاک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ اس آیت کا نزول اس وقت ہوا جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ اے اللہ اپنے دین کو عمر بن خطاب یا ابو جہل بن ہشام کے ایمان سے غلبہ عطا فرما چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ کو ایمان کی توفیق ہوئی اور ابو جہل گمراہ رہا۔

ان کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری ص ۸۷۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَاقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنِ
جَاءَهُمْ (الخ)“

(پ ۲۲ فاطر آیت ۸)

ترجمہ: ”اور قسمیں کھاتے تھے اللہ کی تاکید کی قسمیں اپنی کہ اگر
آئے گا انکے پاس کوئی ڈر سنانے والا (الخ)“

شان نزول: ابن ابی حاتم نے ابن ابی ہلال کی روایت سے بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے قریش کہا کرتے تھے اگر اللہ ہم سے کسی کو نبی بنا دے گا تو ہم سے زیادہ اس نبی کی فرمانبرداری اور خالق کی اطاعت گزار اور کتاب اللہ کے احکام کی پابند کوئی اور امت نہیں گذری ہوگی۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (شمسی ص ۸۶۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَسْ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ“

(پ ۲۲، سین آیت ۱-۲)

ترجمہ: ”یسین، اور قسم ہے اس کے قرآن کی“

شان نزول: ابو نعیم نے دلائل میں بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد (حرام کعبہ) میں اونچی آواز سے قراءت کرتے تھے (اور) قریش کے کچھ لوگوں کو اس سے دکھ ہوتا تھا (ایک مرتبہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ہاتھ ڈالنے کے لئے وہ لوگ اٹھے لیکن فوراً گردنوں سے ان کے ہاتھ بندھ گئے اور آنکھیں اندھی ہو گئیں کچھ سوجھائی نہیں دیتا تھا، مجبور ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اللہ اور قرابت کا واسطہ دیا اور دعا کی درخواست کی قریش کی کوئی شاخ ایسی نہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت داری اس سے نہ ہو، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور وہ مصیبت اللہ نے ان سے دور کر دی۔

اس پر ”یسین“ سے ”لایومنون“ تک آیات نازل ہوئیں۔

(شمسی ص ۸۶۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”أَنَا جَعَلْنَا فِجَ أَعْنَاقِهِمْ أَغْلًا (الخ)“

(پ ۲۲، سین آیت ۸)

ترجمہ: ”وہم نے ڈالے ہیں انکی گردنوں میں طوق (الخ)“

شان نزول: ابن جریر نے عکرمہ کلیمان نقل کیا ہے کہ ابو جہل نے کہا تھا

۴۲۶

کہ اگر میں نے محمد ﷺ کو دیکھ لیا تو ایسا ایسا کر دوں گا۔
اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (نثری ص ۸۵۷)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ (الْخ)“
(پ ۲۳ بسین آیت ۶۹)

ترجمہ: ”اور ہم نے نہیں سکھایا اسکو شعر کہنا اور یہ اسکے لائق نہیں (الْخ)“

شان نزول :- علامہ بغوی نے حسب قول کلبی بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ کو کفار مکہ شاعر قرار دیتے تھے اور کہتے تھے کہ محمد ﷺ جو کلام بناتے ہیں یہ شعر ہیں۔
اس کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (نثری ص ۸۵۸)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”أَوَلَمْ يَرِ الْإِنْسَانُ أَنَا خَلَقْنَاهُ مِنْ نَظْفَةٍ (الْخ)“

(پ ۲۳ بسین آیت ۷۷)

ترجمہ: ”کیا دیکھتا نہیں انسان کہ ہم نے اسکو بنایا ایک قطرہ سے (الْخ)“

شان نزول: حکام نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے بیان کیا ہے اور اسکو صحیح قرار دیا ہے کہ عاص بن وائل ایک بوسیدہ ہڈی ہاتھ میں لیکر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ محمد ﷺ اسکی حالت جو میں دیکھ رہا ہوں کیا اسکے بعد بھی خدا اسکو زندہ کر کے اٹھائے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ اسکو بھی

زندہ کر کے اٹھائے گا، تم کو بھی مردہ کرے گا پھر جنم میں داخل کرے گا۔
اس پر یہ آیات آخر سورہ تک نازل ہوئیں۔ (عمری ص ۸۷۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”انہا شجرۃ تخرج فی اصل الجحیم“
(پ ۲۳ الصفت آیت ۶۴)

ترجمہ: ”وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ میں“

شان نزول: ابن جریر نے قوادہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ابو جہل نے کہا کہ تمہارا ساتھی کتا ہے کہ آگ کے اندر ایک درخت ہو گا حالانکہ آگ درخت کو کھا لیتی ہے (پھر آگ میں درخت کیسے ہو سکتا ہے) ہم تو خدا کی قسم زقوم کھجور اور مکھن ہی کو جلاتے ہیں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عمری ص ۸۷۱۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”افبعذابنا یستعجلون“

(پ ۲۳ الصفت آیت ۱۷۶)

ترجمہ: ”دیکھا ہماری آفت کو جلد مانگتے ہیں“

شان نزول: ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے بیان کیا ہے کہ جب آیت ”فسوف یبصرون“ نازل ہوئی تو کافروں نے پوچھا کہ یہ عذاب کب آئے گا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (عمری ص ۸۷۱۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”ص، وَالْقُرْآنِ الذِّكْرِ (الح)“
(پ ۲۳ ص آیت ۸)

ترجمہ: ”ص، تم ہے اس قرآن سمجھانے والے کی (الح)“

شان نزول :- احمد، ترمذی، نسائی، اور حاکم نے حضرت ابن عباس کلبیان نقل کیا ہے کہ جب ابوطالب بیمار ہوئے تو قریش عیادت کے لئے گئے، حضور ﷺ بھی تشریف لے آئے، لوگوں نے ابوطالب سے حضور ﷺ کی شکایت کی ابوطالب نے کہا کہ میرے بھتیجے تم قوم والوں سے کیا چاہتے ہو، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان سے صرف ایک بات چاہتا ہوں جس کی وجہ سے سارے عرب ان کے مطیع ہو جائیں گے اور عجمی بھی انکو جزئیہ ادا کریں گے، ابوطالب نے کہا ایک بات حضور ﷺ نے فرمایا کہ بس ایک بات، ابوطالب نے کہا کہ وہ کیا بات ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ”لا الہ الا اللہ“، قریش بولے کیا اس نے سب معبودوں کو ایک معبود بنا دیا، یہ تو بڑی انوکھی بات ہے۔

اس پر یہ آیات ”لما یذوقوا العذاب“ تک نازل ہوئیں۔

(مظہری ص ۱۵۲ ع ۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”کُتِبَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ مَبَارَكًا لِيَدَّبُرُوا آيَاتِهِ
(الح)“

(پ ۲۳ ص آیت ۲۹)

ترجمہ: ”ایک کتاب ہے جو اتاری ہم نے تیری طرف برکت کی تاکہ دھیان کریں لوگ اسکی باتیں۔ (الح)“

شان نزول :- سقاقل فرماتے ہیں کہ کفار قریش کہا کرتے تھے کہ آخرت میں

جو بھلائی تم کو ملے گی ہم کو بھی ملے گی۔

اس قول کے رد میں اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری ص ۸۶۱۴)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”أَمَّنْ هُوَ قَانَتْ أَنَاءَ أَيْلٍ سَاجِدًا وَقَائِمًا
(الخ)“

(پ ۱۲۲ از آیت ۹)

ترجمہ: ”بھلا ایک جو بندگی میں لگا ہوا ہے رات کی گھڑیوں میں
سجدہ کرتا ہوا اور کھڑا ہوا خطرہ رکھتا ہے آخرت کا۔
(الخ)“

شان نزول: اس آیت کا شان نزول کس کے حق میں ہوا اس سلسلہ میں
مختلف روایات ہیں۔

۱۔ بروایت ضحاک ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول کہ یہ آیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
کے حق میں نازل ہوئی۔

۲۔ بروایت ابو صالح ابن عباس کا قول کہ یہ آیت حضرت عمار بن یاسر
کے حق میں نازل ہوئی۔

۳۔ بروایت جویر حضرت ابن عباس کا قول کہ یہ آیت حضرت ابن مسعود
حضرت عمار حضرت سالم مولی ابو حذیفہ کے حق میں اتری۔

۴۔ جویر نے بروایت عکرمہ کے بیان کیا کہ اس آیت کا نزول حضرت
عمار کے حق میں ہوا۔

۵۔ علامہ بنوئی نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت ابوبکر حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے حق
میں نازل ہوئی۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں
نازل ہوئی۔

۶۔ بروایت کلبی کہ یہ آیت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔
ان تمام مختلف روایات کی جامع وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ یہ آیت ان تمام حضرات کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ (مطری ص ۸۶۳)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَن يَعْبُدُوهَا
(الخ)“

(پ ۲۲ الزمر آیت ۱۷)

ترجمہ: ”اور جو لوگ بچے شیطانوں سے کہ انکو پوجیں اور رجوع ہوئے اللہ کی طرف ان کے لئے خوشخبری (الخ)“

شان نزول:۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب آیت ”لما سبعة ابواب“ اتری تو ایک انصاری نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے سات غلام ہیں میں نے ایک ایک دروازہ (میں داخلہ کے لئے ایک ایک غلام کو علیحدہ علیحدہ آزاد کر دیا۔

اس پر یہ آیت ”لبشر عباد“ نازل ہوئی۔ (مطری ص ۸۷۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا
مُتَشَابِهًا مَثَانِيَ (الخ)“

(پ ۲۲ الزمر آیت ۲۲)

ترجمہ: ”اللہ نے اتاری بہتر بات کتاب آپس میں ملتی دوہرائی ہوئی (الخ)“

شان نزول: حاکم وغیرہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ پر ایک طویل مدت تک قرآن کریم نازل ہوتا رہا اور آپ ﷺ (برابر لوگوں کو) پڑھ کر سنا تے رہے آخر صحابہ نے (ایک بار) عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ (قرآن کے علاوہ) حضور ﷺ کچھ اور بھی بیان فرمائیں (تو بہتر ہو گا) ابن جریر نے حضرت عون بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا کہ صحابہ کچھ اکتا گئے اور انہوں نے عرض کیا کہ کاش آپ ﷺ (کچھ اور بھی) بیان فرماتے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری ص ۸۶۲۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”قُلْ اَفَرَاۤءَ يَتَمَنَّوْنَ مَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
(الْح)“

(پ ۲۲۲/۱ امر آیت ۲۸)

ترجمہ: ”تو کہتے بھلا دیکھو تم جن کو پوجتے ہو اللہ کے سوا
(الْح)“

شان نزول: سقائل کا بیان ہے کہ حضور ﷺ نے (اس آیت کے نزول کے بعد یعنی اس مذکورہ آیت ”ولئن سألتم من خلق السموت والارض (الْح)“ یہ مندرجہ بالا آیت کا ابتدائی حصہ ہے، نازل ہونے کے بعد اس میں جو سوال ہے) وہ سوال آپ ﷺ نے مشرکوں سے کیا لیکن انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی (مذکورہ آیت کا آخری حصہ)

(طبری ص ۸۶۲۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”قُلْ يَعْبَادِي الَّذِينَ اسْرِفُوا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ
(الخ)“

(پ ۲۴ الزمر آیت ۵۲)

ترجمہ: ”تو کہے اے میرے بندو جنہوں نے زیادتی کی ہے اپنی
جان پر اس مت تو زو۔ (الخ)“

شان نزول:۔ حاکم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کیا ہے کہ حضرت
ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم کہتے تھے کہ مسلمان ہونے اور ایمان لانے کے بعد جو
لوگ مصائب میں مبتلا ہو کر اپنا دین چھوڑ بیٹھے انکی توبہ قبول نہ ہوگی لیکن جب
حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو انہی لوگوں کے متعلق اللہ نے یہ آیت نازل
فرمادی۔ (عثری ص ۸۷۲۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَا مَرْكُوْنِيْۙ اَعْبُدُ اِيْهَا
الْجٰهَلُوْنَ“

(پ ۲۴ الزمر آیت ۶۴)

ترجمہ: ”تو کہے اب اللہ کے سوا کس کو بتلاتے ہو کہ پوجوں
اے نادانوں“

شان نزول:۔ علامہ بغوی نے مقاتل کا بیان ہے کہ مکہ کے کافروں نے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے ابا و اجداد کے مذہب پر واپس آنے کی دعوت دی

تھی۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (طبری ص ۸۵۲۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ (الْح)“
(پ ۲۳ الزمر آیت ۶۷)

ترجمہ: ”اور نہیں سمجھے اللہ کو جتنا کچھ وہ ہے۔ (الْح)“

شان نزول:۔ ترمذی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ایک یہودی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گذرا اور بولا ابو القاسم جب اللہ آسمانوں کو اس (انگلی) پر اور زمینوں کو اس پر اور سمندروں کو اس پر اور پہاڑوں کو اس پر رکھے گا تو تمہارا کیا خیال ہے (وہ پھر کیا کرے گا)

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری ص ۸۵۲۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”انَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَنٍ أَتَاهُمْ (الْح)“
(پ ۲۵ المؤمن آیت ۵۲)

ترجمہ: ”جو لوگ جھگڑتے ہیں اللہ کی باتوں میں جو انکو پہنچی ہو بغیر کسی سند کے (الْح)“

شان نزول:۔ ابن ابی حاتم نے ابو العالیہ کا بیان نقل کیا ہے کہ ایک بار یہودی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دجال کا کچھ تذکرہ کیا اور اسکی تعریف کی اور کہنے لگے کہ وہ ہم سے ہو گا اور فلاں فلاں کارنامے انجام دے گا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری ص ۸۵۲۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”قُلْ اِنِّیْ نَهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (الْح)“

(پ ۲۴ المومن آیت ۶۶)

ترجمہ: ”تو کہدے مجھ کو منع کر دیا کہ پوجوں ان کو جن کو تم پکارتے اللہ کے سوا۔ (الْح)“

شان نزول :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ ولید بن مغیرہ اور شبہ بن ربیعہ وغیرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم اپنے قول کو چھوڑو اور باپ دادا کے مذہب پر چلو۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (ظہری ص ۴۲ ج ۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرُونَ اَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ“ (الْح)

(پ ۲۴ تم حیدہ آیت ۳۲)

ترجمہ: ”اور تم پردہ نہ کرتے تھے اس بات سے کہ تم کو بتلائیں گے تمہارے کان اور نہ تمہاری آنکھیں اور نہ تمہارے چہرے۔ (الْح)“

شان نزول :- شیخین صحیحین میں اور بغوی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا

بیان نقل کیا ہے کہ کعبہ کے دو ثقفی اور ایک قریشی یا دو قریشی اور ایک ثقفی شخص جمع ہوئے ان تینوں کے پیٹ تو موٹے تھے جس پر چربی کی تہ جمی ہوئی تھی اور سمجھ کم تھی، ان میں سے ایک بولا کیا تم کو معلوم ہے کہ اللہ ہماری باتیں سنتا ہے، دوسرا بولا کہ ہم چلا کر بولیں تو سنتا ہے اور چپکے چپکے بات کریں تو نہیں سنتا تیسرے نے کہا کہ اگر وہ چلا کر بات کرنے کو سنتا ہے تو چپکے کی بات کو بھی ضرور سنے گا۔

بقول بغوی کے ثقفی شخص عبدیلیل تھا اور قریشی دونوں ربیعہ اور صفوان بن امیہ تھے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (عمری ص ۸۵۶۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ (الْح)“

(پ ۲۴ ج ۲ آیت ۴۴)

ترجمہ: ”اور اگر ہم اسکو کرتے قرآن اوپری زبان کا تو کہتے اسکی باتیں کیوں نہ کھولی گئیں۔ (الْح)“

شان نزول :- کافروں نے محض انکار اور سرکشی کے طور پر کہا تھا کہ جس طرح توریت و انجیل عجمی زبانوں میں نازل کی گئیں اسی طرح کیا قرآن کسی عجمی زبان میں اتارا گیا؟

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (عمری ص ۸۵۶۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَالَّذِينَ يُحَاجُّونَ فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتَجِيبَ لَهُ (الْح)“

ترجمہ: ”اور جو لوگ جھگڑا ڈالتے اللہ کی بات میں جب لوگ
اسکومان چکے ہیں۔ (الح)“ (پ ۵ شوریٰ آیت ۱۶)

شان نزول: ابن المنذر نے عکرمہ رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ جب سورہ
نصر نازل ہوئی تو مشرکین نے ان مومنوں سے جو ان کے پاس موجود تھے کہا کہ لوگ
خدا کے دین میں گروہ گروہ داخل ہو گئے تم بھی یہاں سے چلے جاؤ کب تک ہمارے
ہاں رہو گے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری ص ۸۷۲۴)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا
(الح)“

(پ ۵ شوریٰ آیت ۱۸)

ترجمہ: ”جلدی کرتے ہیں اس گھر کی وہ لوگ کہ یقین نہیں رکھتے
اس پر۔ (الح)“

شان نزول: مقاتل کلایان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کا تذکرہ کیا
اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مشرک بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے بطور تکذیب
کہا تھا قیامت کب آئے گی؟

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (طبری ص ۸۷۲۱۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو

(پ ۲۵ ثورئی آیت ۲۵)

ترجمہ: ”اور وہی ہے جو قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں کی اور معاف کرتا برائیاں۔ (الخ)“

شان نزول: علامہ بغوی نے اور طبرانی نے کنزور سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جب آیت نمبر ۲۳ نازل ہوئی تو کچھ لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوا کہ حضور ﷺ اپنے اقرباء کی اتباع پر ہم کو راضی کرنا چاہتے ہیں، اس وقت حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور حضور ﷺ کو لوگوں کے اس خیال سے مطلع کیا اور آیت نمبر ۲۴ نازل ہوئی، اس کے بعد جب آپ ﷺ نے یہ آیت لوگوں کو سنائی تو ان لوگوں نے توبہ کی اور اللہ کے رسول ﷺ کی شہادت دی۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (طبری ص ۲۲۲ ج ۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ“ (الخ)

(پ ۲۵ ثورئی آیت ۲۷)

ترجمہ: ”اور اگر پھیلا دے اللہ روزی اپنے بندوں کو تو دھوم اٹھا دیں ملک میں۔ (الخ)“

شان نزول:- بغوی نے لکھا ہے کہ حضرت خیاب بن ارت نے فرمایا کہ یہ آیت ہمارے حق میں اتری تھی، ہم نے دیکھا کہ بنی قریظہ، بنی نضیر اور بنی قیسع بڑے کشادہ حال ہیں، ان کو دیکھ کر ہمارے دل میں بھی یہ خواہش پیدا ہوئی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری ص ۲۲۲ ج ۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا
“ (الحج)

(پ ۵ شورئ آیت ۵۱)

ترجمہ: ”اور کسی آدمی کی طاقت نہیں کہ اس سے باتیں کرے اللہ
مگر اشارہ سے۔ (الحج)“

شان نزول: بغوی نے لکھا ہے کہ یہودیوں نے حضور ﷺ سے کہا کہ موسیٰ
ﷺ نے تو اللہ سے کلام کیا اور اسکی طرف دیکھا بھی تھا، اگر آپ نبی ہیں تو آپ نے
خدا سے کلام کیوں نہیں کیا اور اسکو کیوں نہیں دیکھا۔؟
اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطری ص ۲۲۲ ج ۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ
عِبَادُ الرَّحْمَنِ إناثًا (الحج)“

(پ ۲۵ زخرف آیت ۱۹)

ترجمہ: ”اور ٹھہرایا انہوں نے فرشتوں کو جو بندے ہیں رحمن کی
عورتیں۔ (الحج)“

شان نزول: ابن المنذر نے قنادہ کا قول نقل کیا ہے کہ کچھ منافق اللہ کا
رشتہ زوجیت جنات سے جوڑتے تھے اور ملائکہ کو ان سے ملتے تھے، انکی تردید میں
آیت نمبر ۱۹ کا ابتدائی حصہ نازل ہوا۔ اور علامہ بغوی نے بحوالہ کلبی و مقاتل بیان

کیا ہے کہ جب مکہ والوں نے فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیا تو حضور ﷺ نے ان سے پوچھا کہ یہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ خدا کی بیٹیاں ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہم نے ان سے ایسا ہی سنا ہے اور ہم کو یقین ہے کہ انہوں نے غلط نہیں کہا ہے۔ اس یہ آیت نمبر ۱۹ کا آخری حصہ نازل ہوا۔ (مطری ص ۸۵۲۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَقَالُوا لَوْلَا نَزَّلَ هَذَا الْقُرْآنُ - (الحج)
(پ ۲۵ زخرف آیت ۲۱)

ترجمہ: ”اور کہتے ہیں کہ کیوں نہ اترایہ قرآن کسی بڑے آدمی پر۔
(الحج)“

شان نزول: - ابن المنذر نے بروایت قتادہ بیان کیا کہ ولید بن مغیرہ نے کہا تھا کہ اگر یہ قرآن جو محمد ﷺ پر نازل ہوتا ہے حق (یعنی من جانب اللہ) ہوتا تو مجھ پر یا ابن مسعود ثقفی پر نازل ہوتا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (مطری ص ۸۵۲۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذْ قَوْمُكَ مِنْهُ
يَصِدُّونَ“

(پ ۲۵ زخرف آیت ۵۷)

ترجمہ: ”اور جب مثال لائے مریم کے بیٹے کی تب ہی قوم تیری
اس سے چلانے لگتے ہیں۔“

شان نزول: - امام احمد نے صحیح سند سے اور طبرانی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

کا بیان نقل کیا ہے۔ آپ ﷺ نے قریش سے فرمایا تھا کہ اللہ کے سوا جس کسی کی پوجا کی جاتی ہے اس میں کوئی خیر نہیں، قریش نے کہا کہ آپ کہتے ہیں کہ عیسیٰ نبی اور عبد صالح تھے اور انکی پوجا کی جاتی ہے (تو کیا آپس کوئی خیر نہیں)

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری ص ۵۱۶ ج ۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”أَمْ يَحْسِبُونَ أَنَّا لَنَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ (الح)“

(پ ۲۵۱ زخرف آیت ۸۰)

ترجمہ: ”کیا خیال رکھتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے انکا بھید اور انکا مشورہ“

شان نزول:۔ ابن جریر رضی اللہ عنہ نے محمد بن کعب قرظی کی روایت سے لکھا ہے کہ کعبہ اور اس کے پردوں کے درمیان تین آدمی جمع ہوئے دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی تھا، (ان میں سے) ایک بولا کہ تم لوگوں کے خیال میں کیا خدا ہمارا کلام سنتا ہے، دوسرے نے کہا کہ اگر تم چلا کر بات کرو گے تو سنتا ہے اور چپکے چپکے کرو تو نہیں سنتا۔“

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری ص ۶۳ ج ۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ“

(پ ۲۵ زخرف آیت ۱۰)

ترجمہ: ”سو تو انتظار کر اس دن کا کہ لائے آسمان دھواں صریح“

شان نزول: علامہ بخاری نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کیا ہے کہ جب قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی (حد سے زیادہ) کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے ہفت سالہ قحط کی طرح قریش کے قحط میں مبتلا ہونے کی دعا کی۔ نتیجہ میں ایسا کال پڑا کہ لوگ ہڈیاں کھانے لگے اور فاتوں کی وجہ سے ایک دھواں آسمان و زمین کے درمیان دکھائی دینے لگا لوگوں کو۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (منظری ص ۷۰، ۸۵۲)

پھر لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (قریش) کے لئے بارش کی دعا کریں لوگ مرے جا رہے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور خوب بارش ہوئی اس پر آیت نمبر ۱۵ نازل ہوئی چنانچہ جب لوگوں کو سکھ ملا تو پھر کفر سابقہ کی طرف لوٹ پڑے۔ اس وقت اللہ نے آیت نمبر ۱۶ نازل فرمائی۔ (منظری ص ۷۱، ۸۵۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّومِ، طَعَامُ الْاٰثِمِ“
(پ ۲۵ دغان آیت ۲۲-۲۳)

ترجمہ: ”مقرر درخت سہنڈ کا کھانا ہے گناہ گار کا“

شان نزول: سعید بن منصور رضی اللہ عنہ نے بحوالہ ابو مالک بیان کیا ہے کہ ابو جہل چھوڑے اور مکھن لیکر آتا اور حاضرین سے کہتا تھا کہ زقوم کھاؤ۔ (زقوم عربی میں جھوڑے اور مکھن کے مرکب کو کہتے تھے) یہی وہ زقوم ہے جس سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کو ڈراتے ہیں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (منظری ص ۷۵، ۸۵۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا وَالَّذِينَ (الْح)“
(پ ۲۵ ج ۱ آیت ۱۴)

ترجمہ: ”کہئے ایمان والوں کو درگزر کریں ان سے جو امید نہیں رکھتے۔ (الْح)“

شان نزول: سلامہ بغوی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور قتادہ رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ مکہ میں ایک غفاری شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو گالی دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکی گردن پکڑی (حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔
اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (ظہری ص ۸۲ ۸۳)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا (الْح)“

(پ ۲۵ ج ۱ آیت ۲۴)

ترجمہ: ”اور کہتے ہیں اور کچھ نہیں بس یہی ہے ہمارا جینا دنیا ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں۔ (الْح)“

شان نزول: ابن جریر اور ابن المنذر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ اہل جاہلیت (کافر) کہا کرتے تھے کہ رات اور دن (کا چکر) ہم کو ہلاک کرتا ہے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (ظہری ص ۸۴ ۸۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَ اِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفْرًا مِّنَ الْجِنَّ
يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ (الخ)“

(پ ۲۶ احقاف آیت ۲۹)

ترجمہ: ”اور جس وقت متوجہ کر دیئے ہم نے تیری طرف کتنے
لوگ جنوں میں سے سننے لگے قرآن۔ (الخ)“

شان نزول:۔ ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کلیان نقل کیا ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطن نخلہ میں قرآن پڑھ رہے تھے اس وقت کچھ جن اوپر جا رہے
تھے قرآن سن کر نیچے اتر آئے اور جب قرآن سنا تو بولے خاموش ہو کر توجہ سے
سنو یہ جنات نو تھے ان میں سے ایک کا نام رزلعو تھا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (منظری ص ۸۵۱۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَ كَايِنٍ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً (الخ)“
(پ ۲۶ محمد آیت ۱۴)

ترجمہ: ”اور کتنی تھیں بستیاں جو زیادہ تھیں زور میں اس تیری بستی
میں (الخ)“

شان نزول:۔ ابو بعلی کی روایت ہے کہ اور اسکو بغوی نے ذکر کیا ہے کہ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکل کر غار (ثور) کی
طرف جانے لگے تو مکہ کی طرف رخ کر کے فرمایا اللہ کے تمام شہروں میں تو اللہ کو زیادہ
پیارا ہے اور مجھے بھی سب سے بڑھ کر محبوب ہے۔ اگر مشرک مجھے یہاں سے نہ

نکالتے تو میں نہ نکلتا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری ص ۲۶۶ ج ۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمِنْهُمْ مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ (الخ)“

(پ ۲۶۶ محمد آیت ۱۶)

ترجمہ: ”اور بعض ان میں ہیں کہ کان رکھتے ہیں تیری طرف (الخ)“

شان نزول: ابن المنذر نے بحوالہ ابن جریر بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ کے پاس مومن اور منافق سب ہی جمع ہوتے تھے۔ حضور ﷺ جو کچھ فرماتے اسے سنتے اور یاد رکھتے تھے اور منافق سنتے تھے مگر یاد نہیں رکھتے تھے اور پھر حضور ﷺ کے پاس سے جا کر مومنوں سے پوچھتے حضور ﷺ نے ابھی کیا فرمایا تھا؟

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری ص ۲۶۹ ج ۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”أَنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا“

(پ ۲۶ الفتح آیت ۵)

ترجمہ: ”ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ (الخ)“

شان نزول: شیخین نے صحیحین میں اور ترمذی و حاکم حضرت انس کی روایت سے بیان کیا کہ حدیبیہ سے واپسی میں صحابہ بہت کبیدہ خاطر اور غمگین تھے اس وقت آیت نمبر ۲۳ نازل ہوئی۔ اور پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر آج ایک ایسی آیت نازل ہوئی جو تمام دنیا سے زیادہ مجھے محبوب ہے۔ جب حضور ﷺ نے یہ

۴۴۵

آیت پڑھی ایک شخص نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ مبارک ہو، اللہ نے وہ بات ظاہر کر دی جو اللہ ہمارے ساتھ کرنے والا ہے۔

اس وقت آیت نمبر ۴ اور ۵ نازل ہوئیں۔ (عمری ص ۹۷۴)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ“ (الخ)

(پ ۲۶ الخ آیت ۱۷)

ترجمہ: ”اندھے پر تکلیف نہیں اور نہ لنگڑے پر تکلیف اور نہ بیمار پر تکلیف (الخ)“

شان نزول :- علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ جب آیت نمبر ۱۶ نازل ہوئی تو اپاہج (لنگڑے لوے) لوگوں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ ہمارے متعلق کیا حکم ہے؟

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عمری ص ۹۷۴)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَ هُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَ أَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ“ (الخ)

(پ ۲۶ الخ آیت ۲۲)

ترجمہ: ”اور وہی ہے جس نے روک رکھا ان کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے (الخ)“

شان نزول :- حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ستر ایسی کفار کہ کو کوہ یم

نے اتر کر (مسلمانوں پر غفلت کی حالت میں) حملہ کرنے کے لئے آئے تھے لیکن پکڑے گئے اور حملہ نہ کر سکے اور پھر حضور ﷺ نے انکو معاف کر دیا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (نظری ص ۹۷۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدُمُوا بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ
وَرَسُولِهِ (الح)“

(پ ۲۶ الحجرات آیت ۱)

ترجمہ: ”اے ایمان والو آگے نہ بڑھو اللہ سے اور اسکے رسول
ﷺ سے (الح)“

شان نزول:۔ بخاری وغیرہ نے بطریق ابن جریج ابو ملیکہ کلیمان نقل کیا ہے
کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی تمیم کا ایک قافلہ حضور ﷺ کی خدمت
میں حاضر ہوا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا کہ تھقاع بن معبد کو انکا امیر بنا دیجئے،
حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا (نہیں) بلکہ اقرع بن حابس کو سردار مقرر کر دیں،
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آپ تو میرے خلاف ہی چلنا چاہتے ہیں، حضرت
عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میرا مقصد آپکی مخالفت نہیں ہے، دونوں کی گفتگو بڑھ گئی اور
آوازیں اونچی ہو گئیں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (نظری ص ۹۷۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ (الح)“

(پ ۲۶ الحجرات آیت ۲)

ترجمہ: ”جو لوگ دبی آواز سے بولتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس (الخ)“

شان نزول: - ابن جریر اور علامہ بغوی نے اسکو ذکر کیا ہے کہ جب یہ آیت نمبر ۲ نازل ہوئی تو حضرت ثابت رضی اللہ عنہما راستہ میں ہی بیٹھ کر رونے لگے، حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہما ادھر سے گذرے اور رونے کا سبب دریافت کیا، حضرت ثابت رضی اللہ عنہما نے کہا کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے اور مجھے خوف ہے کہ یہ میرے ہی متعلق نازل ہوئی ہے کیوں کہ میری آواز اونچی ہے مجھے اپنے اعمال برباد ہونے اور دوزخی ہونے کا ڈر ہے۔ یہ تمام واقعہ عاصم بن عدی نے حضور ﷺ سے عرض کیا اور حضور ﷺ نے ان کو بلوایا اور حضرت ثابت رضی اللہ عنہما نے اگر اپنے خوف سے متعلق تمام بات بیان کی۔ اس پر حضور ﷺ نے قابل ستائش زندگی گزارنے اور شہادت کی موت اور دخول جنت کی خوشخبری سنائی۔

اور پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ (طس منطری ص ۱۰۱ ج ۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”انَّ الَّذِينَ ينادُونَكَ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجُرَاتِ (الخ)“

(پ ۲۶ الحجرات آیت ۴)

ترجمہ: ”بے شک جو لوگ پکارتے ہیں تجھ کو دیوار کے پیچھے سے وہ اکثر عقل نہیں رکھتے۔ (الخ)“

شان نزول: - طبرانی اور ابویعلیٰ نے حسن سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت زید بن ارقم نے فرمایا کہ کچھ دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے حجروں کی طرف آئے اور

پکارنے لگے یا محمد ﷺ (اے محمد باہر آؤ)۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (ظہری میں ۱۶۴۲ء)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ“
 (الحج)

(۲۶۶ ہجرات آیت ۶)

ترجمہ: ”اے ایمان والو اگر آئے تمہارے پاس کوئی گناہ گار خبر لے کر تو تحقیق کر لو۔ (الحج)“

شان نزول:۔ طبرانی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے نیز علامہ بغوی نے ذکر کیا ہے کہ یہ آیت ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے حق میں نازل ہوئی۔

حضور ﷺ نے ولید کو بنی مصطلق کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا، ولید اور بنی مصطلق میں زمانہ جاہلیت سے عداوت چل رہی تھی۔ اہل بنی مصطلق نے جب ولید کی آمد کی خبر سنی تو وہ باہر استقبال کے لئے آگئے، ادھر ولید کو شیطانی خیال ہوا کہ شاید یہ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ وہاں سے واپس لوٹ گئے اور حضور ﷺ کو آکر کہا کہ وہ قتل کے درپے ہیں، حضور ﷺ کو غصہ آگیا اور لڑائی کا ارادہ کر لیا۔ بنی مصطلق کو جب ولید کے واپس ہونے کی اطلاع ملی تو وہ خود حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ہم استقبال اور ادائے حق جو ہم نے قبول کیا تھا اس کے لئے آئے تھے شاید آپ کی ناراضگی کی وجہ سے وہ واپس چلے گئے ہیں۔ اور ہم اللہ کی پناہ کے خواستگار ہیں۔

علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ حضور ﷺ کو بنی مصطلق کی اس بات کا یقین

نہیں آیا اور آپ ﷺ نے خالد بن ولیدؓ کی معیت میں پوشیدہ طور پر تحقیق کے لئے ایک فوجی دستہ روانہ کیا اور ناکید کی کہ اگر شعار اسلام پائے جائیں تو ان سے زکوٰۃ وصول کر لینا ورنہ کافروں جیسا معاملہ کرنا۔ جب حضرت خالدؓ وہاں پہنچے تو مغرب و عشاء کی آذان سنی، پھر آپ نے زکوٰۃ وصول کی۔ اور حضور ﷺ کو اگر اطلاع دی۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (ظہری ص ۲۶۶ ج ۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَ اِنْ طَافْتَيْنِ مِنَ الْمَوْءِ مَنِينَ اَقْتُلُوْا
فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا (الخ)“

(پ ۲۶۶ الحجرات آیت ۹)

ترجمہ: ”اور اگر دو فریق مسلمانوں کے آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں ملاپ کرادو (الخ)“

شان نزول :- شیخین نے حضرت انسؓ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ اپنے گدھے پر سوار ہو کر عبد اللہ بن ابی کی طرف تشریف لے گئے عبد اللہ نے کہا کہ اپنے گدھے کو ادھر ہی رکھو مجھے آپ کے گدھے کی بدبو سے اذیت ہوتی ہے اس پر ایک انصاری نے کہا خدا کی قسم حضور ﷺ کا گدھا تجھ سے زیادہ خوشبودار ہے یہ بات سن کر عبد اللہ کا ایک طرفدار بھڑک اٹھا دونوں باہم ایک دوسرے کو سخت ست کہنے لگے۔ ہر ایک کے ساتھی ایک دوسرے کے لئے غضب آلود ہو گئے یہاں تک کہ قریں چل گئیں، ہاتھ پائی ہوئی اور جوتوں سے لڑائی ہونے لگی۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (ظہری ص ۲۶۸ ج ۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرَكُم مِّن قَوْمٍ
مِّنْهُمْ“

(پ ۲۶۶ اجرات آیت ۱۱ (جزو))

ترجمہ: ”اے ایمان والوں ٹھٹھانہ کریں ایک دوسروں سے
شاید وہ بہتر ہوں ان سے۔“

شان نزول :- حضرت ابن عباس راوی ہیں حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہما
کانوں سے کچھ بہرے تھے (اونچا سنتے تھے) حضور ﷺ کی مجلس میں آگے جا کر بیٹھتے
تھے تاکہ ارشادات آسانی سے سن سکیں۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ کی مجلس میں جگہ
تنگ تھی اور یہ آئے تو آگے جانے کے لئے لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آگے
جا رہے تھے حضور ﷺ کے سامنے ایک ساتھی بیٹھے تھے ان سے آگے جانے لگے تو
انہوں نے کہا کہ یہ جگہ یہاں بیٹھ جائیں یہ بات ان کو بری لگی، فارغ ہو کر انکا تعارف
کرایا گیا تو یہ ثابت رضی اللہ عنہما انکی ماں کی طرف نسبت کرتے ہوئے زمانہ جاہلیت کے عیوب
بیان کرنے لگے اور اس ساتھی نے شرمندہ ہو کر سر جھکا لیا۔

(ملخص) اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطری ص ۹۷۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءِ عَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا
مِّنْهُنَّ (الْخ)“

(پ ۲۶۶ اجرات آیت ۱۱ (جزو))

ترجمہ: ”اور نہ عورتیں دو سری عورتوں سے شاید وہ بہتر ہوں ان

سے۔ (الْخ)“

شان نزول :- (۱) عکرمہ راوی ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس آیت کا نزول حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حمی بن اخطب کے حق میں ہوا، امہات المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا یسودن (یعنی) یسودی ماں باپ کی بیٹی کہا گیا تھا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے کیوں نہیں کہدیا میرے باپ ہارون علیہ السلام، میرے چچا موسیٰ علیہ السلام اور میرے شوہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۲) امام احمد رضی اللہ عنہ کی روایت میں ابو جسیرہ کا قول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ کے دو دو تین تین نام ہوتے تھے اور جب کوئی ان ناموں میں سے کوئی پکارتا تو وہ ناراض ہوتا تھا تو لوگ کہتے تھے کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ اس نام سے چلتا ہے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (ظہری ص ۹۵۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت : ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ“
(الحج)

(پ ۲۶ حجرات آیت ۱۲)

ترجمہ : ”اے ایمان والو بچتے رہو بہت تمہیں کرنے سے“
(الحج)

شان نزول :- علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جہاد یا سفر میں جاتے تو تین تین آدمیوں کی جوڑی بنا دیتے ان میں دو مالدار اور ایک غریب ہوتا۔ وہ غریب آدمی ان دو مالداروں کے قیام و طعام کا انتظام کرتا تھا۔ اور خدمت کرتا۔ اسی طرح ایک مرتبہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو دو آدمیوں کے امور پر مامور کیا۔

اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ایک مقام پر پہنچ کر سو گئے اور طعام کا انتظام نہ کر سکے۔ جب وہ دونوں ساتھی پہنچے تو انہوں نے معلوم کیا کہ ہمارے طعام کا کیا انتظام ہے۔ تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں سو گیا اس لئے انتظام نہ ہو سکا، تو ساتھیوں نے کہا کہ تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور طعام لاؤ، وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور طعام کے لئے دریافت کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید (متبنی) کے پاس بھیجا۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خازن تھے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ سے طعام طلب کیا تو انہوں نے بھی کہا کہ ختم ہو گیا ہے، تو سلمان رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو انکے قول کی اطلاع دی۔ تو ساتھیوں نے کہا کہ شاید بخل سے کام لیا ہے۔ تو پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک اور جماعت کے پاس گئے وہاں بھی نہ ملا۔ بالاخر وہ ساتھی تحقیق کے لئے اسامہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے منہ سے گوشت کی بو محسوس ہو رہی ہے، انہوں نے قسم کھا کر انکار کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سلمان رضی اللہ عنہ اور اسامہ رضی اللہ عنہ کا گوشت کھا رہے ہو۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبرانی ص ۹۵۴)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ“

“(الخ)“

(پ ۱۲۶، الجرات آیت ۱۳)

ترجمہ: ”اے آدمیو! ہم نے تم کو بنایا ایک مرد اور ایک عورت سے“ (الخ)“

شان نزول:۔ ابن ابی حاتم نے ابو ملیک کے حوالہ سے مختصر نقل کیا ہے کہ ابن عساکر نے منہات میں لکھا ہے کہ میں نے ابن بشکوال کی تحریر میں پایا ہے کہ ابوبکر بن ابوداؤد نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی ریاضہ کو حکم دیا

تھا تم اپنے قبیلہ کی کسی عورت سے اسکا نکاح کر دو، انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ ہماری لڑکیوں کا نکاح ہمارے آزاد کردہ غلاموں سے کر رہے ہیں۔
اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (منظری ص ۵۶ ج ۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”قَالَتِ الْأَعْرَابُ أَمْنَا (الخ)“
(پ ۲۶ الحجرات آیت ۱۴)

ترجمہ: ”دوستے ہیں گنوار کہ ہم ایمان لائے“ (الخ)“

شان نزول:۔ علامہ سدی نے کہا کہ یہ آیت ان بدویوں کے حق میں نازل ہوئی جن کا ذکر اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورت الفتح میں کیا ہے۔ یہ دیہاتی قبائل جہینہ مزینہ، اسلم، اشجع اور غفار کے تھے جو اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ رکھنے کے لئے (زبان سے آنا، ہم ایمان لائے) کہتے تھے، لیکن جب حضور ﷺ نے ان کو حدیبیہ لے جانا چاہا تو پکھڑ گئے۔ (منظری ص ۵۸ ج ۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”قُلْ أَعْلَمُونَ اللَّهُ بَدِينَكُمْ (الخ)“
(پ ۲۶ الحجرات آیت ۱۶)

ترجمہ: ”تو کہے کہ کیا تم جانتے ہو اللہ کو اپنی دینداری (الخ)“

شان نزول:۔ مذکورہ سابقہ آیات (۱۴، ۱۵) جب نازل ہوئیں تو کچھ بدوی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم سچے مومن ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ جانتے تھے کہ وہ ایسے نہیں ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (منظری ص ۵۹ ج ۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ!
“ (الخ)

(پ ۲۶ سورہ ق آیت ۲۸)

ترجمہ: ”اور ہم نے بنائے آسمان اور زمین (الخ)“

شان نزول :- حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے نقل کیا ہے اور اسکو صحیح قرار دیا ہے کہ کچھ یہودی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آسمان و زمین کی تخلیق کے متعلق سوال کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے زمین کو اتوار کے دن اور سمندروں کو پیر کے دن، پہاڑوں کو اور جو کچھ ان میں فائدہ بخش اشیاء ہیں سب کو منگل کے دن، درخت، پانی، شہر آبادی اور ویرانوں کو بدھ کے دن اور آسمان کو جمعرات کے دن، ستارے، چاند، سورج اور ملائکہ کو جمعہ کے دن اس وقت تک پیدا کیا جبکہ یوم جمعہ کی تین ساعتیں باقی تھیں، (بقیہ) پہلی ساعت میں اوقات موت کو، دوسری ساعت میں ان مصائب کو جن کا نزول انسان کو فائدہ پہنچانے والی ہر چیز پر ہوتا ہے پیدا کیا۔ اور تیسری ساعت میں آدمی کو پیدا کیا اور انکو جنت کا ساکن بنایا اور ابلیس کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرے اور تیسری ساعت کے آخر میں آدم کو (اور ابلیس کو) جنت سے نکال دیا۔

یودیوں نے دریافت کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر کیا ہوا؟ پھر اللہ جل شانہ عرش پر مستوی ہو گئے۔ یودیوں نے کہا آپ کا بیان مکمل نہیں ہے اور اس کے بعد اللہ نے آرام لیا، یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت غصہ آ گیا۔ اور یہ آیت نازل ہوئی۔
(ظہری ص ۵۵، ۹۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَ يُنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ“
(پ ۲۷ الذریت آیت ۵۵)

ترجمہ: ”اور سمجھا تارہ کہ سمجھانا کام آتا ہے ایمان والوں کو“

شان نزول: - ابن جریر نے لکھا ہے کہ قتادہ نے کہا کہ ہم سے ذکر کیا گیا ہے کہ جب آیت ۵۴ نازل ہوئی تو صحابہ کو اس کا نزول بہت شاق گذرا اور انہوں نے کہا کہ اب وحی منقطع ہو گئی اور عذاب کا آنا یقینی ہو گیا۔

اس پر اللہ نے یہ مذکورہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ص ۹۶۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”قُلْ تَرَبُّوْا فَاِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُرَبِّیْنَ
(الفتح)“

(پ ۲۷۷ سورتہ آیت ۲۱۳۰)

ترجمہ: ”تو کہو کہ تم منتظر رہو کہ میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں (الفتح)“

شان نزول: - ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ میں مشورہ کرنے کے لئے قریش دار الندوہ (چوپال) میں جمع ہوئے بعض لوگوں نے کہا کہ یہ بھی زہیر اور نابغہ کی طرح ایک شاعر ہے اسکو قید کر دو یہاں تک کہ خود اپنے وقت پر مرجائے (نعوذ باللہ) جیسے دوسرے شاعر مر گئے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۹۶۸)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اَللّٰمُ الذِّكْرُ وَاِنَّهٗ لَآلَانۡثٰی“

(پ ۲۷۷ سورتہ النجم آیت ۲۱)

ترجمہ: ”دیکھا تم کو تو ملے بیٹے اور اسکو بیٹیاں“

شان نزول: کلبی کلبیان ہے کہ مکہ میں مشرکوں نے ملائکہ کو اور بتوں کو خدا کی بیٹیاں قرار دیا، اور اگر کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی تو اسکو ناگوار ہوتا تھا۔ اللہ نے اسکی مذمت میں یہ آیت نازل فرمائی۔ (نظری ص ۱۱۷ ج ۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبِيرَ الْأَثْمِ (الخ)“
(پ ۲۷۷ انجم آیت ۲۲)

ترجمہ: ”جو کہ بچتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کے کاموں سے مگر کچھ آلودگی (الخ)“

شان نزول: (۱) کلبی اور مقاتل کلبیان ہے کہ لوگ اچھے اعمال کرتے پھر (بطور غرور) کہتے تھے کہ ہماری نماز، ہمارا روزہ، ہمارا حج، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۲) واحدی، طبرانی، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ثلث بن حارث انصاری کی روایت سے بیان کیا ہے کہ جب یہودیوں کا کوئی بچہ چھوٹی عمر میں مرجاتا تھا تو وہ اسکو صدیق کہتے تھے، حضور ﷺ کو جب یہ اطلاع ملی تو فرمایا کہ یہ جھوٹے ہیں، اللہ تعالیٰ جس جان کو پیدا کرتے ہیں اسے ماں کے پیٹ کے اندر ہی خوش نصیب یا بد بخت لکھ دیا جاتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (نظری ص ۱۲۲ ج ۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَالنَّشَقُ الْقَمَرُ (الخ)“
(پ ۲۷۷ سورہ القمر آیت ۱-۲)

ترجمہ: ”پاس آگلی قیامت اور پھٹ گیا چاند (الخ)“

شان نزول: علامہ بغوی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ والوں نے درخواست کی کہ کوئی معجزہ دکھلائیں۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھادیئے اور دونوں ٹکڑوں کے درمیان کوہِ حرا نظر آنے لگا (یعنی ایک ٹکڑا کوہِ حرا کے ایک طرف اور دوسرا دوسری طرف نظر آنے لگا۔

اس روایت کو شیخین نے بھی حضرت انس کی روایت سے بیان کیا ہے اور بغوی نے بوساطتِ شبان قتادہ بیان نقل کیا ہے کہ شق القمر کا معجزہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ دکھایا ہے، ترمذی نے بھی اس کو اسی طرح بیان کیا ہے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (نظری ص ۵۱۲ء)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتًا“
(پ ۷۲ سورہ رمن آیت ۴۶)

ترجمہ: ”اور جو کوئی ڈر اکھڑے ہونے سے اپنے رب کے آگے اس کے لئے ہیں دو باغ“

شان نزول: ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے کتاب النظر میں عطاء کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ایک روز حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ قیامت، میزان اور جنت و دوزخ کے سوچ میں پڑ گئے اور فرمایا کہ کاش میں پیدا ہی نہ ہوتا، کاش میں گھاس ہوتا کہ کوئی چوپایا اگر مجھے چر لیتا اور دوبارہ مجھے پیدا نہ کیا جاتا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (نظری ص ۱۵۶ء)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَاصْحَابُ الْيَمِينِ“

(پ ۲۷ سورہ الواقعہ آیت ۲۷)

ترجمہ: ”اور داہنے والے کیا کہنے داہنے والوں کے“

شان نزول: سعید بن منصور نے سنن میں اور بیہقی نے العیث میں بروایت عطاء بن یمان کیا ہے کہ مجاہد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب طائف والوں کی درخواست کے موافق ان کے وادی کا شہد ان کے لئے محفوظ کر دیا گیا (یعنی وادی سے باہر والے کے لئے ممانعت کر دی گئی) تو کچھ لوگ کہنے لگے، جنت میں ایسا ایسا ہوگا، کاش جنت میں ہمارے لئے اس وادی کی طرح کوئی وادی ہو۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (طبری ص ۹۱۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”الْمَيَّانِ لِلَّذِينَ آمَنُوا ان تَخْشَعَ (الْخ)“

(پ ۲۷ الحدید آیت ۱۶)

ترجمہ: ”کیا وقت نہیں آیا ایمان والوں کو کہ گڑگڑائیں ان کے دل اللہ کی یاد سے (الْخ)“

شان نزول: ابن ابی شیبہ نے المصنف میں عبد العزیز بن رواد کی روایت سے اور ابن ابی حاتم نے مقاتل بن حبان کے حوالے سے بیان کیا کہ بعض صحابہ ہنسی اور مذاق کے زیادہ عادی تھے اور بہت مزاح کرتے تھے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری ص ۹۱۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا (الْخ)“

ترجمہ: ”اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور یقین لاؤ اس کے رسول پر (الح)“ (پ ۲۷ الحدید آیت ۲۸)

شان نزول :- ابن ابی داؤد اور حاتم نے مقاتل کی روایت سے یہ شان نزول بیان کیا ہے کہ مقاتل کا بیان ہے کہ جب یہ آیت ”اولک یوتون اجرهم مرتین“ نازل ہوئی تو مسلم اہل کتاب نے تمام صحابہ پر فخر کیا اور کہنے لگے کہ ہم کو دو گنا اجر ملے گا اور تم کو ایک اجر ملے گا، صحابہ کو یہ فخر ناگوار گذرا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور صراحت ہو گئی کہ تمام صحابہ کو بھی دو گنا اجر ملے گا۔ ابن جریر رضی اللہ عنہ نے بروایت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ جب یہ آیت ۲۸ نازل ہوئی تو اہل کتاب کو اس پر شک ہوا۔

اس پر اللہ نے آیت ۲۹ نازل فرمائی۔ (مطری ص ۲۰۵ ج ۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا (الح)“

(پ ۲۸ سورہ مجادلہ آیت ۱-۲)

ترجمہ: ”سن لی اللہ نے بات اس عورت کی جو جھگڑی تھی تجھ سے اپنے خاوند کے حق میں (الح)“

شان نزول :- حاکم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے بیان کیا ہے اور اسکو صحیح قرار دیا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا کا کلام خود سنا تھا، لیکن کچھ حصہ نہ سن سکی تھی، (فرمایا کہ) وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے شوہر کی شکایت کر رہی تھی اور کہہ رہی تھی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس نے میرا مال کھا لیا اور اس کے لئے میں نے اپنا پیٹ بکھیر دیا (یعنی بچے

پیدا کر دیئے) لیکن جب میں بوڑھی ہو گئی اور سلسلہ تولید ختم ہو گیا تو اس نے مجھ سے ظہار کر لیا (یعنی اس نے مجھ سے کہہ دیا کہ ”یا انت علیٰ کظہر امی“ تو میرے لئے ایسی ہے جیسے میرے لئے میری ماں کی پشت۔ اے اللہ میں تجھ سے اپنا شکوہ کرتی ہوں، خولہ اپنی جگہ سے ہٹی بھی نہیں تھیں کہ اللہ نے یہ آیت نازل فرمادی۔

(منظری ص ۸۰۸-۸۰۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَىٰ
(الخ)“

(پ ۲۸ مجادلہ آیت ۸)

ترجمہ: ”تو نے نہ دیکھا ان لوگوں کو جن کو منع ہوئی کہ پھوسا
(الخ)“

شان نزول :- ابن ابی حاتم نے بروایت مقاتل بن حبان بیان کیا کہ حضور ﷺ اور یہودیوں کے درمیان معاہدہ مصابحت تھا اسی زمانہ میں جب کوئی صحابی یہودیوں کی طرف سے گذرتے تھے تو وہ چپکے چپکے آپس میں کچھ باتیں کرتے تھے۔ صحابی ﷺ کو یہ خیال ہوتا تھا کہ شاید یہ لوگ مجھے قتل کرنے یا دکھ پہنچانے کی سازش کر رہے ہیں۔

بنوئی کی روایت میں یہ زائد ہے کہ شاید انہیں فوجی دستے کے مارے جانے یا مارنے یا شکست کھا کر بھاگنے کی اطلاع ملی ہے اس لئے یہ سرگوشیاں کر رہے ہیں۔ اسکی وجہ سے مسلمانوں کو دکھ اور غم ہوتا تھا۔ یہ اطلاعات جب حضور ﷺ کو بار بار ملیں اور حضور ﷺ نے ایسی سرگوشیوں سے منع کیا لیکن وہ باز نہیں آئے تو اللہ نے یہ آیات نازل فرمادیں۔ (منظری ص ۲۲۲-۲۲۳)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”أَنَّمَا النَّجْوَى مِنَ الشَّيْطَانِ (الخ)“
(پ ۲۸۶ جلد ۱۰ آیت ۱۰)

ترجمہ: ”یہ جو ہے کاناپھوسی سوشیطان کا کام ہے (الخ)“

شان نزول :- ابن جریر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ منافق آپس میں سرگوشیاں کرتے تھے۔ اور مسلمانوں کو انکا یہ فعل شاق گذرتا تھا اور غصہ آتا تھا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطری ص ۲۲۳ ج ۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا
(الخ)“

(پ ۲۸۸ جلد ۱۱ آیت ۱۱)

ترجمہ: ”اے ایمان والو جب تم کو کوئی کہے کہ کھل کر بیٹھو مجلسوں میں تو کھل جاؤ۔ (الخ)“

شان نزول :- بغوی نے مقاتل ابن حبان کی روایت سے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بدری مہاجرین اور انصار کی عزت کرتے تھے۔ ایک روز کچھ بدری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے پہلے اور لوگ اگر بیٹھ چکے تھے اور بعد میں یہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد اگر دکھڑے ہو گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حاضرین کو سلام کر کے انتظار میں کھڑے ہو گئے کہ مسلمان ان کو جگہ دیں لیکن کسی نے جگہ نہیں دی اور یہ عمل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار گذرا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدری صحابہ کی تعداد کے برابر اہل مجلس میں سے لوگوں کو کھڑا کیا اور انکو بیٹھنے کا حکم دیا۔

حضور ﷺ کا یہ عمل اٹھنے والوں کو شاق گذرا اور حضور ﷺ نے ان کے چہروں کے ناگواری کے آثار محسوس کئے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (نظری ص ۸۷۲۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”ءَاشْفَقْتُمْ اَنْ تَقْدِمُوْا بَيْنَ يَدَيِّ نَجْوٰكُمْ

(الخ)“

(پ ۲۸ مجادلہ آیت ۱۲)

ترجمہ: ”وکیا تم ڈر گئے کہ آگے بھیجا کرو کان کی بات سے پہلے خیراتیں (الخ)“

شان نزول :- ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا اور اسے حسن کہا ہے کہ جب آیت نمبر ۱۲ نازل ہوئی تو حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تمہاری کیا رائے ہے (مقدار صدقہ کے بارے میں) ایک دینار ہونا چاہئے؟ میں نے عرض کیا کہ لوگوں میں اسکی طاقت نہیں ہوگی پھر فرمایا کہ کیا نصف ہو؟ میں نے پھر وہی جواب دیا تو فرمایا کہ پھر کیا مقدار ہو؟ تو میں نے عرض کیا کہ ایک جو (ایک پیسہ) آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم بڑے زاہد ہو۔

اور یہ آیت نازل ہوئی۔ (نظری ص ۹۷۲۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ (الخ)“

(پ ۲۸ مجادلہ آیت ۱۲)

ترجمہ: ”وکیا تو نے نہ دیکھا ان لوگوں کو جو دوست ہوئے ہیں اس

قوم کے جن پر غصہ ہوا ہے اللہ۔ (الخ)“

شان نزول: امام احمد رضی اللہ عنہ بزاز، ابن جریر، طبرانی اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی حجرہ میں تشریف فرما تھے فرمایا کہ ایک جبار آدمی تمہارے پاس آئے گا، دو سری روایت میں ہے کہ اسکا دل جبار کی طرح ہو گا یعنی وہ شیطان ہو گا تو تم اس سے کلام نہ کرنا، تھوڑی ہی دیر بعد وہ شخص آگیا جس کی آنکھیں نیلی اور کانا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر کہا کہ تم اور تمہارے ساتھی مجھے گالی کیوں دیتے ہیں؟ تو اس نے کہا کہ میں ابھی آتا ہوں! چنانچہ وہ شخص گیا اور اپنے ساتھیوں کو بلالایا اور سب نے قسمیں کھائیں کہ ہم نے نہ باتیں کسی ہیں اور نہ کی ہیں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عمری ص ۲۲۶) (۹۷)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”مَا قَطَعْتُمْ مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا (الخ)“
(پ ۲۸۸ حشر آیت ۵)

ترجمہ: ”جو کاٹ ڈالا تم نے کھجور کا درخت یا رہنے دیا (الخ)“

شان نزول: ابویعلیٰ نے ضعیف سند سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دیکر خرما کے درخت کٹوائے تھے پھر نبی نصیر پر زیادہ سختی کی تھی (کچھ کٹوائے اور کچھ جلوائے) صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے جو کچھ درخت کاٹ دیئے اور چھوڑ دیئے تو کیا اس فعل سے ہم پر کوئی گناہ عائد ہو گا؟ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عمری ص ۲۲۶) (۹۷)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَمَا آفَاءَ لِلَّهِ عَلٰی رَسُولِهِ مِمَّا نَزَّلْنَا مِن مَّا لَدُنَّا مَكْتَبًا

۳۶۴

“أَوْ جَفْتُمْ عَلَيْهِ (الْحُخْ)”

(۲۸۴ حشر آیت ۶)

ترجمہ: ”اور جو مال کہ لوٹا دیا اللہ نے اپنے رسول پر ان سے سونم نے نہیں دوڑائے اس پر گھوڑے (الْحُخْ)“

شان نزول: علامہ بنوئی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جب بنی نضیر اپنے گھر اور زمینیں چھوڑ کر چلے گئے تو خیبر کے مال غنیمت کی طرح مسلمانوں نے ان متروکہ گھروں اور زمینوں کی بھی تقسیم کی خواہش کی۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطری ص ۲۲۶ ج ۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

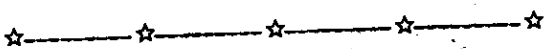
آیت: ”وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْأَيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ (الْحُخْ)“

(۲۸۴ حشر آیت ۹)

ترجمہ: ”اور جو لوگ جگہ پکڑ رہے ہیں اس گھر میں اور ایمان میں ان سے پہلے (الْحُخْ)“

شان نزول: ابن المنذر نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا کہ انصار صحابہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی کہ ہمارے اور مہاجر بھائیوں کے درمیان زمین آدھی آدھی تقسیم کر دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں زمین کی ملکیت میں تو شرکت نہیں اور وہ تو تمہاری ہی رہے گی البتہ تم انکی طرف سے محنت کا بار اٹھا لو اور پیداوار آدھی آدھی تقسیم کر لو۔ انصار صحابہ نے کہا کہ ہم اس پر راضی ہیں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطری ص ۲۲۲ ج ۹)



آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا أَعْدُوِي وَا
عَدُوَكُمْ (الْخ)“

(پ ۲۸۸ المعز آت ۱)

ترجمہ: ”اے ایمان والو نہ پکڑو میرے اور اپنے دشمنوں کو
دوست (الْخ)“

شان نزول: سلامہ بغوی نے بیان کیا ہے کہ ابو عمرو بن صفی بن ہاشم بن عبد
مناف کی باندی سارہ مکہ سے مدینہ آئیں، اس زمانہ میں حضور ﷺ فتحی تیاری میں
مصروف تھے سارہ نے حضور ﷺ سے اگر اپنی محتاجی بیان کی اور کہا کہ میرے آقا
یہاں آگئے ہیں اور میری خبر گیری کرنے والا کوئی نہیں ہے، لہذا میرے کھانے پینے
اور اوڑھنے اور سواری کا انتظام کریں۔ یہ سارہ مغنیہ، نوحہ خواں، مرثیہ خوانی کا
بھی کام کرتی تھیں، اور حضور ﷺ نے بنی عبدالمطلب کو اسکی مدد کی ترغیب دی اور
مدد کی گئی۔

حاطب بن ابی بلتہ ایک شخص تھے جو بنی اسد بن عبد العزیٰ کے حلیف
معاہد تھے۔ انہوں نے اہل مکہ کو ایک خط لکھا جس میں تھا حضور ﷺ تم پر حملہ کرنے
کی تیاری کر رہے ہیں۔ یہ خط سارہ کو دیا اور ایک چادر اور دس دینار اس پر دیئے کہ
یہ خط اہل مکہ کو دیدو۔ اور سارہ خط لیکر روانہ ہو گئیں۔ حضرت جبرئیل ﷺ نے
حضور ﷺ کو اس خط کی اطلاع دیدی۔ صحیحین میں آتا ہے کہ حضرت علی ﷺ نے فرمایا
کہ حضور ﷺ نے مجھے، حضرت زبیر اور مقداد بن اسود کو سارہ کے تعاقب میں روانہ
کیا اور فرمایا کہ جاؤ جب تم نخلستانِ خنجر پہنچو گے تو وہاں ایک عورت ملے گی جو
اونٹ پر سوار ہوگی اور اس کے پاس ایک خط ہو گا وہ اس سے لے آنا اور اسکا
راستہ چھوڑ دینا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور اس سے ان حضرات نے جب وہ خط

طلب کیا تو اس نے انکار کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نہ ہم جھوٹے اور نہ حضور ﷺ جھوٹے۔ خط نکال کر دیدے ورنہ ننگا کر کے قتل کر دیں گے۔ چنانچہ یہ حضرات خط لیکر حضور ﷺ کے پاس آئے، حضور ﷺ نے حاطب کو طلب کیا اور خط کے بارے میں دریافت کیا۔ حاطب نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں قریشی نہیں ہوں بلکہ صرف ان سے ملحق ہوں۔ اور اکثر مہاجرین کی رشتہ داریاں مکہ میں قریشیوں سے ہیں اور میں ہی ایک ایسا ہوں کہ ان سے نسلی تعلق نہیں ہے لہذا میری خواہش ہے کہ ان پر کوئی احسان کروں تاکہ وہ میرے قرابت داروں کی حفاظت کریں۔ میں نہ تو کفر کو پسند کرتا ہوں نہ مرتد ہوا ہوں اور نہ کفر کو دل میں پوشیدہ رکھے ہوئے ہوں۔

چنانچہ انہی کے معاملہ میں یہ پوری سورت نازل ہوئی۔

(طہ) (ظہری ص ۵۸ ج ۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ (الْح)“
(پ ۲۸ آیت ۷)

ترجمہ: ”امید ہے کہ کر دے اللہ تم میں اور جو دشمن ہیں تمہارے ان میں دوستی (الْح)“

شان نزول: سلامہ بغوی رضی اللہ عنہ نے لکھا ہے کہ مقاتل نے بیان کیا ہے کہ جب اللہ نے کافروں سے عداوت رکھنے کا حکم دیا تو مسلمانوں نے اپنے کافر قرابت داروں اور عزیزوں سے بھی دشمنی اور بیزاری کا اظہار کر دیا (لیکن ان کے دلوں میں اقرباء کے لئے رقت اور محبت پوشیدہ تھی) اور اللہ تعالیٰ اس سے واقف ہیں تو مسلمانوں کی تسکین کے لئے اللہ نے یہ آیت نازل فرمادی۔ (ظہری ص ۲۶۱ ج ۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”لَا يَنْهَكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُواكُمْ فِي
الدِّينِ (الخ)“

(پ ۲۸ السنۃ آیت ۸-۹)

ترجمہ: ”اللہ تم کو منع نہیں کرتا ان لوگوں سے جو لڑنے نہیں تم
سے دین پر (الخ)“

شان نزول:۔ بخاری نے لکھا ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا
نے فرمایا کہ میرے پاس میری ماں محبت سے آئی ہیں نے رسول ﷺ سے دریافت
کیا کہ کیا میں ان سے مل سکتی ہوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔
اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عشری ص ۶۱ ج ۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ
الْمُؤْمِنَاتُ (الخ)“

(پ ۲۸ السنۃ آیت ۱۰)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! جب آئیں تمہارے پاس ایمان والی
عورتیں (الخ)“

شان نزول:۔ حضرت مسود بن مخزوم اور مروان بن حکم کی روایت ہے کہ
(معاہدہ حدیبیہ) میں سہیل بن عمرو نے حضور ﷺ سے یہ شرط لکھوائی تھی کہ ہمارے
آدمیوں میں سے جو کوئی آپ کے پاس آئے گا آپ اسے ہر صورت میں واپس
کریں گے۔ چنانچہ ابو جندل رضی اللہ عنہ کو بھی حضور ﷺ نے واپس کیا اور جو جو مرد آئے
تھے حضور ﷺ نے انکو واپس کیا۔ اسی دور ان معاہدہ کچھ عورتیں بھی ہجرت کر کے
آئیں۔ ان میں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط جن کا نام عاتق تھا ہجرت کر کے آئیں۔

اہل مکہ نے انکا بھی مطالبہ کیا کہ حسب شرط ان سب کو واپس کریں، لیکن حضور ﷺ نے عورتوں کو واپس نہیں کیا کیونکہ معاہدہ میں مردوں کی واپسی کی شرط ہے اور مہاجر عورتوں کا ذکر نہیں ہے۔

اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (نص (نظری ص ۹۷۶۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَإِن فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَرْوَاحِكُمْ (الخ)“
(پ ۱۲۸ المائدہ آیت ۱۱)

ترجمہ: ”اور اگر جاتی رہیں تمہارے ہاتھ سے کچھ عورتیں کافروں کی طرف (الخ)“

شان نزول: علامہ بغوی نے زہری کا قول نقل کیا کہ جب آیت ۱۰ نازل ہوئی تو مسلمانوں کو جو حکم دیا گیا تھا انہوں نے تو تعمیل کی اور کافروں کو وہ مہاجرات کی طرف سے دیئے جو نکاح کے وقت کافروں نے ان عورتوں کو دیا تھا۔ لیکن کافروں نے اس فیصلہ کو ماننے سے انکار کر دیا، اور ان عورتوں کے مہر جو مرتد ہو کر چلی گئی تھیں اور مسلمانوں نے ان عورتوں کے مہر نکاح کے وقت دیئے تھے وہ مہر واپس دینے کا اقرار نہیں کیا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (نظری ص ۹۷۶۱۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ (الخ)“

(پ ۱۲۸ المائدہ آیت ۱۲)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! دوستی کرو ان لوگوں سے کہ غصہ ہوا ہے اللہ ان پر (الخ)“

شان نزول :- ابن المنذر نے بطریق محمد بن اسحاق بروایت محمد از عمرہ از سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور زید بن حارث رضی اللہ عنہ کچھ یہودیوں سے دوستی رکھتے تھے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (سفری ص ۲۶۸ ج ۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت : ”سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
(الْح)

(پ ۲۸ سورہ القف آیت ۱-۲)

ترجمہ : ”اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں (الْح)“

شان نزول :- (۱) ترمذی اور حاکم نے لکھا ہے اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام نے فرمایا کہ ہم چند صحابہ بیٹھے باہم تذکرہ کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہم کو اگر معلوم ہو جانا کہ کونسا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے تو ہم وہی عمل کرتے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۲) ابن جریر نے ابوصالح کی روایت سے نقل کیا ہے کہ مسلمانوں نے کہا تھا کہ اگر ہم کو علم ہو جانا کہ کونسا عمل اللہ کو زیادہ پیارا اور افضل ہے تو ہم اسی عمل کو کرتے۔ اس پر سورہ القف کی آیت نمبر ۱۰ نازل ہوئی مگر پھر مسلمانوں پر جماد شاق گذر اتو اس پر یہ ابتدائی آیات نازل ہوئیں۔ (سفری ص ۲۶۸ ج ۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت : ”وَ إِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوَانَ
انْفَضُّوا إِلَيْهَا“

ترجمہ: ”اور جب دیکھیں سودا بکتا یا کچھ تماشہ متفرق ہو جائیں اسکی طرف (الخ)“ (پ ۲۸ سورہ الجمعہ آیت ۱۱)

شان نزول :- شیخین حضرت جابر بن عبد اللہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے، سامنے سے ایک قافلہ گذرا جو ملک شام سے آیا تھا، حاضرین خطبہ چھوڑ کر مسجد سے نکل گئے اور صرف بارہ آدمی رہ گئے اور باقی سب چلے گئے، اور ایک روایت میں ہے کہ صرف آٹھ آدمی رہ گئے تھے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (منظری ص ۱۹۸ ج ۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اِذَا جَاءَكَ الْمُنْفِقُونَ (الخ)“

(پ ۲۸ سورہ المنافقون آیت ۱-۲)

ترجمہ: ”جب آئیں تیرے پاس منافق (الخ)“

شان نزول :- بخاری وغیرہ نے لکھا ہے کہ حضرت زید بن ارقم نے فرمایا کہ میں نے خود سنا ہے عبد اللہ بن ابی اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا تھا کہ جو لوگ رسول ﷺ کے پاس ہیں جب تک وہ انکا ساتھ چھوڑ کر منتشر نہ ہو جائیں ان پر کچھ خرچ مت کرو، اور اگر ہم مدینہ کو لوٹ گئے تو وہاں سے عزت والے لوگ ان ذیلیوں کو نکال دیں گے۔ میں نے اس واقعہ کا ذکر اپنے چچا سے کیا۔ چچا نے حضور ﷺ کو بتادیا۔ حضور ﷺ نے مجھے طلب کیا، میں نے حاضر ہو کر پورا واقعہ بیان کر دیا۔ آپ ﷺ نے ابن ابی کو بلا کر دریافت کیا اس نے قسم کھائی اور انکار کر دیا۔ بالآخر حضور ﷺ نے مجھے جھوٹا اور ابن ابی کو سچا قرار دیا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (منظری ص ۱۰۱ ج ۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ“
 (الخ)

(پ ۲۸ صفحہ ۵-۶)

ترجمہ: ”اور جب کہے انکو آؤ معاف کر اے تم کو اللہ کا رسول
 (الخ)“

شان نزول: ابن جریر، قتادہ اور ابن المنذر نے عکرمہ کا یہی تشریحی قول
 نقل کیا ہے کہ مسلمانوں نے عبد اللہ بن ابی سے کہا کہ حضور ﷺ کی خدمت میں
 حاضر ہو کر استغفار کرنے کی درخواست کرے مگر اس نے گردن موڑ لی۔
 اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (عمری ص ۸۰۸ ج ۹)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنِّ مِنْ آزْوَاجِكُمْ وَ
 أَوْلَادِكُمْ“ (الخ)

(پ ۲۸ سورہ النحل آیت ۱۲-۱۵)

ترجمہ: ”اے ایمان والوں تمہاری بعض بیویاں اور دشمن ہیں
 تمہارے (الخ)“

شان نزول: ترمذی و حاکم نے لکھا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا
 کہ مکہ کے رہنے والے کچھ مرد مسلمان ہو گئے اور انہوں نے ہجرت کرنے کا ارادہ
 کر لیا، لیکن ان کے اہل و عیال نے انکو مکہ چھو ڈکر مدینہ جانے کی اجازت دینے سے
 انکار کر دیا، بغوی نے لکھا ہے کہ ان کے اہل و عیال نے کہا کہ ہم نے تمہارے
 مسلمان ہونے پر صبر کر لیا، لیکن اب تمہاری جدائی ناقابل برداشت ہے، بیوی بچوں

کی یہ التجان مسلمانوں نے مان لی اور ہجرت کا ارادہ ترک کر دیا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (نظری ص ۱۵، ۱۶)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا (الْح)“

(پ ۲۸ سورہ تہاٰن آیت ۱۶)

ترجمہ: ”سو ڈرو اللہ سے جہاں تک ہو سکے اور سنو اور مانو (الْح)“

شان نزول:۔ ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر کی روایت سے بیان کیا ہے کہ جب آیت نمبر ۱۰۲ سورہ آل عمران پ ۴ نازل ہوئی تو لوگوں کے لئے اس حکم پر عمل کرنا سخت دشوار ہو گیا، اتوں کو نماز میں قیام اتا طویل کرتے کہ کو نہیں سو جائیں اور کثرتِ سجود سے پیشانیاں زخمی ہونے لگیں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور حکم سابق میں تخفیف کر دی گئی۔

(نظری ص ۱۶، ۱۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ (الْح)“

(پ ۲۸ سورہ البقرہ آیت ۱)

ترجمہ: ”اے نبی جب تم طلاق دو عورتوں کو (الْح)“

شان نزول:۔ ابن ابی حاتم نے بوسالت قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی کہ رسول ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے گھر چلی گئیں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

کسی نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے جا کر کہا حضور ﷺ نے طلاق سے رجوع کر لیا ہے اس لئے کہ وہ صائمۃ الدھر اور قائمۃ اللیل ہیں۔ (مطری ص ۹۶۲۱۷)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَالَّتِي يَتَسَنَّنِ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَاءِكُمْ
(الخ)“

(پ ۲۸ اللہق آیت ۴)

ترجمہ: ”اور جو عورتیں ناامید ہو گئیں حیض سے تمہاری عورتوں میں (الخ)“

شان نزول: ابن جریر، اسحاق بن راہویہ اور حاکم صحیح اسناد کے ساتھ حضرت ابی بن کعب کی روایت سے بیان کیا کہ جب سورہ بقرہ میں عورتوں کی عدت کا حکم بیان کر دیا گیا تو صحابہ نے کہا کہ کچھ عورتوں کی عدت تو بیان ہی نہیں کی گئی۔ نابالغ اور بوڑھی عورت کی مقدار عدت کا کچھ حکم نہیں دیا گیا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطری ص ۹۶۲۲۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ
(الخ)“

(پ ۲۸ التحريم آیت ۱)

ترجمہ: ”اے نبی تو کیوں حرام کرتا ہے جو حلال کیا اللہ نے تجھ پر (الخ)“

شان نزول: صحیح میں بروایت عطاء بن ابی رباح کہ عبد بن عمیر نے محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لما کہ میں نے خود سنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرما رہی تھیں کہ حضور ﷺ حضرت زینب بنت محسن رضی اللہ عنہا کے پاس ٹھہر کر شہد کا شہوت پیا کرتے تھے میں اور حضرت حفصہ نے باہم مشورہ کر کے طے کیا کہ جب ہم میں سے کسی کے پاس حضور تشریف لائیں تو وہ کہے کہ مجھے کچھ آپ کی طرف سے مغفیر کی بو محسوس ہو رہی ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ تو پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اور تو کوئی بات نہیں ہے بس زینب بنت محسن کے پاس میں نے شہد کا شہوت پیا تھا۔ دو بارہ ہرگز ایسا نہیں کروں گا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (سفری ص ۵۲۲) (۱۲۸)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”عَسَىٰ رَبُّهُ أَنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا

(الخ)“

(پ ۱۲۸ تحریم آیت ۵)

ترجمہ: ”اگر نبی چھوڑ دے تم سب کو ابھی اس کا رب بدلے میں دیدے اسکو عورتیں تم سے بہتر (الخ)“

شان نزول:۔ بخاری نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کو حدیث میں بیان کیا ہے کہ رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ عورتوں کے معاملہ میں آپ کے لئے کیا دشواری ہے۔ اگر آپ ان کو طلاق دیدیں گے تو آپ کو کوئی نقصان نہیں کیونکہ اللہ آپ کے ساتھ ہے اور فرشتے ’جبرئیل‘ میکائیل‘ ابوبکر اور مومن بھی آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ میں نے جب بھی کوئی بات کی تو اللہ سے مجھے امید تھی کہ وہ میری بات کو سچا کر دے گا، چنانچہ میرے اس کلام کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ (سفری ص ۵۲۲) (۱۲۸)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَاسْئَلُوا قَوْمَكُم مَّا وَجَّهْتُمْ بِهِ وَأَجْمَعُوا لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ (الخ)“

معجم دلائل قرآنیہ و معجم موضوعیہ پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ترجمہ: ”اور تم چھپا کر کو اپنی بات یا کھول کر (الخ)“

(پ ۲۹ سورہ الملک آیت ۱۲)

شان نزول: - ترمذی بروایت ابن مسعود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مشرکین آپس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کچھ ناشائستہ باتیں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ چپکے چپکے باتیں کرو کہیں خدا نہ سن لے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہو جائے، جبرئیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچا دیتے ہیں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطری ص ۲۲ ج ۱۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَ اِنَّهٗ كَانَ رَجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ (الخ)“

(پ ۲۹ ابن آیت ۶)

ترجمہ: ”اور یہ کہ تجھے کتنے مرد آدمیوں میں کے (الخ)“

شان نزول: - ابن سعد رضی اللہ عنہ نے بروایت ابورجاء عطاروی بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے زمانہ میں میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چراتا اور ان کے ضروری کام پورے کرتا تھا، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہو گئی تو بھاگ کر اپنے قبیلہ سے نکلے اور ایک بیابان میں پہنچ کر ہم کو شام ہو گئی ہمارے قبیلہ کے شیخ کا طریقہ تھا کہ اگر سفر میں کہیں اس طرح شام ہوتی اور جنگل میں رات بسر کرنی پڑتی وہ کہتا تھا کہ ہم آج اس جنگل کے سردار جن کی پناہ پکڑتے ہیں۔ چنانچہ حسب معمول یہی الفاظ اس نے کہے، جواب دیا گیا کہ اس پناہ کا راستہ (لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ) کا اقرار ہے، اور اسکے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں، چنانچہ ہم واپس آکر اسلام میں داخل ہو گئے۔ ابورجاء نے کہا کہ میرے خیال میں یہ آیت میرے ہی متعلق نازل ہوئی ہے۔ (مطری ص ۸۵ ج ۱۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”قُلْ إِنِّي لَأَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا“
(پ ۱۲۹ ج ۲۱ آیت ۲۱)

ترجمہ: ”تو کہے کہ میرے اختیار میں نہیں تمہارا برا اور نہ راہ پر لانا“

شان نزول:۔ مقال نے بیان کیا کہ مکہ کے کافروں نے حضور ﷺ سے کہا تھا کہ تم نے حرکت بہت بڑی کی ہے، اب اس سے باز آ جاؤ تو ہم تم کو اپنی پناہ میں لے لیں گے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (سفری ص ۱۰ ج ۹۳)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”قُلْ إِنِّي لَنْ يُخَيِّرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ (الخ)“
(پ ۱۲۹ ج ۲۲ آیت ۲۲)

ترجمہ: ”تو کہے نہ بچائے گا مجھ کو اللہ کے ہاتھ سے کوئی (الخ)“

شان نزول:۔ ابن جریر رضی اللہ عنہ نے حضرت کی روایت سے بیان کیا کہ جنات کے کسی سردار نے اپنے گروہ سے کہا تھا کہ محمد ﷺ ہم سے چاہتے ہیں کہ ہم ان کو پناہ عطا کریں، اس لئے میں ان کو اپنی پناہ میں لیتا ہوں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (سفری ص ۱۰ ج ۹۳)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقْرَبٌ مَّا تُوعَدُونَ (الخ)“
(پ ۱۲۹ ج ۲۵ آیت ۲۵)

ترجمہ: ”تو کہے میں نہیں جانتا کہ نزدیک ہے جس چیز کا تم سے
 وعدہ ہوا ہے (الخ)“

شان نزول: بعض کافروں نے وعید عذاب پورا کرنے کی طلب کی اور کہا
 کہ یہ دعویٰ عذاب کب پورا ہو گا؟۔

تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ظہری ص ۱۰۷۹۳)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ، قُمْ فَأَنْذِرْ“
 (پ ۲۹۹ المدثر آیت ۱-۲)

ترجمہ: ”اے لحاف میں لپٹنے والے کھڑا ہو کر ڈر سادے“

شان نزول: حضرت ابو سلمہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے

پوچھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں غار حراء میں ایک ماہ
 تک گوشہ نشین رہا، جب ایک ماہ پورا ہوا تو اتر کر آیا، راستہ میں مجھے ندا آئی میں نے
 دائیں بائیں اور پیچھے دیکھا کچھ نظر نہ آیا اور اوپر دیکھا تو کچھ نظر آیا۔ میں خدیجہ رضی
 اللہ عنہا کے پاس پہنچا اور ان سے کہا کہ مجھے کپڑا اڑھاؤ اور ٹھنڈا پانی ڈالو۔

اس کے فوراً بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ (یہ واقعہ فرضیت نماز سے پہلے کا

ہے۔ (ظہری ص ۱۰۷۱۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا“
 (پ ۲۹۹ المدثر آیت ۱۱)

ترجمہ: ”چھوڑ دے مجھ کو اور اسکو جس کو میں نے بنایا اکلوتا،“

شان نزول: علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ جب سورہ المؤمن کی شروع کی تین آیات نازل ہوئیں تو حضور ﷺ انکو پڑھنے کے لئے مسجد میں کھڑے ہوئے پاس ہی ولید بن مغیرہ بھی موجود تھا، اور قرأت سن رہا تھا، حضور ﷺ کو اسکے سننے کا احساس ہوا، حضور ﷺ نے پھر دوبارہ ان آیات کو پڑھا۔ ولید یہ سن کر اپنی قوم بنی مخدوم کی مجلس میں گیا اور کہا کہ واللہ میں نے محمد ﷺ سے ایسا کلام سنا ہے جو نہ کسی انسان کا ہے نہ جن کا۔ اس میں عجیب چاشنی ہے اور رونق ہے، اسکا اد پر کا حصہ شمر آفرین اور نچلا حصہ خوشیہ دار ہے، وہ غالب آئے گا مغلوب نہ ہو گا، یہ کہہ کر وہ گھر چلا گیا، اہل قریش کہنے لگے کہ واللہ ولید صابی (بے دین) ہو گیا اور قریش کے تمام لوگ بھی صابی ہو جائیں گے۔ ولید کو ریحانہ قریش کہا جاتا تھا۔

ابو جہل بولا تمہاری یہ مصیبت میں حل کروں گا یہ کہہ کر ابو جہل ولید کے پاس غمگین سی شکل بنا کر جا کے بیٹھ گیا، ولید نے کہا کہ میرے بھتیجے آج تم غمگین کیوں ہو ابو جہل بولا کہ اہل قریش بڑھاپے کے باوجود آپ پر تہمت لگا رہے ہیں کہ آپ نے محمد ﷺ کا کلام سچا کر دکھایا اور آپ ابن کثیر ابن ابی تغلبہ کے پاس اس لئے جاتے ہیں کہ انکا پس خوردہ کچھ آپ کو مل جائے۔ ولید یہ سن کر طیش میں آ گیا اور کہا کہ قریش کو معلوم نہیں کہ میں مالدار اور کثیر الاولاد ہوں۔ اور محمد ﷺ کے پاس اور اس کے ساتھیوں کے پاس پس خوردہ کہاں سے آیا انکا تو اپنا پیٹ ہی نہیں بھرتا ہے۔

پھر ولید ابو جہل کے ساتھ اپنی قوم کی مجلس میں آیا اور بولا کہ محمد ﷺ نہ تو کاہن ہیں نہ مجنون ہیں، نہ شاعر اور جھوٹے ہیں۔ کیا تم میں سے کسی نے انکو کبھی ایسا پایا تمام اہل قریش نے ایک زبان ہو کر کہا کہ واللہ کبھی نہیں۔

پھر قریش نے ولید سے کہا کہ اچھا تو پھر محمد ﷺ کیا ہیں؟ ولید نے کچھ سوچ کر اور منہ بگاڑ کر کہا کہ بس وہ جادوگر ہے، اور کچھ نہیں۔

اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ (طہ ص ۷۱-۱۰۷)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً
(الخ)“

(پ ۲۹ الدثر آیت ۳۱)

ترجمہ: ”اور ہم نے جو رکھے ہیں دوزخ پر داروغہ فرشتے ہی ہیں
(الخ)“

شان نزول: یہی سنی نے سدی کا قول نقل کیا ہے کہ جب آیت ۳۰ نازل
ہوئی تو ایک قریشی شخص نے جس کو ابو الاسدین کہا جاتا تھا کہا کہ اے گروہ قریش تم کو
انیس ۱۹ سے خوف زدہ نہ ہونا چاہئے میں دس کو اپنے سیدھے مونڈھے سے اور نو کو
بائیں مونڈھے سے دھکے دیکر تم سے دور کروں گا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطری ص ۱۰۳۹ ج ۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”بَلْ يَرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ (الخ)“
(پ ۲۹ سورہ الدثر آیت ۵۴)

ترجمہ: ”بلکہ چاہتا ہے ہر ایک مرد ان میں کا کہ ملیں ورق اسکو
کھلے ہوئے۔“

شان نزول: ابن المنذر نے سدی کی روایت سے بیان کیا ہے کہ کافروں
نے کہا کہ اگر محمد ﷺ سچے ہیں تو ہم میں سے ہر ایک کے سرہانے صبح کو ایک پروانہ
لکھا ہوا ملنا چاہئے جس میں دوزخ سے امان اور حفاظت کی تحریر ہو۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مطری ص ۱۰۳۴ ج ۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ“
(پ ۲۹ سورہ قیامہ آیت ۲)

ترجمہ: ”کیا خیال رکھتا ہے آدمی کہ ہم جمع نہ کریں گے اسکی ہڈیاں“

شان نزول: علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ یہ آیت عدی بن ربیعہ کے بارے میں نازل ہوئی، عدی خاندان زہرہ کا حلیف اور اخس بن شریف ثقفی کا داماد تھا، عدی اور اخس ہی کے سلسلہ میں حضور ﷺ نے دعا کی کہ الہی مجھے میرے برے ہمسایوں سے محفوظ رکھ۔

بات یہ ہوئی کہ عدی نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ مجھے بتاؤ قیامت کب ہوگی؟ اور اس کے احوال کیا ہوں گے؟ حضور ﷺ نے کیفیت بتائی۔ پھر وہ کہنے لگا اگر میں قیامت کو دیکھ بھی لوں پھر بھی تمہاری بات کی تصدیق نہیں کروں گا اور نہ تمہیں سچا جانوں گا، کیا خدا ہڈیوں کو پھر اکٹھا کر دے گا؟

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (سنن ابی داؤد، ج ۱۰، ص ۱۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ“
(پ ۹ سورہ قیامہ آیت ۱۶)

ترجمہ: ”نہ چلا تو اسکے پڑھنے پر اپنی زبان ماکہ جلدی اسکو سکھ لے“

شان نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب جبرئیل علیہ السلام وحی لے کر آتے تھے تو حضور ﷺ آیات وحی کو یاد رکھنے کے لئے (جبرئیل علیہ السلام کی قرأت کے وقت میں ہی) اپنی زبان اور لبوں کو (چپکے چپکے) حرکت دیتے تھے اور یہ عمل

حضور ﷺ پر سخت گذرنا تھا جس کے آثار نمایاں ہوتے تھے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (نظری ص ۱۰ ج ۱۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ (الحج)“
(پہ ۲۹ سورہ الدھر آیت ۸)

ترجمہ: ”اور کھلاتے ہیں کھانا اسکی محبت پر محتاج کو اور یتیم کو اور
قیدی کو“

شان نزول:- ابن منذر رضی اللہ عنہ نے ابن جریج کا قول نقل کیا ہے کہ
حضور ﷺ اہل اسلام کو قید نہیں کیا کرتے تھے بلکہ اس آیت کا نزول ان مشرکوں
کے سلسلہ میں ہوا تھا جن کو مسلمان قیدی کر لیا کرتے تھے اور حضور ﷺ ان مشرک
قیدیوں سے اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (نظری ص ۱۰ ج ۱۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ
(الحج)“

(پہ ۲۹ سورہ الدھر آیت ۲۲)

ترجمہ: ”پس تو انتظار کر اپنے رب کے حکم کا اور کہنات مان ان
میں سے کسی گناہ گار کا یا ناشکرے کا“

شان نزول:- بعض اہل تفسیر نے فرمایا کہ آیت ”اد“ بمعنی ”واو“ ہے
اور اثم و کفور دونوں سے مراد ابو جہل ہے۔

واقعہ یہ ہوا کہ جب نماز فرض ہوئی تو ابو جہل نے حضور ﷺ کو نماز سے روکا اور کہا اگر میں نے محمد ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھ لیا تو اسکی گردن توڑ دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(رواہ عبد الرزاق وابن المنذر وابن جریر عن قتادہ) (ظہری ص ۱۰ ج ۱۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ“

(پ ۲۹ سورہ الرسالت آیت ۲۸)

ترجمہ: ”اور جب کہا جائے انکو کہ جھک جاؤ تو نہیں جھکتے“

شان نزول: — ابن المنذر رضی اللہ عنہ نے مجاہد رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول ﷺ نے بنی ثقیف کے نمائندوں کو ایمان لانے اور نماز پڑھنے کا حکم دیا، انہوں نے جواب دیا کہ مگر ہم ”تجیبہ“ نہیں کریں گے کیونکہ یہ گالی ہے یعنی بڑی ذلت ہے۔ ”تجیبہ“ کا معنی ہے گھٹنوں یا زمین پر ہاتھ رکھنا یا سرنگوں ہونا (قاموس)

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (ظہری ص ۱۰ ج ۱۰)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”قَالُوا اتْلِكِ إِذَا آكَرَّتْ خَاسِرَةٌ“

(پ ۳ سورہ النازعات آیت ۱۲)

ترجمہ: ”بولے تو یہ پھر آتا ہے ٹوٹے کا“

شان نزول: — سعید بن منصور نے محمد بن کعب کا قول نقل کیا کہ جب آیت نمبر ۱۰ نازل ہوئی تو کفار قریش کہنے لگے اگر مرنے کے بعد ہم دوبارہ زندگی کی طرف لوٹے تو بڑے گھٹے میں رہیں گے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (ظہری ص ۱۰ ج ۱۸۹)

آیت: ”يَسْئَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا“
(پ۲۰ النازعات آیت ۴۲)

ترجمہ: ”تجھ سے پوچھتے ہیں وہ گھڑی کب ہو گا قیام اس کا“

شان نزول: - ابن حاتم نے باسناد جبیر رضی اللہ عنہ ضحاک کی روایت سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ مکہ کے مشرکوں نے بطور استہزاء رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ قیامت کب پاپا ہوگی؟

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مطری ص ۱۹۵ ج ۱۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرهَا“
(پ۲۰ النازعات آیت ۴۲)

ترجمہ: ”تجھ کو کیا کام اسکے ذکر سے“

شان نزول: - طبرانی اور ابن جریر نے طارق بن شہاب کا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کا ذکر بکثرت کیا کرتے تھے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مطری ص ۱۹۵ ج ۱۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”عَبَسَ وَتَوَلَّى، أَنْ جَاءَهُ الْأَعْمَى“
(پ۳۰ سورہ میں آیت ۱-۲)

ترجمہ: ”تیوری چڑھائی اور منہ موڑا اس بات سے کہ آیا اسکے پاس اندھا“

شان نزول: - علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ یعنی عبد اللہ بن شریح بن مالک بن ربیعہ فری جوینی عامر بن لوی کے قبیلہ سے تھے۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں حاضر ہوئے، حضور ﷺ اس وقت عقبہ بن ربیعہ، ابو جہل بن ہشام، عباس بن عبد المطلب، ابی بن خلف، اور امیہ بن خلف کو خاموشی سے اسلام کی دعوت دیر ہے تھے اور آپ کو ان کے مسلمان ہونے کی امید تھی، ادھر ابن ام مکتوم ﷺ نابینا تو تھے کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اللہ نے آپ کو جو کچھ سکھایا ہے ان میں سے مجھے سکھائیے اور پڑھائیے اور اسی طرح یہ بار بار پکارتے رہے، انکو معلوم نہ تھا کہ حضور ﷺ دوسری طرف متوجہ ہیں۔

چنانچہ حضور ﷺ کو یہ بات ناگوار محسوس ہوئی اور اسکے اثرات چہرہ پر نمودار ہوئے۔ اور آپ ﷺ نے ترش رو ہو کر ابن ام مکتوم سے رخ موڑ لیا۔ اور مذکورہ روسائے قریش کی طرف متوجہ ہو گئے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (نظری ص ۱۹۷، ج ۱۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَمَا تَشَاءُ وَاَنْ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ (الحج)“
(پ ۳۰ سورہ کورت آیت ۲۹)

ترجمہ: ”اور تم جب ہی چاہو کہ چاہے اللہ سارے جہان کا مالک“

شان نزول:۔ ابن ابی حاتم اور ابن جریر نے سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہما کی روایت سے اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی روایت سے اور ابن المنذر نے بحوالہ سلیمان قاسم بن خمیرہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ جب آیت ۲۸ نازل ہوئی تو ابو جہل کہنے لگا ہم کو اختیار دیدیا گیا ہے کہ اگر ہم چاہیں استقامت رکھیں نہ چاہیں نہ رکھیں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (نظری ص ۱۱۲، ج ۱۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَيَلِّ لِلْمُطَفِّفِينَ، الَّذِينَ اِذَا كَتَالُوْا اَعْلٰی

النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ“

(پ۔ ۳۰ سورہ تفتیق آیت ۱-۲)

ترجمہ: ”خزائی ہے گھٹانے والوں کی، وہ لوگ کہ جب ماپ کر لیں
لوگوں سے تو پورا بھر لیں“

شان نزول: (۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب
مدینہ تشریف لائے تو اس زمانہ میں مدینہ والے ناپ تول کے لحاظ بہت ہی برے
لوگ تھے، اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ اس کے بعد انہوں نے ناپ تول ٹھیک
کر لیا۔ (رواہ الحاکم نسائی، ابن ماجہ، مسند صحیح)

(۲) علامہ سدی کلیدان ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو وہاں
ایک شخص تھا جس کو ابو جینہ کہا جاتا تھا، اس کے پاس دو صاع تھے، (یہ ایک تول،
ناپ ہو کر تھا، آج ایک صاع دو سیر کا ہوتا ہے) وہ شخص ایک سے ناپ کر دیتا تھا
اور دوسرے سے ناپ کر لیتا تھا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (منظری ص ۱۰۷ ج ۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ“

(پ۔ ۳۰ سورہ الطارق آیت ۲)

ترجمہ: ”قسم ہے آسمان کی اور اندھیرے میں آنے والے کی“

شان نزول: کلبی کلیدان ہے کہ ابو طالب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور
کچھ روٹی اور دودھ پیش کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے کھا رہے تھے کہ ایک تارا ٹوٹا اور وہاں
کی ہر چیز روشن ہو گئی، اسکی چمک سے، ابو طالب نے گھبرا کر کہا کہ یہ کیا تھا؟
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تارا (کسی شیطان کے) مارا گیا تھا۔ اور خدا کی قدرت کی
نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ ابو طالب کو یہ سن کر تعجب ہوا۔

اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (منظری ص ۲۴۰ ج ۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ“
(پ۔ سورہ الطارق آیت ۵)

ترجمہ: ”اب دیکھ لے آدمی کہ کس چیز سے بنا ہے۔“

شان نزول:۔ ابن ابی حاتم نے عکرمہ کا قول نقل کیا ہے کہ ابو اسد (مشہور پہلوان) جانور کے کچے چمڑے پر کھڑا ہو کر کہتا تھا کہ اے گروہ جو محمد ﷺ کو ایذا دے گا اسکے لئے اتنا اتنا انعام ہے۔ اور وہ یہ بھی کہتا تھا کہ محمد ﷺ کہتے ہیں جہنم کے کارندے انیس (۱۹) ہیں۔ دس کے لئے تو میں کافی ہوں باقی نو سے تم نمٹ لینا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (عشری ص ۱۰ ج ۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”لَا يَسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ“
(پ۔ سورہ قاشیہ آیت ۷)

ترجمہ: ”نہ موٹا کرے اور نہ کام آئے بھوک میں۔“

شان نزول:۔ اہل تفسیر نے لکھا ہے کہ جب آیت نمبر ۶ نازل ہوئی تو مشرکوں نے کہا کہ ضریح کھانے سے تو ہمارے اونٹ موٹے ہوتے ہیں کیونکہ اونٹ تروتازہ ضریح کو خصوصاً شبق کو (پسند کرتے ہیں) چرتے ہیں خشک ہو جانے کے بعد اسکو کوئی چیز نہیں کھاتی ہے، اسی طرح وہاں بھی ہوگا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (عشری ص ۵۰ ج ۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (الْخ)“
(پ۔ سورہ الفجر آیت ۲۷)

ترجمہ: ”اے وہ جی جس نے چہین پکڑ لیا (الخ)“

شان نزول :- حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وفات طائف میں ہوئی میں جنازہ میں موجود تھا اچانک ایک ایسا پرندہ آیا جسکی مثل کبھی کوئی پرندہ دیکھنے میں نہیں آیا اور آتے ہی نعش مبارک میں داخل ہو گیا پھر اس نعش کے اندر سے لکھتا ہوا ہم نے نہیں دکھا جب یہ نعش قبر میں دفن کر دی گئی تو قبر کے کنارے کسی نے یہ مذکورہ آیت پڑھی لیکن پڑھنے والا دکھائی نہیں دیا۔ اور نہ معلوم ہوا کہ کس نے پڑھی ابن ابی حاتم کا قول بروایت حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہ یہ آیت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے متعلق نازل ہوئی، ابن ابی حاتم نے بروایت ضحاک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا اس آیت کا نزول حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حق میں ہوا تھا۔ (عمری ص ۲۶۲ ج ۱)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَمَا لِحَدِّعِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَىٰ“
(سورۃ البیل آیت ۱۹)

ترجمہ: ”اور نہیں کسی کا احسان اس پر جس کا بدلہ دے۔“

شان نزول :- سب از نے حضرت ابن زبیر کی روایت سے بیان کیا ہے کہ یہ آیت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے متعلق نازل ہوئی تھی۔ جب امیہ نے بلال رضی اللہ عنہ کو سٹاش کے عوض بیچنے کا اظہار کیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسکو غنیمت جانا اور تبادلہ کر لیا اس پر مشرک کہنے لگے کہ بلال رضی اللہ عنہ کا ابو بکر رضی اللہ عنہ پر کوئی احسان ہو گا جس کی وجہ سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ سودا کیا ہے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (عمری ص ۲۸۰ ج ۱)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَالضُّحَىٰ، وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ“
(پ. ۳۰ سورہ الضحیٰ (مکمل))

ترجمہ: ”مدم دھوپ چڑھتے وقت کی اور رات کی جب چھا جائے۔“

شان نزول: حاکم رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا کہ کچھ دنوں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل نہیں ہوئی تو ابولہب کی بیوی ام جمیل نے کہا کہ یہی نظر آتا ہے کہ تمہارے ساتھی نے تجھے چھوڑ دیا اور وہ تجھ سے نفرت کرنے لگا ہے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (عشری ص ۸۱ ج ۱۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ“
(پ. ۳۰ سورہ العلق آیت ۱ تا ۵)

ترجمہ: ”پڑھ اپنے رب کے نام سے جو سب کا بنانے والا ہے۔“

شان نزول: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا آغاز سچے خوابوں سے ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو خواب بھی دیکھتے تھے وہ صبح کی پوچھنے کی طرح (سامنے) آجاتا تھا کچھ مدت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم تخلیہ پسند بنا دیئے گئے اور عار حرا میں خلوت گزریں ہونے لگے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم متعدد راتیں گھر آئے بغیر گزار دیتے تھے مگر کھانے کا سامان لیجاتے تھے اور جب کھانا ختم ہو جاتا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس اگر حسب سابق کھانا کا سامان لے جاتے یہاں تک کہ حق آگیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم حرا میں ہی تھے کہ فرشتہ نے اگر کہا اقرء حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں فرشتے نے یہ جواب سن کر مجھے پکڑ کر اتنی زور سے دبا یا کہ میں بے طاقت ہو گیا، پھر چھوڑ کر کہا اقرء میں نے پھر وہی جواب دیا پھر اسی طرح کیا اور میں نے وہی

جواب دیا پھر تیسری مرتبہ اسی طرح کیا اور پھر کما اور سورہ طلق (مالم یعلم) تک پڑھ دی۔ (عمری ص ۱۰۰ ج ۱)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ (الحج)“
(پ۔ سورہ الطلق آیت ۷ (الحج))

ترجمہ: ”اب بلا لے اپنی مجلس والوں کو۔ (الحج)“

شان نزول:۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے، ابو جہل آگیا اور کہنے لگا کہ کیا میں نے تجھے (نماز) اس سے منع نہیں کیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو جھڑک دیا تو وہ کہنے لگا کہ تو خوب جانتا ہے کہ مکہ میں میری چوپال (مجلس) سے بڑی کوئی چوپال نہیں ہے (اور) تو مجھے جھڑکتا ہے خدا کی قسم میں اس وادی کو تیرے خلاف اعلیٰ گھوڑوں کے سواروں اور نوجوان پیادوں سے بھر دوں گا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عمری ص ۸۰ ج ۱)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ“
(پ۔ سورہ القدر (کمل))

ترجمہ: ”ہم نے اسکو اتارا شب قدر میں۔“

شان نزول:۔ ترمذی، حاکم اور ابن جریر نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ بنی امیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ممبر پر (چٹھے ہوئے) ہیں آپ کو اس خواب سے کچھ ناگواری ہوئی۔ تو اس پر اللہ نے سورہ الکوثر اور سورہ القدر نازل فرمائی۔ (عمری ص ۱۰۱ ج ۱)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ (الح)“
(پ۔ سورۃ الزلزال آیت ۷ سے آخر تک)

ترجمہ: ”سو جس کی ذرہ بھر بھلائی ہوگی وہ دیکھ لے گا“

شان نزول:۔ ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر کا قول نقل کیا ہے کہ جب آیت (وَيَطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ (الح)) نازل ہوئی تو مسلمانوں کا خیال ہوا کہ اگر ہم کچھ تھوڑی چیز (راہ خدا میں) دیں گے تو اسکا اجر نہیں ملے گا اور بعض کا خیال ہوا کہ اگر کوئی حقیر سا گناہ ہو جائے تو اس پر عذاب نہ ہو گا۔ کیونکہ وعید عذاب تو بڑے گناہوں کے لئے ہے۔

اس پر اللہ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ (مطری ص ۲۲۲ ج ۱۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”وَالْعَدِيَّتِ ضَبْحًا“

(پ۔ سورۃ العاديات (کمل))

ترجمہ: ”دوڑنے والے گھوڑوں کی ہانپ کر۔“

شان نزول:۔ سبزاز، دارقطنی، حاکم اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بیان کیا کہ رسول ﷺ نے کچھ سواروں کو (کہیں) بھیجا اور مینہ بھرائی خبر رسول ﷺ کے پاس نہیں آئی۔

اس پر ان آیات (سورۃ) کا نزول ہوا۔ (مطری ص ۲۲۶ ج ۱۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”الْهَكْمُ التَّكَاثُرُ“

(پ۔ سورۃ التكاثر آیت ۱-۲)

ترجمہ: ”غفلت میں رکھا تم کو بہتات کی حرص نے“

شان نزول: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہودی اپنی کثرت پر فخر کیا کرتے تھے اور کہتے کہ ہم فلاں قبیلہ سے زیادہ ہیں۔ اس شیخی بازی نے انکو (اعتراف حق و طاعت سے) مرتے وقت تک باز رکھا۔

انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری ص ۲۲۲ ج ۱۰)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ“
(پ۔ سورۃ المرہ (کمل))

ترجمہ: ”خزابی ہے ہر طعنہ دینے والے عیب چننے والے کی۔“

شان نزول: ابن المنذر نے ابن اسحاق رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ امیہ بن خلف محمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عیب چینی اور طنز سے دیکھتا تھا اور ولید بن مغیرہ پیچھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیبت کرتا اور رویر و طنز کرتا تھا۔

ان کے متعلق اللہ نے یہ پوری سورہ نازل فرمائی۔ (طبری ص ۲۲۸ ج ۱۰)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: ”أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالْإِيمَانِ (الخ)“

ترجمہ: ”تو نے دیکھا اسکو جو جھٹلاتا ہے انصاف ہونے کو۔“

(پ۔ سورۃ الماعون آیت آ آخر)

شان نزول: سیہ آیت عاص بن وائل سہمی کے متعلق یا ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی (ایک روایت میں مقاتل کا قول ہے) سدی ابن کسان اور مقاتل کا دوسرا قول یہی ہے۔ یا عمرو بن عامر مخزومی کے متعلق نازل ہوئی (ضحاک) اور بروایت عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ یہ آیت ایک منافق شخص

کے بارے میں نازل ہوئی۔ (منظری ص ۲۹ ج ۱۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”أَنَا أَعْطَيْتُكَ الْكُوْثَرَ (الخ)“
(پ۔ سورۃ الکوثر (مکمل))

ترجمہ: ”بے شک ہم نے دی تجھ کو کوثر (الخ)“

شان نزول :- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز ہمارے درمیان حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرماتے اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ غفلت طاری ہوگئی کچھ دیر کے بعد مسکراتے ہوئے سراٹھایا، ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے کا کیا سبب ہے، فرمایا کہ ابھی مجھ پر ایک سورت اتری ہے، اور پھر بسم اللہ کے بعد سورۃ الکوثر تلاوت فرمائی۔

ابن جریر نے حضرت شمر بن عطیہ کا قول نقل کیا ہے کہ عقبہ بن ابی معیط کہتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بچہ باقی نہیں رہے گا اور وہ اہتر ہوگا۔

اس پر اس سورہ کی آخری آیت نازل ہوئی۔ (منظری ص ۵۱ ج ۱۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ (الخ)“
(پ۔ سورۃ الکفرؤن (مکمل))

ترجمہ: ”تو کہو اے منکرو۔ (الخ)“

شان نزول :- ابن ابی حاتم نے سعید کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل اسود بن عبد المطلب اور امیہ بن خلف حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آؤ تم اسکی پوجا کرو جس کو ہم پوجتے ہیں اور ہم اسکی پوجا کریں جس کو تم پوجتے ہو، اس تمام معاملہ میں ہم تم شریک ہو جائیں گے۔

اس پر اللہ نے یہ سورہ نازل فرمائی۔ (منظری ص ۵۲ ج ۱۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ (الفتح)“
(پ۔ ۳۰ سورۃ النصر (مکمل))

ترجمہ: ”جب پہنچ چکے مدد اللہ کی اور فیصلہ (الفتح)“

شان نزول :- معمر نے بحوالہ زہری بیان کیا کہ حضور ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے تو (فتح سے پہلے) خالد بن ولید کو کچھ ساتھیوں کے ساتھ مکہ کے نشیبی حصہ میں مامور کر دیا مگر قریش کی کچھ جماعتوں نے خالد ﷺ کا مقابلہ کیا اور اللہ نے ان کو شکست دی پھر حضور ﷺ کے حکم پر قتال بند کر دیا گیا اور قریش دین اسلام میں داخل ہو گئے۔

اللہ نے اس پر یہ سورہ نازل کی۔ (عشری ص ۵۶ ج ۱۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ (الفتح)“
(پ۔ ۳۰ سورۃ اللہ (مکمل))

ترجمہ: ”ٹوٹ گئے ہاتھ ابی لہب کے اور ٹوٹ گیا وہ آپ (الفتح)“

شان نزول :- بخاری و مسلم میں ہے کہ جب یہ آیت (وَأَنْذَرُ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) نازل ہوئی تو حضور ﷺ نے اپنے اقرباء کو جمع کیا اور ان کو اللہ کے عذاب سے ڈرایا۔ بخاری وغیرہ میں ہے کہ آپ ﷺ نے کوہ صفا پر چڑھ کر اہل قریش کو آواز دی اور وہ آپ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں تم کو اطلاع دوں کہ دشمن تم پر صبح و شام حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم مجھ کو بچ جانو گے، لوگوں نے کہا کہ کیوں نہیں (ہاں) پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں آنے والے عذاب سے پہلے تم کو ڈراتا ہوں، اس پر ابولہب نے کہا کہ تجھے ہلاکت ہو (خو زب اللہ) کیا تو نے اسی لئے ہم کو جمع کیا تھا، یہ کہہ کر ایک پتھر مارنے کے لئے اس نے لیا۔

۴۹۴

اس پر اللہ نے یہ پوری سورہ نازل فرمائی۔ (مطری ص ۶۷ ج ۱۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (الحج)“

(پ ۳۰ سورۃ الاخلاص (کمل))

ترجمہ: ”تو کہے وہ اللہ ایک ہے (الحج)“

شان نزول: ابو العالیہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ مشرکوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کا نسب بتاؤ۔

اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔ (ترمذی حاکم ذابن خزیمہ مطری ص ۶۹ ج ۱۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: ”قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (الحج)“

”قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ (الحج)“

(پ ۳۰ سورۃ الفلق (کمل) اور سورۃ الناس (کمل))

ترجمہ: ”تو کہے میں پناہ میں آیا صبح کے رب کی (الحج)“

”تو کہے میں پناہ میں آیا لوگوں کے رب کی (الحج)“

شان نزول: علامہ بغوی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ ایک یہودی لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا تھا، یہودیوں نے خفیہ سازش کی اور اسکو اپنے ساتھ ملا لیا اور اسکے ذریعہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی کے بال اور چند اسکے دند اے حاصل کر لئے، پھر ان پر جادو کیا اس کام کا لامہ دار لیبیدین اعصم یہودی تھا۔

اس پر یہ دونوں سورتیں نازل ہوئیں۔ (مطری ص ۷۵ ج ۱۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

ہمارے مطبوعات

● علماء دیوبند کی وفات پر حضرت حکیم الامت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی کے لکھی

نے جو تعزیتی مضامین ارقام فرمائے تھے وہ مختلف رسائل و جرائد میں منتشر تھے جنہیں بجا کر دیا گیا ہے۔ شروع میں ان علماء کرام کے حالات زندگی اور ان کے فریضے غریبی، اژدہ اور فارسی میں درج کر دیئے گئے اس کے سبب ان مضامین کی تشنگی ختم ہو گئی ہے۔

کتابچہ سلومانی اور دلچسپ ہے

والحال اس کی ایک جلد تیار ہے قیمت: ۱۰۰/- روپے

علمی لطائف

لطیف احمد دلچسپ اور اخلاق و تہذیب کے دائرہ میں ہوتے دماغ کو روشنی اور تازگی عطا کرتا ہے۔ لطافت کے ذریعہ بہت سے سبق بھی ملتے ہیں اور زندگی کے غلط پہلوؤں کی اصلاح بھی ہوتی ہے۔ یہ کتاب سب سے پہلے بھی شائع ہو کر مفت ہونے پر چکی ہے اب: بھارت میں اور صاف کتابت کے ساتھ دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے

قیمت: — ۲۰/- روپے

● مشائخ احمد آباد کے از: مولانا محمد یوسف متالاجی

ایک زمانہ میں جب اہل علم و فن کے کام کو جہاں جہاں بڑے بڑے علماء، مشائخ، فضلاء، وقتی، اہل علم و ادب، شاعر وادیب، تاریخ نویس اور غریب و غاروں کے ماسر لفظ نویسی پیدا ہوتے۔ علامہ موصوف نے دو جلدوں میں انہیں نامور اور صاحبان علم و فن کے داستان حیات اور ان کے کارنامے بڑے دلچسپ اور تاریخی حوالوں کے ساتھ تحریر فرمائے ہیں۔

جلد اول: — ۱۵۰/- روپے
جلد دوم: — ۱۵۰/- روپے

تعمیراتی مطبوعات

تالیفات، اعجاز احمد خان سنگھانوی
ایمانی۔ اسلامیات، تاریخ اسلام، عربی◊ علمائے دیوبند کا
نعتیہ کلام

علماء دیوبند و سہانپور کے عاشق
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن و سنت
کی حدود میں رہ کر شاعری کرتے ہیں۔
ان کا کلام شور و زواری سے پاک اور شریعت
اسلامیہ کے دائرے کے اندر ہے۔ وہ ایسی
محبوب شاعری سے پرہیز کرتے ہیں
جن سے انبیاء کرام علیہم السلام کی ذات
اقدس میں گستاخی کا پہلو نکلتا ہو، یا
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات و
صفات میں افراط و تفریط پیدا ہوتی ہو
اور شیخ الامام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
حقیقی شان و عظمت داغ دار ہوتی ہو۔
صحیح اسلامی شریعت کے دائرے میں رہتے
ہوتے یہ نعتیہ کلام ہر مسلمان کے مطالعہ کے
قابل ہے اس کے مطالعہ سے حضور پاک
صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی اور حقیقی محبت پیدا
ہوتی ہے۔

اس کتاب میں عربی، فارسی، سندھی
کلام اردو ترجمے کے ساتھ درج ہے اور
عربی کلام پر اعراب بھی لگا دئے گئے
ہیں تاکہ ہر شخص با آسانی پڑھ سکے۔
اردو کلام بہت آسان زبان میں ہے۔

ذوالحال اسکی دو جلدیں
ہیں

جلد اول: /- ۱۰۰/- روپے
جلد دوم: /- ۱۰۰/- روپے

◊ خطباتِ علماء حق:

یہ خطبات علماء راہ حقین فی العلم کے ہیں
جن میں قرآن و حدیث کی مناسب شرح
احل علم کی حکایات، پند و نصح، علماء
و مشائخ کے قیمتی اور سبق آموز اقوال،
توثر اور دلپذیر انداز میں پیش کئے گئے
ہیں۔ اس کے ۳۰ تین حصے ہیں۔

جلد اول: (سیرت النبی پر مشتمل مواظپ
و خطبات)

جلد دوم: (اصلاحی موضوعات پر مشتمل
مواظپ و خطبات)

جلد سوم: طلبہ مدارس کو پند و نصائح
پر مشتمل مواظپ و خطبات)۔

جلد اول جلد دوم جلد سوم
۱۰۰/- ۱۰۰/- ۱۰۰/-

◊ علامہ انور شاہ کشمیری
حیات و کمالات

علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ
رسالت صدر المدرسین علیٰ بشیر سوانح حیات
لکھی گئی ہیں لیکن پھر بھی حق ادا نہ ہوا۔ اس
کتاب میں حضرت علامہ کی سوانح حیات،
ان کے علمی نکات، ملفوظات اور ان کی دینی
خدمات، حکایات اور حضرت علامہ کا عربی
فارسی، اردو نعتیہ کلام اور دیگر شاعری
درج ہے۔ عربی کلام کا ترجمہ اور کلام پر
اعراب لگے ہیں۔ یہ کتاب علامہ کے علوم
و معارف کا خزینہ اور ہر مسلمان اہل علم
کے لئے قابل مطالعہ ہے۔

قیمت: /- ۱۰۰/- روپے

آسان عملیات و تعویذات

علماء، مشائخ اور صوفیاء کرام
کے علوم کا اعجاز

جملہ مشکلات، پریشانیوں، بیماریوں اور مقاصد کا شرعی حل
جلد اول تا جلد یازدہم، ہر جلد مبلغ -/۱۰۰ روپے

حکایات الاسلام عن روایات الاخلاص
علماء کرام، مشائخ عظام اور صوفیاء ذی احترام
کی نصیحت آموز اور دل چسپ حکایات

ان حکایات کو پڑھنے سے گھر میں خیر و برکت ہوگی
جلد اول -/۱۰۰ روپے - جلد دوم: -/۱۰۰ روپے

سفر آخرت

موت، کفن و دفن اور نماز جنازہ

ت حکایا الصالحین

بزرگی، نیک اور
اہل دل عارفین کی

حکایات
جن کو پڑھنے سے گھر میں
خیر و برکت پیدا ہوتی ہے۔

جلد کلاں -/۱۲۰ روپے جلد خود -/۳۰ روپے

297 229

495



2 2 1 1 8 - EU - 6 9

ہر اسلامی کتب فروش سے طلب کریں